

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

السنائی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثناء الاسلام ملا فدا مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن جلیل القاب دین محمد مولانا السید ظفر حسین صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتمد دوسمہ کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر کراچی

۱۹۹۰ء

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

مطبع _____ قریشی آرٹ پریس

کتابت _____ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ _____ 165 روپے

تاریخ اشاعت _____ اپریل 2003ء بارشتم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین
والآلہ الطیبین الطاهرین المحمودین

بعد حمد و صلوٰۃ عرض ہے کہ اشانی ترجمہ کافی جلد اول ختم ہونے کے بعد ہی میں نے جلد دوم کا ترجمہ قطعاً قلمبند کر دیا۔ تو میں طبع کرنا شروع کر دیا تھا جو بحمد اللہ سروری خلافت میں مکمل ہو گیا اس وقت سے از سر نو اس کی کتابت کرائی شروع کر دی گئی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلد اول کی طرح جلد ثانی بھی طبع ہو کر مومنین کی نظر کے سامنے آگئی اس زمانہ میں کسی کتاب کا چھپوانا معمولی کام نہیں، بالخصوص مبسوط کتابوں کا کیونکہ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ چکی ہے اس کے ساتھ کتابت اور طباعت کی اجرتیں پہلے سے زیادہ ہو گئی ہیں خدا کا شکر ہے کہ ان مشکلات کے تحت اس نے اپنے فضل و کرم سے میرے لئے یہ منزل آسان کر دی میں مولانا قلام حسین صاحب مولوی فاضل مدرس جامعہ امامیہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے کتابت خدہ کا بیوں میں غلطیوں کی اصلاح کی اور میرے لئے اس بار کو ہلکا کیا۔ عربی اور اردو دونوں عبارتوں میں صحت کے لئے مرہون ہوں کہ کوشش تو کر لی گئی پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ غلط سے بالکل پاک صاف ہے، جہاں اس دنیا میں اور بہت سی باقی نامکانات کی فہرست میں شامل ہیں کتاب کا صحیح چھپنا بھی ہے کیونکہ پریس سے نکلنے تک بہت سے مراحل طے کرنا پڑتے ہیں جس میں نظر کا چوک جانا کوئی بڑی بات نہیں، ان دونوں جلدوں کے ترجمہ کا کام میں نے عالم پریس میں کیا ہے جبکہ دو کم اسی سال کا ہو چکا ہوں مشہور تو یہ ہے کہ آدمی ستر سال کا ہو کر سٹھ چالیس ستر ہزار اشلی مشہور ہے میں تو آٹھ سال آگے بڑھ گیا ہوں اس قادر مطلق کا کہاں تک شکر ادا کر دل جس نے اس گئی گزری عمر میں مجھے یہ توفیق دی کہ میں نے من مقدس کتابوں کا ترجمہ اپنے قلم سے مکمل کر لیا اگرچہ پیسہ سارا کا تقاضا اور طبیعت کا اضمحلال نے اس بار کا وزن بہت زیادہ بڑھا دیا تھا تاہم میں نے ہمت نہیں ہاری میں ان حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے میری اس تدبیر محنت کی قدر کی۔ میں چونکہ قلم چلانے کا پچاس سال سے آداری بنا ہوا ہوں اس لئے کوئی حالت بھی ہو یہ مشغلہ میرے دم کے ساتھ ہے اس پچاس سال کی مدت میں دو سو سات کتابیں اب تک میرے قلم سے نکل چکی ہیں اور طبع بھی ہو چکی ہیں دو تین کتابیں غیر مطبوعہ بھی ہیں اعمول کافی جلد دوم کے ترجمہ کو جلد ختم کرنے کے بعد میں چارہ ماہ معصومین علیہم السلام کی سمانحہ لڑائی کا سلسلہ ”نور“ میں شروع کر دیا ہے بحمد اللہ اس سلسلہ کی پہلی کتاب سیرت الرسول نور میں شائع

ہو چکی ہے نومبر ۱۹۶۶ء میں سیرت علی قسطاً قسطاً چھپ رہی ہے سوانح حیات کے بعد ہر کتاب میں حقائق و معارف اسلام کا بیان بھی شامل ہے اور آخر تک رہے گا سیرت الرسول کے ساتھ اسلام فطری دین ہے۔ حقیقت انسانیت اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علی" میں قرآن اور اہل بیت اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا ہر سوانحی کا حجم کم از کم چار سو صفحہ ہو گا میں نے یہ ایک لبا پر دو گرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے ایسی صورت میں چودہ سوانحیوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آرہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمت و اسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی اس ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرادے۔ اس پر دو گرام کے تحت انشائے اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے۔ میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ جانتی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کیلجہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وما توفیق الا باللہ

سرا تم اشتم

سیّد ظفر حسن نقوی الامروہی۔

بارگاہ باری میں عرض

اے فنا در مطلق، اے معبود برحق تیری بارگاہ عروج جلال میں بعد غلبہ دنیا یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمات تیری نگاہِ لطف و کرم قابلِ اجر و ثمرہ پا جائے تو اس کا ثواب میرے شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوشِ شفقت میں پرورش پاک میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دین برحق کی ترویج و تفریحاً خدمت کرتا چلا آ رہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر جن کو تو نے میرا ماں باپ بنا دیا۔ محمد و آل محمد کے صدقے میں ان کی روح کو اپنی برکت و رحمت کے سلسلے میں لے لینا۔

میں ہوں تیسرا گنہگار بندہ

سید ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر قضا بھی فخر ہو کہ ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندگی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ اصول کافی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تفسیر القرآن ہے یہ جو ضخی جلد زیر طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شہباز حسن صاحب کی سی آئی نے باوجود عظیم شغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا یعقوب صاحب قبیلہ و عال جناب مولانا مشتاق حسین صاحب قبیلہ شاہد کی کاتھہ دل سے شکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ دیا تھا میری مدد فرمائی۔

رافتم

ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	نمبر شمار
۹۲	۲۰۷	معانقہ	۲۰	۱۸۸	۵	الحب فی اللہ والیہ فی اللہ	۱
۹۲	۲۰۸	تقبیل	۲۱	۱۸۹	۹	خدمت دنیا و دہم فی الدنیا	۲
۹۵	۲۰۹	تذکرۃ الاخوان	۲۲	۱۹۰	۲۲	تمہ باب سابق	۳
۹۹	۲۱۰	مومن کو خوش کرنا	۲۳	۱۹۱	۲۳	قتلعت	۴
۱۰۵	۲۱۱	مومن کی حاجت بر لانا	۲۴	۱۹۲	۲۴	کفاف عطا رفق بقدر ضرورت	۵
۱۱۱	۲۱۲	مومن کی حاجت براری میں سی کرنا	۲۵	۱۹۳	۲۹	امیر میں تمہیل	۶
۱۱۵	۲۱۳	مرد مومن کے کرب کو دور کرنا	۲۶	۱۹۴	۳۲	انصاف و عدل	۷
۱۱۷	۲۱۴	مومن کو کھانا کھانا	۲۷	۱۹۵	۳۸	لوگوں سے استغنا	۸
۱۲۳	۲۱۵	مومن کو لباس پہنانا	۲۸	۱۹۶	۴۰	صلہ رحم	۹
۱۲۴	۲۱۶	مومن پر جہر بانی کرنا اور دعوت کرنا	۲۹	۱۹۷	۵۱	والدین سے نیکی	۱۰
۱۲۷	۲۱۷	خدمت مومن	۳۰			امور مسلمین میں سی کرنا ان کو نصیحت	۱۱
۱۲۸	۲۱۸	نصیحت مومن	۳۱	۱۹۸	۶۱	اور نفع پہنچانا۔	
۱۲۹	۲۱۹	لوگوں کے درمیان اصلاح	۳۲	۱۹۹	۶۳	بڑھوں کی تعظیم	۱۲
۱۳۱	۲۲۰	اجیار مومن	۳۳	۲۰۰	۶۴	مومنین کا آپس میں بھائی چارہ	۱۳
۱۳۲	۲۲۱	اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا	۳۴	۲۰۱	۶۸	کس دعویہ دار ایمان کا حق واجب ہے	۱۴
۱۳۳	۲۲۲	تقصید ک صورت میں مخالفوں کو امر	۳۵			مواخات لمخاط دین نہیں دین میں تو	۱۵
		حق کی دعوت سے باز رہنا		۲۰۲	۶۹	تعارف ہوتا ہے	
		خدا اپنا دین اسے عطا کرتا ہے	۳۶	۲۰۳	۷۰	مومن کا حق مومن پر	۱۶
۱۳۷	۲۲۳	دوست رکھنا ہے		۲۰۴	۷۸	مزام و تعاطف	۱۷
۱۳۸	۲۲۴	سلامتی دین	۳۷	۲۰۵	۷۹	زیارت اخوان	۱۸
۱۴۰	۲۲۵	تقیہ	۳۸	۲۰۶	۸۵	مصافحہ	۱۹

نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر
۳۹	راز کو کھپانا	۲۲۶	۱۲۷
۴۰	مومن اور اس کی علامات و صفات	۲۲۷	۱۵۴
۴۱	قلبت عدد مومن	۲۲۸	۱۷۴
۴۲	راہی ہونا بخش پر ایمان ہے اور ہر شے		
	پر مبر اس کے بعد	۲۲۹	۱۷۷
۴۳	مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا	۲۳۰	۱۸۰
۴۴	مومن کی وجہ سے اللہ کیا دینے کر تلے ہے	۲۳۱	۱۸۰
۴۵	مومن کی دو قسمیں	۲۳۲	۱۸۱
۴۶	مومن کا خدا سے جدا مصائب پر مبر		
	کرنے میں	۲۳۳	۱۸۳
۴۷	شدت ابتلائے مومن	۲۳۴	۱۸۶
۴۸	مقرر المسلمین	۲۳۵	۱۹۶
۴۹	تتمہ	۲۳۶	۲۰۳
۵۰	قلب انسانی کے دو کان جن میں چوہکتا		
	چہ فرشتہ اور شیطان	۲۳۷	۲۰۴
۵۱	دو روح جس سے مومن کی تائید کی		
	جاتی ہے	۲۳۸	۲۰۵
۵۲	ذوق	۲۳۹	۲۰۶
۵۳	گناہان کبیرہ	۲۴۰	۲۱۵
۵۴	گناہوں کو حقیر سمجھنا	۲۴۱	۲۱۸
۵۵	گناہوں پر اصرار	۲۴۲	۲۱۹
۵۶	کفر کے اصول اور ارکان	۲۴۳	۲۳۰
۵۷	ریاء	۲۴۴	۲۳۵
۵۸	طلب ریاست	۲۴۵	۲۴۱
۵۹	اعمال آخرت کے سہارے دنیا کی گھات		
	میں ہونا۔	۲۴۶	۲۴۳
۶۰	اس کے بارے میں جو حدیث کی تعریف کرے		
	اور اس کے خلاف عمل کرے۔	۲۴۷	۲۴۴
۶۱	لوگوں سے جھگڑا خصومت اور عداوت	۲۴۸	۲۴۵
۶۲	غضب	۲۴۹	۲۴۸
۶۳	حسد	۲۵۰	۲۵۲
۶۴	عصبیت	۲۵۱	۲۵۵
۶۵	کبر	۲۵۲	۲۵۷
۶۶	عجب	۲۵۳	۲۶۲
۶۷	محبت دنیا اور اس کا عوی	۲۵۴	۲۶۵
۶۸	طبع	۲۵۵	۲۷۲
۶۹	خوف	۲۵۶	۲۷۳
۷۰	سور خلق	۲۵۷	۲۷۴
۷۱	سفر	۲۵۸	۲۷۵
۷۲	بزار زبان درازی	۲۵۹	۲۷۶
۷۳	وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے	۲۶۰	۲۸۰
۷۴	بغی زیادہ ردی	۲۶۱	۲۸۱
۷۵	کبر	۲۶۲	۲۸۲
۷۶	قنوت قلب	۲۶۳	۲۸۴
۷۷	ظلم	۲۶۴	۲۸۶
۷۸	خواہشات کی پیروی	۲۶۵	۲۹۲
۷۹	مکر و عذر و فریب	۲۶۶	۲۹۴
۸۰	کذب	۲۶۷	۲۹۶
۸۱	دو زبان والا (دو سائین)	۲۶۸	۳۰۲
۸۲	کسی سے غصہ سے بات کرنا	۲۶۹	۳۰۳
۸۳	قطع رحم	۲۷۰	۳۰۶
۸۴	نافرمانی والدین عقوق	۲۷۱	۳۰۹

نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر
۸۵	دوسروں کے مقابل نسب پر فخر کرنا	۲۴۲	۳۱۱
۸۶	مسلمانوں کو ادیت اور حقیر سمجھنا	۲۴۳	۳۱۲
۸۷	دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا	۲۴۴	۳۱۷
۸۸	مذمت سرزنش مومن	۲۴۵	۳۱۹
۸۹	غیبت و بہتان	۲۴۶	۳۲۰
۹۰	تقدیر میں ہر مومن	۲۴۷	۳۲۲
۹۱	شتمات	۲۴۸	۳۲۳
۹۲	سیلاب (گلیاں)	۲۴۹	۳۲۴
۹۳	تہمت و بدگمانی	۲۵۰	۳۲۶
۹۴	اس کے بارے میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے۔	۲۵۱	۳۲۷
۹۵	خلف وعدہ	۲۵۲	۳۲۹
۹۶	اس کے بارے میں جس سے برادر	۲۵۳	۳۲۹
۹۷	اس کے بارے میں جس سے اس کا	۲۵۴	۳۳۲
۹۸	بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے	۲۵۵	۳۳۲
۹۹	جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز	۲۵۶	۳۳۲
۱۰۰	چغلی خوردی	۲۵۷	۳۳۴
۱۰۱	افشلے راز	۲۵۸	۳۳۷
۱۰۲	معصیت خدا کے ساتھ	۲۵۹	۳۴۰
۱۰۳	اطاعت مخلوق	۲۶۰	۳۴۱
۱۰۴	دنیا میں گناہوں کی سزا	۲۶۱	۳۴۲
۱۰۵	گنہگاروں سے ہم نشینی	۲۶۲	۳۴۹
۱۰۶	اصناف مردم	۲۶۳	۳۵۲
۱۰۷	کفر	۲۶۴	۳۵۲
۱۰۸	رجوع کفر	۲۶۵	۳۵۳
۱۰۹	کفر کے ستون اور اس کی شاخیں	۲۶۶	۳۵۴
۱۱۰	مفت نفاق و منافق	۲۶۷	۳۵۵
۱۱۱	شرک	۲۶۸	۳۵۶
۱۱۲	شک	۲۶۹	۳۵۷
۱۱۳	ضلل	۲۷۰	۳۵۸
۱۱۴	مستضعف	۲۷۱	۳۵۹

ایک سواٹھاسی وال باب

الحب في الله والبغض في الله

۱۸۸ (باب)

۵ (الحب في الله والبغض في الله) ۵

۱۔ عدۃٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى وأحمد بن محمد بن خالد ، وعلي بن إبراهيم عن أبيه ، وسهل بن زياد جميعاً عن ابن محبوب ، عن علي بن يقطين ، عن أبي عبيدة الحداد عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من أحب الله وأبغض الله وأعطى الله فهو ميتٌ كامل إيماناً .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت کرے یا بغض رکھے اور خوشنودی خدا کے لئے کسی کو عطا کرے تو اس کا ایمان کامل ہے۔

۲۔ ابن محبوب ، عن مالك بن عتيبة ، عن سعيد الأعمش ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من أوتي عرى الإيمان أن يحب في الله ويبغض في الله ويعطى في الله ، وتمتع في الله (۱)

۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو ایمان کی رسی کو منسوب کرے ہو اس کو چاہیے کہ محبت یا عداوت ، عطا یا منع جو کچھ ہو محض خوشنودی خدا کے لئے ہو۔

۳۔ ابن محبوب ، عن أبي جعفر محمد بن عثمان الخولي صاحب الطائفة ، عن سلام ابن المستنير عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : قد المؤمن للمؤمن في الله من أعظم شعيب الإيمان ألا ومن أحب في الله وأبغض في الله وأعطى في الله وتمتع في الله فهو من أمته الله .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے مومن کا مومن کو خوشنودی خدا کے لئے دوست رکھنا ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے آگاہ ہو جس نے خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا یا عطا کیا یا منع کیا تو وہ خمس اصفیائے خدا میں سے ہے۔

۴۔ الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن علي بن أبي حمزة ،

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرٍ نُورٍ ، قَدْ أَضَاءَ نُورٌ وَجُوهِهِمْ وَنُورٌ أَجْسَادُهُمْ وَنُورٌ مَنَابِرُهُمْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى يُغَرَّ قَوَائِمُهُ ، يَقَالُ : هَؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خوشنودی خدا کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھنے والے کو قیامت کے روز نور کے منبروں پر پہنچائے گا اور نور سے ان کے چہرے اور اجسام اور منبر ایسے چمک رہے ہوں گے کہ وہ اسی نور سے بیچانے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی لوگ ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے قربت الی اللہ دوستی رکھتے تھے۔

۵۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَظَّادٍ ، عَنْ حَرَبٍ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ ، أَمِنَ الْإِيمَانُ هُوَ ؟ فَقَالَ : وَهَلِ الْإِيمَانُ إِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ ؟ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ : وَحَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ .

۵۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا حب اور بغض ایمان سے ہے فرمایا کیا ایمان حب و بغض کے علاوہ کئی چیز ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اس نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب قرار دیا ہے اور تمہارے دلوں میں اس کو زینت دی ہے اور کفر و فسوق و عصیان سے تم کو نفرت دلائی ہے یہی لوگ راشدین ہیں۔

۶۔ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى - فِيمَا أَعْلَمَ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُذَرِّجٍ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ : أَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ ؟ فَقَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الصَّلَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الرِّكَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الصِّيَامُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الْجِهَادُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِكُلِّ مَا قُلْتُمْ فَضْلٌ وَ لَيْسَ بِهِ وَلَكِنْ أَوْثَقُ عُرَى الْإِيمَانِ : الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ وَ تَوَالِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَالتَّبَرُّي مِنْ أَعْدَاءِ اللَّهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا ایمان کی کون سی رستی زیادہ مضبوط ہے انھوں نے کہا۔ رسول اللہ ہی بہتر جانتے ہیں بعض نے کہا نماز، بعض نے کہا زکوٰۃ، بعض نے کہا روزہ، بعض نے کہا حج اور عمرہ، بعض نے کہا جہاد، رسول اللہ نے فرمایا جو کچھ تم نے کہا یہ فضیلت ہے لیکن یہ سب سے زیادہ مضبوط رستی نہیں، سب سے زیادہ مضبوط رستی حب فی اللہ و بغض فی اللہ اور اولیاء اللہ اور اعداء اللہ کے دشمنوں سے بغض رکھنا ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَبَلَةَ الْأَخْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ زَبْرَجَدَةٍ خَضْرَاءَ فِي طَلِّ عَرِيشِهِ عَنْ يَمِينِهِ - وَكِلَانَا يَدِيهِ يَمِينٌ - وَجُوهُهُمْ أَشَدُّ بَيَاضًا وَأَضْوَاهُ مِنَ الشَّمْسِ الطَّالِقَةِ ، يَنْطُطُّهُمْ بِمَنْزِلَتِهِمْ كُلُّ مَلَكٍ مَعْرَبٍ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ يَقُولُ لِلنَّاسِ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ فَيَقَالُ : هَؤُلَاءِ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خوشنودی خدا کے لئے محبت کرنے والے روز قیامت زبر جدہ زمین پر عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے اور دونوں ہاتھ ان کے داہنے ہاتھ کی طرح قوی ہوں گے ان کے چہرے سفید ہوں گے اور سرور سے زیادہ چمکدار ان کی منزلت پر ہر ملک مقرب اور ہر نبی مرسل کرے گا۔ لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَضْرَةَ الثَّالِثِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليہ السلام قَالَ : إِذَا حُتِّعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَأَمَّ مُنَادٍ فَنَادَى يُسْمِعُ النَّاسَ فَيَقُولُ : أَيُّنَ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُومُ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ : اذْهَبُوا إِلَى الْجَنَّةِ يَقْبِضُ حِسَابَ ، قَالَ : فَتَلْقَاهُمْ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : إِلَى أَيُّنَ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى الْجَنَّةِ يَقْبِضُ حِسَابَ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : فَأَيُّ سَرَابٍ أَنْتُمْ مِنَ النَّاسِ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ وَآيُ شَيْءٍ كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ ؟ فَالَوْ : كُنَّا نَحِبُ فِي اللَّهِ وَنُبَيِّضُ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نَعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ .

۸۔ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا جب روز قیامت اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا جس کو لوگ سنیں گے وہ کہے گا کہاں ہیں قریبہ الی اللہ محبت کرنے والے۔ پس کچھ لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی، ان سے کہا جائے گا جنت کی طرف بے حساب چلو، ملائکہ پوچھیں گے کہاں جا رہے ہو وہ کہیں گے ہم قریبہ الی اللہ محبت کرنے والے ہیں وہ کہیں گے تمہارے اعمال کیا تھے انھوں نے کہا۔ ہم خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا کرتے تھے وہ کہیں گے کیا اچھا ہے اجر مل کرنے والوں کا۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ : ثَلَاثٌ مِنْ عِلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : عِلْمُهُ بِاللَّهِ وَمَنْ يُحِبُّ وَمَنْ يُبْغِضُ ^(۱) .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کی تین علامتیں ہیں علم باللہ اور محبت و بغض فی اللہ۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبُخْتَرِيِّ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الرُّحْلَ لَيُحِبُّكُمْ وَمَا يَزِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِحُبِّكُمْ وَإِنَّ الرُّحْلَ لَيُبْغِضُكُمْ وَمَا يَزِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ بَغْضَكُمْ النَّارَ.

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص تم سے محبت تو کرتا ہے بظاہر شیعہ ہونے کی حیثیت سے اور اس گناہ کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو تو خدا اس کو داخل جنت کرے گا اور ایک تم سے یہ سبب شیعہ ہونے کے عداوت رکھتا ہے اور یہ تمہیں جانتا کہ تمہارا گناہ کیا ہے تو خدا اس کو داخل جہنم کرے گا

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ الْعَرَّادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ فَيْتَ خَيْرًا قَانِظُ إِلَى قَلْبِكَ ، فَإِنْ كَانَ يُحِبُّ أَهْلَ طَاعَةِ اللَّهِ وَيُبْغِضُ أَهْلَ مَعْصِيَةِ اللَّهِ خَيْرٌ وَاللَّهُ يُحِبُّكَ وَإِنْ كَانَ يُبْغِضُ أَهْلَ طَاعَةِ اللَّهِ وَ يُحِبُّ أَهْلَ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلَيْسَ فَيْتَ خَيْرٌ وَاللَّهُ يُبْغِضُكَ ، وَالْعَرَبُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ .

۱۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب تم یہ جانتا چاہو کہ تم میں نیکی ہے تو اپنے دل پر غور کرو اگر وہ اللہ کے مطیع بندوں سے محبت کرتا ہے اور اہل معصیت سے بغض رکھتا ہے تو تم سچے ہو کہ تم میں نیکی ہے اور اگر اہل طاعت سے بغض رکھتا ہے اور اہل معصیت سے محبت رکھتا ہے تو تم سچے ہو کہ تم میں نیکی نہیں اور اللہ تم سے دشمنی رکھتا ہے آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَحَبَّ رَجُلًا لِلَّهِ لَا ثَابَةَ اللَّهُ عَلَى حُبِّ إِسَاءَةٍ وَإِنْ كَانَ الْمَحْبُوبُ فِي عِلْمِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَبْغَضَ رَجُلًا لِلَّهِ لَا ثَابَةَ اللَّهُ عَلَى بُغْضِهِ إِسَاءَةٍ وَإِنْ كَانَ الْمُبْغِضُ فِي عِلْمِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے اگر کوئی شخص کسی سے قربت الی اللہ محبت کرے تو اللہ اس کو اس محبت کا ثواب عطا کرے گا اگرچہ اس کا محبوب علم الہی میں دوزخی ہو اور اگر کسی سے قربت الی اللہ بغض رکھے تو اللہ اس کو اس کا ثواب دے گا اگرچہ اس کا دشمن اہل جنت ہی سے ہو۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَمْعَانَ ، عَنِ الثَّعْلَبِيِّ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بَشِيرِ الْكِنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَدْ يَكُونُ حُبٌّ فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ حُبٌّ فِي الدُّنْيَا فَمَا كَانَ فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَثَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ .

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حب فی اللہ اور حب رسول کے ساتھ حب دنیا ہوتی ہے پس جہان تک حب اللہ اور حب رسول کا تعلق ہے خدا پر اس کا ثواب ہے اور جس کا تعلق حب دنیا سے ہے اس کا صلہ کچھ نہیں۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْمُسْلِمِينَ يَلْتَقِيَانِ ، فَأَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ .

۱۴۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے جب دو مسلمان ملیں تو افضل ان میں وہ ہے جو محبت میں زیادہ ہو۔

۱۵۔ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي نَصْرٍ وَابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا اتَّقَى مُؤْمِنَانِ قَطُّ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِأَخِيهِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جب دو مومن ملتے ہیں تو افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے محبت میں زیادہ ہو۔

۱۶۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَانَ السَّيِّدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ مَنْ لَمْ يُحِبَّ عَلَى الدِّينِ وَلَمْ يُبْغِضْ عَلَى الدِّينِ فَلَا دِينَ لَهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی دین کی محبت میں کسی سے بغض یا محبت نہیں رکھتا اس کا دین ہی نہیں ہے۔

ایک سونو اسی وال باب

مندت دنیا اور زہد فی الدنیا

(باب) ۱۸۹

﴿لَا تَمُوتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فِيمَا﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ

الْجَزَرِيّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا أَثَبَّتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَانْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصُرَ عُيُوبَ الدُّنْيَا ذَاةً هَا وَذَوَاةً هَا وَآخَرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا إِلَى ذَا السَّلَامِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زہد فی الدنیا قلب انسان میں حکمت برقرار کرتا ہے احساس کی زبان کو گویا کرتا ہے اور عیوب دنیا اس کو نظر آجاتے ہیں اس کی بیماری بھی اور اس کا علاج بھی اور اسے دنیا سے بے جا تہ ہے صحیح سلامت دار اسلام کی طرف۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِيِّ ، جَمِيعًا ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْيَمَنِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : جَمِلَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَيْتٍ وَجَمِلَ مِفْتَاحُهُ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا ؛ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَجِدُ الزُّجْلُ خِلَافَةَ الْإِيمَانِ فِي قَلْبِهِ حَتَّى لَا يَأْتِيَ مِنْ أَكْلِ الدُّنْيَا . ثُمَّ قَالَ : أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : حَرَامٌ عَلَى قُلُوبِكُمْ أَنْ تَعْرِفَ خِلَافَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خیر سب کی سب ایک گھر میں ہے جس کی کنی زہد فی الدنیا ہے پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا جب تک فدائے دنیا سے بے پروا نہ ہو اور حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جب تک دنیا سے بے رغبت نہ ہوں دلوں پر حرام ہے کہ وہ حلاوت ایمان کو پائیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ مِنْ أَعْوَنِ الْأَخْلَاقِ عَلَى الدِّينِ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا .

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے دین میں سب سے زیادہ مددگار اخلاق میں زہد فی الدنیا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْيَمَنِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام عَنِ الزُّهْدِ ، فَقَالَ : عَشْرَةُ أَشْيَاءَ ، فَأَعْلَى دَرَجَةِ الزُّهْدِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَى دَرَجَةِ الرِّضَا ، أَلَا وَ إِنَّ الزُّهْدَ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ .

۴۔ ایک شخص نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے پوچھا زہد کے متعلق، فرمایا دس چیزیں ہیں ان میں ایک زہد ہے پس زہد کا اعلیٰ درجہ درجہ اولیٰ کا اور درجہ دوم کا اعلیٰ درجہ یقین کا اور درجہ سوم کا اعلیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ۔ رضا کا اور درجہ ہے زہد کی تعریف کتاب خدا میں یہ ہے جو فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو جو مل جائے اس پر خوش نہ ہو۔

۵۔ وَبِهَذَا الْإِسْلَامِ ، عَنْ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كُلُّ قَلْبٍ فِيهِ ذِكْرٌ أَوْ شَرَكٌ فَهُوَ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا لِيَتَفَرَّغَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دل جس میں شکر ہو وہ ساقط الاعتبار ہے ابھیار وادھیانے دنیا سے بے رغبتی اس لئے رکھی تاکہ آخرت کے لئے ان کے دل محبت دنیا سے خالی ہو جائیں

۶۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ عَلَامَةَ الزَّاهِدِ فِي ثَوَابِ الْآخِرَةِ زُهْدُهُ فِي عَاجِلِ دَهْرِهِ الدُّنْيَا ، أَمَا إِنَّ زُهْدَ الزَّاهِدِ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَا يَنْتَعِمُ بِمُقَاسَمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهَا وَإِنْ زَهَدًا ، وَإِنَّ جَزَمَ الْخَرِيسِ عَلَى عَاجِلِ دَهْرِهِ [الْحَيَاةِ] الدُّنْيَا لَا يَزِيدُهُ فِيهَا وَإِنْ حَرَصَ ، فَالْمَقْبُولُ مَنْ حَرَمَ حَقَّهُ مِنَ الْآخِرَةِ .

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص ثواب آخرت کی طرف رغبت رکھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی چند روزہ لذات کو ترک کر کے تلے جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے تو وہ تقسیم الہی کی رو سے نقصان میں نہیں رہتا کیونکہ دنیا کے فائدے سے زیادہ اسے آخرت کا ثواب مل جاتا ہے لذات دنیا کے حریص کو حرم کرنے سے کچھ زیادہ نہیں مل جاتا۔ تو وہ ثواب آخرت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى الْخُثَمِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا عَجَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِيهَا جَانِعًا خَائِفًا .

۷۔ فرمایا حضرت عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ کو دنیا سے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں آئی کہ وہ بھوکے پیاسے اور فدا سے ڈرتے رہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ زَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ الشَّيْءُ ﷺ وَهُوَ مَخْزُونٌ

فَاتَاهُ مَلَكٌ وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ، فَقَالَ : يَا عَبْدُ هَذِهِ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ يَقُولُ لَكَ رَبُّكَ :
افْتَحْ وَخُذْ مِنْهَا مَا شِئْتَ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَنْقُصَ شَيْئًا عِنْدِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا دَارَ مَنْ لَا دَارَ
لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَقَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْكَلَامَ مِنْ
مَلَكٍ يَقُولُهُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ، حِينَ أُعْطِيَ الْمَفَاتِيحَ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول خدا صلعم محزون و غموم برآمد ہوئے ان کے پاس فرشتہ آیا
اور اپنے ساتھ خزانہ ارض کی کنجیاں لایا کہنے لگا۔ اسے محمد یہ خزانہ ارض کی کنجیاں ہیں خدا فرماتا ہے کہ قفل کھولو اور جتنا
چاہو لے لو تمہارا ثواب آخرت میرے نزدیک کم نہ ہو گا حضرت نے فرمایا۔ دنیا گھر ہے اس کے لئے جس کے لئے دوسرا گھر نہ ہو۔
یہاں جسے وہ کرے گا۔ جس کی عقل نہ ہو۔ فرشتہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا کہ یہی کلام میں نے آسمان
چارم پر اس فرشتہ سے سنا تھا جس نے مجھے یہ کنجیاں دی تھیں۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِجَدِّي أَسْكَ مُلْتَقَى عَلَى مِنْ بَلَدٍ مَيْتًا ، فَقَالَ لِاصْحَابِهِ : كَمْ يُسَادِي
هَذَا؟ فَقَالُوا : لَعَلَّهُ لَوْ كَانَ حَيًّا لَمْ يُسَادِرْهُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ
عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا الْجَدِّي عَلَى أَهْلِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم گزرے ایک ایسے مردہ بکری کے بچہ کی طرف سے
جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مزبلہ پر پڑا ہوا تھا اپنے اصحاب سے فرمایا اس کی کیا قیمت ہو گی انھوں نے کہا اگر یہ زندہ
ہوتا تو ایک درہم اس کی قیمت نہ ہوتی اور اب تو قیمت کا کوئی سوال ہی نہیں، حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ دنیا خدا
کے نزدیک اہل دنیا کے لئے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْقَاسِمِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا ارَادَ اللَّهُ يُعْبِدَ خَيْرًا زَهْدَةً فِي الدُّنْيَا وَفَقَهُهُ فِي الدِّينِ وَبَصَرَهُ عِيُونَهَا
وَمَنْ أَوْتِيَهُمْ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَالَ : أَمْ يَطْلُبُ أَحَدُ الْحَقِّ بِأَبْ أَفْضَلَ مِنَ الرُّخْدِ
فِي الدُّنْيَا وَهُوَ يَدُّ لَنَا طَلَبَ أَغْدَاءِ الْحَقِّ ، قُلْتُ : جُمِلْتُ فِذَاكَ وَمِثْلُ ذَلِكَ قَالَ : مَنْ الرُّغْبَةُ فِيهَا . وَقَالَ :
الْأَمِينُ صَبَّارٌ كَرِيمٌ ؛ فَاتَّعَاهِي أَشَامٌ قَلِيلٌ ؛ إِلَّا أَنَّهُ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَجِدُوا طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَرَوْهُدُوا
فِي الدُّنْيَا .

قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا تَخَلَّى الْمُؤْمِنُ مِنَ الدُّنْيَا سَمًا وَوَجَدَ خَلَاوَةً حُبَّ اللَّهِ وَكَانَ عِنْدَ أَهْلِ الدُّنْيَا كَأَنَّهُ قَدْ حُوِّطَ وَإِنَّمَا خَالَطَ الْقَوْمَ خَلَاوَةً حُبَّ اللَّهِ فَلَمْ يَشْتَعِلُوا بِغَيْبِهِ .
قَالَ وَسَمِعُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْقَلْبَ إِذَا مَاضَا قَاتَ بِهِ الْأَرْضُ حَتَّى يَسْمُوَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا کی بندگی کے ساتھ تنہا کی کارا وہ کرتا ہے تو اسے دنیا سے بے رغبت کر دیتا ہے اور علم دین کا عالم بناتا ہے اور دنیا کے عیب اس کی نظر میں ظاہر کر دیتا ہے اور جس کو یہ چیزیں مل جاتی ہیں تو اس کو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مل گئی اور یہ بھی فرمایا زہر سے بہتر کسی نے حق کو اور کسی دروازہ سے نہیں پایا اور اعدا حق کے لئے ضد ہے اس چیز کہ جو انھوں نے طلب کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں فرمایا اس لئے کہ دنیا کی طرف ان کو رغبت ہے پھر فرمایا کہ جو لوگ بڑا صبر کرنے والے اور کریم البلیغ ہیں وہ دنیا کی طرف رغبت نہیں کرتے کیوں ۔ سہا تو چند روزہ ہے جب تک تم دنیا سے بے رغبت نہ ہو گے تو لذت ایمان تمہارے لئے حرام ہوگی اور حضرت نے یہ بھی فرمایا۔ جب مومن نے اپنے دل کو محبت دنیا سے غالی کر لیا تو وہ بلند مرتبہ ہوا اور محبت خدا کی لذت اسے حاصل ہوئی اور اہل دنیا اسے مجبوراً محو اس سمجھنے لگے اور لوگ تلاوت حب اللہ کو ضبط جانتے ہوئے اس خیال کو چھوڑتے نہیں اور حضرت نے فرمایا۔ جب کسی دل میں صفائی پیدا ہوتی ہے تو دنیا اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا تعلق بہشت سے ہو جاتا ہے جو آسمان میں ہے

۱۱۔ عَلِيُّ : [عَنْ أَبِيهِ] : عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْقَاسِمِ بْنِ مُهْمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ : عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ مُعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ شِهَابٍ قَالَ : سَأَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَيْ الْأَسْمَاءُ أَلْفَضَلُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَالَ : مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَغْضِ الدُّنْيَا ، وَإِنَّ لِدُنْيَاكَ لَشُعْبًا كَثِيرًا وَلِلْمَعَاصِي شُعْبًا فَأَوَّلُ مَعَاصِي اللَّهِ بِدِ الْكِبَرِ وَهِيَ مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ حِينَ آتَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ، وَآخِرُ مَعْصِيَةِ آدَمَ وَحَوْ (۱) حِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا : كَلَامَيْنِ حَيْثُ يَشْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ (۲) فَأَحَدَا مَا لَا حَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَى دُرِّ يَتَّبِعُهُمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدُ أَخَاهُ وَقَتْلُهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ النِّسَاءِ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الرِّثَاسَةِ وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ الْكَلَامِ وَحُبُّ الْمَلُوكِ وَالنَّرْوَةِ ، فَيَزُونَ سَبْعَ خَطَايَا ، فَاتَّجَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا ، فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ : بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا أَسَى كُلِّ خَاطِئَةٍ ، وَاللَّهُ نَبَا دُنْيَا آتٍ : دُنْيَا بِلَاغٍ (۳) وَرَبَّنَا مَلْعُونَةٌ .

۱۱۔ حضرت علی بن حسین سے سوال کیا گیا۔ عند اللہ کون سا عمل زیادہ افضل ہے فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت

کے بعد نقص ذیل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور دعائی کی سبب شاخیں ہیں پس سب پہلی چیز خدا کی نافرمانی تکبر ہے یہ معصیت ابلیس ہے اس نے انکار کیا۔ اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اور حرم وہ معصیت (تکبر اولیٰ) آدم و حوا ہے اللہ نے ان سے کہا تھا کچھ چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ اپنا نقصان کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس انھوں نے اس چیز کو لے لیا جس کی انھیں ضرورت نہ تھی لہذا یہ چیز روز قیامت تک ان کی اولاد میں داخل ہوگی اور اولاد آدم اکثر اس چیز کو طلب کرے گی جس کی اسے ضرورت نہ ہو پھر حسد کہ جو آدم کے بیٹے میں پایا گیا اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اس کی شاخیں عورتوں کی محبت دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت و کلام دہندی، ترسہ اور دولت کی محبت ہے یہ سات عادتیں ہیں یہ سب محبت دنیا میں جمع ہو گئی ہیں انبیاء اور علماء نے ان امور کو جانے ہوئے فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے دنیا بے ثبات ہے اس کی دو قسمیں ہیں خدا تک پہنچانے والی بھی ہے اور ملعونہ بھی ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا إِضْرَارٌ بِالْآخِرَةِ وَفِي طَلَبِ الْآخِرَةِ إِضْرَارٌ بِالْأُولَى ، فَاصْرِفْهُمَا بِالْأُولَى .

۱۲۔ فرمایا رسول خدا نے طلب دنیا میں نقصان آخرت ہے اور طلب آخرت میں نقصان دنیا ہے اور دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان سے بہتر ہے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : حَدِّثْنِي بِمَا تَنْفَعُ بِهِ فَقَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ أَكْثَرُ ذِكْرِ الْمَوْتِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يُكْثِرْ إِنْسَانٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ إِلَّا زَهَّدَ فِي الدُّنْيَا .

۱۳۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو میرے لئے نفع بخش ہو۔ فرمایا اے ابو عبیدہ موت کا ذکر زیادہ کیا کرو جو موت کا ذکر زیادہ کرتا ہے وہ ذلیل سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ دَاوُدَ الْأَزْهَرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَلِكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ : ابْنَ آدَمَ لِيَلْمُوهُ وَاجْتَمَعَ لِلْفِتْنَةِ وَابْنُ الْخُرَابِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک فرشتہ ہر روز ندا کرتا ہے اے ابن آدم پیدا ہو موت کے لئے جمع کرو فتنے کے لئے گھر بنا رہا دی کے لئے۔

۱۵۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : إِنَّ الدُّنْيَا قَيَادَةٌ تَحَلَّتْ مُذْبِرَةٌ ، وَإِنَّ الْآخِرَةَ قَيَادَةٌ تَحَلَّتْ مُقْبِلَةٌ ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَوْنٌ ، فَكُونُوا مِنْ أَتْبَاعِ الْآخِرَةِ ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَتْبَاعِ الدُّنْيَا ، [الْأَمْرُ] وَكُونُوا مِنَ الرَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الرَّاهِبِينَ فِي الْآخِرَةِ .
أَلَا إِنَّ الرُّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بَسَاطًا ، وَالتُّرَابَ فِرَاشًا ، وَالْمَاءَ طَبِيبًا ، وَقَرَسُوا مِنَ الدُّنْيَا تَقَرُّبًا .

أَلَا أَمِنَ اشْتِاقًا إِلَى الْجَنَّةِ سَلَامِينَ السَّهَوَاتِ ، وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ الشَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَمَنْ رَهَدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ .

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا كَمَنْ رَأَى أَهْلَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ مُخَلَّدِينَ ، وَكَمَنْ رَأَى أَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ مُعَذِّبِينَ ، شَرُّهُمْ مَأْمُونَةٌ ، وَقُلُوبُهُمْ مُحْزَوْنَةٌ ، أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ ، وَحَوَائِجُهُمْ خَمِيفَةٌ ، صَبَرُوا أَيَّامًا قَلِيلَةً ، فَصَارُوا يُعْضِي رَاحَةً طَوِيلَةً ، أَمَّا اللَّيْلُ فَصَاقُونَ أَقْدَامَهُمْ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَهُمْ يَجَارُونَ إِلَى رَبِّهِمْ ، يَسْتَعُونَ فِي فَكَاكِ رِقَائِهِمْ ، وَأَمَّا النَّهَارُ فَحُلُمَاءُ ، عُلَمَاءُ ، بَرَزَةٌ ، أَتْقِيَاءُ كَأَنَّهُمُ الْقِيَادُحُ قَدْبَرَاهُمْ الْخَوْفُ مِنَ الْعِبَادَةِ ، يَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ النَّاطِرُ فَيَقُولُ : مَرَضَى - وَمَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ - أَمْ خَوِلُوا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ ! مِنْ ذِكْرِ النَّارِ وَمَا فِيهَا .

۵۔ اس فرمایا امام علی بن الحسین علیہ السلام نے دنیا کی طرف جارہی ہے اور آخرت آگے کی طرف آ رہی ہے اور ان دونوں کے لئے بیٹے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو اور اس لئے دنیا میں سے زہرہ اور تم دنیا کے ترک کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے بن جاؤ جو لوگ ترک دنیا کرتے ہیں وہ زمین کو اپنا بستر اور خاک کو اپنا فرش بناتے ہیں اور پانی کو لذت و مشروبات جانتے ہیں اور اسباب دنیا سے پورا پورا قطع تعلق کرتے ہیں آگاہ ہو کہ جو جنت کا مشتاق ہوا اس نے خواہشات دنیا کو ترک کیا اور حیاتِ جہنم سے ڈرا اس نے محرمات سے روگردانی کی اور زہرہ اختیار کیا مصائب دنیا اس کی نظر میں بیچ ہو گئے آگاہ ہو خدا کے بندے ایسے بھی ہیں جو گویا اہل جنت کو جنت میں دائمی زندگی بسر کرتے دیکھ رہے ہیں اور دوزخ میں اہل دوزخ کو معذب ہوتے دیکھ رہے ہیں ان کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں ان کے مصلوب محزوں اور ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجتیں مختصر ہوتی ہیں انھوں نے دنیا میں چند دن صبر سے کام لیا۔ عقوبت میں انھیں راحت طویل مل گئی وہ نماز کے قیام میں قدم ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے تضرع و زاری کرتے ہیں قرضداروں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دن میں وہ علیم و عالم اور نیک و شقی نظر آتے ہیں تیروں کی طرح ان کے بدن لاغر ہوتے ہیں عبادات میں خوب خدا ان پر غالب ہو سکے لوگ انھیں دیکھ کر گمان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں۔ حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے تو کیا وہ فسادِ عقل رکھتے ہیں۔ اس قوم کو ایک امرِ عظیم نے مغالطہ میں

میں ڈال رہے وہ یہ ہے کہ ان کا یہ حال ذکرِ حرم اور اس کی تکالیف یاد کر کے ہے یعنی نہ ان کو کوئی دماغی عارضہ ہے جیسے جنون اور نہ کوئی جسمانی آزار ہے جیسا کہ لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں۔

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ^{الطال} فَقَالَ : يَا جَابِرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَمَحْزُونٌ ، وَإِنِّي لَمَشْغُولُ الْقَلْبِ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا شُغْلُكَ وَمَا حُزْنُ قَلْبِكَ ؟ فَقَالَ يَا جَابِرُ إِنَّهُ مَنْ دَخَلَ قَلْبُهُ طَافِي خَالِصِ دِينِ اللَّهِ شَغَلَ قَلْبُهُ عَمَّا سِوَاهُ ، يَا جَابِرُ مَا الدُّنْيَا وَمَا عَسَى أَنْ تَكُونَ الدُّنْيَا ؟ هَلْ هِيَ إِلَّا طَعَامٌ أَكَلْتَهُ أَوْ ثَوْبٌ لَبِسْتَهُ أَوْ امْرَأَةٌ أَصْبَهْتَ؟

یا جابر! ان المؤمنین لم یطمئنوا الی الدنیا ببقائهم فیها ولم یأمنوا قدومهم الآخرۃ؛ یا جابر الآخرۃ دار قرار، والدنیا دار فناء، ودوال ولکن اهل الدنیا اهل غفلة وکان المؤمنین هم القتها اهل فکر و عبرۃ، لم یصحبهم عن ذکر اللہ جل اسمہ ما سمعوا بآذانیہم، ولم یعمیہم عن ذکر اللہ ما راوا من الریۃ بأعمیہم فغادوا بواب الآخرۃ، کما افادوا بذلک العیلم۔

وَعَلِمَ يَا جَابِرُ أَنَّ أَهْلَ التَّقْوَى أَيْسَرُ أَهْلَ الدُّنْيَا مَوْتَهُ وَأَكْثَرُهُمْ لَكَ مَعُونَةً، تَذَكَّرُوا فَيُعِينُوا نَكَ وَإِنْ نَسِيتَ ذَكَرُواكَ، قَوْلُ الْوَلِيِّ بِأَمْرِ اللَّهِ قَوْلُ أَمَوْنٍ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ، قَطَعُوا مَحَبَّتَهُمْ بِمَحَبَّةِ رَبِّهِمْ وَوَحَّشُوا الدُّنْيَا لِمَطَاعَةِ مَلِكِهِمْ وَنَظَرُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى مَحَبَّتِهِ يَقْلُوبُهُمْ وَعَلِمُوا أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْمَنْظُودُ إِلَيْهِ، لِعَظِيمِ شَأْنِهِ، فَأَنْزَلَ الدُّنْيَا كَمَنْزِلِ تَرْكُهُ ثُمَّ ارْتَحَلَتْ عَنْهُ، أَوْ كَمَالٍ وَجَدْتَهُ فِي مَنَامِكَ فَاسْتَقْبَلَتْ وَلَيْسَ مَعَكَ مِنْهُ شَيْءٌ، إِنِّي [إِنَّمَا] صَرَبْتُ لَكَ هَذَا مَثَلًا، لِأَنَّهَا عِنْدَ أَهْلِ اللَّبِّ وَالْعِلْمِ بِاللَّهِ كَقَبِي وَالظُّلُلِ، يَا جَابِرُ فَاحْفَظْ مَا اسْتَرَعَاكَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ مِنْ دِينِهِ وَحِكْمَتِهِ وَلَا تَسْأَلَنَّ عَمَّا لَكَ عِنْدَهُ إِلَّا مَا لَهُ عِنْدَ نَفْسِكَ، فَإِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا عَلَى غَيْرِ مَا وَصَفْتُ لَكَ فَمَتَّحِلٌ إِلَى دَارِ الْمُسْتَعْتَبِ، فَلَعَمْرِي لَرُبِّ حَرْبٍ عَلَى أَمْرٍ قَدْ شَقِي بِهِ حِينَ أَنَاهُ وَلَرُبَّ كَارِهِ لَأَمْرٍ قَدْ سَعِدَ بِهِ حِينَ أَنَاهُ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلْيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقِ الْكَافِرِينَ»

۱۶۔ جابر سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے جابر میں محزون ہوں اور میرا دل فکرمند ہے۔ میں نے کہا میں آپ کے فدا ہوں کس چیز نے آپ کے دل کو محزون کیا۔ فرمایا۔ اے جابر جس کے دل میں اللہ کے دین کی صاف اور خالص محبت ہو اس کا دل ماسوا کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ اے جابر دنیا ہے کیا یہی ناکہ کچھ کھانا کھالیا اور کچھ لباس پہن لیا اور عورت سے محبت کرنی۔ اے جابر بندہ مومن تو دنیا میں بقا کے لئے مطمئن نہیں ہوتا اور نہ آخرت میں جملنے سے بے خوف ہوتا ہے۔ اے جابر آخرت دار قرار ہے اور دنیا فنا کا گھر ہے اور زوال کی جگہ، لیکن اہل دنیا غفلت میں

پڑے ہوتے ہیں۔ مومنین فقہاء و اہل فکر و عبرت ہیں۔ ان کو ذکر خدا سے باز نہیں رکھتا۔ وہ امر جسے وہ اپنے کانوں سے سنتے ہیں (اور باب غفلت کا بیان) اور نہیں روکتے ہے ذکر خدا سے لوگوں کی وہ زیب و زینت جیسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ ثواب آخرت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں جس طرح وہ اپنے علم کی بدولت کامیاب ہوتے ہیں۔ اسے جابر جو لوگ اہل تقویٰ ہیں وہ یہ نسبت اہل دنیا کے بہت کم سامان زندگی رکھتے ہیں اور تمہاری مدرسہ سب سے زیادہ کرنے والے ہوتے ہیں تم ان سے اپنی ضرورت بیان کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور اگر تم بھول جاؤ تو وہ یاد دلائیں گے وہ امر خدا کے سب سے زیادہ بیان کرنے والے ہیں اور امر خدا کے سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہیں انھوں نے خدا کی محبت کی وجہ سے دنیا کی محبت کو قطع کر دیا اور اپنے ہاتھ کی اطاعت کی بنا پر ان کو دنیا کے معاملات سے وحشت ہوتی ہے اور خدا کی عظمت شان کے لحاظ سے ان کی دوستی ان کے لئے منظور نظر ہوتی ہے دنیا ان کے نزدیک ایک سرائے کی مانند ہے جس میں کوئی آئے اور چلا جائے یا اس مال کی طرح ہے جسے خواب میں کوئی پائے اور جاگنے پر اس کے پاس کچھ نہ ہو یہ مثال میں نے تم سے اس لئے بیان کی ہے کہ تم سمجھ لو کہ اہل علم و عقل کے نزدیک دنیا سسایہ کی مثل ہے اسے جابر اللہ نے جو رعایت تمہارے ساتھ کہے اس کی حفاظت کرو اس کے دین و عکرت کے متعلق یہ سوال مت کر دو کہ خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ کیل ہے یہ اتنا ہی پیڑ کا جھتی تھا۔ اسے دل میں اس کے احکام کی عزت ہوگی جو میں نے دنیا کے متعلق تم سے بیان کیا اگر اس کے علاوہ کوئی اور شخص تمہارے دل میں ہے تو خدا سے عذر خواہی کی طرف لو، قسم اپنی عمر کی۔ اکثر جو میں کسی امر کی طرف ایسے ہیں کہ جب وہ چیز ان کو تقاب سے تو ان کے لئے باعث شقاوت ہوتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ جس چیز سے کرامت کرتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتی ہے تو ان کے لئے باعث سعادت بن جاتی ہے اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ مومنوں کو نکماہوں ہے اللہ کہ مہتاب اور کافروں کے لئے ثواب آخرت کو برطرف کر دیتا ہے یعنی مشرکوں کے مومنوں پر غالب آنے سے مومنوں کا اجر بڑھ جاتا ہے اور مشرکوں کے لئے آخرت میں کوئی اجر باقی نہیں رہتا۔

۱۷۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ جَزَى اللَّهُ الدُّنْيَا عَنِّي مَدْمَعَةً بَعْدَ رَغِيْفَيْنِ مِنَ الشَّعِيرِ اتَّقَدَّى بِأَحَدِهِمَا وَأَتَعَشَّى بِالْأُخْرَى بَعْدَ شَمْلَتِي الصَّوْفِ اتَّبَرَدُ بِأَحَدَهُمَا وَأَتَرَدَّى بِالْأُخْرَى .

۱۸۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ابو ذرؓ نے کہا خدا مجھے جزا دے جب میں اس دنیا کی مذمت کرتا ہوں دو بخور روٹیوں کے بعد جن میں سے ایک صبح کو کھاتا ہوں اور ایک شام کو اور دو ادنیٰ پوششوں کے بعد جن میں سے ایک کو لنگ بناتا ہوں اور دوسری کو چادر۔

۱۸۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنِ الْمُنَسِّيِّ ، عَنْ أَبِي نَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . يَقُولُ فِي حُلَّتَيْهِ : يَا مُنَسِّي الْعَلِيمُ كَانَ شَيْئَانِ مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ شَيْئاً إِلَّا مَا يَتَفَقَّحُ

خَيْرُهُ وَيَسِّرُ شَرَّهُ الْإِمْنُ رَحِمَ اللَّهُ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ لَا يَسْغُلَكَ أَهْلٌ وَلَا مَالٌ عَنْ نَفْسِكَ، أَنْتَ يَوْمَ تَفَارِقُهُمْ كَضَيْبِيكَ فِيهِمْ ثُمَّ غَدَوْتَ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ كَمَنْزِلٍ تَحَوَّاتِ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ وَمَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْبَعِثِ إِلَّا كَنُوقَةٍ يَنْفُثَانِمْ اسْتَيْقَظْتَ مِنْهَا يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ وَلَا تَمْلِكْ لَكَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّكَ مُنَاقِبٌ بِمَمْلِكٍ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ.

۱۸۔ یوزر راوی ہیں کہ عبد اللہ نے ایک خطبہ میں فرمایا ایک طالب علم کے لئے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ اس کا غیر نفع نہ دے اور شرف نقصان نہ پہنچائے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ اے علم کے طلبگار کہیں اہل دنیا اور مال تجھے اپنے نفس سے غافل نہ کر دے ایک دن تیرا اس سے جدا ہونا لازم ہے تو دنیا میں ان کے درمیان ایک کہان جیسا ہے جو کہیں صبح کرے کہیں شام، دنیا ایک منزل ہے جس سے دوسری منزل کی طرف جانا ہے موت اور بعثت کے درمیان اتنا ہی وقت ہے جیسے کوئی سو کر جاگ اٹھے۔ اے طلبگار علم کے بڑھ ان مقامات کی طرف جو اللہ کے سامنے ہیں تجھے اپنے عمل کا اچھا بدلہ ملے گا جیسا تو نے کیا ہے اس کا بدلہ دے لیا ہی اسے طلبگار علم تجھے ملے گا۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ الْأَسَمِيِّ بْنِ بَغِيٍّ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا إِلَّا مَا مَلَكَ وَتَسَلَّهَا كَمَلِّ الزَّائِكِ رُفِعَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي يَوْمٍ صَائِبٍ فَقَالَ حَتَمَهَا ثُمَّ رَاحَ وَتَرَ كَهَا.

۱۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا سروکار میری اور اس کی مثال ایک سوار کی سی ہے جسے گرم دن میں ایک وقت مل جائے اور وہ اس کے نیچے قیلولہ کرے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اسے چھوڑ دے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَثَلُ الْحَرْبِيِّ عَلَى الدُّنْيَا كَمَثَلِ دُوْدَةَ الْقَرَى، كُلَّمَا ارْتَادَتْ عَلَى نَفْسِهَا لَتَا كَانَ أَبْعَدَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ عَمًا، قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَانَ فِيمَا وَعَظَ بِهِ لِقَائِي أَنَّهُ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا قَبْلَكَ لِأَوَّلَائِهِمْ فَلَمْ يَبْقَ مَا جَمَعُوا وَلَمْ يَبْقَ مِنْ جَمْعِهِمْ أَلْوَإِثْمًا أَنْتَ عَبْدٌ مُسْتَأْجَرٌ قَدْ أَمَرْتُ بِعَمَلٍ وَوَعَدْتُ عَلَيْهِمْ أَجْرًا فَأَوْفِ عَمَلَكَ وَأَسَوْفِ أَجْرَكَ وَلَا تَكُنْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ شَاةٍ وَقَعَتْ فِي زَرْعٍ أَخْضَرَ فَأَكَلَتْ حَتَّى سَوِيَ فَكَانَ حَتْمُهَا عِنْدَ سَعِينِهَا وَلَكِنْ أَجْعَلِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ قَنْطَرَةٍ عَلَى نَهْرٍ جَرَتْ عَلَيْهَا وَتَرَكَتْهَا وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهَا آخِرَ الدَّهْرِ، أَخْرِجْهَا وَلَا تَعْمُرْهَا، فَإِنَّكَ لَمْ تُؤْمَرْ بِعَمَارَتِهَا.

وَأَعْلَمُ أَنَّكَ سَسْأَلُ عَذَابٍ إِذَا وَقَعْتَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَذْبَعٍ: شَبَابِكَ فِيمَا أَبْلَيْتَهُ؟

وَعُمْرُكَ فِيمَا أَقْبَيْتَهُ ، وَمَالِكَ مِمَّا كُنْسَبْتَهُ ، وَفِيمَا أَنْفَقْتَهُ ، فَتَاهَبْ لِذَلِكَ وَأَعِذْ لَهُ جَوَابًا ! وَلَا تَأْسَ عَلَى مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ قَلِيلَ الدُّنْيَا لَا يَدُومُ بَقَاؤُهُ وَكَثِيرُهَا لَا يُؤْمَنُ بِلَاؤُهُ ، فَخُذْ حِذْرَكَ وَخُذْ فِي أَمْرِكَ ، وَاكْشِبِ الْغِلْظَةَ عَنْ وَجْهِكَ وَتَعَرَّضْ لِمَعْرُوفِ رَبِّكَ وَاجْتَدِ الثَّوْبَةَ فِي قَلْبِكَ وَ اكْمَشْ فِي قَرَائِكَ قَبْلَ أَنْ يُقَصِّدَ قَصْدَكَ وَيُقْضَى قَضَاؤُكَ وَيُخَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَا تُرِيدُ .

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حرص دنیا کی مثال ریشم کے کیڑے جیسی ہے جس قدر اپنے اوپر زیادہ منتا جاتا ہے اتنا ہی اس میں پٹتا جاتا ہے اور پھر اس کے لئے ٹھکانا ممکن نہیں ہوتا اور وہ اسی میں مکر رہ جاتا ہے امام جعفر صادق نے فرمایا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو ایک نصیحت یہ بھی کی تھی کہ بیٹا تجھ سے پہلے بھی لوگوں نے اپنی اولاد کے لئے جمع کیا ، لیکن جو جمع کیا تھا وہ باقی نہ رہا ، تمہاری مثال اس مزدور کی سی ہے جسے کسی کام پر لگایا گیا اور اس سے مزدوری کا وعدہ کیا گیا ہو ، پس تم اپنا کام پورا کر دو تب مستحق اجر ہو گے اور اس دنیا میں اس بکری کی مانند نہ بنو جو کسی ہرے بھرے کھیت میں چرنے سے موٹی ہو جائے اور یہ موٹا پا اس کے لئے موت کا سبب بن جائے دنیا میں ایک پن کے ہے جو ایک نہر پر ہو تم اس سے گزرتے چلے گئے اب کسی اس کی طرٹ نہ لو گے اور اس کی بردباری کو آباد نہ کرو گے۔ یہ سمجھ لو کہ روز قیامت جب خدا کے سامنے جاؤ گے تو تم سے پوچھا جائے گا شباب کیسے گزرا ، عمر کو کن مشاغل میں ختم کیا ، مال کس طرح سے کما یا تھا اور کہاں کہاں خرچ کیا تھا اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ ، جو چیز سامان دنیا سے گئی اس کا غم نہ کرو۔ اگر وہ کہے کہ تو اسے بگاڑ نہیں ، زیادہ ہے تو اس کی بلاؤں سے امن نہیں ، ڈرتے رہو اور اپنے معاملے میں کوشش کرتے رہو اور اپنے چہرے سے پردہ ہٹاؤ اور اپنے رب کے احسان کے قابل بنو ، دل سے توبہ بار بار کرتے رہو اور دنیا کے کاموں سے اس سے پہلے فارغ ہو جاؤ کہ ملک الموت آؤ بلے اور زندگی کا خاتمہ کر کے تمہارے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

۲۱۔ غلبی بن ابی ابراہیم : عن ابیہ ، عن ابن مخبُوب ، عن بعض أصحابہ ، عن ابن ابی نعفور قال : سمعتُ ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول : فیما ناجی اللہ عزَّ وجلَّ بہ مونس : یا مونس لا ترکن الی الدُّنْیا کون الظالمین ویرکون من اتخذہا ابا واما یا مونس لو کلتک الی نفیک لنتظر لہا اذا لعلب علیک حبُّ الدُّنْیا وذرہا ، یا مونس فاقس فی الخیر اهلہ واستبقہم الیہ ، فان الخیر کانہیہ واقربک من الدُّنْیا ما یابک الغنی عنہ ولا تنتظر غنیک الی کل مقنوب بہا وموکل الی نقیہ ؛ واعلم ان کل فتنة بدوہا حبُّ الدُّنْیا ولا تغبط احدا بکثرة المال فان مع کثرة المال تكثر الذنوب لواجب الحقوق ، ولا تغبط احدا یرضی الناس عنہ ، حتی تعلم ان اللہ راض عنہ ولا تغبط مخلوقا بطاعة الناس لہ ، فان طاعة الناس لہ واتباعہم ایشاء علی غیر الحق هلاک لہ ولیمن اتبعہ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وقت مناجات خدا نے موسیٰ سے کہا اے موسیٰ دنیا پر ایسا بھروسہ کر دیا جیسا ظالم لوگ کرتے ہیں یا جو دنیا کو اس پانچ کچھ کے اعماد کرتے ہیں۔ اسے موسیٰ اگر میں اپنی توفیق کے بغیر تیرا کام تجھ پر چھوڑ دیتا تو جب دنیا ضرور تجھ پر غالب آجاتی اور اس کی تار لگی تیرا دل بھاتی، اسے موسیٰ اگر خیر میں اس کے اہل کے لئے نازان کے طالب ہو اور لوگوں کو اس کی طرف بڑھاؤ، خیر میں اپنے مفہم کے بغیر ہے۔ دنیا سے اس چیز کو رد کر دے جس سے بے پروائی حاصل نہ ہو اور اس کے پلنے کی طرف ترم مضطر نہ ہو اور لپٹائی ہوئی نظروں سے۔ دیتا ہے خدا ہونے والے کو جو سرسبز و برباد اپنے نفس پر اتار دے اور لپٹا کر لے والا ہو اور لوگوں کے مال کی کسر سے دل تنگ نہ ہو کیوں کہ زیادتی ال کثرت لکناہ کا باعث ہوتی ہے حقوتی واجبہ اور کثرت کے باعث اور اس پر بھی دل تنگ نہ ہو جس سے بہت سے لوگ راضی ہوں ہاں اس سے اللہ راضی ہو تو ضرور غلبہ کر دے اور غلبہ نہ کرے اس شخص پر جس کی اطاعت لوگ کرتے ہوں کیونکہ غیر حق پر جبر و اطاعت ہوگی تو مصلح اور مصلح دونوں کے لئے باعث برکت ہوگی۔

۲۲۔ غُلَیْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ فِي كِتَابِ عَلِيِّ مَسْأَلَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا كُنَّا نَسْأَلُ الْخَيْرَ مَا لَيْسَ مَسْأَلًا فِي جَوْفِهَا الشَّمُّ النَّاقِعُ، يَخْتَرُّهَا الرَّجُلُ الْعَاقِلُ، فَتَهْوِي إِلَيْهَا النَّفْسُ الْجَاهِلَةُ.

۲۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب حضرت علی علیہ السلام میں ہے کہ دنیا کی مثال سائب کی سی ہے چھوڑنے میں نرم اور اس کے پیٹ میں سبب قاتل، عاقل اس سے بچتا ہے، اور نادان بچہ اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

۲۳۔ غُلَیْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي حَمَلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَيَّ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَعْلَمُ: أَوْسَبَكَ نَفْسِي وَتَقْوَى مِنْ لَانْجِلْ مَغْصِبُهُ وَلَا يُرْجِي غَيْرَهُ، وَلَا أَلْغَى إِلَّا بِهِ، فَإِنْ مَنِ اشْتَقَى اللَّهُ عَنْ قَوِيٍّ وَشَيْخٍ وَرَوِيٍّ، وَرَفَعَ عَقْلَهُ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، فَبَدَنَهُ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَ قَلْبَهُ وَعَقْلَهُ مَعَ أَهْلِ الْآخِرَةِ، فَأَطَاعُوا سَوْقَ قَلْبِهِ مَا أَبْصَرَتْ عَيْنَاهُ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا فَقَدَّارَ حَرَامِهَا وَجَانِبَ شُبُهَائِهَا وَأَصْرَ وَاللَّهِ بِالْحَلَالِ الشَّافِي إِلَّا مَا لَا يَدُ لِعَمَلٍ كَسَرَهُ [مِنْهُ] يَشُدُّ بِهَا صُلْبَهُ وَتَوْبَ يُؤَادِي بِهِ عَوْرَتَهُ، مِنْ أَغْلَظِ مَا يَجِدُ وَأَخْشَى، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ فِيمَا لَا يَدُ لَهُ مِنْهُ يَقَّةٌ وَلَا رَجَاءٌ، فَوَقَعَتْ نَفْسُهُ وَرَجَائُهُ عَلَى خَالِقِ الْأَشْيَاءِ، وَجَدَ وَأَجْتَمَعُوا أَتَعَبَ بَدَنَهُ حَتَّى يَبْقَى الْأَصْلَعُ وَغَارَتِ الْعَيْنَانِ فَأَبْدَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ قُوَّةً فِي بَدَنِهِ وَوِدَادَةً فِي عَقْلِهِ وَمَا دُخِرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ، فَارْفِضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا يُعْنِي وَيُصْنَمُ وَيُبْكَمُ وَيُبْذَلُ الرِّقَابَ، فَقَدَّارُكَ

مَا يَشِي مِنْ عُمْرِكَ وَلَا تَقُلْ عَدَا [أَوْ بَعْدَ عَدَا] فَإِنَّمَا هَلْكَ مَن كَانَ قَبْلَكَ بِإِقَامَتِهِمْ عَلَى الْأَمَانِ
وَالْتَوْبَةِ حَتَّى آتَاهُمْ أَمْرُ اللَّهِ بَعَثَهُ وَهُمْ غَافِلُونَ . فَلَقُوا هَؤُلَاءِ أَعْوَادَهُمْ إِلَى قُبُورِهِمْ الظُّلُمَةِ
الْتَبَتَهُ وَقَدْ أَسْلَمَتْهُمُ الْأَوْلَادُ وَالْأَهْلُونَ ، فَأَنطَبَعَ إِلَى اللَّهِ بِسَلْبٍ مُنْبَسٍ ، مِمَّنْ رَفَضَ الدُّنْيَا وَغَرِمَ نَفْسَ
فِيهِ أَنْكَسَارُ وَلَا أَنْخِرَالُ ، أَعَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَقَفْنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ لِمَرْطَاتِهِ .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت کی کہ میں تجھے اور خود اپنے نفس کو
ذہبت کرتا ہوں اس ذات سے ڈرنے کی جس کی معصیت جائز نہیں اور اس کے غیر سے امید کہ عاقبت ہے اور استغنا اس کے
غیر سے نہیں ملتا، جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی، توڑا ہوا اور سیر و سیراب ہوا اور اس کی عقل کو اہل دنیا سے دالہ
تبارک و تعالیٰ نے اونچا کر دیا اس کا بدن تو اہل دنیا کے ساتھ ہو تبلیہ اور اس کی عقل آخرت کو دیکھنے والی ہو تبلیہ جب
دنیا میں اس کی آنکھیں جن چیزوں کو دیکھتی ہیں دل کی روشنی سے وہ دبا دیتے ہیں وہ بُرا سمجھتا ہے حرام چیزوں کو اور
کسارہ کش ہو جاتا ہے شہوات سے اور خدا کی قسم پاک و صاف چیزوں کو بھی اس لئے ترک کر دیا سوائے اس قوتِ لاموت کے
جس سے عبادت کے لئے اس کی پشت قوی رہے اور اتنا کپڑا لیا جس سے ہر حرکت میں چلا جائے وہ بھی مٹا دیا، کھرا جس کے بغیر
چارہ کار نہ ہو اور اس کو اس کے متعلق کسی پر اعتماد اور کمی سے امید نہیں ہوتی۔ اس کا اعتماد خدا پر ہوتا ہے اس لئے ربانیت
میں بہتے بدن کو بہت تعب میں ڈالا یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں بھی آئیں اور آنکھیں و حسّیں گئیں۔ خدا نے اس کے بدن
میں ایک دوسری قوت اس کے بدن میں پیدا کر دی اور اس کی عقل کو اور دنیا سے قوی کر دیا اور اس کے ذخیرہ کفرات کو اور
بڑھا دیا اس نے دنیا کو ترک کر دیا کیونکہ حبیب دنیا آدمی کو اندھا، گورنگا اور بہرہ بنا دیتا ہے۔ اور بوٹوں کی گردنوں کو
جھکا دیتا ہے لہذا جتنی عمر پاتی ہے اس میں اپنی کی کو پورا کر لو اور کل اور برسوں پر امتحانات رکھو تم سے پہلے وہ لوگ ہلاک ہو گئے
جو غلط امید باندھتے رہے اور سستی سے کام لیتے رہے یہاں تک کہ اچانک خدا کا حکم آگیا اور وہ غفلت ہی میں پڑے رہے۔ لوگ
ان کو تابوت میں رکھ کر ان کی قبروں تک لے گئے وہ قبریں جو تنگ و تاریک تھیں، اولاد اور خاندان والوں نے انھیں قبروں میں
رہا دیا اور تمام امیدیں قطع ہو گئیں جاتے ہیں ایسے تلب کے ساتھ جس میں ترک دنیا کا ارادہ ہی رہا تھا۔ خدا ہماری اور تمہاری
مدد کرے اپنی اطاعت میں اور توفیق دے ہم کو اور تم کو اپنی مرضی کا۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ مَاءِ الْبَحْرِ كُنَّا شَرِبَ مِنْهُ الْعَطْشَاءُ إِذَا عَطِشْنَا حَتَّى يَمُوتُوا .

۲۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی سی ہے پیاسا جتنا پیاس پیاس بڑھتی
ہی سب سے یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے۔

۲۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُقَيْدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لِلْحَوَارِيِّينَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا لَا يَأْسَى أَهْلُ الدُّنْيَا عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ دِينِهِمْ إِذَا أَصَابُوا دُنْيَاهُمْ.

۲۵۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا۔ دنیا سے جو چیز چلی گئی اس پر افسوس نہ کرو جیسے اہل دنیا افسوس نہیں کرتے اس چیز پر جو دین کے متعلق ان سے فوت ہو گئی۔

ایک سولہ واں باب تتمہ باب سابق

(باب) ۱۹۰

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُقْبٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَصَائِمِ ابْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي، لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَى نَفْسِهِ إِلَّا كَفَفْتُ عَلَيْهِ صَبْرَهُ وَصَمَمْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةٍ كُلِّ تَاجِرٍ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں، خدا نے فرمایا۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اپنی عظمت و رفعت کی اگر کوئی بندہ میری مرضی کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں راہِ معاش کو اس کے لئے مبارک قرار دیتا ہوں اور آسمان و زمین کو اس کے رزق کا ضامن بنادیتا ہوں اور میں اس کے لئے ہر تاجر کی تجارت کی طرح اس کے نفع کا سودا کرتا ہوں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَبَهَائِي وَعُلُوِّي أَرْتِفَاعِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ هَوَايَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا جَعَلْتُ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَهِمَّتُهُ فِي آخِرَتِهِ وَصَمَمْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةٍ كُلِّ تَاجِرٍ.

۲۔ مضمون دہی ہے خراج پر مذکور ہوا۔

ایک سو اکیسواں باب

قناعت

(باب القناعة) ۱۹۱

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَلَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِشَاكَ أَنْ تَطْمَحَ بِمَسْرَكٍ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْفَكَ ، فَكَمْ يَمُوقُ إِلَيْهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَسْبِيَهُ عليه السلام : «وَلَا تُسْجِبِكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ» ، وَقَالَ : «وَلَا تَمْدَنَّ عَيْنَكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَاهُ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَإِنَّ دَخْلَكَ مِنْ ذَلِكَ تَنِي» ، فَادْكُرْ عَيْشَ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام ، فَإِنَّمَا كَانَ قُوَّةَ الشَّعِيرِ وَحُلَاوَةَ الثَّمَرِ وَوَقُودَ السَّعْفِ إِذَا وَجَدَهُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو تم سے اونچے درجے کا ہے دولت و ثروت میں اس پر نظر نہ کرو، تمہارے لئے کافی ہے خدا کا یہ فرمانا جو اس نے اپنے نبی سے کہہ دیا لوگوں کا مال اور اولاد تم کو تعجب میں نہ ڈالے اور یہ بھی فرمایا۔ اپنی آنکھیں مت استخوان لوگوں کی طرف جن کو ہم نے لطف اندوز بنایا ہے اور چند روزہ زندگی میں ان کو دنیا کا عیش دیا ہے ۔ امام نے فرمایا اگر تمہارے دل میں عیش دنیا کا کوئی خیال آئے تو رسول اللہ کی طرز زندگی کو یاد کرو۔ ان کی غذا ان پر جو تھی ان کا ملوہ کھجور اور ان کا چراغ درخت فرما کی سوکھی شاخ اگر مل جاتی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَامِرٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَالِجِ بْنِ أَبِي حَفْصٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ الْوَشَاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنْ اسْتَعْنَى أَعْنَاهُ اللَّهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم سے کچھ مانگا ہم نے اسے دیا اور جس نے ہم سے زیادہ طلب کیا خدا نے اسے بے نیاز بنا دیا۔

۳۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَلَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِشَاكَ أَنْ تَطْمَحَ بِمَسْرَكٍ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْفَكَ ، فَكَمْ يَمُوقُ إِلَيْهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَسْبِيَهُ عليه السلام : «وَلَا تُسْجِبِكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ» ، وَقَالَ : «وَلَا تَمْدَنَّ عَيْنَكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَاهُ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَإِنَّ دَخْلَكَ مِنْ ذَلِكَ تَنِي» ، فَادْكُرْ عَيْشَ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام ، فَإِنَّمَا كَانَ قُوَّةَ الشَّعِيرِ وَحُلَاوَةَ الثَّمَرِ وَوَقُودَ السَّعْفِ إِذَا وَجَدَهُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہو اور خدا اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوَارِثِ: ابْنُ آدَمَ كُنْ كَيْفَ شِئْتَ كَمَا تَدِينُ نَدَانُ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ وَالْقَلِيلِ مِنَ الزَّوْقِ قَبْلَ اللَّهِ مِنْهُ أَيْسَرُ مِنَ الْعَمَلِ دَمَنْ رَضِيَ وَالْيَسِيرُ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مَوَدَّتُهُ وَزَكَّتْ مَكْسَبَتُهُ وَخَرَجَ مِنْ حَرِّ الْعُجُورِ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ اے ابن آدم جیسا چاہے بن جا تو جیسا کرے گا ویسا ہی ہوگا۔ ہائے کا جو قلیل رزق پر اللہ سے راضی ہو اور خدا اس کے عمل قلیل کو قبول کیا اور جو تھوڑی سی حلال روزی پر راضی ہو گیا اس کا خرچ ہلکا ہو گیا اور کمائی پاک ہو گئی اور تسبیح و تہجد سے دور ہو گیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْفَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: مَنْ أَمِنَ نَفْسَهُ مِنَ الزَّوْقِ الْكَثِيرِ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا الْكَثِيرُ وَمَنْ كَفَاهُ مِنَ الزَّوْقِ الْقَلِيلُ فَإِنَّهُ يَكْتَسِبُ مِنَ الْعَمَلِ الْقَلِيلَ.

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو رزق قلیل پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ چاہتا ہے تو نہیں کافی ہوتا اس کو عمل میں شہرہ و جہیں نے قناعت کی رزق قلیل پر تو اس نے کمائی کافی ہو گا اور عمل قلیل ہو گا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عمير، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ابْنُ آدَمَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مِنَ الدُّنْيَا مَا يَكْفِيكَ فَإِنْ أَيْسَرْنَا مَا يَكْفِيكَ وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا تُرِيدُ مَا لَا يَكْفِيكَ فَإِنْ كُنَّا مَا فِيهَا لَا يَكْفِيكَ.

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو سامان دنیا سے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ تیرے لئے کفایت کرے تو تھوڑا سامان بھی کافی ہو جائے گا اور اگر کفایت کا ارادہ نہیں تو زیادہ سے زیادہ سامان بھی کفایت نہ کرے گا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ الْأَسَدِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مَكْرَمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: اسْتَفْتَيْتُ حَالًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَتْ لَهُ أَمْرُؤُهُ: لَوْ أَسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَمَا لَنِي فَقَالَ رَأَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلْنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنْ اسْتَفْتَى أَغْنَاهُ اللَّهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا مَنَعَنِي غَيْرِي فَرَجَعَ إِلَى أَمْرَأَتِهِ فَأَعْلَمَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بَشَرٌ فَأَعْلَمَهُ فَأَتَاهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلْنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنْ اسْتَفْتَى أَغْنَاهُ اللَّهُ.

حَتَّى قَمَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ دَهَبَ الرَّجُلُ فَاسْتَمَارَ يَقُولًا ثُمَّ أَتَى الْجَبَلَ ، فَصَوَّدَهُ فَقَطَعَ حَطْبًا ثُمَّ جَاءَ بِهِ قَبَاعَهُ يَنْصِفُ مِثْرًا مِنْ دَقِيقٍ مَرَّجَعٍ بِهِ فَأَكَلَهُ . ثُمَّ دَهَبَ مِنَ الْقَيْدِ ؛ فَبَجَاءَ بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ قَبَاعَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْمَلُ وَيَجْمَعُ حَتَّى اشْتَرَى يَقُولًا ثُمَّ جَمَعَ حَتَّى اشْتَرَى بَكْرَيْنِ وَغُلَامًا ثُمَّ أَتَرَى حَتَّى اسْتَرْفَجَا إِلَى الشَّيْءِ وَاللَّهِ فَأَعْلَمَهُ كَيْفَ جَاءَ يَسْأَلُهُ وَكَيْفَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قُلْتَ لَكَ : مَنْ سَأَلْنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنْ اسْتَعْنَى أَعْنَاهُ اللَّهُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اصحاب رسول میں سے ایک شخص تنگ دستی میں مبتلا تھا۔ اس کی بی بی نے کہا کیا اچھا ہوتا کہ تم رسول اللہ کے پاس جا کر سوال کرتے۔ وہ آنحضرت کے پاس آیا حضرت نے اسے دیکھتے ہی فرمایا۔ جس نے ہم سے سوال کیا ہم نے اس کو عطا کر دیا اور جس نے طلب میں بے نیازی چاہی خدا نے اسے بے نیاز کر دیا۔ اس نے دل میں کہا۔ یہ حضرت نے میرے ہی لئے کہا ہے پس اپنی بی بی کے پاس آیا اور حال بیان کیا۔ اس نے کہا رسول اللہ بشر ہیں رغیب دان نہیں ہمارے عسرت کا حال کیا معلوم) پھر جاؤ اپنا حال بیان کرو۔ وہ پھر آیا حضرت نے اسے دیکھ کر پھر وہی فرمایا۔ یہاں تک کہ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک کھارڑی غاریشہ لی اور ایک پہاڑی پر چڑھ کر سوکھی لکڑیاں کاٹیں اور بازار میں لاکر ایک مد آنے کے عوض ان کو بیچا اور کھانا کھایا۔ دوسرے روز پھر گیا اور پہلے سے زیادہ لکڑیاں جمع کر کے لایا۔ چند روز یوں ہی کرتا رہا۔ آخر اس نے کھارڑی خرید لی اور پھر پیسے جمع کر کے دو اونٹ خریدے اور ایک علامہ ہسان تک کہ وہ مالدار ہو گیا اور رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنے سوال کے لئے آنے اور حضرت سے سننے کا ذکر کیا آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جس نے ہم سے مانگا ہم نے اس کو دیا اور جس نے خدا سے بے نیازی اور ترک طلب کو چاہا خدا نے اسے بے پروا بنا دیا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُقْبِلٍ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفَرَاتِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَعْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَافِي يَدِ اللَّهِ أَوْتَقِ مِنْهُ بِمَافِي يَدِ غَيْرِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو غنی بنے گا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جو اللہ کے یقین و قدرت میں ہے اس پر اعتماد کرے نہ کہ جو بندوں کے ہاتھ میں ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَوْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَتَعَ بِمَادَرَقَةِ اللَّهِ قَهْوَمِنْ أَعْنَى النَّاسِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے اپنے رزق پر قناعت کی وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ : شَكَرْتُ جُلَّ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ يَطْلُبُ قَبَسِبُ وَلَا يَقْنَعُ ، وَتَنَازَعُهُ نَفْسُهُ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَقَالَ : عَلِمْنِي شَيْئًا أَنْتَفَعُ بِهِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ يَكْفِيكَ ، فَأَدْنِي مَا فِيهَا يَكْفِيكَ ، وَإِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ لَا يَكْفِيكَ فَكُلَّ مَا فِيهَا لَا يَكْفِيكَ .

۱۰۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا جو طلب کرتا ہوں پالیتا ہوں لیکن میرا دل تانے نہیں ہوتا اور میرا نفس زیادہ پانے پر تلاء ہوتا ہے لہذا مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے۔ حضرت نے فرمایا اگر جو چیز تیرے لئے کافی ہے تجھے بے نیاز بنادے تو دنیا کی ادنیٰ چیز بے نیاز بنادے گی اور اگر جو چیز تیرے لئے کفایت کرتی ہے وہ تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی تو دنیا کی کوئی چیز بھی تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، رَقَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ كَانَ أَيْسَرُ مَا فِيهَا يَكْفِيهِ ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْئًا يَكْفِيهِ .

۱۱۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو سامان دنیا سے اتنے پر راضی ہو گیا جو اس کے لئے کافی ہو تو وہ آسانی سے اس کے لئے کافی ہو گا ورنہ اس کے لئے دنیا کی کوئی شے کافی نہ ہو گی۔

ایک سو بانوے والی باب

کفاف (عطائے رزق بقدر ضرورت)

۱۹۲ (بَابُ الْكَفَافِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ غَالِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنْ مِنْ أَعْبَاطِ أَوْلِيَائِي عِنْدِي رَجُلًا خَفِيفَ الْحَالِ ، دَاخِظٌ مِنْ صَلَاةٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ بِالْقَبِيبِ ، وَكَانَ غَامِضًا فِي الشَّيْءِ جَعَلَ رِزْقُهُ كِفَافًا ، فَصَبَرَ عَلَيْهِ ، عَجَلْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ تَرَأَاهُ وَقُلْتُ بَوَا كِبَرٍ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیثِ قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے اولیائے مجھ سب زیادہ وہ شخص پسند ہے جو تنگ دست ہو مگر خلوص سے نماز ادا کرے تاکہ ثواب سے حصہ پائے اور اپنے رب کی اچھی عبادت کرے اس حکم کے مطابق جو داخلِ غیب ہے اور لوگوں کے درمیان گنہگار اس کی روزی بقدر حاجت ہو تو وہ اس پر صبر کرے۔ جب جلد اس کی موت آئے تو اس کی میراث تھوڑی سی ہو اور غربت کی وجہ سے اس پر رونے والے کم ہوں

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طُوبَى لِمَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ عَيْشُهُ كَنَافًا .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا خوشخبری اس کے لئے جو اسلام لایا اور اس کی معاش بقدرت رہی۔

۳۔ النَّوْفَلِيُّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اِزْنُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَمَنْ أَحَبَّ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ اَلْعَنَافَ وَالْكَفَافَ وَارْزُقْ مَنْ اَبْغَضَ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ الْمَالَ وَالْوَلَدَ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے یا اللہ محمد و آل محمد کو رزق دست۔ پاک دامنی اور بقدرت ضرورت روزی کا اور ان کے دشمنوں کو مال اور اولاد کا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَاعِيٍ إِبِلٍ فَبَعَثَ يَسْتَسْقِيهِ ، فَقَالَ : أَمَا مَا فِي ضُرُوعِهَا فَصَبُوحُ الْحَيِّ وَأَمَا مَا فِي آبِنِيَّتِنَا فَبُوقُومٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ ، ثُمَّ مَرَّ بِرَاعِيٍ عَنَمٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَسْتَسْقِيهِ فَحَلَبَ لَهُ مَا فِي ضُرُوعِهَا وَأَكْفَأَ مَا فِي إِيْنَانِهِ فِي إِيْنَانِهِ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِشَاةٍ وَقَالَ : هَذَا مَا عِنْدَنَا وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ نَزِيْدَكَ زِدْنَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اِزْنُ الْكَفَافَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتَ لِلَّذِي زَدَكَ بِدُعَاةٍ غَامَتْنَا نَجِيَّتُهُ وَدَعَوْتَ لِلَّذِي أَسْعَفَكَ بِحَاجَتِكَ بِدُعَاةٍ كُنَّا نَكْرَهُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مَا قَلَّ وَكَثُرَ حَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَى : اَللّٰهُمَّ اِزْنُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ اَلْكَفَافَ .

۴۔ حضرت علی بن الحسین سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا گزر ایک اونٹوں کے چرواہے کے گرن سے ہوا۔ آپ نے اسے بھیجا کہ بیٹے کے لئے کچھ دودھ لئے اس نے کہا جو دودھ اونٹنی کے تھنوں میں ہے وہ اونٹوں کے چرواہوں کا صبح کا کھانا ہے اور جو ہمارے برتنوں میں ہے وہ شام کی غذا ہے۔ رسول اللہ نے دعا کی۔ خداوند اسے کثرت سے مال اور اولاد سے بھر

آپ کا گزر بکریوں کے چرواہے کی طرف ہوا آپ نے اس سے دودھ مانگا اس نے بتنا دودھ بکری کے تھنوں میں تھا وہ سب لیا اور قناریہ تینوں میں تھا وہ رسول اللہ کے تینوں میں انڈیل دیا اور ایک بکری حضرت کے پاس بھیجی اور کہا - ہمارے پاس یہ ہے اگر اور زیادہ کی ضرورت ہو تو لایا جائے۔ آپ نے اس کے لئے دعا - خداوند اس کو بقدر کفایت رزق دے ایک صحابی نے کہا آپ نے اس شخص کے لئے جس نے آپ کی خواہش رد کی۔ وہ دعا دی جسے ہمارے عام لوگ پسند کرتے ہیں اور جس نے آپ کی محنت پوری کی اس کے لئے وہ دعا کی جسے ہم پسند نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا جو کم ہوا اور کفایت کرے۔ وہ بہتر ہے اس زیادہ سے جو یاد خدا سے غافل کرے۔ خداوند اذن محمد و آل محمد کو بقدر ضرورت دے۔

۵۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : يَحْزَنُّ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ إِنْ قَسَرْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَقْرَبُ لَهُ مِنِّي . وَيَفْرَحُ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ إِنْ رَسَعْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَبْعَدُ لَهُ مِنِّي .

۵۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا میرا بندہ محزون ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں کمی کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے قریب کرنے والا ہوتا ہے اور وہ خوش ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں توسیع کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے دور کرتا ہے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ نُجَيْمٍ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : [قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :] قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنْ مِنْ أَعْطَيْتُ أَوْلِيَاءِي عِنْدِي عَبْدًا مُؤْمِنًا ذَا حِفْظٍ مِنْ صَلَاحٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّيهِ ، وَعَبَدَ اللَّهَ فِي الشَّرِيقِ وَكَانَ غَافِضًا فِي النَّاسِ فَلَمْ يُشْرِكْ إِلَهًا بِإِلَهِ صَاحِبِ وَكَانَ يَرْزُقُهُ كِفَافًا ، فَصَبَرْتُ عَلَيْهِ فَعَسَيْتُ بِدَائِمِيَّةٍ ، فَقُلْتُ تَرَاهُ وَقُلْتُ بَوَا كَيْتُ

۶۔ فرمایا ابو محمد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ مومن بندوں میں میرے نزدیک قابل غبط وہ ہے جو صاحب نصیب ہو اور صلاحیت میں اچھا ہو اپنے رب کی عبادت میں بخیر دل سے اللہ کی عبادت کرے۔ لوگوں میں ایسا گناہم ہو کہ اس کی طرف کوئی انگلی نہ اٹھائے۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو وہ اس پر صبر کرے اور بہت جلد اس کو موت آجائے تو اس کا ترکہ تھوڑا سا ہو اور اس پر رونے والے کم ہوں۔

ایک سو ترانوے وال باب

امریخیر میں تعجیل

(باب ۱۹۳)

(تعجیل فِعْلُ الْخَيْرِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمْرَةُ ابْنُ حُمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ فَلَا يُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا صَلَّى الصَّلَاةَ أَوْ صَامَ الْيَوْمَ فَيَقَالُ لَهُ: اْعْمَلْ مَا شِئْتَ بَعْدَ مَا قَدَّرَ غَفَرَ [اللَّهُ] لَكَ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اگرچہ بندہ نماز پر مستجاب ہے اور روزہ رکھتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے اس کے بعد جو چاہے عمل کر خدا تجھے بخش دے گا۔

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز اور روزہ کے بعد بندہ جو عمل قیام کرے گا بخش دیا جائے گا لیکن اس حدیث کا منشا یہ نہیں، اول تو بندہ کو یہ پتہ کیسے چل سکتا ہے کہ اس کا کون سا عمل ایسا مقبول ہو کہ خدا یا ملائکہ نے ایسا کہا۔ دوسرے نماز کی تعریف یہ ہے کہ وہ فحشا اور منکر سے روکتی ہے تو اعمال قیام کے نزدیک ہی نہ جلتے گا لیکن اگر کوئی گناہ معفرہ سرزد ہو جائے اتفاقاً، تو اللہ اپنی رحمت سے اسے معاف کر دے گا۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: افْتَتِحُوا نَهَارَكُمْ بِخَيْرٍ وَأَمَلُوا عَلَى حَفَظَتِكُمْ فِي أَوَّلِهِ خَيْرٌ أَوْ فِي آخِرِهِ خَيْرٌ، يُغْفَرُ لَكُمْ مَا بَيْنَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ جب تم نیکی کا ارادہ کرو تو جلدی سے کر گزرو نہیں کیا معلوم کہ کیا امر مانع غیر حادث ہو جائے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُرَّازِمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي يَقُولُ: إِذَا هَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَبَادِرْ، فَإِنَّكَ لَا تَنْتَدِي مَا يُخْشِتُ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے دن کا افتتاح نیکی سے کرو اور اپنے حافظہ فرشتوں۔
(کرنا کا تبیین) کے دفتر میں اول روز اور آخر روز نیکی درج کروادو۔ اگر درمیان روز میں کوئی بدی تم سے سرزد ہوگی تو
ان شاء اللہ بخش دی جائے گی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي
جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعَجَّلُ.

۴۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ خدا اس نیکی کو پسند کرتا ہے جو جلد کی جائے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ
عُمَيْرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ، فَإِنَّ
الْعَبْدَ يَصُومُ الْيَوْمَ الْخَارَ يُرِيدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَيَعْتَقَهُ اللَّهُ بِهِ مِنَ النَّارِ؛ وَلَا تَسْتَقِيلَ مَا يَنْقَرُبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَلَوْ شِقَ تَمَرَةٍ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی امر میں نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر مت کرو بندہ جب کرم دن میں روزہ
رکھتا ہے تو خدا اسے آتش جہنم سے نجات دیتا ہے جو چیز تم کو خدا سے قرب کر دے اسے کم نہ سمجھو اگرچہ وہ چھو ہمارے کا ایک ریشہ
ہی کیوں نہ ہو۔

۶۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ هَمَّ
بِخَيْرٍ فَلْيُعَجِّلْهُ وَلَا يُؤَخِّرْهُ؛ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَمَلَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَدْ غَفَرْتُ لَكَ
وَلَا أَكْتُبُ عَلَيْكَ شَيْئًا أَبَدًا؛ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْصِهَا، فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ الشَّيْئَةَ فَيَرَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ
فَيَقُولُ: لَا وَغَيْرَ تِي وَجَلَّالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ کرے چاہیے کہ وہ اس میں جلدی کرے تاخیر روا نہ رکھے کیونکہ
بندہ بعض اوقات ایسے کام بھی کر گزرتا ہے کہ خدا اس سے کہتا ہے کہ میں نے تیرے گناہ بخش دیئے اور اب تیرے گناہ نہ لکھوں
گا اور جو بدی کا ارادہ کرے چاہے وہ اسے عمل میں نہ لائے کیونکہ بسا اوقات ایسے گناہ بھی کرتے ہیں کہ خدا کہتا ہے تمہارے
اپنے عزت و جلال کی اس کے بعد تجھے نہ بخشوں گا

۷۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا

هَمَمْتُ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرُهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رُبَّمَا اطَّلَعَ عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الطَّاعَةِ
فَيَقُولُ: وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا أُعَذِّبُكَ بَعْدَهَا أَبَدًا! وَإِذَا هَمَمْتُ بِشَيْءٍ فَلَا تَعْمَلُهَا، فَإِنَّهُ رُبَّمَا اطَّلَعَ اللَّهُ
عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْمَعْصِيَةِ فَيَقُولُ: وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَدًا.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر نہ کرو۔ بندہ کی اطاعت سے علم الہی میں کوئی
نیکی آتی ہے تو وہ کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں بھی تجھے بتلائے عذاب نہ کروں گا اور جب تم بدی کا ارادہ کرو تو اسے
عمل میں نہ لاؤ، بسا اوقات بندہ کی کوئی ایسی معصیت علم الہی میں آتی ہے کہ خدا اس سے فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم میں
تجھے بخشوں گا۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
حُمُرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ أَوْصَلَهُ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ شَيْطَانَيْنِ
فَلْيُبَادِرْ لِيَكْفُمَاهُ عَنْ ذَلِكَ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم نیکی یا صلہ رحم کا ارادہ کرتے ہو تو داپنے بائیں دوشیطان آجھڑ ہوتے
ہیں پس جلدی کرو تاکہ وہ دونوں تمہیں اس نیکی سے روک نہ دیں۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا
جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ هَمَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلْيُعِجِّلْهُ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ فِيهِ تَأَخِيرٌ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
فِيهِ نَظْرَةٌ.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جلدی کرے کیوں کہ در صورت تاخیر شیطان
کی نظر اس پر رہتی ہے

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى الْخَيْرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَيْفَ لِي فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَفَّفَ الشَّرَّ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَيْفَ لِي فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۰۔ میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ خدا نے عمل خیر کو دنیا کے نیک لوگوں پر اسی طرح بھاری بنا دیا ہے
جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو وزنی بنائے گا اور اہل شر پر شر کو دنیا میں اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے

جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو ہلکا بنائے گا۔

ایک سو چورانوے وال باب

الانصاف وعدل

((باب ۱۹۴))

﴿الْإِنصَافُ وَالْعَدْلُ﴾

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِشَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَمَزَةَ عَنْ جَدِّهِ [عَنْ] أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ : طُوبَى لِمَنْ ظَلَّ خُلُقَهُ وَطَهَّرَتْ سَجِيَّتَهُ وَصَلَحَتْ سَرِيرَتُهُ وَحَسُنَتْ عِلَاقَتُهُ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے اپنے خلیفہ کے آخر میں فرمایا۔ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں جس کی طبیعت صاف ستھری ہو۔ باطنی کیفیات میں صلاحیت ہو اور ظاہری حالات میں حسن، اپنی ضرورت سے تمام مال راو خدا میں خرچ کرے اور ضرورت سے زیادہ بات کرنے سے طبیعت کو روکے اور اپنے نفس کو چھوڑ کر دوسروں کے حقوق ادا کرے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ يَصْنَعْ لِي أَرْبَعَةً بِأَرْبَعَةِ أَثْنَاءَ فِي الْجَنَّةِ ؟ أَنْفَقَ وَلَا تَخَفَ فَقْرًا ، وَأَفْشَى السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ ، وَاتْرَكَ الْمِرَاةَ وَانْ كُنْتُ مُعْجِبًا ، وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ .

۲۔ فرمایا کون ہے جو صائم ہو میرے لئے چار باتوں سے جنت کے چار گھروں کا خرچ کر دے اور خدا میں اور افلاس سے نہ ڈرے اور سلام کو دنیا میں عام کر دے یعنی ہر مسلمان مرد کو سلام کر دے اور جگہ گئے کو چھوڑ دے وہ چاہے تم حق پر ہی ہو اور اپنی خودی کے ساتھ لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ قُسَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ جَارُودَ أَبِي الْمُنْذِرِ قَالَ :

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: سَيِّدُ الْأَعْمَالِ ثَلَاثَةٌ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ حَتَّى لَا تَرْضَى بِشَيْءٍ إِلَّا رَضِيتَ لَهُمْ مِنْهُ وَمُواثَاكَ الْأَخَ فِي النَّالِ وَذِكْرُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقَطُّ وَلَكِنْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَخَذْتَ بِهِ أَوْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ تَرَكْتَهُ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے سردار اعمال میں چیزیں ہیں اپنے نفس کے مقابل دوسروں کے درمیان انصاف کرنا یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اس بات پر کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے پسند کرے اور مال سے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی کرنا اور ہر حال میں اللہ کا ذکر مگر صرف سبحان اللہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ پر اکتفا نہ کرے بلکہ خدا نے جو حکم دیا ہے اسے بجالائے اور جس سے منع کیا ہے اسے ترک کرے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقْعِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ الْمِصْنَعِيِّ ، عَنْ رُوَيْمِ بْنِ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كَلَامِهِ لَهُ : أَلَا إِنَّهُ مَنْ يُنْصِفُ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا عِزًّا .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے نفس سے دوسروں کے درمیان انصاف کرتا ہے خدا اس کی عزت کو زیادہ کرتا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ هُمْ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَفْرَغَ مِنَ الْحِسَابِ : رَجُلٌ لَمْ تَدْعُهُ قُنْدَةٌ فِي خَالٍ غَضِبَهُ إِلَى أَنْ يَحْبِفَ عَلَى مَنْ تَحْتَ يَدَيْهِ ، وَرَجُلٌ مَكَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَمْ يَمِيلْ مَعَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخِرِ بِشَيْءٍ ، وَرَجُلٌ قَالَ بِالْحَقِّ فِيمَا لَهُ وَعَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین قسم کے آدمی روز قیامت خدا کے لئے اقرب الخلق ہوں گے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہوں اول وہ شخص کہ جب اسے غصہ آئے تو باوجود کمزور پر قدرت رکھنے کے اس پر ظلم نہ کرے دوسرے وہ جو دو آدمیوں کے درمیان رابطہ ہو تو ان دونوں میں سے کسی پر کبھی بقدر ایک جو کے ظلم نہ کرے تیسرے وہ کہ حق بات کہے چاہے اس میں اس کا نفع ہو یا ضرر۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّغْرِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْبَرَاءِ إِذَا

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ فِي حَدِيثٍ لَهُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ، قَدْ كَسَرَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ أَوْ لَبَّأَ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کا سب سے بڑا فرض اس کی مخلوق پر کیا ہے پچھرتین چیزوں کا ذکر کیا جن میں سب سے پہلی بات یہ تھی کہ وہ اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبْتُ الْأَعْمَالِ إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُؤَاسَاةُ الْآخِ فِي اللَّهِ وَذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرور اعمال اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کر لے اور قربتہ الی اللہ اپنے بھائی سے ہمدردی کرے اور ہر حال میں ذکر خدا کرنا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْكَبِيرِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَشَدِّ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ، [ثَلَاثَ] قُلْتُ: بَلَى قَالَ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُؤَاسَاةُ أَخَاكَ وَذِكْرُ اللَّهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ، أَمَّا إِنِّي لَا أَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ ذَاكَ وَلَكِنْ ذَكَرْتُ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ إِذَا هَجَمْتَ عَلَى طَاعَتِهِ أَوْ عَلَى مَعْصِيَةٍ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ نے اپنی مخلوق پر جو فرض کیا ہے وہ کیا ہے، راوی نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ تین باتیں ہیں اول اپنے نفس کے مقابل دوسرے کے درمیان انصاف، دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی تیسرے اللہ کا ذکر ہر مقام پر لیکن صرف سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والا کہہ دینا ہی کافی نہیں اگرچہ یہ بھی ذکر ہے بلکہ ہر موقع پر ذکر خدا سے یہ مراد ہے کہ امر الہی کو اذروئے اطاعت بجا لایا جائے اور جس امر کی نہیں کہ ہے اس کے خلاف کرنے سے معصیت سمجھ کر گریز کیا جائے۔

۹۔ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي اسَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا يَنْتَلِي الْمُؤْمِنُ بِشَيْءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ خِصَالِ ثَلَاثٍ يُحَرِّمُهَا، قَبْلَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الْمُؤَاسَاةُ فِي ذَاتِ يَدِيهِ وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ وَذِكْرُ اللَّهِ كَثِيرًا، أَمَّا إِنِّي لَا أَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، [وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] وَلَكِنْ ذَكَرْتُ اللَّهَ عِنْدَ مَا أُجِلُّ لَهُ وَذَكَرْتُ اللَّهَ عِنْدَ مَا حُرِّمَ عَلَيَّ.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مومن تین خصلتوں سے زیادہ سخت کسی خصلت میں مبتلا نہیں کیا گیا پوچھا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا ہمدردی باوجود قدرت و طاقت کے اور انصاف اپنے نفس سے اور اللہ کی بہت زیادہ یاد لیکن میری یہ مراد نہیں کہ صرف سبحان اللہ والحمد للہ کہنے پر اکتفا کرے بلکہ یہ مراد ہے کہ جب حلال روزی ملے تو اسے یاد کرے اور جب حرام سے بچے اسے یاد کرے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْإِلَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي الْإِلَادِ رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ بَعْضَ غَزَوَاتِهِ ، فَأَخَذَ بِقُرْزٍ رَاحِلَتِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي عَمَلًا أَذْخِلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ : مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَاتِهِ إِلَيْهِمْ وَمَا كَرِهْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَلَا تَأْتِهِ إِلَيْهِمْ ، حَتَّى سَبَلَ الرَّاحِلَةَ .

۱۰۔ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد کے لئے جا رہے تھے ایک مدعو عرب نے آپ کے گھوڑے کی رکاب تھام کر کہا مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس سے میں جنت میں داخل ہوں۔ فرمایا اگر اس عمل کو دوست رکھتا ہے جس سے لوگ تیرے پاس آئیں تو اسی جذبے کے ساتھ تو ان کے پاس جا اور اگر اس کو پسند نہ کرے کہ لوگ تیرے پاس آئیں تو تو ویسا برتاؤ ان کے ساتھ نہ کر پس رکاب چھوڑ کر میں جاؤں۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصْبِئُهُ الطَّفَنَانُ ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلُ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عدل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جو ایک پیاسے کو ملے اور کیسا اچھا عدل ہے جب ہمیشگی کے ساتھ ہو اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ رَضِيَ بِهِ حُكْمًا لِقَبْرِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے تو دوسرے اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

۱۲۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عِمْرَانَ ابْنِ

میں ، عَنْ مَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى آدَمَ علیہ السلام أَنْتَبِ سَاجِدُ لَكَ الْكَلَامَ فِي أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، قَالَ : يَارَبِّ وَمَاهُنَّ ؟ قَالَ : وَاحِدَةٌ لِي وَوَاحِدَةٌ لَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ قَالَ : يَارَبِّ بَيِّنْهُنَّ لِي حَتَّى أَفْهَمَهُنَّ ، قَالَ : أَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لِأَتَقَرُّكَ بِهَا شَيْئًا ، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَآخِزُكَ بِعَمَلِكَ أَخْرِجُ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَطَلَبُكَ النَّعْمَاءَ وَعَلَى الْإِجَابَةِ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ فَتَرْضَى لِلنَّاسِ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَنَفْسِكَ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ .

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے آدم کو وحی کی میں تیرے لئے چار باتیں جمع کروں گا آدم نے کہا اے میرے رب وہ کیا ہیں فرمایا ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے اور ایک تیرے اور میرے درمیان اور ایک تیرے اور لوگوں کے درمیان۔ آدم نے کہا۔ خدا اے بیان کرنا کہ میں جانوں۔ فرمایا جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کر اور کسی کو شریک نہ بنا اور جو تیرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میں تیرے عمل کی جزا اور دل کا جس کی طرف تیری اختیار ہوگی اور جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تم دعا کر میں قبول کروں اور جو چیز تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تم جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کر اور جو اپنے لئے نا پسند کرے وہی دوسروں کے لئے نا پسند کر۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ رُوَجِّ ابْنِ أَحْبَبٍ الْأَمَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : اتَّقُوا اللَّهَ وَأَعِدُّوا ، فَإِنَّكُمْ تَعْبُدُونَهُ عَلَى قَوْمٍ لَا يَعْبُدُونَهُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ سے ڈرو اور عدل کرو اپنے گمراہوں کے درمیان کیونکہ تم نا پسند کرتے ہو ان لوگوں کی حکومت کو جو عدل نہیں کرتے۔

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَهْلِي مِنَ الشُّهَدَاءِ ، وَالْأَمْنُ مِنَ الزَّبَدِ ، وَأَطِيبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ .

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ عدل شہدے زیادہ شیریں ہے مسکے سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ثَلَاثُ خِصَالٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ أَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ

كَانَ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: رَجُلٌ أَعْطَى النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ مَا هُوَ سَائِلُهُمْ، وَرَجُلٌ لَمْ يُعْطَ رَجُلًا وَلَمْ يُؤَخَّرْ رَجُلًا حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ ذَلِكَ لِلَّهِ رِضَى، وَرَجُلٌ لَمْ يَعْثُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ يَعْثِبُ حَتَّى يَنْتَبِهُ ذَلِكَ الْعَيْبَ عَنْ نَفْسِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْتَبِهُ مِنْهَا عَيْبًا إِلَّا بَدَأَهُ عَيْبٌ؛ وَكَفَى بِالْمَرْءِ شُغْلًا يَنْتَفِيهِ عَنِ النَّاسِ.

۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں یا ان میں سے ایک بھی ہو تو وہ روز قیامت عرشِ ربی کے نیچے ہو گا جب کہ کوئی اور سایہ نہ ہو گا پہلے وہ شخص جو اپنی طرف سے لوگوں کو وہ دے جو وہ دوسرے سے مانگنا چاہتا ہے دوسرے وہ جو کسی کو نہ آگے بڑھاتا ہے نہ پیچھے ہٹاتا ہے جب تک اس میں خدا کی مرضی کو نہ جانے، تیسرے کے بندہ مسلم کو عیب نہیں لگا تا جب تک کہ اس عیب کو اپنے سے دور نہیں کر لیتا اور یہ عیب دور نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ عیب عیب اس پر ظاہر نہ ہو اور ان کے لئے یہ شغل کافی ہے کہ وہ لوگوں سے توہم ہٹا کر صرف اپنے نفس کی طرف توجہ کرے۔

۱۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْفَغَارِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ دَانَ الْفَقِيرَ مِنْ مَالِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ فَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ حَقًّا.

۱۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے مال میں سے فقیر کی مدد کرتا ہے اور وہ لوگوں اور اپنے نفس کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ سچا مومن ہے۔

۱۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ بِشَاعِ الشَّامِيِّ عَنْ يُونُسَ ابْنِ إِزْقَالٍ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا تَذَارَأُ اثْنَانِ فِي أَعْرَ قَطٍ، فَأَعْطَى أَحَدُهُمَا النِّصْفَ صَاحِبُهُ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ إِلَّا أَدْبَلَ مِنْهُ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے جب دو شخص کسی امر میں نزاع کریں تو چاہے کہ ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھ کے معاملہ میں انصاف کرے اور یہ انصاف مقبول نہ ہو گا جب تک وہ مال نہ دیا جائے جو باعث نزاع ہو۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْهُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنْ لِلَّهِ جَنَّةٌ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ أَحَدُهُمْ مَنْ حَكَمَ فِي نَفْسِهِ بِالْحَقِّ.

۱۹۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ کی ایک جنت ہے جس میں نہ داخل ہوں گے مگر تین قسم کے لوگ، ایک ان میں سے وہ ہے جو اپنے نفس کو حق پر قائم رہنے کا علم کرے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصْبِئُهُ الظَّمْآنُ ، مَا وَسَّعَ الْعَدْلُ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ .

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عمل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جس کو بپاسا پی لے اور عدل چاہے کتنا ہی کم ہو وہ بڑی وسعت والا ہوتا ہے۔

ایک سو پچانوے واں باب لوگوں سے استغنا

(باب ۱۹۵)

۱۔ (الاستغناء عَنِ النَّاسِ)

۱۔ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کا شرف قائم الیل ہونا اور اس کی عزت لوگوں سے بے پردہ اسی میں ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ جَمْعًا ، عَنِ الْغَاثِمِ بْنِ عُجَّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ ذَاوُدَ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَسْأَلَ رِبَةً شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ فَلْيَتَأَنَّى مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ وَلَا يَكُونُوا لَهُ رَجَاءٌ إِلَّا عِنْدَ اللَّهِ ، فَإِذَا عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ خدا سے جو مانگے وہ اس کو دے دے تو اسے چاہیے کہ لوگوں سے بالکل بے امید ہو کر اپنی امید کا پورا پورا تعلق خدا ہی سے رکھے جب اللہ اس کے دل کی بات معلوم کرے گا تو پھر اس سے بندہ جو سوال کرے گا وہ اسے پورا کرے گا۔

۳۔ وَبِهَذَا الْأَسْنَادُ : عَنِ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُعَمَّرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَنَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ

وَمَنْ لَمْ يَرَ النَّاسَ فِي شَيْءٍ وَدَّ أَنْزِلَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَبِيعٍ أُمُورِهِ اسْتَخَابَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں نے بھرپور دیکھا کہ جو لوگوں کے پاس ہے انسان اس سے اپنی طبع کو
قطع کرے اور جو کوئی بندوں سے امید نہ رکھے گا اور تمام امور میں خدا ہی سے لو لگائے گا تو خدا ہر امر میں اس کی دعا قبول کرے گا

۴۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ
سَيِّدِ الْأَعْلَى بْنِ أَغَيْنٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : طَلَبُ الْحَوَائِجِ إِلَى النَّاسِ اسْتِزْجَارٌ لِلْبُعْثِ وَ
مَنْقُصَةٌ لِلْحَيَاءِ وَالْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ وَالطَّمَعُ مُوَالَفَةٌ لِلْحَاجِثِ .

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا لوگوں سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اپنی عزت کا کھولنا ہے اور
حیا کا رخصت کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پروا ہونا ، مومن کے لئے دین میں عزت ہے اور طمع وہ تو ظاہر
بظاہر فقیر ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ
لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مَا عليه السلام : جُعِلْتُ فِذَاكَ أَكْتُبُ لِي إِلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ الْكَاتِبِ لَعَلِّي أُصِيبُ مِنْهُ
قَالَ : أَنَا أَتَمُّ بِكَ أَنْ تَطْلُبَ ، وَمِثْلُ هَذَا وَشَبَهَهُ وَلَكِنْ عَوَّلْ عَلَى مَا لِي .

۵۔ راوی کہتے ہیں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ اسماعیل بن داؤد و امون کا خزانچی کو ایک خط لکھ دیجیے تاکہ
مجھے اس سے کچھ مل جائے۔ فرمایا میں مخالف مذہب جیسے لوگوں سے تیرا مانگنا اچھا نہیں سمجھتا۔ بہتر یہ ہے کہ تو میرے مال سے
لے کر خوب کر۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَجْمِ بْنِ حَبِيبٍ الْقَنْوِي
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ أَوْ مَأْسَمِعَةٌ قَوْلِ حَاتِمٍ :
إِذَا مَعَزَمْتُ الْيَأْسَ أَلْقَيْتُهُ الْيَقْنَ ، إِذَا مَعَزَمْتُ الْفَقْرَ ، وَالطَّمَعُ الْفَقْرُ

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ مایوس ہونا ان چیزوں سے جو لوگوں کے قبضے میں ہیں مومن کے لئے دین میں باعث
عزت ہے کیا تو نے حاتم کا یہ قول نہیں سنا۔

جب میں نے لوگوں سے امید قطع کی تو اسے غنا کو حاصل کر لیا بشرطیکہ نفس اس کو بچاتا ہو یعنی اوپر سے دل سے نہ ہو۔

ادرا لای تو فقیر ہے۔

۷۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَمْرِو الشَّابَّاطِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: لِيَجْتَمِعَ فِي قَلْبِكَ الْإِيفَارُ إِلَى النَّاسِ وَالْإِسْتِغْنَاءُ عَنْهُمْ، وَيَكُونَ إِفْيَارُكَ إِلَيْهِمْ فِي لَبِنِ كَلَامِكَ وَحُسْنِ بَشْرِكَ، وَيَكُونَ اسْتِغْنَاؤُكَ عَنْهُمْ فِي تَوَاضُعِ عَيْنِكَ وَبَقَاءِ عِزِّكَ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ چاہیے کہ تیرے دل میں لوگوں کی طرف احتیاج اور ان سے بے پرواہی اس طرح جمع ہو کہ تیری احتیاج ان کی طرف کلام کی نرمی اور شگفتہ روی سے ہو اور تیری بے پرواہی ان سے کہ روک حقائق اور بقائے عزت کے لئے ہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُودٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ أَنَّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا اس کے بعد آپ نے اوپر والی حدیث بیان کی۔

ایک کوچھپانویں وال باب

صلہ رحم

(بَابُ صَلَهِ الرَّحِمِ) ۱۹۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ حَزَلْ ذِكْرَهُ: «وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا»، فَقَالَ: يَحْيَى أَوْ حَامِ النَّاسِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِصَلَاتِهَا وَعَظَمَهَا، أَلَا تَرَى أَنَّهُ جَعَلَهَا مِنْهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب، اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلے سے تم باہم سوال کرتے ہو اور صلہ رحم کرو اللہ تم پر نگران ہے۔ حضرت نے فرمایا ارحام سے مراد لوگوں سے رحم کرنا اور اسے عظیم سمجھنا

ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے اپنے ذکر کے قریب اس کا ذکر کیا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ بَيْتِي أَبَوًا إِلَّا تَوَسُّبًا عَلَيَّ وَ قِطْعَةً لِي وَ شَتْبَةً، فَأَرْفُضُهُمْ؟ قَالَ: إِذَا يَرُفُضُكُمْ اللَّهُ جَمْعًا، قَالَ: فَكَيْفَ أَسْنَعُ؟ قَالَ: يَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَ تَعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَعْفُو عَنْ مَنْ ظَلَمَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كَانَ لَكَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ظَهْرٌ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطع رحم کیا مجھے گالیاں دیں، میں نے ان سے میں بول ترک کر دیا۔ فرمایا اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔ اس نے کہا پھر میں کیا کروں۔ فرمایا جس نے قطع رحم کیا ہے اس سے صلہ رحم کر جس نے تجھ سے حق سے محروم کیا ہے اس پر بخشش کرو جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر اگر تو نے ایسا کیا تو خدا کی طرف سے تیرے لئے ان پر غلبہ حاصل ہو گا۔

۳۔ وَ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: يَكُونُ الرَّجُلُ يَصِلُ رَجْمَهُ فَيَكُونُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمَرِهِ ثَلَاثَ سِنِينَ فَيُصِيبُهَا اللَّهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ.

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص صلہ رحم کرتا ہے اور اس کی عمر قبل صلہ رحم کرنے کے صرف تین سال باقی رہتی ہے خدا اس کو تیس سال کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۴۔ وَ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَطَّابِ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَرْكِي الْأَعْمَالِ وَ تَنْشِي الْأَمْوَالِ وَ تَدْفَعُ الْبَلَوَى وَ تُبَسِّرُ الْحِسَابَ وَ تُنْسِي فِي الْأَجَلِ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اس کا حساب پیش خدا آسان کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

۵۔ وَ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْصِي الشَّاهِدَ مِنْ أُمَّتِي وَ الْغَائِبَ مِنْهُمْ وَ مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ الْأَرْحَامِ النِّسَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ جِمَّهَ إِنْ كَانَتْ مَعَهُ عَلَى مَسِيرَةٍ سَقَرًا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الذُّبُونِ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں وصیت کرتا ہوں اپنی امت کے موجودہ لوگوں کو اور جو ان میں سے غائب ہیں ان کو اور جو اپنے باپ کی پشتوں میں ہیں ان کو اور جو اپنی ماؤں کے رحم میں ہیں ان کو قیامت تک کے لئے کہ وہ اپنے عزیز سے صلہ رحم کریں اگرچہ وہ ایک سال کی مسافت پر ہو کیونکہ وہ امر دین میں سے ہے

۶۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَحْسِنُ الْخُلُقَ وَتُسَوِّحُ الْكَفَّ وَتُطَيِّبُ النَّفْسَ وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَتَنْسِي فِي الْأَجَلِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صلہ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحبِ کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

۷۔ الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنْ الرَّجُلُ رَجِمَ مُعَلَّقَةً بِالْعَرَشِ فَقَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ مَنْ وَصَلَنِي وَأَفْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي وَهِيَ رَجِمُ آلِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» وَرَجِمُ كُلِّ ذِي رَجِمٍ .

۷۔ ابو بصیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ یقیناً نرم وصلہ رحمی عرش کے ساتھ متعلق و متصل ہے اور (صلہ رحم کہتا ہے کہ اے اللہ جس نے مجھ سے تعلق قائم کیا تو اس سے ساتھ (احسان کا) تعلق قائم کر اور جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا تو اس سے تعلق (رحم احسان) کو قطع کر اور یہ رحم، رحم کل محمد ہے اور یہی خدا کا فرمان ہے۔ "وہ لوگ جن کو (تعلقاً) کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں قائم رکھتے ہیں" الخ (۲۱) اور ہر صاحبِ رحم کا رحم ہے

۸۔ مُجَدِّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوَّلُ نَاطِقٍ مِنَ الْبُحَارِجِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجِمُ يَقُولُ : يَا رَبِّ مَنْ وَصَلَنِي فِي الدُّنْيَا فَصِلْ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِي فِي الدُّنْيَا فَاقْطَعْ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اعضاء میں سب سے پہلے قیامت میں گواہی دینے والا عورتوں کا رحم ہوگا وہ کہے گا یا رب جس نے دنیا میں صلہ رحم کیلئے تو آج دور کر اس فاصلہ کو جو تیرے اور اس کے درمیان ہے اور جس نے دنیا میں قطع رحم کیا ہے آج تو کبھی اس سے قطع تعلق کر۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : صَلِّ رَجِمَكَ وَأَوْ بِشَرَبَةٍ مِنْ مَاءٍ ، وَأَفْضَلُ مَا تَوْصَلُ بِهِ الرَّجِمُ كَفُّ الْأَذَى عَنْهَا ، وَصَلَّةُ الرَّجِمِ مَنْسَأَةٌ

فِي الْأَجَلِ ، مَخْبِيَّةٌ فِي الْأَجَلِ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم کر دیا اگرچہ پانی پلا کر ہی ہو اور صلہ رحم کی نیز صورت یہ ہے کہ اپنے عزیز کی اذیت سے ہاتھ روکو، صلہ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور خاندان والے محبت کرتے ہیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّجِمَ مُعَلَّقَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ حُلِّ مِنْ وَصْلَتِي وَأَقْطَعْ مِنْ قَطْعَتِي .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت رحم معلق ہوگا عرش کے نیچے اور کچھ گا خداوند اس نے مجھے ملایا ہے تو یہی اسے ملا اور جس نے مجھے قطع کیا تو یہی اسے قطع کر۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيْعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو دَرْدَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : خَافَتْنَا الصِّرَاطُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجْمُ وَالْأَمَانَةُ ، فَأَرَامَ الْوُصُولُ لِلرَّجْمِ ، أَلَمْ وَدِدْنِي لِلْأَمَانَةِ نَقْدًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا مَرَّ الْخَائِنُ لِلْأَمَانَةِ الْقَطْعُوعُ لِلرَّجْمِ لَمْ يَنْتَفِعْهُ مَعَهُمَا عَمَلٌ وَتَكْفَأُ بِهَا الصِّرَاطُ فِي النَّارِ .

۱۱۔ فرمایا ابو ذر نے میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا کہ روز قیامت صراط کے دو کنارے ہوں گے ایک رحم دوسرے امانت جب صلہ رحم کرنے والا اور امانت کو ادا کرے تو اس پر سے گزرے گا تو جنت کی طرف راستہ پائے گا اور جب امانت میں خیانت کرے والا اور قطع رحم کرے گا تو اس کو ان دونوں اعمال تیسیر کی وجہ سے کوئی عمل فائدہ نہ دے گا اور صراط نیچے ہو کر اسے جہنم میں گرا دے گی۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطَبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَحْسِنُ الْخُلُقَ ، وَتُسَبِّحُ الْكَفَّ وَتَطْيِبُ النَّفْسَ ، وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ ، وَتُنْسِي فِي الْأَجَلِ .

۱۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ صلہ رحم غلتی کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحب کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے اور رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں سبب تاخیر ہوتا ہے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ خَطَّابِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ

۱۲ - صَلَۃُ الْأَرْحَامِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ ؛ وَتَدْفَعُ الْبَلَوَى ، وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ ، وَتُنْصِي لَهُ فِي عُمْرِهِ ، وَتُوسِّعُ فِي رِزْقِهِ ؛ وَتُحْتَبُّ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ ؛ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحْمَتَهُ .

۱۳ - فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے سعادت کو دور کرتا ہے دولت کو بڑھاتا ہے عمر کو زیادہ کرتا ہے رزق میں وسعت دیتا ہے اور خاندان والوں میں محبت پیدا کرتا ہے پس لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور صلہ رحم کرنا چاہیے۔

۱۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ وَتَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْقَضَلِيِّ بْنِ شاذَانَ ؛ جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنِ الْحَكَمِ الْحَنَاطِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : صَلَۃُ الرَّحِمِ وَحَسَنُ الْجَوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ .

۱۵ - فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم اور اچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر کو زیادہ کرتے ہیں

۱۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَعْبَلَ الْخَيْرِ ثَوَابًا صَلَۃُ الرَّحِمِ .

۱۵ - فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے نیکیوں میں سب سے زیادہ از روئے ثواب صلہ رحم ہے۔

۱۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ؛ عَنِ الشَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّهُ النَّسَاءُ فِي الْأَجْلِ وَالزِّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحْمَتَهُ .

۱۶ - فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو خوش ہونا چاہے تاخیر موت پر زیادتی رزق پر اس کو چاہیے کہ صلہ رحم کرے۔

۱۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا نَعْلَمُ شَيْئًا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا صَلَۃُ الرَّحِمِ ، حَتَّى أَنْ الرَّجُلُ يَكُونُ أَجَلُهُ ثَلَاثَ سِنِينَ فَيَكُونُ وَصُولًا لِلرَّحِمِ فَيَزِيدُ اللَّهُ فِي عُمْرِهِ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَيَجْعَلُهَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً ؛ وَيَكُونُ

أَجَلُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً ؛ فَيَكُونُ قَابِلًا لِلزَّجِيمِ فَيَنْقُصُهُ اللَّهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَيَجْعَلُ أَجَلَهُ إِلَى ثَلَاثِ سِنِينَ .
الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُثَّاءُ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الزُّمَلِیِّ ط
عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ مِنْهُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی اگر کسی کی عمر میں مرفعتین سال باقی ہوں اور وہ صلہ رحم بجالائے تو اللہ تعالیٰ تیس سال بڑھا دیتا ہے اور اس کو ۳۳ سال کر دیتا ہے اور قاطع رحم کی عمر اگر ۳۳ سال ہو تو اس کے ۳۳ سال کم کر کے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔
یہی حدیث امام رضا علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْمٍ ؛ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ط قَالَ : لَمَّا خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ط يَرِيدُ الْبَصْرَةَ ؛ نَزَلَ بِالرَّيِّ بَدْعًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ مُخَاطِبٍ ؛ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَحَمَّلْتُ فِي قَوْمِي حِمَالَةً وَإِنِّي سَأَلْتُ فِي طَوَائِفِ مِنْهُمْ الْمُوَاسَاةَ وَالْمَعُونَةَ فَسَبَقَتْ إِلَيَّ أَلْسِنَتُهُمْ بِالتَّكْدِيرِ فَمَرُّهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَعُونَتِي وَحُيُومَتِي عَلَى مُوَاسَاتِي ؛ فَقَالَ : أَيْنَ هُمْ ؟ فَقَالَ : هَؤُلَاءِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ حَبِيبٌ تَرَى ، قَالَ : فَفَصِّلْ رَاحِلَتَهُ فَإِنَّكَ كَأَنَّهَا ظَلَمْتَ فَإِنَّكَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَلَا يَأْخُذُ بِأَلَا يَئِي مَالِ حِقَّتْ ، فَأَنْتَهَى إِلَى الْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَتْ مَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ مُوَاسَاةٍ صَاحِبِهِمْ ؛ فَشَكَوْهُ وَشَكَاهُمْ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ط : وَصَلْتُ أَمْرًا وَعَشِيرَتَهُ ، فَإِنَّهُمْ أَوَّلِي بَيْتٍ وَوَدَّاتِ يَدِي وَوَصَلَتِ الْعَشِيرَةُ أَخَاهَا إِنْ عَثَرِي بِهِ دَهْرٌ وَأَذْبَرَتْ عَنْهُ دُنْيَا ، فَإِنَّ الْمُتَوَاصِلِينَ الْمُتَبَاذِلِينَ مَنَاجِرُونَ ، وَإِنَّ الْمُتَقَاتِلِينَ الْمُتَدَايِرِينَ مَوْرُورُونَ ، [قَالَ] ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهُ وَقَالَ : خَلِّ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب امیر المؤمنین علیہ السلام بعصرہ کو جا رہے تھے تو ریزہ کی طرف سے گزرے قبیلہ محلاب کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اسے امیر المؤمنین میں نے اپنی قوم کا قرضہ ادا کیا اس کے بعد میں نے اپنی قوم سے مدد اور ہمدردی چاہی تو انھوں نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ پس آپ ان کو میری مدد کا حکم دیجئے اور ان کو میری ہمدردی پر ابھاریئے۔ فرمایا وہ کہاں ہیں اس نے کہا ایک گروہ تو یہی ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں یہ سن کر آپ نے اپنی سواری کو تیز چلایا وہ شریع کی طرح تیزی سے چلی، آپ کے اصحاب آپ کی طلب میں پیچھے چلے۔ حضرت نے آہستہ چلایا یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت سے مل گئے آپ ان لوگوں کے پاس آئے اور سلام کے بعد ان سے پوچھا کہ انھوں نے اپنے ساتھی کو ہمدردی سے کیوں گریز کیا انھوں نے اسکی شکایت اور اس نے ان کی امیر المؤمنین نے فرمایا۔ آدمی کو اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کرنا چاہیئے کیوں کہ وہ اس کی نیکی کے زیادہ مستحق ہیں اگر ان کے بھائی پر کوئی مصیبت آجائے تو خاندان والوں کو چاہیئے کہ اس کی مدد

کریں۔ کیونکہ مسئلہ رحم کرنے والے ایسے خسر چرچ کرنے والے ہیں جن کا اجر ملے گا اور قطع رحم کرنے والے قطع تعلق کرنے والے ہیں اور گنہگار ہیں راوی کہتا ہے اس کے بعد امیر المومنین نے اپنی سواری کو آگے بڑھایا اور حضرت کی بات نے ان کے دل پر اثر کیا

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَنْ يَرْغَبَ الْمَرْءُ عَنْ عَشِيرَتِهِ وَإِنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَوَلَدٍ وَعَنْ مَوَدَّتِهِمْ وَكَرَامَتِهِمْ وَدَفَاعِهِمْ بِأَيْدِيهِمْ وَاللَّيْنِ بَيْنِهِمْ ، هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ حِطَّةً مِنْ وَرَائِهِ وَأَعْطَقَهُمْ عَلَيْهِ وَاللَّسَمُ لِسَعْيِهِ إِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ أَوْ نَزَلَ بِهِ بَعْضُ مَكَارِهِ الْأُمُورِ ، وَمَنْ يَقْبِضْ يَدَهُ عَنْ عَشِيرَتِهِ فَإِنَّمَا يَقْبِضُ عَنْهُمْ يَدًا وَاحِدَةً وَيَقْبِضُ عَنْهُمْ أَيْدِي كَثِيرَةٍ وَمَنْ يُبْلِنْ خَاشِيَتَهُ يَعْرِفُ صِدْقَهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةُ ، وَمَنْ بَسَطَ يَدَهُ بِالْمَعْرُوفِ إِذَا وَجَدَهُ يُخْلِفُ اللَّهُ لَهُ مَا أَنْتَقَى فِي دُنْيَاهُ وَيُضَاعَفَ لَهُ فِي آخِرَتِهِ وَلِسَانُ الصِّدْقِ لِلْمَلِكِ يَجْعَلُهُ اللَّهُ فِي النَّاسِ خَيْرَ مِنَ الْمَالِ يَا كُلُّهُ وَيُورِثُهُ ، لَا يَزِدَادَنَّ أَحَدُكُمْ كِبَرًا وَعِظَمًا فِي نَفْسِهِ وَنَأْيًا عَنْ عَشِيرَتِهِ ، إِنْ كَانَ مُؤِيرَافِي الْمَالِ ، وَلَا يَزِدَادَنَّ أَحَدُكُمْ فِي أَحِبِّهِ زُهْدًا وَلَا مَنَةً بَعْدًا إِذَا لَمْ يَرَمْنَهُ مَرُوءَةٌ وَكَانَ مُعْوِزًا فِي الْمَالِ ، وَلَا يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ عَنِ الْقَرَابَةِ بِهَا الْخِصَاصَةَ أَنْ يَسُدَّ هَامِئًا لَا يَنْتَفِعُ إِنْ أَمْسَكَهُ وَلَا يَضُرُّهُ إِنْ اسْتَهْلَكَهُ .

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص چاہے کتنا ہی صاحب مال و اولاد ہو اپنے قبیلے سے دوری اختیار نہ کرے اور لازم ہے کہ ان سے محبت کرے کیونکہ وہ محتاج ہے ان کی محبت ان کی بزرگی اور ان کے رفیعہ کا ان کے ہاتھوں سے وہ زیادہ سخت ثابت ہوں گے اس کی حفاظت اور پشت پناہی کے لئے اور زیادہ ہر مان ہوں گے بہ نسبت غیروں کے اس کی پریشان خاطر ی کو دور کرنے میں اگر اس پر کوئی معصیت آپڑے گی یا کوئی امر سخت نازل ہو گا جو شخص اپنے خاندان سے اپنی مدد کو روک لے وہ صرف اپنی ایک مدد روک کر اپنے سے بہت سے لوگوں کی مدد روک لے گا باعث ہو جائے اور جو اپنے پاس رہنے والے سے نری کا سلوک کر لے تو اس کا دوست اس سے محبت کر لے اور جو کسی کے ساتھ نیکی کر لے تو جو اس نے دنیا میں خرچ کیا ہے خدا اس کا بدلہ دیتا ہے اور آخرت میں دو گنا بدلہ دیتا ہے اور کسی آدمی کی کسی زبان اگر جوتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان اس کے اس مال میں بہتری پیدا کرتا ہے جس کو وہ کھاتا ہے اور نہ کہ میں چھوڑتا ہے ایسا شخص اپنی بزرگی اور عزت کو نہیں بڑھا سکتا جو اپنے خاندان سے دور رہے چاہے کتنا ہی مالدار ہو اور چاہیے کہ اپنے بھائی سے دوری اختیار نہ کرے اگرچہ اس سے جو انہی کو نہ دیکھے بہ سبب اس کے افلاس کے اور چاہیے کہ غریب رشتہ داروں سے مالی امداد دینے میں غفلت نہ کرے اگر مدد دے گا تو آخرت میں اس مال سے فائدہ نہ ہو گا اگر نہ گا تو نقصان نہ ہو گا۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ آَلَ فَلَانٍ يَبْرُؤُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيَتَوَاصَلُونَ ، فَقَالَ : إِذَا تَنَسَّى أَمْوَالَهُمْ وَيَتَمَوَّنُ فَلَا يَزَالُونَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يَتَقَاطَعُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ انْقَشَعَ عَنْهُمْ .

۲۰۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ فلاں خاندان والے ایک دوسرے سے نیکی سے پیش کرتے ہیں اور صلہ رحم کرتے ہیں فرمایا تو ان کے مالوں میں ترقی ہوگی اور وہ ہمیشہ خوش رہیں گے جب تک قطع رحم نہ کریں اور جب ایسا کریں گے تو یہ ترقی رک جائے گی۔

۲۱۔ عَنْهُ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ الْقَوْمُ لِيَكُونُونَ فَجْرَةً وَلَا يَكُونُونَ بَرَّةً ، فَيَصِلُونَ أَرْحَامَهُمْ فَتَنْسَى أَمْوَالُهُمْ وَتَطُولُ أَعْمَالُهُمْ ، فَكَيْفَ إِذَا كَانُوا أَبْرَارًا بَرَّةً .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم فاسق و فاجر ہوتی ہے اور صلہ رحم نہیں کرتی اس کے بعد جب وہ صلہ رحم کرنے لگتے ہیں تو ان کے اموال میں ترقی ہوتی ہے اور عمر طویل ہو جاتی ہے پس کیا ٹھکانہ ہے ان لوگوں کے ثواب کا جو نیک ہوں اور صلہ رحم بجالائیں۔

۲۲۔ وَعَنْهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : صَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالتَّسْلِيمِ ، يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا» .

۲۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ صلہ رحم بجالاؤ۔ اگرچہ سلام ہی سے کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور اپنے ذوی الارحام سے صلہ رحم کرو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : وَقَعَ بَيْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ كَلَامٌ حَتَّى وَقَعَتِ الصُّوْصَاءُ بَيْنَهُمْ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَأَفْتَرَقَا عَشِيَّتَهُمَا بِذَلِكَ وَعَدَوْتُ فِي حَاجَةٍ ، فَإِذَا أَنَا بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى بَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ : يَا جَارِيَةَ قُولِي لِأَبِي مُحَمَّدٍ [يَخْرُجْ] قَالَ : فَخَرَجَ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا بَكَرَيْكَ ؟ فَقَالَ :

إِنِّي تَلَوْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَارِحَةَ فَأَقْلَقْتَنِي ، قَالَ : وَمَا هِيَ ؟ قَالَ : قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ ذِكْرُهُ : وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ، فَقَالَ : صَدَقْتَ لَكَانِي لَمْ أَقْرَأْ هَذِهِ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ قَطُّ فَأَعْتَقْنَا وَبَكَّيَا .

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک روز ابو عبد اللہ علیہ السلام اور عبد اللہ بن الحسن کے درمیان سخت گفت گو ہوئی یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں لوگ جمع ہو گئے شام کے وقت دونوں جدا ہو گئے صبح کے وقت میں ایک مندرست سے نکلا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عبد اللہ بن الحسن کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور نونڈی سے کہہ رہے ہیں کہ ابو محمد سے کہو باہر نکلیں۔ وہ باہر آئے تو آپ سے پوچھا۔ آپ صبح ہی صبح کیسے آئے۔ فرمایا رات میں نے کتاب اللہ میں ایک آیت پڑھی جس نے مجھے بے چین کر دیا انھوں نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے فرمایا خدا فرماتا ہے جو لوگ ملتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کرتے ہیں عبد اللہ بن حسن نے کہا۔ آپ نے صبح فرمایا۔ میں نے گویا اس آیت کو کتاب خدا میں پڑھا ہی نہیں تھا اس کے بعد دونوں نے معاف کر لیا اور روئے۔

۲۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ لِيَ ابْنٌ عَمٍّ أَصْلُهُ فَيَقْطَعُنِي وَأَصْلُهُ فَيَقْطَعُنِي حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ لِقَطْعَتِهِ إِيَّايَ أَنْ أَقْطَعَهُ أَتَأْذَنُ لِي قِطْعُهُ ؟ قَالَ : إِنْكَ إِذَا وَصَلْتَهُ وَقَطَعْتَكَ وَصَلَكُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعًا وَإِنْ قَطَعْتَهُ وَقَطَعْتَكَ قَطَعَكُمَا اللَّهُ .

۲۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میرا ایک چچا زاد بھائی ہے میں نے اس سے صلہ رحم کیا اس نے مجھ سے قطع رحم کیا۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ جب اس نے مجھ سے قطع رحم کیا ہے تو میں بھی اس سے قطع رحم کر دوں گا فرمایا جب تم نے اس سے صلہ رحم کیا اور اس نے قطع رحم کیا تو خدا تم دونوں کو ملا دے گا لیکن اگر تم دونوں قطع رحم کر دو گے تو اللہ تم دونوں کو جدا رکھے گا۔

۲۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ بِي أَنْ جَبَّ أَنْ يَعْلَمَ اللَّهُ أَنِّي قَدْ أَذَلْتُ رَقَبَتِي فِي رَجْعِي وَأَنِّي لَا بَأَدْرَ أَهْلَ بَيْتِي أَصْلَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَسْتَعْنُوا عَنِّي .

۲۵۔ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ اللہ اس بات کو جان لے کہ میں نے صلہ رحم کے لئے اپنی گردن جھکا دی ہے اور میں سبقت کرتا ہوں اس امر میں کہ لوگوں سے صلہ رحم کر دوں قبل اس کے کہ وہ فراموشی معیشت کی بنا پر مجھ سے مستغنی ہو جائیں۔

۲۶۔ عَنْهُ ؛ عَنِ الْوَشَّ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَصِيلٍ الصَّبْرِيِّ ؛ عَنِ الزُّوْطِيِّ قَالَ : إِنْ رَجِمَ آلُ عَدُوِّ

الْأُيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَمُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ مَنْ صَلَّيْهِ وَأَقْطَعْ مَنْ قَطَعْتَنِي ثُمَّ هِيَ جَارِيَةٌ بِعَدَّتِهَا فِي أَرْحَامِ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ تَلَاهِيزُ الْآيَةَ : «وَأَسْقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ»

۲۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ صلہ رحم آل محمد کے آئمہ علیہم السلام کا متعلق ہے عرش پر وہ کہتا ہے خداوند الہی

رحمت سے تخریب کر اس کو جس نے مجھ سے صلہ رحم کیا اور دور رکھ اس کو جس نے قطع تعلق کیا مجھ سے۔ یہ صلہ رحم جاری ہے اس کے بعد ارحام مومنین میں یہ آیت پڑھی۔ اس اللہ سے ڈر جس سے تم سوال کرتے ہو اور صلہ رحم بجالاؤ۔

۲۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» فَقَالَ : قَرَابَتُكَ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ صلہ رحم کرتے ہیں جس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد میرے قرا تبار ہیں۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ وَهَيْثَامِ بْنِ الْحَكِيمِ وَدُرُوسَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» قَالَ : نَزَلَتْ فِي رَجَمِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَقَدْ تَكُونُ فِي قَرَابَتِكَ ثُمَّ قَالَ : فَلَا تَكُونَنَّ مِنْ يَقُولُ لِلشَّيْءِ : إِنَّهُ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا یصلون ما امر الله الخ فرمایا یہ نازل ہوئی ہے آل محمد کی امامت کی تصدیق اور ان کی محبت کے بارے میں اور کہی اس سے مراد تمہارے قرا تباروں سے صلہ رحم مراد ہوتی ہے پھر فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہ بنو۔ جو کسی شے کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو ایک ہی بات ہے یعنی ہر جگہ ایک ہی مراد لیتے ہیں۔

۲۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ الْوَصَّافِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُدَّ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ وَأَنْ يَسْطُرَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَجْمَهُ ، فَإِنَّ الرِّجْمَ لَهَا لِسَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَلِقُوا تَمُوتُوا : يَارَبِّ صَلِّ مَنْ صَلَّيْهِ وَأَقْطَعْ مَنْ قَطَعْتَنِي ؛ قَالَ زُلْ لِي رُيْ سَبِيلَ خَيْرٍ إِذَا أَتَتْكَ الرِّجْمُ التَّيَّ قَطَعَهَا فَتَهْوِي بِهِ إِلَى اسْتَفْلٍ قَعٍ فِي السَّارِ .

۲۹۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ صلہ رحم کرے رحم اپنی زبان سے روز قیامت کہے گا۔ خداوند ارادت نادل کر اس پر جس نے صلہ رحم کیا اور رحمت سے دور رکھا اس کو جس نے قطع رحم کیا۔ وہ شخص جو اپنی نیکی کی بنا پر پر یہ سمجھے گا کہ اس کو بہشت ملے گا تو اس کے پاس آئے گا وہ رحم جو اس نے قطع کیا ہوگا اور وہ اس کی وجہ سے قعر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ الْجَهْمِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : تَكُونُ لِي الْغَرَابَةَ عَلَى غَيْرِ أَمْرٍ ، أَلَهُمْ عَلَيَّ حَقٌّ ، قَالَ : نَعَمْ حَقُّ الرَّحِمِ لَا يَقْطَعُهُ شَيْءٌ ، وَإِذَا كَانُوا عَلَى أَمْرٍ كَانَ لَهُمْ حَقَّانِ حَقُّ الرَّحِمِ وَحَقُّ الْإِسْلَامِ .

۳۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے کچھ قریب و ازہیں جو مذہب امامیہ نہیں رکھتے کیا ان کا کوئی حق میرے اوپر ہے۔ فرمایا ہاں حق رحم کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی اور اگر وہ تمہارے ہم مذہب ہوں تو پھر ان کے دوش میں ایک ارشاد ماری دوسرے اسلام۔

۳۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ صَلَةَ الرَّحِمِ وَالْبِرَّ لَيَهْوِيَانِ إِلَى الْحِسَابِ وَبَيْنَهُمَا مِنَ الذُّنُوبِ ، فَصَلُّوا أَرْحَمَكُمْ وَبِرُّوا بِأَرْحَاكُمْ وَلَوْ يَحْسِنُ السَّلَامُ وَرَدَّ الْجَوَابُ .

۳۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ صلہ رحم اور نیکی حساب کو ہٹا کر دیتے ہیں اور گناہوں سے بچاتے ہیں پس تم صلہ رحم کرو اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو اگرچہ وہ سلام کرنے یا جواب سلام دینے سے ہو۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : صَلَةُ الرَّحِمِ تَهْوِي الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ مَنَسَاءٌ فِي الْعُمُرِ وَتَقِي مَصَارِعَ الشَّوْءِ وَصَدَقَهُ اللَّيْلُ تَطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم آسان کرتا ہے حساب کو روز قیامت اور عمر کو زیادہ کرتا ہے اور برائیوں سے بچاتا ہے اور رات کو صدقہ دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۳۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ صَلَةَ الرَّحِمِ تَزِيدُ كَيْفَ الْأَعْمَالِ وَتُزِيلُ الْأَمْوَالَ تَبْتَئِرُ الْحِسَابَ وَتُدْفَعُ الْبُلُوْءَ تَزِيدُ فِي الرِّزْقِ .

۳۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ملاء رحم اعمال کو پاک کر لے ہے مال کو بڑھا تا ہے اور حساب کو ہلکا کرتا اور

ہلکا کو دور کر لے ہے۔

ایک سو ستانوے والی باب والدین سے نیکی

((بَابُ الْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ)) ۱۹۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمْعًا، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَثَّابٍ الْخَطَّاطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا، مَا هَذَا الْإِحْسَانُ؟ فَقَالَ: الْإِحْسَانُ أَنْ تُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَأَنْ لَا تُكَلِّفَهُمَا أَنْ يَسْأَلَكَ شَيْئًا مِمَّا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَا مُسْتَغْنَيْنِ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَمَّا قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِذَا يَلْعَنُ عِنْدَكَ الْكَبِيرُ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَقْبَ وَلَا تَنْتَهَرَهُمَا» قَالَ: إِنْ أَضْجَرَكَ فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَقْبَ وَلَا تَنْتَهَرَهُمَا إِنْ مَرَّ بِكَ، قَالَ: «وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا» قَالَ: إِنْ مَرَّ بِكَ فَقُلْ لَهُمَا: غُفَرَ اللَّهُ لَكُمَا. فَذَلِكَ مِنْكَ قَوْلٌ كَرِيمٌ، قَالَ: «وَإِخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِيلِ مِنَ الرَّحْمَةِ» قَالَ: لَا تَمْلَأْ عَيْنَيْكَ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِمَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ وَرَفَقَةٍ وَلَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فَوْقَ أَصْوَاتِهِمَا وَلَا يَدَّ بِيْهِمَا وَلَا تَقْدَمَ قُدَّامَهُمَا.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق والدین سے احسان کرو۔ اس

احسان سے کیا مراد ہے فرمایا احسان سے مراد یہ ہے کہ ان سے اچھی طرح ملو اور انھیں کسی ایسی شے کے مانگنے کی تکلیف نہ دو جس کی انھیں ضرورت ہو چلے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں کیا خدا نے نہیں فرمایا تم ہرگز نیکی نہ پاؤ گے جب تک اپنی محبوب چیز نہ صرف نہ کرو پھر حضرت نے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بڑھا ہو جائے یا دونوں بڑھے ہو جائیں تو ان سے آٹ نہ کہو اور ان کو جھڑکومت اور فرمایا کہ اگر وہ تم کو سبزنش کویں تب بھی آٹ نہ کرو۔ اور اگر وہ تمہیں ماریں تب بھی تو بھی انھیں نہ جھڑکو اور ان سے بہت ادب سے بات کرو اور یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے کہو خدا آپ دونوں کی مغفرت کرے سب سے اچھا کلام یہی ہے اور خدا نے فرمایا ہے ناجوری کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاؤ

اور حضرت نے فرمایا ان کا رجم اور نرم دل سے دیکھو اور ان کی آواز پر اپنی آواز اونچی نہ کرو اور نہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں سے بلند کرو اور اپنا قدم ان کے قدم سے آگے نہ بڑھاؤ۔

۲۔ ابنُ محبوب، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ الْجَلَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ حُيِّرْتَ بِالشَّيْءِ وَعِدَّةٌ بَيْنَ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ فَطَاطِعُكُمْ مَا وَبَرَّ هُمَا حَيِّتَيْنِ كَانَا أَوْ مَيِّتَيْنِ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ.

۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے ارشاد فرمایا اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر چاہیے تو اگر میں جلیا جائے یا سخت سزا دی جائے مگر جب کہ تیرا دل ایمان کا طعن سے مطمئن ہو اور والدین کی اطاعت کر ان سے نیکی کر چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ اگر حکم دیں کہ اپنی بیوی کو فراق دے اور اس کے مال سے دست کش ہو تو ایسا کر گزریہ علامت ایمان ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَبِي شُمَيْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْءٌ مِثْلُ الْكَبِيرِ فَيَقْدَحُ فِيهِ مَلَكٌ الْمُتَوَكِّلِينَ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: هَذَا الْبَرُّ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک چیز مثل شتر بزرگ آئے گی اور تیزی سے دھکا دے گی پشت مومن کو اور اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ ملاکہ کہیں گے یہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کا بدلہ ہے۔

۴۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: السَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ فرمایا راوی نے کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا حضرت نے وقت پر نماز اور والدین سے نیکی اور جہاد فی سبیل اللہ

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دُرُوسِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَا حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ؟ قَالَ: لَا يَسْتَعِيدُ بِأَسْمِهِ، وَلَا يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَجْلِسُ قَبْلَهُ وَلَا يَسْتَسَبِّحُ لَهُ.

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ باپ کا حق اولاد پر کیسا ہے فرمایا باپ کا نام نہ لے اس کے آگے نہ چلے اس کے سامنے نہ بیٹھے اور اس کی گالی کا سبب نہ بنے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَجْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ زَوَاهٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ - وَأَنَا عَنْهُ - لِعَبْدِ الْوَاحِدِ الْأَنْصَارِيِّ فِي بَيْتِ الْوَالِدَيْنِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا» فَقَضَيْنَا أُنْشَأَ الْآيَةُ الَّتِي فِي بَيْتِ إِسْرَائِيلَ «وَقَضَى رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ» [وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا]، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَأَلِهِ فَقَالَ: هِيَ الَّتِي فِي لِقَاءِ «وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ (حَسَنًا) وَإِنْ جَاهِدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا» فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ أَعْظَمُ [مِنْ] أَنْ يَأْمُرَ بِصَلَاتِهِمَا وَحَقِّبَهُمَا عَلَى كُلِّ حَالٍ وَوَ إِنْ جَاهِدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ؟ فَقَالَ: لَا بَلْ يَأْمُرُ بِصَلَاتِهِمَا وَإِنْ جَاهِدَاكَ عَلَى الْيُشْرِكِ مَا وَادَّ حَقَّهُمَا إِلَّا عَظْمًا.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے عبد الواحد الانصاری سے والدین سے نیکی کے بارے میں یہ آیت بیان فرمائی۔ اور والدین سے نیکی کرو، ہم نے گمان کیا کہ یہ سورہ بنی اسرائیل کی ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ خبر کر دیا ہے کہ اللہ کے حکم کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کرو چنانچہ میں نے سوال کیا تو فرمایا کہ یہ سورہ لقمان میں ہے۔ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ نوروں اور محبوبوں کی اس امر پر کہ تو میرا شریک قرار دے اس چیز کو جس کا تجھے علم ہی نہیں ہے تو اس صورت میں ان کی اطاعت نہ کرے یہ امر عظیم تر ہے اس سے کہ ان سے صلہ رحم کیا جائے اور ان کے حق پر حال ہی قدر رکھا جائے ورنہ صورت کہ وہ مشرک بنانا چاہیں فرمایا نہیں حکم ہے ان سے صلہ رحم کا اور اگر وہ مشرک پر زور دیں تو نہیں ہے ان کا حق مگر تعظیم۔

یہ حدیث مشکل ترین احادیث میں سے ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں **توضیح** کہ اس حدیث میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کے اشکال ہیں۔ لفظی صورت یہ ہے کہ والدین کی نیکی میں قرآن کے اندر بہت سی آیتیں ہیں مگر ان میں سے تین اس مقام پر مناسب ہیں۔ (۱) بنی اسرائیل و قاضی ربک ان لا تعبدوا الا اياه و بالوالدین احسانا دوسرے سورہ عنکبوت و وصینا الانسان بوالدین حسنا ان جاهدک الی مالیس لک بہ علم فلا تطعهما تیسرے سورہ لقمان و وصینا الانسان بوالدین حملا صدھتا علی وھلین و فصالہ فی عامین ان اشکروا لوالدیک و انی المصلی و ان جاهدک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ

علم فلا قطعها وصاحبها في الدنيا معروفاً ان تينون آيتوں میں پہلی آیت بنی اسرائیل سے تمام قرآنوں میں پائی جاتی ہے لیکن اس حدیث میں جو اس آیت کو سورۃ لقمان کا ظاہر کیا گیا ہے وہ ان الفاظ سے سورۃ لقمان میں نہیں اور راوی اس کی تصریح بنی اسرائیل کے ساتھ کہ ہے پھر امام نے کیوں فرمایا کہ یہ آیت سورۃ لقمان میں ہے۔

۲۔ بمعنی اشکان تو اس کی صورت یہ ہے کہ راوی بالوالدین احسانا کے متعلق ظاہر کیا کہ یہ آیت بنی اسرائیل میں ہے حضرت نے سورۃ لقمان کا ذکر کیوں کیا اور اس کی صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت کی مراد یہ نہ تھی کہ بالوالدین احسانا کے الفاظ سورۃ لقمان میں ہیں بلکہ آپ نے لفظ احسانا پر نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ والدین سے احسان کی تاکید اور جبکہ بھی تسمآن میں ہے راوی نے حضرت کا مفہوم سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے اس لئے سمجھا کہ حضرت کی مراد یہ ہے کہ یہ آیت سورۃ لقمان میں ہے اگرچہ لفظوں میں ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جب حضرت نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو تاکید فرمایا تو راوی نے سمجھا ہو کہ یہ مضمون بھی سورۃ بنی اسرائیل میں ہے اس پر حضرت نے فرمایا ہو کہ ایسا نہیں میری مراد سورۃ لقمان کی آیت سے ہے۔

۳۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ سورۃ لقمان میں ووصینا الانسان بالوالدین کے بعد لفظ احسانا قرأت آئمہ میں ثابت ہو حضرت نے دونوں صورتوں کا مضمون چونکہ ایک ساتھ ذکر کیا ہے لہذا راویوں نے غلطی سے اختصار کیا اور تفصیل سے بیان نہ کیا تیسرے یہ کہ ان لوگوں کا لگان یہ تھا کہ احسان کا ذکر صرف سورۃ بنی اسرائیل ہی میں ہے حضرت نے صرف احسان کو پیش نظر رکھ کر فرمایا کہ سورۃ لقمان میں بھی ہے۔ علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی مجہول ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مُسْكِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا يَمْنَعُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْرَ وَالِدَيْهِ حَيَّيْنِ وَمَيِّتَيْنِ : يُصَلِّي عَنْهُمَا ، وَيَتَصَدَّقُ عَنْهُمَا ، وَ يَحُجَّ عَنْهُمَا ، وَيَصُومَ عَنْهُمَا ، فَيَكُونُ الَّذِي صَنَعَ لَهُمَا ، ذَلِكَ فَبِزِدَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبِرِّهِ وَصَلَتْ خَيْرًا كَثِيرًا .

۸۔ نہ مایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کس چیز سے تم میں سے کسی کو ماں باپ سے نیکی کرنے کو منع کیا۔ خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ اور وہ نیکی یہ ہے کہ ان کی طرف سے نماز پڑھے صدقہ دے، حج کرے روزہ رکھے جو کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی نیکی کرے گا تو اللہ اس کو اس نیکی اور صلہ رحم کے بدلے میں غیر کثیر عطا کرے گا۔

۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَدْعُو لِوَالِدَيْكَ إِذَا كَانَا لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ ؟ قَالَ : ادْعُ لَهُمَا وَتَصَدَّقْ عَنْهُمَا ؛ وَإِنْ كَانَا حَيِّينَ لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ فَادْعُهُمَا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ بِعَفْسِي وَالرَّحْمَةَ لَا بِالْعُقُوبِ .

۸۔ راوی کہتے ہیں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا میں دعا کروں اپنے والدین کے لئے ایسی حالت میں کہ وہ مذہب حق نہ رکھتے ہوں فرمایا دعا کرو ان کی طرف سے سزا نہ دے اور اگر وہ زندہ ہوں تو باوجود حق پر نہ ہونے کے ان کی عداوت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں نہ کہ نافرمانی کی تعلیم کے لئے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبْرُءُ ؟ قَالَ : أُمُّكَ ، قَالَ : مَنْ ؟ قَالَ : أُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : أُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : أُمُّكَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں کس کی قربانمندی کروں فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی ، اس نے کہا پھر فرمایا اپنے باپ کی۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضِيرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : أَنِّي رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَاغٌ فِي الْجِهَادِ تَسْطِطُ قَالَ : فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : فَجَاهِدْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِنْ تَقَتَلُ تَكُنْ حَيًّا عِنْدَ اللَّهِ تَرْزُقُ وَإِنْ نَتَّ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُكَ عَلَى اللَّهِ وَإِنْ رَجَعْتَ رَجَعْتَ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا وُلِدْتَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِي وَالِدَيْنِ كَبِيرَيْنِ يَزْعُمَانِ أَنَّهُمَا يَا نِسَانِي وَيَكْفُرَانِي خُرُوجِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فَقَرِّمَ مَعَ وَالِدَيْكَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بَيْنَهُمَا لَا نَسْهُمَا بِكَ يَوْمًا وَلَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادٍ سَنَةً .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں جہاد کی طرف راغب ہوں فرمایا راہ خدا میں جہاد کرو اگر قتال ہو جائے گا تو زندہ رہے گا تو خدا کی طرف سے رزق پائے گا اور اگر اپنی موت مرے گا تو میرا اجر اللہ پر ہوگا اور اگر جہاد سے زندہ لوٹ آیا تو ترے سارے گناہ یوم ولادت سے اب تک معاف ہو جائیں گے اس نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ہیں اور مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ میرا جانا پسند کرتے ہیں حضرت نے فرمایا تو رک جا اپنے ماں باپ کے پاس رہ۔ شتم اس ذات پاک کی جس کے بغض قدرت میں میری جان ہے کہ ان کا تجھ سے ایک دن یا ایک رات کا آفس ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ وَحَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَإِنِّي أَسْلَمْتُ، فَقَالَ: وَأَيُّ شَيْءٍ رَأَيْتَ فِي الْإِسْلَامِ؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَا كُنْتُ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلَنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ» وَقَالَ: لَقَدْ هَذَا اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَيْسَ أَهْدَى مِنْ عَمَّاسِيَّتِكَ يَا بَنِيَّ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي وَأُمِّي عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَأَهْلُ بَيْتِي؛ وَأُمِّي مَكْفُوفَةٌ الْبَصَرِ فَأَكُونُ مَعَهُمْ وَأَكُلُ فِي آيَتِهِمْ؟ فَقَالَ يَا كُنُوزُ لَحْمِ الْخَزِيرِ؟ فَقُلْتُ: لَا وَلَا يَمْسُوكُهُ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ فَاظْطَرُّ مَكَ فَبَرِّهَا، فَإِذَا مَاتَتْ فَلَا تَكَلِّمَهَا إِلَى غَيْرِكَ، كُنْ أَنْتَ الَّذِي تَقُومُ بِشَأْنِهَا وَلَا تُخَيِّرَنَّ أَحَدًا أَنْكَ أَتَيْتَنِي حَتَّى تَأْتِيَنِي بِمَعْنَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِمَعْنَى وَالنَّاسُ حَوْلَهُ كَأَنَّهُ مُعَلِّمٌ صِبْيَانٍ، هَذَا يَسْأَلُهُ وَهَذَا يَسْأَلُهُ، فَلَمَّا قَامَتِ الْكُفُوفَةُ أَطْعَمْتُ لِأُمِّي وَكُنْتُ أَطْعِمُهَا وَأَ قُلِّي قُوتَهَا وَرَأْسَهَا وَأَخِيذُهَا فَقَالَتْ لِي: يَا بَنِيَّ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ بِي هَذَا وَأَنْتَ عَلَى دِينِي فَمَا الَّذِي أَرَى مِنْكَ مُنْذُ هَاجَرْتَ قَدْ خَلْتَ فِي الْحَنَفِيَّةِ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ نِسْيَانٍ أَمَرَنِي بِهَذَا، فَقَالَتْ: هَذَا الرَّجُلُ هُوَ بَنِيَّ؟ فَقُلْتُ: لَا وَلَكِنَّ ابْنَ بَنِي، فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّ إِنْ هَذَا بَنِيَّ إِنْ هَذِهِ وَصَايَا الْأَنْبِيَاءِ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّةَ إِنَّهُ لَيْسَ يَكُونُ بَعْدَ نِسْيَانٍ وَلَكِنَّهُ بَنِيَّ وَسَأَلْتُ: يَا بَنِيَّ دِينُكَ خَيْرٌ دِينٍ، اعْرِضْهُ عَلَيَّ فَعَرَضَهُ عَلَيَّ فَقَدْ خَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ وَعَلِمْتُهَا، فَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ عَرَضَ لَهَا عَارِضٌ فِي اللَّيْلِ، فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّ أَعِزُّ عَلَيَّ مَا عَلَّمْتَنِي فَأَعِزُّهُ عَلَيَّهَا فَأَقَرَّتْ بِهِ وَمَاتَتْ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ غَسَلُوهَا وَكُنْتُ أَنَا الَّذِي صَلَّيْتُ عَلَيْهَا وَتَرَكْتُ فِي قَبْرِهَا.

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا پھر میں اسلام لے آیا اور میں نے حج کیا اسی زمانہ میں میں حضرت ابو عبد اللہ کے پاس آیا اور کہا میں پہلے نصرانی تھا۔ اب مسلمان ہوں فرمایا تو نے اسلام میں کیا بات دیکھی۔ میں نے کہا اللہ کا یہ قول باعش ہدایت ہوا۔ اسے دسہن اتم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیلئے یہ لیکن ہم نے تو اس نبوت کو ایک فیقرار دیا اور اس سے جس کو ہم چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اعدائے تجھے ہدایت کی پھر تین بار فرمایا۔ خدا اسے ثابت قدم رکھ پھر فرمایا دیانت کر جو چاہتا ہے میں نے کہا میرے باپ اور ماں نصرانی ہیں اور میرے خاندان والے بھی اور ماں اندلی ہے کیا میں اس کے ساتھ رہوں اور ان کے برتر میں کھائے۔ فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں تو اپنی ماں کی نگرانی (خدمت) کر اور بنی پشیرا اور اگر وہ مر جائے تو اس کو کسی دوسرے کے سپرد کرنا۔ تو خود تمام امور بجالانا اور کسی کو خبر نہ کرنا کہ تو میرے

پاس آیا تھا یہاں تک کہ ٹوٹی میں انشا اللہ میرے پاس پہنچ جائے۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں حضرت کے پاس میں آئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت کے گرد لوگ جمع ہیں گویا حضرت معلم سپیان ہیں کوئی کچھ پوچھتا ہے کوئی کچھ، جب میں کوہ واپس آیا تو میں نے اپنی ماں سے ہیرائی کا برتاؤ کیا۔ میں اسے کھانا کھلاتا تھا اور اس کے کپڑوں اور سر سے جوئیں ہنتا تھا اس کی خدمت کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ جب تو میرے دین پر تھا اس وقت تو تو نے کبھی ایسا نہ کیا تھا جب سے تو نے ہمارا دین چھوڑا اور اسلام میرا داخل ہوا میں نے ایسا عمل تجھ سے کبھی نہ دیکھا۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کی اولاد میں ایک شخص ہیں انھوں نے ایسا حکم دیا ہے اس نے کہا کیا یہ شخص نبی ہے میں نے کہا نہیں وہ نبی کے فرزند ہیں اس نے کہا یہ تو نبی ہی ہے ایسی نصائح تو انبیاء ہی کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ ان کے فرزند ہیں اس نے کہا۔ بیٹا تیرا دین بہترین دین ہے مجھے اس کے متعلق بتا۔ میں نے سمجھایا تو وہ مسلمان ہو گئی۔ میں نے اس کو احکام دین کی تعلیم دی اس نے ظہر وعصر و مغرب کی اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر وہ بیمار پڑی اس نے مجھ سے کہا جو تو نے مجھے تعلیم دی تھی اس کا اعادہ کر، میں نے اعادہ کیا۔ اس نے اقرار کیا اور مر گئی جب صبح ہوئی تو مسلمان جمع ہوئے اس کو غسل دیا، بیٹے نماز جنازہ پڑھی اور اسے قبر میں اتارا۔

توضیح: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے برتنوں میں کھانا جائز ہے لیکن امام کا مقصد ان برتنوں سے ہے جن میں کھانے کا کوئی جزو لگا ہوا نہ ہو صاف ستھرے ہوں اور انھیں آسانی سے پاک کر سکتے ہوں۔ البتہ اگر سر کا گوشت کھایا ہو تو جب تک سات بار ٹی سے خوب مانجھا نہ جائے ان میں کھانا جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر شراب پیئے کا ظرف ہو تو اسے بھی مٹی سے مانجھنا ضروری ہے مگر چونکہ شراب اڑ جاتی ہے لہذا تین بار مٹی سے مانجھنا کافی ہوگا رہے سامنی یا دودھ وغیرہ کے برتن تو ان کو اگر وہ صاف ستھرے ہوں تو پانی میں ڈال کر طہر کیا جاسکتا ہے۔

اس حدیث سے امام کے ایک معجزے کا بھی اظہار ہوا اور وہ اس طرح کہ آپ نے ایک نو مسلم سے فرمایا کہ جب تیری ماں مر جائے تو اس کی تمہیز و تکفین خود کرنا غیروں (نعمانیوں) کے سپرد نہ کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بعلم امامت جانتے تھے کہ اس کی ماں مسلمان ہو کر مرے گی۔

۱۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، جَمِيعًا عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَبَّانٍ (۱) قَالَ : خَبَرْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِسْمَاعِيلِ ابْنِي يَحْيَى ، فَقَالَ : لَقَدْ كُنْتُ أُحِبُّهُ وَقَدْ أَرَدْتُ لَهُ حَبْنًا ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أُخْتُ لَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرُ إِلَيْهَا سَرَّ بِهَا وَبَسَطَ مِلْحَفَتَهُ لَهَا فَأَجْلَسَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَيَضْحَكُ فَسِي وَجْهَهَا ، ثُمَّ قَامَتْ وَذَهَبَتْ

وَجَاءَ أَخُو هَافَلَمَ يَسْتَعِيذُ بِمَا صَنَعَ بِهَا، فَقَبِلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ بِأُخْتِي مَا لَمْ تَصْنَعْ بِهِ وَهُوَ جَلُّ؟
فَقَالَ: لَا تَهَا كَأَنَّ أَبْنَ بَوَالِدِهَا مِنْهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر دی اپنے بیٹے اسمعیل کی، اس کی نیکی کی جو اس نے میرے ساتھ کی۔ حضرت نے فرمایا میں اس کو پہلے بھی دوست رکھتا تھا اب اور زیادہ دوست رکھتا ہوں رسول اللہ کے پاس حضرت کی وضاعتی بہن آئی حضرت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اپنا بالا پوش (چادر) اس کے لئے بچھایا اور اس پر اسے بٹھایا اور اس سے باتیں کیں اور اس کے چہرے کو دیکھ کر خوش ہوئے اس کے بعد وہ چلی گئی۔ اس کا بھائی آیا۔ حضرت نے اس کے ساتھ وہ عمل کیا جو اس کی بہن کے ساتھ کیا تھا کسی نے اس کا سبب پوچھا فرمایا وہ اپنے بھائی سے زیادہ اپنے والدین سے نیکی کرنے والی ہے۔

۱۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبِي قَدْ كَبَّرَ جِدًّا وَضَعَفَ فَتَحْنُ نَحْمِلُهُ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ، فَقَالَ: إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلِيَّ ذَلِكَ مِنْهُ فَأَفْعَلْ وَلَقِيمَةُ يَدَيْكَ فَإِنَّهُ جُنَّةٌ لَكَ غَدًا.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور کمزور ہے جب قضاے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے اٹھاتے ہیں فرمایا اگر ممکن ہو تو یہ کام خود کر، تو کروں پر نہ چھوڑا اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اس کے منہ میں دے کہ یہ امر روز قیامت تیرے لئے سپر ہو گا۔

۱۴۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِي أَبَوَيْنِ مُخَالَفَيْنِ؟ فَقَالَ بَرِّهِمَا كَمَا تَبَرُّ الْمُسْلِمِينَ يَمْتَنُ يَتَوَلَّانَا.

۱۴۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے ماں باپ دونوں ہمارے مذہب کے مخالف ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ساتھ ایسی نیکی کر جیسی ان مسلمانوں سے کی جاتی ہے جو ہم کو درست رکھتے ہیں۔

۱۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمْعًا، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَنَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَحَدٍ فِيهِنَّ رُحْمَةً: أَدَاءُ الْمَافَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرِّينَ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ.

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کو تین چیزیں ہیں جن کے ترک کی ضرورت نہیں دی اول امانت خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد۔ دوسرے عہد خواہ نیک سے ہو یا بد سے تیسرے والدین سے نیک خواہ نیک ہوں یا بد۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
مِنَ السُّنَّةِ وَالْبِرِّ أَنْ يُكْتَبَى الرَّجُلُ بِاسْمِ أَبِيهِ

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے سنت اور نیک کی یہ کہ ایک شخص اپنے کنیت اپنے باپ کے نام سے رکھے یعنی ابن فلان۔

۱۷۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ضَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، جَمْعًا
عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَائِظٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ وَسَّالَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ يَزِيدَ الْوَالِدِينَ فَقَالَ : ائِزْزِ أُمَّكَ ائِزْزِ أُمَّكَ ائِزْزِ
أُمَّكَ ائِزْزِ أَبَاكَ ائِزْزِ أَبَاكَ ائِزْزِ أَبَاكَ وَبَدَا بِالْأَمِّ قَبْلَ الْأَبِ .

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور والدین سے نیک کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ماں سے نیک کر، ماں سے نیک کر، باپ سے نیک کر، باپ سے نیک کر، باپ سے نیک کر، باپ سے نیک کر، باپ سے نیک کر۔

۱۸۔ الْوَشَاءُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَائِظٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ بِنْتًا وَرَبَّيْتُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ قَالَتْ سَنَّا وَحَلَبْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ
بِهَا إِلَى قَلْبٍ فَقَدْ قَعَمْتُ فِي جَوْفِهِ وَكَانَ آخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْهَا وَهِيَ تَقُولُ : يَا أَبَتَاهُ ! فَمَا كَفَّارَةُ ذَلِكَ ؟ قَالَ
أَلَا أُمُّ حَبِيبَةٍ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَلَكَ خَالَةٌ حَبِيبَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَبْرِزْهَا فَإِنَّهَا بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ
يُكْفَرُ عَنْكَ مَا سَمِعْتَ ، قَالَ أَبُو خَدِيجَةَ : فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَتَى كَانَ هَذَا ؟ فَقَالَ : كَانَ فِي
الْبَاهِلِيَّةِ وَكَانُوا يَقْتُلُونَ الْبَنَاتِ مَخَافَةَ أَنْ يُسَبِّحَنَّ فَيُكَلِّدَنَّ فِي قَوْمٍ آخِرِينَ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک لڑکی تھی میرے پاس سے پالا
پوسا۔ جب جوان ہوئی تو اسے لباس اور زیور سے آراستہ کر کے ایک کنویں پر لایا اور اس میں اس کو دھکیل دیا۔ قمر چاہ میں سے
میں نے اس کی آواز سنی، اسے میرے باپ میری مدد کر۔ پس اس کا کفارہ کیلئے حضرت نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے اس نے کہا نہیں فرمایا
خالد ہے اس نے کہا ہے فرمایا اس کے ساتھ نیک کر دو بمنزلہ تیری ماں کے ہے جو کچھ تو نے کیلئے ہیں اس کا کفارہ ہے۔

ابو خدیجہ نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا کب اس شخص نے کیا تھا فرمایا عہد جاہلیت میں قبل آنحضرت کی بعثت
کے مشرکین عرب اپنی لڑکیوں کو اس خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے کہ اگر وہ قید ہو گئیں تو دوسری قوم میں جا کر بچ جائیں گی۔

چونکہ یہ عمل اس شخص نے اسلام لانے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا ہذا شرع محمدی کی رو سے
توضیح :- اس کو سزا نہیں دی جاسکتی اس لئے حضرت نے یہ کفارہ تجویز فرمایا۔

۱۹۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ يَجْزِي الْوَلَدُ وَالِدَهُ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا فِي خَصْلَتَيْنِ
يَكُونُ الْوَالِدُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيهِ ابْنُهُ فَيُعْتِقَهُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَقْضِيَهُ عَنْهُ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا بیٹا اپنے باپ کی خدمات کا بدلہ دے سکتا ہے فرمایا دو چیزوں
سے اگر باپ غلام ہے تو اسے آزاد کرادے اور اگر مقروض ہو تو اس کے قرض کو ادا کرادے ۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْبٍ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : إِنِّي رَجُلٌ شَابْتُ نَشِيطًا وَاجِبُ الْجِهَادِ وَلِي وَالِدَةٌ
تَكْرَهُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : اِرْجِعْ فَكُنْ مَعَ وَالِدَتِكَ قَوْلَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ [نَبِيًّا] لَأَنْسَأَ
بِكَ لَبَلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَنَةً .

۲۰۔ فرمایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا میں مرد جوان اور صاحب قوت ہوں جہاد کرنا پسند کرتا
ہوں لیکن میری ماں اس کو پسند نہیں کرتی، حضرت نے فرمایا تو واپس جا۔ خدا کی قسم اس کی محبت صرف ایک رات کی راہِ خدا میں تیرے
ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

۲۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ
عَدِيِّ بْنِ مُبَلِّغٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْعَبْدُ لَيَكُونُ بَارًّا بِوَالِدَيْهِ فِي حَيَاتِهِمَا ثُمَّ يَمُوتَانِ
فَلَا يَقْضِي عَنْهُمَا دِيُونَهُمَا وَلَا يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللَّهُ عَاقًا ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَاقًا لَهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا
غَيْرَ بَارٍّ بِهِمَا فَإِذَا مَاتَا قَضَى دِيْنَهُمَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَارًّا .

۲۱۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی حیات میں نیکی کرنے والا ہو لیکن مرنے
کے بعد ان کا قرض ادا نہ کرے اور ان کے لئے استغفار نہ کرے تو خدا اس کو قاتل لکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک
شخص ماں باپ کی زندگی میں عاق ہوتا ہے کیوں کہ اس سے ان کے لئے نیکی نہیں ہوتی لیکن ان کے مرنے پر ان کا قرض ادا کرتا ہے اور
ان کے لئے استغفار کرتا ہے تو خدا اس کو نیکیوں میں لکھتا ہے۔

ایک سواٹھانویسے وال باب

امور میں سعی کرنا ان کو نصیحت کرنا اور نفع پہنچانا

((باب)) ۱۹۸

﴿الْإِهْتِمَامُ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَالنَّصِيحَةُ لَهُمْ وَنَفْعُهُمْ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس حال میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور میں اظہار غم خواری نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں۔

۲۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَشْكُ النَّاسَ نُسْكَاً أَنْصَحُهُمْ حَيًّا وَآتَمَّهُمْ قَلْبًا لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ.

۲۔ اور انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو تمام مسلمانوں کے ساتھ صاف سینہ اور فراخ دل رکھتا ہو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمَنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: عَلَيْكَ بِالنَّصِيحَةِ فِي خَلْقِهِ، فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم قرار دے، لوگوں کو ترغیب الی اللہ نصیحت کرنا کہ پیش خدا اس سے بہتر عمل نہ ہوگا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو امور مسلمین میں غم خوری اور ہمدردی نہیں کرنا وہ مسلمان نہیں۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَمِيهِ عَاصِمِ الْكُوْفِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ سَمِعَ رَجُلًا يُنَادِي يَا لَلْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يَجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امور مسلمین میں ان سے ہمدردی نہیں کرتا تو وہ ان میں سے نہیں اور جو کسی کو فریاد کرتے مسلمانوں سے سنے اور اس کو جواب نہ دے تو وہ مسلمان نہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ تَفَعَ عِيَالُ اللَّهِ وَأَدْخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ رُؤَا.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جو عیال اللہ کو نفع پہنچائے اور عزائان والوں کو خوش رکھے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: سَيَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ قَالَ: أَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ.

۷۔ راوی کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے سنا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُنْشَى بْنِ الْوَلِيدِ الْحَشَاطِ، عَنْ فِطْرِ بْنِ حَلِيقَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غَايَةً [مَلًا] أَوْ نَارًا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کو پانی کے طوفان سے یا آگ میں جلنے سے بچائے تو جنت اس پر واجب ہوتی ہے۔

۹۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَشَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا قَالَ : قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَلَا تَقُولُوا إِلَّا خَيْرًا أَحْسَنُ تَعَلَّمُوا مَا هُوَ ؟

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آیہ ”لوگوں سے اچھی بات کہو“ اور جو کہو وہ اچھی بات کہو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ وہ کیسا ہے۔ یعنی فائدہ کی بات کہو، بعد میں اس کا نفع تم کو معلوم ہوگا۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا قَالَ : قُولُوا لِلنَّاسِ أَحْسَنَ مَا تَخَيُّتُونَ أَنْ يُقَالَ فِيكُمْ .

۱۰۔ آیہ قولوا للناس حسنًا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں سے ایسی بہتر سے بہتر بات کہو جسے تم چاہتے ہو کہ تمہارے لئے کہی جائے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَمَا كُنْتُ قَالَ : نَعَامًا .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ”اس نے مجھے مبارک بنایا جہاں کہیں بھی ہوں۔“ کہ مبارک سے مراد بہت زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

ایک سو ننانوے واں باب بوڑھوں کی تعظیم

(بَابُ إِجْلَالِ الْكَبِيرِ) ۱۹۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ .

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا ایسا ہے گویا خدا کی تعظیم کرنا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَيْسَ مِثْلَانِ لَمْ يُؤْفَرْ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمَ صَغِيرَنَا .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بڑوں کی تعظیم کرو اور ان سے صلہ رحم کر د اور سب سے بڑا افضل صلہ رحم یہ ہے کہ تکلیف ان کی دود کرو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرٍّ ، عَنِ الْوُصَافِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَظِّمُوا كِبَارَكُمْ وَصَلُّوا أَرْحَامَكُمْ ، وَ لَيْسَ تَصِلُونَهُمْ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ كَفِّ الْأَذَى عَنْهُمْ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

دوسواں باب مومنین کا آپس میں بھائی چارہ

(باب) ۲۰۰

☆ (إِخْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ بَنَوَابٍ وَأُمٌّ وَإِذَا ضَرَبَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ عِرْقٌ سَهَرَهُ الْآخَرُونَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں جیسے ایک ماں باپ سے اگر ان میں سے کسی ایک کی رگ پر تکلیف ہو تو دوسروں کو چاہیے کہ اس کی وجہ سے بیدار رہیں۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَرٍّ ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ قَالَ : تَقَبَّضْتُ بَيْنَ يَدَيَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ رَبِّمَا حَزَنْتُ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنِي أَوْ أَمْرٍ يَنْزِلُ بِي حَتَّى يَعْرِفَ ذَلِكَ أَهْلِي فِي وَجْهِ ، وَصَدَّقَنِي ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ

مِنْ طِبْنَةِ الْجَنَانِ وَآخِرَىٰ فِيهِمْ مِنْ رُوحِهِ ، فَلِذَلِكَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لَا بَيْدَ وَآمِيهِ ، فَإِذَا أَصَابَ رُوحًا مِنْ تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فِي بَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ حَزَنٌ حَزِنَتْ هَذِهِ لَا تَهَانُفُهَا .

۲۔ جابر جعفی کہتے کہ میں ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے دل گرفتہ تھا۔ میں نے حضرت سے کہا میں آپ پر ندامتوں بعض اوقات بغیر کسی مصیبت یا حادثہ کے میں خود بخود رنجیدہ ہو جاتا ہوں کہ میرے گھر والے اور میرے دوست پہچان جاتے ہیں حضرت نے فرمایا اسے جابر اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان میں اپنی قدرت سے ایک ہوا کو چلا پایا ہے چونکہ مومن مومن کا بھائی بلحاظ ایک ان باپ کے ہے لہذا جب یہ ہوا چلتی ہے کسی شہر میں غم کے ساتھ تو لوگ محزون ہوتے ہیں اس سے۔

توضیح:- علامہ مجلسی راء العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے ”مِنْ رُوحِهِ“ سے مراد ہے اس روح کی موج جس کو خدا نے نفع نیک ہے انبیا را اور اوصیاء میں جیسا کہ فرمایا ہے نفخت فیہم روحی اور یہ اس کی ایک رحمت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے مشیخہ اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے جانتے گئے روح مشابہ ہے ریح سے کیونکہ وہ بدن میں جاری و ساری ہے خدا نے اپنے نفس کی طرف اس روح کو نسبت دی ہے جیسے گھریں میں سے ایک گھر کو، رسولوں میں سے ائمہ اہل بیت کو اپنی خلعت کے ساتھ اور یہ سب جن طرح مخلوق الہی ہیں۔ یہ بھی معتقد ہیں اور اہل ائمہ سے مراد یہ ہے کہ طینت بمنزلہ مان ہے اور روح بمنزلہ باپ کے ہے چونکہ ارواح مومنین ایک دوسرے سے اختلاط و ارتباط رکھتی ہیں لہذا ایک کے حزن و ملال کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اسی طرح خوشی کا۔ چنانچہ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاخبار میں لکھا ہے کہ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا بن رسول اللہ بعض اوقات میں خود بخود محزون ہو جاتا ہوں کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ فرمایا رنج یا خوشی ہمارے رنج یا خوشی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہماری تمہاری طینت، اور نور ایک ہے کہ وہ اگر تمہاری طینت بدستور رہتی تو تم اور ہم برابر ہو جاتے لیکن تمہاری طینت تمہارے اعدا کی طینت سے مضرور ہو گئی اگر ایسا نہ ہوتا تو تم سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ انتہی بقدر الحاح ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَمْرِو بْنِ قُصَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغْتَابُهُ وَلَا يَبْغِيهِ عِدَّةٌ فَيُخْلِفُهُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن، مومنین کا بھائی ہے اس کا محفاظ اور اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس کو دھوکہ نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا اور وہ غلطی نہیں کرتا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَمْرِو بْنِ قُصَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغْتَابُهُ وَلَا يَبْغِيهِ عِدَّةٌ فَيُخْلِفُهُ .

جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ :
الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ ، إِنْ أَشْتَكَى شَيْقَاقُهُ وَجَدَ أَلَمَ ذَلِكَ فِي سَائِرِ جَسَدِهِ ، وَأَرَادَ أَحَدُهُمَا
مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ ، وَإِنْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ لَأَشَدُّ اتِّصَالًا بِرُوحِ اللَّهِ مِنْ اتِّصَالِ شُعَاعِ الشَّمْسِ بِهَا .

۴۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ فرمایا صادق آلِ محمد نے کہ مومن ، مومن کا بھائی ہے اور وہ دونوں ایک بدن کی مانند ہیں اگر ایک عضو کو تکلیف ہو تو ہے تو سارا بدن اس سے متاثر ہو جاتا ہے دو مومنوں کی روح ایک ہی روح ہوتی ہے اور روح مومن روح خدا (خلیفۃ اللہ) سے اس سے زیادہ ملتی ہوئی رہتی ہے جتنی سرور کی کرن سے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُنْسَى
الْحَنَاطِ ، عَنْ الْخَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ هُوَ عَيْنُهُ وَفِيهِ آتَهُ وَ
ذَلِيلُهُ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَخْدَعُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَكْذِبُ بِهِ وَلَا يَقْتَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان ، مسلمان کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کی دلیل (رہنما) اس سے
خیانت نہیں کرتا ، اسے دھوکا نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا ، اس کی تکذیب نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَقِيقِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : كُنْتُ
عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لِي : تَجِبُهُ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ لِي وَلَمْ لَا تُجِبُهُ وَهُوَ أَخُوكَ
وَتَرَبُّبُكَ فِي دِينِكَ وَعَوْنُكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَدِرْقُهُ عَلَى غَيْرِكَ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم اس کو دوست
رکھتے ہو میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ کھلاتم کیوں نہ دوست رکھو گے ایسے شخص کو جو تمہارا بھائی ہے۔ دین میں تمہارا شریک
ہے دشمن کے مقابلہ میں تمہارا مددگار ہے اور اس کا رزق تمہارے غیر پر ہے۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَوْرَمَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَصِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ
أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَانِ وَأَجْرَى فِي صُورِهِمْ
مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ ، فَلِذَلِكَ هُمْ إِخْوَةٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ .

۷۔ راوی کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا مومن ، مومن کا بھائی ہے بہ لحاظ اپنے باپ اور ماں کے کیونکہ

اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں نسیم جنت کو لہرا دیا ہے لہذا باپ اور ماں کے وہ آپس میں بھائی ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَمِيٍّ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَنْتَشِي وَلَا يَعْدُهُ عِدَّةً فَيُخْلِفُهُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس پر ظلم نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا اور نہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ عَمِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ دَجَلِ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ خَدَمٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، قُلْتُ: وَكَيْفَ يَكُونُونَ خَدَمًا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ؟ قَالَ: يُفِيدُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ... الْحَدِيثُ.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دوسرے مومن کا خادم ہوتا ہے پوچھا یہ کیسے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَمِيٍّ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ قَرَأَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَرَجُوا إِلَى سَفَرٍ لَهُمْ فَضَلُّوا الطَّرِيقَ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ فَتَكَفَّنُوا وَلَزِمُوا أَشْوَالَ الشَّجَرِ فَبَايَهُمْ شَيْخٌ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ فَقَالَ: قَوْمُوا فَلَا بَأْسَ عَلَيْكُمْ هَذَا الْمَاءُ، فقاموا واشربوا وَارْتَوَوْا، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: أَنَا مِنَ الْيَحْيَى الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، فَلَمْ تَكُونُوا تَصْبِعُوا بِحَضْرَتِي.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ مسلمان سفر کر رہے تھے کہ راستہ بھول گئے اور پیاس کا ان پر قلبہ ہوا۔ انھوں نے ایک درخت کے نیچے پناہ لی ان کے پاس ایک بوڑھا سفید لباس پہنے آیا اور کہنے لگا میں ان جنوں میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہ سے بیعت کی ہے میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے پس یہ کیسے ممکن ہے کہ میری موجودگی میں آپ لوگ مر جائیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْقَاضِي بْنِ شاذَانَ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، فَلَمْ تَكُونُوا تَصْبِعُوا بِحَضْرَتِي.

حَسَّادُ بْنُ عَمِيٍّ ، عَنْ رُبَيْعٍ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَلْقَاهُ إِلَّا وَلَا يَنْتَابُهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَخْرِمُهُ [قَالَ رُبَيْعٌ : فَسَأَلَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا بِأَمْرِهِ فَقَالَ : سَمِعْتُ فَضِيلَ يَقُولُ ذَلِكَ : قَالَ فَخَلْتُ لَهُ : نَعَمْ ، فَقَالَ [فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَنْتَابُهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَخْرِمُهُ وَلَا يَنْتَابُهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَخْرِمُهُ .

۱۱۔ اسی فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے ذلیل نہیں کرتا ، اس کی غیبت نہیں کرتا ، اس سے خیانت نہیں کرتا ، اسے محروم نہیں کرتا ، زلیقہ نہیں دے کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ تیرے فضیل کو ایسے کتنے سنا ہے کہ کہا کہ ان کے پاس اس نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ مسلم مسلم کا بھائی ہے وہ نہ ظلم کرتا ہے نہ دھوکا دیتا ہے نہ اس کو ذلیل کرتا ہے نہ اس کی غیبت کرتا ہے نہ اسے محروم کرتا ہے۔

دو سو ایک والی باب

کس دعوے دار ایمان کا حق واجب ہے

(باب) ۱۱۱

﴿فَمَا يُوجِبُ الْحَقُّ لِمَنِ اتَّحَلَ الْإِيمَانُ وَبِنَقْضِهِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَاقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ وَسُئِلَ عَنْ إِيْمَانٍ مَنْ يَلْزُمُنَا حَقُّهُ وَ أَوْحُوهُ كَيْفَ هُوَ بِمَا يَنْبَغُ وَ بِمَا يَنْطَلُ : فَقَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ قَدْ بَدَّخْتُ عَلَى وَجْهَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَبِوَالِدِي يَنْظُرُ لَكَ مِنْ مَاجِيكَ فَإِذَا أَظْهَرَ لَكَ مِنْهُ وَمِثْلُ الَّذِي يَقُولُ بِوَالِدِي ، حَقَّتْ وَلَا يَتُّهُ وَأَخْرَجْتُهُ إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْهُ نَفْسٌ لِلَّذِي وَصَفَ مِنْ نَفْسِهِ وَأَظْهَرَهُ لَكَ ، فَإِنْ جَاءَ مِنْهُ مَا تَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَى نَقْضِ الَّذِي أَظْهَرَ لَكَ ، خَرَجَ عِنْدَكَ وَمَا وَصَفَ لَكَ وَأَظْهَرَ ، وَ كَانَ لِمَا أَظْهَرَ لَكَ نَاقِضًا إِلَّا أَنْ يَدَّعِي أَنَّهُ إِذَا مَا عَمِلَ ذَلِكَ تَقِيَّةً وَمَعَ ذَلِكَ يُسْطَرُّ فَبِإِنْ كَانَ لَيْسَ بِمَا يُمَكِّنُ أَنْ تَكُونَ التَّقِيَّةَ فِي مِثْلِهِ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ ذَلِكَ ، لِأَنَّ لِلتَّقِيَّةِ مَوَاضِعَ ، مَنْ أَرَادَهَا عَنْ مَوَاضِعِهَا لَمْ تَسْتَقِمْ لَهُ وَتَنْقَسِرْ مَا بَقِيَ مِنْهُ [أَنْ يَكُونَ] قَوْمٌ سَوَاءٌ ظَاهِرٌ حُكْمِهِمْ وَفَعْلُهُمْ عَلَى غَيْرِ حُكْمِ الْحَقِّ وَفَعْلِهِ فَكُلُّ شَيْءٍ يَعْمَلُ الْمُؤْمِنُ بَيْنَهُمْ لِمَكَانِ التَّقِيَّةِ وَمَا لَا يُؤْذِي إِلَى الْفَسَادِ فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ خَائِرٌ .

اسنادی کہتا ہے میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ ایمان جس پر حق ادا کرنا اور اخوت کرنا واجب ہوتا ہے وہ کیسے ہے کس صورت میں اس کا اثبات ہوتا ہے اور کس صورت میں ابطال، فرمایا ایمان کی دو صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ جیسا ایمان کوئی ظاہر کرے اگر اس کے عمل سے بھی تم پر ویسا ہی ثابت ہو تو اس کی صحبت و اخوت تمہارے لئے ضروری ہے جب تک کہ جیسا اس نے بیان کیا ہے اس کے خلاف تم پر ظاہر نہ ہو۔ پس اگر اس کے اظہار کے خلاف ثابت ہو تو نہیں، لیکن اگر وہ ظاہر کرے کہ ایسا عمل اس سے از روئے تہذیب ظاہر ہوا ہے تو اگر تم دیکھو کہ تہذیب اس محل پر درست نہیں۔ تو اس کا کہنا قبول نہ کیا جائے۔ کیونکہ تہذیب کامل و موقع ہو تلپہ جو اس موقع سے ہٹ گیا اس کے لئے درست نہیں جو اس قوم بدکی مانند ہوگا کہ جن کا ظاہری حکم و فعل خلاف حق ہو اگر کوئی مومن ایسے امور میں تہذیب کرے جس سے فساد دین لازم نہ ہو تو وہ جائز ہے۔

دوسروں والی باب

موافات بالمعاظ دین نہیں دین میں تو تعارف ہوتا ہے

(باب) ۲۰۲

۵ (فِي أَنَّ التَّوَاحِي لَمْ يَقَعْ عَلَى الدِّينِ وَ إِنَّمَا هُوَ التَّعَارُفُ) ۵

۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ حَمَّزَةَ بْنِ عُثْمَانَ الطَّبَّارِ ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي حَفْصٍ قَالَ : لَمْ تَتَوَاحَوْا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ وَ إِنَّمَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ .

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ ابْنِ مُشْكَانَ وَ سَمَاعَةَ ، جَمْعًا ، عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمْ تَتَوَاحَوْا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ [وَ] إِنَّمَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ .

۱۔ نزہت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ (مردین میں موافات نہ کرو، یہ تو صرف ایک دوسرے سے پہلے

تعارف کی صورت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مومنین کے درمیان تو موافات فی الدین قبول پیدا نہیں ہوتی ہے دنیا کی

موافات تو ایک قسم کا تعارف ہوتا ہے چونکہ مومنین کی طبیعت ایک ہی ہے لہذا روحانی موافات

شروع ہی سے ہے۔

دوستوں وال باب مومن کا حق مومن پر اور اس کی ادائیگی

۲۰۳ (باب)۰

۰ (حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى أَخِيهِ وَأَدَاؤُ حَقِّهِ)

۱۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدْنٍ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُشْبِعَ جُوعَهُ وَيُؤَارِيَ عَوْرَتَهُ وَيُعْرِجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَيَقْضِيَ دَيْنَهُ ، فَأَدَامَاتُ خَلْفَهُ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن کا حق مومن بھائی پر یہ ہے کہ اگر بھوکا ہو تو سیر کرے برہنہ ہو تو لباس پہنائے۔ اس کی مصیبت دور کرے اگر مر جائے تو اس کے گھر والوں کی، اس کا جائیداد بن کر خیر فرمے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ ؟ قَالَ : لَهُ سَبْعُ حَقُوقٍ وَاجِبَاتٍ مَا مِنْهُنَّ حَقٌّ إِلَّا وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ ، إِنْ صَبَّحَ مِنْهَا شَيْئًا خَرَجَ مِنْ وَلَايَةِ اللَّهِ وَسَلَاطَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِلَّهِ فِيهِ مِنْ نَصِيبٍ قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمَا هِيَ ؟ قَالَ : يَا مُعَلَّى إِنِّي عَلَيْكَ شَفِيعٌ أَخَافُ أَنْ تُغْنِيَعَ وَلَا تَحْفَظَ وَتَعْلَمَ وَلَا تَعْمَلَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : لَأَقُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، قَالَ : أَيْسَرُ حَقٍّ مِنْهَا أَنْ تُجِيبَ لَهُ مَا تُجِيبُ لِنَفْسِكَ وَتُكْرِهُ لَهُ مَا تُكْرِهُ لِنَفْسِكَ ، وَالْحَقُّ الثَّانِي أَنْ تَجْتَنِبَ سَخَطَهُ وَتُسَبِّحَ مَرْضَاتَهُ وَتُطِيعَ أَمْرَهُ ، وَالْحَقُّ الثَّالثُ أَنْ تُقْبِلَ بِنَفْسِكَ وَمَالِكَ وَلِسَانِكَ وَيَدِكَ وَرِجْلِكَ ؛ وَالْحَقُّ الرَّابِعُ أَنْ تَكُونَ عَيْنَهُ وَدَلِيلَهُ وَمِزَانَهُ ، وَالْحَقُّ الْخَامِسُ [أَنْ] لَا تَشْتَبِعَ وَيَجُوعَ وَلَا تَرَوْى وَيَظْمَأُ وَلَا تَلَيْسَ وَيَعْرَى ، وَالْحَقُّ السَّادِسُ أَنْ يَكُونَ لَكَ خَادِمٌ وَلَا يَسَ لَأَخِيكَ خَادِمٌ فَوَاجِبٌ أَنْ تَبْعَثَ خَادِمَكَ فَيَسْتَلِ ثِيَابَهُ وَيَصْنَعَ طَعَامَهُ وَيَمَهِّدَ فِرَاشَهُ ، وَالْحَقُّ السَّابِعُ أَنْ تَبْرَ قَسَمَهُ وَتُجِيبَ دَعْوَتَهُ ، وَتَعُوذَ مَرْبُوعَهُ ، وَتَشْهَدَ جَنَازَتَهُ ؛ وَإِذَا عَلِمْتَ أَنَّ لَهُ حَاجَةً تُبَادِرُهُ إِلَى قَضَائِهَا وَلَا تُلَاحِظُهُ أَنْ يَسْأَلَكَهَا وَلَكِنْ تُبَادِرُهُ مُبَادَرَةً ، فَأَدَا فَعَلْتَ ذَلِكَ وَصَلَتْ وَلَا يَتَكَ يُولَايَتِهِ وَوَلَا يَتَهُ يُولَايَتِكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے فرمایا اسات حق واجب ہیں اگر ان میں سے ایک حق بھی ادا نہ ہو تو ولایت و اطاعت خدائے باہر ہو جائے گا اور خدا کی اطاعت کا اس میں کوئی حصہ نہ رہے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ فرمایا اے معنی میں اندازہ شفقت ڈرتا ہوں کہ تو ان حقوق کو ضائع کرے اور حفاظت نہ کرے اور جان بوجھ کر عمل نہ کرے۔ میں نے کہا خدا ہی مجھے عمل کی قوت دینے والا ہے فرمایا سب سے آسان حق مرد مسلم کا یہ ہے کہ تو اس کے لئے دست بڑا کرے۔ میرا سب سے عزیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھا اور بڑا سمجھے اس چیز کو جس کو اپنے لئے بڑا سمجھے اور دوسرا حق یہ ہے کہ اس کے حصہ سے بچے اور اس کی مرضی کا خواستگار ہو اور اس کے امر کی اطاعت کرے۔ تیسرا امر یہ ہے کہ اپنے نفس اپنے مال اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے پیسے اس کی مدد کرے جو تھا حق یہ ہے کہ اس کا محافظ ہو اس کا رہنما ہو اس کے حالات کا آئینہ ہو پانچواں حق یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ وہ بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جب کہ وہ پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر وہ ننگا ہو۔ چھٹا حق یہ ہے کہ اگر تمھارا نوکر ہو اور اس کے پاس کوئی نوکر نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے اس بھائی کے پاس اس نوکر کو بھیجے دو کہ وہ اس کے کپڑے دھوئے اور اس کا کھانا پکائے اور اس کا فرش پکائے اور ساتواں حق یہ ہے کہ اس کی قسم قبول کرے اس کی دعوت قبول کرے مریض ہو تو اس کی عیادت کرے مر جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور اگر اس کی کوئی ضرورت معلوم ہو تو اس کو پورا کرنے میں جلدی کرے اور اس کو سوال کرنے پر مجبور نہ کرے اور جلد سے جلد پورا کرے اگر تو نے ایسا کیا تو میری محبت اس سے اور اس کی محبت تجھ سے مل جائے گی۔

۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ عَمْرِو بْنِ عَبْسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كَتَبَ [بَنِي] أَصْحَابُنَا يَسْأَلُونَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَشْيَاءَ وَأَمْرُوْنِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ ، فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي ، فَلَمَّا جِئْتُ لِأَوْدَعَهُ فَقُلْتُ : سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُجِبْنِي ، فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَكْفُرُوا إِنِّي مِنْ أَشْيَاءِ مَا أَفْتَرَى اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ ثَلَاثًا : إِنْصَافَ الْعَرَّةِ مِنْ نَفْسِهِ حَتَّى لَا يَرْضَى لِأَخِيهِ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا بِمَا يَرْضَى لِنَفْسِهِ مِنْهُ ، وَمَوَاسَاةَ الْأَخِ فِي الْمَالِ ، وَذِكْرَ اللَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَكِنْ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَبَدَعَهُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میرے بعض دوستوں نے جو کہ وہ میں تکھے مجھے لکھا کہ میں چند مسئلے حضرت عبد اللہ سے دریافت کر کے لکھوں اور انھوں نے یہ بھی لکھا کہ میں دریافت کروں کہ مسلمان بھائی کا حق کیا ہے میں نے حضرت سے دریافت کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا جب کہ وہ جانے لگا اور حضرت سے رخصت ہونے آیا تو میں نے کہا۔ میں نے آپ سے مسلمان بھائی کے حق کے متعلق پوچھا تھا۔ مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا مجھے غوت ہے کہ تم جاننے کے بعد عمل نہ کرنے سے کافر ہو جاؤ۔ اچھا سو خدا نے سب سے بڑا فرض اپنی مخلوق پر میں چیزوں کو قرار دیا ہے ایک یہ کہ آدمی اپنے نفس سے انصاف کرے باقی معنی کہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند آتا ہے دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی کرے عمل کے ساتھ۔ تیسرے ذکر کرے اللہ کا ہر حال میں اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ سبحان اللہ و الحمد للہ

کہتا ہے بلکہ جو چیزیں اللہ نے حرام کر دی ہیں ان کو ترک کر دے۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْدَلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ مُرَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا عَيْدُ اللَّهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَاءِ حَقِّ الْمُؤْمِنِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی اس سے بہتر عبادت نہیں کہ مومن کا حق ادا کیا جائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يَشْبَعَ وَيَجُوعُ أَحُوهُ وَلَا يَرُدِّي وَيَقْطَعُ أَحُوهُ وَلَا يَكْنَسِي وَيَعْرِضُ أَحُوهُ، فَمَا أَغْظَمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، وَقَالَ: أَحَبُّ لَأَخِيكَ الْمُسْلِمِ مَا تَحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِذَا احْتَجَّتْ فَسَلِّهِ وَإِنْ سَأَلَكَ فَاعْظِهِ لِأَتَمِّكَ خَيْرٌ أَوْ لَا تَمْلِكُ لَكَ، كُنْ لَهُ ظَنًّا فَإِنَّهُ لَكَ ظَنٌّ، إِذَا نَابَ فَاحْفَظْهُ فِي عَيْبَتِهِ وَإِذَا شَرِدَ فَزَرِّهِ وَأَجَلِّهِ وَأَكْرِمْهُ فَإِنَّهُ مِنْكَ وَأَنْتَ مِنْهُ فَإِنْ كَانَ عَلَيْكَ غَائِبًا فَلَا تَعَارِفُهُ حَتَّى تَسْأَلَ سَبِيحَتَهُ وَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَإِنْ ابْتَلَى فَاعْصِدْهُ وَإِنْ تَمَحَّضَ لَهُ فَاجْتَنِبْهُ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: أَقْبِ، انْفِطَحَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْوَلَايَةِ وَإِذَا قَالَ: أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرْتُ أَحَدُهُمَا، فَإِذَا اتَّخَذْتُمَا أَمَانًا الْأَيْمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَتَخَذُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَقَالَ: بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الدُّومِينَ لَيَزَعُرُنَّ نَوْرُهُ لَا تَقِيلُ السَّمَاءُ كَمَا تَزَعُرُنَّ جُودُ السَّمَاءِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيُّ اللَّهِ وَبَيْتُهُ وَيَصْنَعُ لَهُ وَلَا يَقُولُ عَلَيْهِ إِلَّا الْحَقَّ وَلَا يَخَافُ غَيْرَهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان کا حق مسلمان پر یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ اس کا بھائی بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جبکہ اس کا بھائی پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر اس کا بھائی تنگ ہو۔ پس کس قدر عظیم ہے مسلمان کا حق پھر فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھ اس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھئے اور جب تو محتاج ہو تو اس سے سوال کرے اور اگر وہ تجھ سے سوال کرے تو اس کو دے اس پر احسان کر کے طویل نہ کرے گا اس کا مددگار بنے گا وہ تیرا مددگار بنے گا اور جب وہ گھر سے باہر چلا جائے تو اس کے مال کی حفاظت کر اس کی عدم موجودگی میں اور جب آجملے تو اس سے ملاقات کر اور بعزت و اکرام پیش آ کر کہہ کہ وہ تیرا ساتھی ہے اور تو اس کا۔ اگر وہ تجھ پر غصہ کرے تو اس سے جدا نہ ہو، یہاں تک کہ تو اس سے طلب احسان کرے۔ اگر اس سے اچھا سلوک ظاہر ہو تو خدا کا شکر ادا کر، اگر وہ کسی بلا میں مبتلا ہو تو اس کی مدد کر اور اگر وہ کسی غریب کا شکار ہو تو اس کی مدد کر اگر کوئی اپنے بھائی سے آئے کہ تو ان کے درمیان محبت قطع ہو جائے گی اور اگر ایک دوسرے سے کہے کہ تو میرا دشمن ہے

تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا اگر یہ کہنے والا سچا ہے تو وہ سب کا فرادر اگر یہ جھوٹا ہے تو یہ کافر اور اگر برادر مسلم کو تہمت لگائے گا تو ایمان اس کے دل میں اس طرح گھل کر رہ جائے گا جیسے نمک پانی میں اندر فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ مومن کا نور آسمان والوں کے لئے اسی طرح ممکن ہے جیسے زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ مومن اللہ کا دوست ہے اللہ کے دین کی مدد کرنا ہے اور اس کے لئے کام کرنا ہے اور خدا پر اقرار نہیں کرنا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرنا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يَسْلِمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيَعُوذَهُ إِذَا مَرَّصَ، وَيَنْسَحَ لَهُ إِذَا غَابَ، وَيَسْمِتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيَسْمِعُهُ إِذَا أَمَاتَ. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَنَحْوِهِ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان پر مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ گھر سے دور ہو تو اس کے لئے طالب خیر ہو اور جب وہ چھینکے تو اس کے لئے الحمد للہ کہے اور جب بلائے تو اس کے پاس آئے مر جائے تو شایعت جنازہ کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَسْوُورِ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ أَبِي الْمَأْمُونِ الْحَارِثِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْمَوَدَّةَ لَهُ فِي صَدْرِهِ، وَالْمُؤَاسَاةَ لَهُ فِي مَالِهِ، وَالْخَلْفَ لَهُ فِي أَهْلِيهِ، وَالنُّصْرَةَ لَهُ فِي قَوْلِهِ، وَإِنْ كَانَ نَافِلَةً فِي الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ غَائِبًا أَخَذَهُ بِنَسْبِهِ، وَإِذَا مَاتَ الزَّيَارَةَ إِلَى قَبْرِهِ وَأَنْ لَا يَطْلِمَهُ وَأَنْ لَا يَنْقُصَهُ وَأَنْ لَا يَحُونَهُ وَأَنْ لَا يَخْدُلَهُ وَأَنْ لَا يَكْذِبَهُ وَأَنْ لَا يَقُولَ لَهُ أَفٍّ، وَإِذَا قَالَ لَهُ: أَفٍّ فَلْيَسَّ بَيْنَهُمَا وَلَا يَبَهُ، وَإِذَا قَالَ لَهُ: أَنْتَ عَدُوِّي فَقَدْ كَفَرْتَ أَحَدَهُمَا، وَإِذَا اتَّهَمَهُ أَهْلَانِ الْإِنْسَانِ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَتَمَنَّانِ الْغِلْحُ فِي الْمَاءِ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کا مومن پر حق یہ ہے کہ اس کے سینے میں اس کی محبت ہو اور اس کے مال میں ہمدردی کرے اور اس کے مالہ بچوں میں اس کا جانشین بنے اور اگر اس پر کوئی ظلم کرے تو اس کی مدد کرے اور اگر وہ غائب ہو اور مسلمانوں میں مال غنیمت تقسیم ہو تو اس کا حصہ لے لے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی قبر کی زیارت کرے اور اس پر ظلم نہ کرے دھوکا نہ دے خیانت نہ کرے سوا اس کے جھٹلائے نہیں، اُف نہ کہے۔ در زمان کے درمیان محبت نہ رہے گی اور دونوں میں سے جو کوئی یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو وہ کفر کرے گا اور اگر اسے تہمت لگائے گا تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں۔

۸۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَسَى، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الْكَلْبِ
عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: كُنْتُ أَلُوفُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَمَرَّ سَلِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا كَانَ سَأَلَنِي
الذَّهَابَ مَعَهُ فِي خَاجَةٍ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَكِرِهْتُ أَنْ أَدْعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَ أَذْهَبُ إِلَيْهِ فَبَيَّنَا أَنَا أَلُوفُ
إِذَا أَشَارَ إِلَيَّ أَيْضًا قَرَأَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَبَانَ إِيَّاكَ يُرِيدُ هَذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَنْ
هُوَ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، قَالَ: هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَادْهَبْ إِلَيْهِ، قُلْتُ:
فَأَقْطَعُ الطَّوْفَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ طَوَافُ الْقَرِيبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَهَبْتُ مَعَهُ ثُمَّ
دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ: أَخْبَرَنِي عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَقَالَ: يَا أَبَانَ دَعُهُ لَأَتَرُدَّهُ، قُلْتُ:
بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَمْ أَزَلْ أُرَدُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَانَ تُفَارِمُهُ فَتَطْرُقُ مَلَكَ، ثُمَّ نَظَرُ إِلَيَّ قَرَأَنِي مَا دَخَلَنِي
فَقَالَ: يَا أَبَانَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ ذَكَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ
فَقَالَ: أَمَّا إِذَا أَنْتَ فَاسَمْتَهُ فَلَمْ تُؤْثِرْهُ بَعْدُ، إِنَّمَا أَنْتَ وَهُوَ سَوَاءٌ، إِنَّمَا تُؤْثِرُهُ إِذَا أَنْتَ أَعْطَيْتَهُ
مِنْ النِّصْفِ الْآخِرِ.

۸۔ ابان بن تغلبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ میرا ایک ساتھی آیا اور
مجھے ساتھ ایک ضرورت سے لے جانا چاہا، اس اشارہ سے مجھے بلایا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو چھوڑ کر جانا برا سمجھا
میں طواف میں مشغول تھا کہ اس نے پھر اشارہ کیا، حضرت نے دیکھ لیا اور فرمایا: اے ابان کیا یہ تجھے بلا رہا ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا یہ
کہ کہ ہے میں نے کہا میرا ساتھی ہے فرمایا کیا یہ بھی اسی عقیدہ کا ہے جس کا کہ ہے جس کا تو ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اس کے پاس
جا۔ میں نے کہا کیا طواف قطع کروں فرمایا ہاں، میں نے کہا اگرچہ طواف واجب ہو فرمایا ہاں۔ پس میں چلا گیا۔ بعد میں جب میں
پھر حاضر خدمت ہوا تو میں نے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ابان ترک کر اس کا علم، میں نے کہا بہتر، اس کے بعد میں برابر
پوچھتا رہا۔ فرمایا اے ابان اس کا نصف مال اس کو دے دے پھر حضرت نے میری طرف دیکھا اور اس حق کو سن کر میرے چہرے پر تغیر
محسوس کیا۔ فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ خدا نے اپنے نفسوں پر اشارہ کرنے والوں کا ذکر کیا ہے میں نے کہا معلوم ہے۔ فرمایا جب تو اپنا آدھا
مال دے دے تو اپنے کسی پر ترجیح نہ دے تو اور وہ برابر ہے۔ ہاں جب تو باقی آدھا سمجھ اے دے دے تب اپنے کو اس پر ترجیح دے

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَيُّوبَ، عَنْ
عَمْرِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عَسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَا وَابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَلْحَةَ فَقَالَ ابْنُ دَاوُدَ مِنْهُ: يَا ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتُخْطِلُ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانِ بَيْنَ
يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ يَمَنِ اللَّهِ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ: وَمَا هُنَّ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: يُحِبُّ الْمَرْءُ

الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيُكْرَهُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يَكْرَهُ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيُنَاصِحُهُ
الْوَلَايَةَ ، فَبَكَى ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَالَ : كَيْفَ يُنَاصِحُهُ الْوَلَايَةَ ؟ قَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ إِذَا كَانَ مِنْهُ
بَيْنَكَ الْمَنْزِلَةُ بَشُهُ هَمَّتْهُ فَفَرَّحْ لِفَرَحِهِ إِنْ هُوَ فَرِحَ وَحَزِنَ لِحُزْنِهِ إِنْ هُوَ حَزِنَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَا
يُفَرِّجُ عَنْهُ فَرَّجْ عَنْهُ وَالْأَدْعَاءُ لَهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : ثَلَاثُ لَكُمْ ، وَثَلَاثُ لَنَا أَنْ تَمَرُّوا
فَضَلْنَا وَأَنْ تَطُورُوا وَاعْبَسْنَا وَأَنْ تَنْتَظِرُوا وَاعْبَسْنَا ، فَمَنْ كَانَ هَكَذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَنْصِي
يُتَوَرَّعُ مِنْهُ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ وَأَمَّا الَّذِينَ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ فَلَوْ أَنَّهُمْ يَرَاهُمْ مِنْ دُونِهِمْ لَمْ يُهَيِّئْ لَهُمُ الْمَيْشُ مِثْلَ
يَرَوْنَ مِنْ فَضْلِهِمْ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ : وَمَالَهُمْ لَا يَرَوْنَ وَهُمْ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ
إِنَّهُمْ مَخْجُوبُونَ بِتَوَرَّعِهِ ، أَمَا بَلَغَكَ الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : إِنْ لَمْ يَخْلُقْ عَنْ
يَمِينِ الْعَرَبِ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَعَنْ يَمِينِ اللَّهِ وَجُوهُهُمْ أَبْيَضُ مِنَ النَّلْجِ وَأَضْوُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُنَاجِبَةِ ^(۱) يَسْأَلُ
الشَّائِلُ مَا هُوَ لَهُ ؟ فَيَقَالَ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَحَابَبُوا فِي جَلَالِ اللَّهِ .

۹۔ عیسیٰ بن منصور سے روایت ہے کہ میں اور ابن ابی یعفور اور عبد اللہ بن طلحہ حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر

تھے اور حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابن ابی یعفور رسول اللہ نے چھ خصلتیں بیان کی ہیں جس میں وہ پائی جاتیں گی وہ خدا کے
سامنے کمال تقرب میں ہوگا ابن ابی یعفور نے کہا۔ وہ کیا ہیں۔ فرمایا مومن اپنے مومن بھائی کے لئے دہی دوست رکھے جو اپنے
عزیز ترین خاندان والوں کے لئے دوست رکھتا ہے اور بندہ مومن کے لئے ناپسند کرے اس امر کو جسے وہ اپنے عزیز ترین خاندان
والوں کے لئے ناپسند کرتا ہے اور فاسق محبت کا اظہار کرے یہ سن کر ابن ابی یعفور رو دیئے اور کہنے لگے یہ کیسے فرمایا اگر
تمہارے اندر یہ تین خصلتیں ہوں گی تو وہ اپنے راز کو ظاہر کرے گا اور خوش ہوگا اس کی خوشی سے جب کہ وہ خوش ہو۔ اور غلگین
ہوگا اس کے غم سے جب کہ وہ رنجیدہ ہوگا اور اگر اس کے پاس کوئی چیز اس کے خوش کرنے کے لئے نہ ہوگی تو وہ خدا سے اس کے
لئے دعا کرے گا پھر حضرت نے فرمایا یہ تین تمہارے لئے ہیں اور دوسری تین ہمارے لئے ہیں پہلی یہ کہ تم ہماری فضیلت کو سہجائو و نہ
یہ کہ تم ہمارے پیچھے چلو، تیسرے یہ کہ انتظار کرو ہماری سلطنت کا جو دنیا کے اختتام پر ہوگا جس میں یہ باتیں پائی جاتیں گی وہ مقرر
بارگاہ ایزدی ہوگا اس کے نور سے اس سے نیچے کے درجہ والے نور حاصل کریں گے جو لوگ مقام قربت ایزدی میں ہوں گے جب ان کو نیچے والے
دیکھیں گے تو ان کو اپنا موجودہ عیش اچھا معلوم نہ ہوگا اور پر والوں کی فضیلت کے مقابل ابن ابی یعفور نے کہا جو جماعت قربت ایزدی
رکھتی ہوگی اسے دیکھا کیوں نہ جاسکے گا فرمایا وہ نور خدا سے ڈھکے ہوئے ہوں گے کیا تم نے رسول اللہ کی وہ حدیث نہیں
سنی کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے عرش کے داہنی جانب جن کے چہرے برن سے زیادہ سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار
ایک پوچھنے والا پوچھے گا یہ کون ہیں جواب دیا جائے گا یہ جلال ایزدی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت
کرنے والے تھے۔

۱۰۔ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ كَيْفَ مِنْ خَلَقْتَ مِنْ إِخْوَانِكَ ؟ قَالَ : فَأَحْسَنَ النَّشَاءِ وَزَكَاةٍ وَأَطْرَافٍ ، فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ عِبَادَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ عَلَى فَقَرَائِهِمْ ؟ فَقَالَ : قَلِيلَةٌ ، قَالَ : وَكَيْفَ مُشَاهَدَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ لِفَقَرَائِهِمْ ؟ قَالَ : قَلِيلَةٌ ، قَالَ : فَكَيْفَ صَلَوةُ أَغْنِيَاءِهِمْ لِفَقَرَائِهِمْ فِي ذَاتِ أَيْدِيهِمْ ؟ فَقَالَ : إِنَّكَ لَتَذْكُرُ أَخْلَاقًا قَلَّ مَا هِيَ فِيهِمْ عِنْدَنَا ، قَالَ : فَقَالَ : فَكَيْفَ تَرْعُهُمْ هَؤُلَاءِ أَنْتَهُمْ شِبَعَةٌ .

۱۰۔ محمد بن عجلان سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے وہاں تمہارے مومن بھائیوں کا۔ اس نے بڑی تعریف کی بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا اور ان کے اوصاف میں بیان کیا کہ حضرت نے پوچھا اغنیاء کا فقر کے پاس پرشش احوال کے لئے آنا کیسا ہے اس نے کہا بہت کم، فرمایا مال داروں کا فقر سے ملنا جتنا کیسا ہے کہا بہت کم، فرمایا اغنیاء کا فقر سے صلہ رحم کیسا ہے اس نے کہا آپ ایسے اخلاق کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی ہمارے یہاں کمی ہے فرمایا پھر تم ان کو شیعہ کیوں گمان کرتے ہو۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّسْرِ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ الشَّبَعَةَ عِنْدَنَا كَثِيرٌ فَقَالَ : [وَأَهْلُ يَعْطِفُ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيرِ ؟ وَهَلْ يَتَجَاوَزُ الْمُحْسِنُ عَنِ الْمُسِيءِ ؟] وَتَوَاسَوْنَ ؟ قُلْتُ : لَا ، فَقَالَ : لَيْسَ هَؤُلَاءِ شَبَعَةُ الشَّبَعَةِ مَنْ يَقْعُلُ هَذَا :

۱۱۔ راوی کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں شیعہ بہت ہیں۔ فرمایا مال دار فقیروں سے ہر باقی کا براؤ کرتے ہیں احسان کرنے والے گدگادوں سے درگزر کرتے ہیں اور ان میں باہمی ہمدردی ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا تو وہ شیعہ نہیں، شیعہ وہ ہے جو ایسا ہو۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : عَظِيمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا يَتَجَهَّمُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا تَنَازَرُوا وَلَا تَخَايِدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ ، كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی عظمت کروان کا وقت قائم رکھو اور ایک دوسرے سے بدکہانتی نہ لے اور نقصان نہ پہنچائے۔ ہمدردی کرے اپنے کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے سپے بند رہو۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيُّجِبِي أَحَدَكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَدْخُلُ يَدَهُ فِي كَبِيهِهِ فَيَأْخُذُ

حَاجَتُهُ فَلَا يَدْفَعُهُ؟ فَقُلْتُ: مَا أَعْرِفُ ذَلِكَ فَبَا، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ: فَلَا شَيْءَ إِذَا، قُلْتُ: قَالَهُ لَكَ إِذَا، فَقَالَ: إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يُعْطُوا أَحْلَامَهُمْ بَعْدَ.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیا تمہارے درمیان ایسا ہے کہ ایک برادر مومن دوسرے مومن کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی حاجت پوری کر لے رہا ہے اور وہ اس کو منع نہیں کرتا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا ایسا تو میں کوئی نہیں دیکھا تو کچھ بھی نہیں۔ میں نے کہا تو ہم سب جہنمی ہو گئے۔ فرمایا میری یہ مراد نہیں بلکہ یہ ہے کہ ابھی ان شیعوں میں اتنی عقل نہیں کہ آداب بیان کھیں

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أُوْرَمَةَ، رَفَعَهُ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ، فَقَالَ: سَبْعُونَ حَقًّا لَا أُخِيرُكَ إِلَّا بِسَبْعَةٍ فَإِنِّي عَلَىكَ مُشْفِقٌ أَحْشَى أَلَّا تَحْتَمِلَ، فَقُلْتُ: بَلَى إِن شَاءَ اللَّهُ، فَقَالَ: لَا تَشْبَعُ وَبِجُوعٍ وَلَا تَكْنَسِي وَتَقْرَى؛ وَتَكُونُ ذَلِيلَةً وَقَبِيصَةً الَّذِي يَلْبِسُهُ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْكَلِمُ بِهِ وَتُجِبُّ لَهُ مَا تُجِبُّ لِنَفْسِكَ وَ إِن كَانَتْ لَكَ جَارِيَةٌ بَعَثْتَهَا تَمْتِدَّ فِرَاشُهُ وَتَسْعَى فِي حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ وَصَلَتْ وَلا يَتَكَ بِوَلَايَتِنَا وَوَلَا يَتَنَا بِوَلَايَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۴۔ راوی کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا برادر مومن کے ستر حق ہیں میں ان میں سے صرف سات بتاؤں گا۔ میں تم پر ہریان ہوں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم تحمل نہ کر سکو، میں نے کہا ہاں اگر اللہ نے چاہا۔ فرمایا تم کھاؤ اگر برادر مومن بھوکا ہو۔ مت پہنؤ اگر وہ تنگ ہو، اس کے رہنما بنو، اس کے رازدار بنو اور جو چیز اپنے لئے پسند کر اس کے لئے بھی پسند کرو اور اس کی زبان گویا بنو، اگر تمہاری کیز ہو تو اس کو بھیجو تاکہ وہ اس کے لئے بستر بچھائے۔ اور اس کی فرزندیں پوری کرنے کی رات دن کوشش کرو اگر ایسا کر گئے تو اپنی محبت ہماری محبت سے محبت خدا کے ساتھ ملا دو گے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْقَمْرَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحُونُهُ، وَيَجُودُ عَلَى الْمُسْلِمِ الْإِحْنَادُ فِي التَّوَاضُّعِ، وَالتَّقَاوُنِ عَلَى التَّعَاطُفِ، وَالْمُؤَاوَسَةِ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ، وَتَعَاطُفُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاجِمِينَ مُفْتَقِينَ لِقَائِهِمْ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهُمْ عَلَى مَا مَضَى عَلَيْهِ مَعَشَرُ الْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے چاہیے کہ اس پر ظلم نہ کرے، اس کو سوا نہ کرے اس کے مال میں خیانت نہ کرے اور مسلمانوں کو سزا دے اسے کہ آپس میں اتحاد رکھیں اور لطف و ہرمانی میں تعاون کریں اور اہل حاجت

کے ساتھ ہمدردی کریں اور ایک دوسرے پر بہرمان رہیں تاکہ تم ویسے ہی بن جاؤ۔ جیسا خدا نے حکم دیا ہے "آپس میں رحم کرنے والے" اور مومن کے سفر میں ہونے کی حالت میں ہمدردی اور غمگساری اس طرح کرنا جیسی عہد رسول اللہ میں تھی۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَنْ يَعْلِمَ إِخْوَانَهُ ، وَحَقٌّ عَلَى إِخْوَانِهِ إِذَا قَدِمَ أَنْ يَأْتُوهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے مسلمان کا فرض ہے کہ جب سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو آگاہ کرے اور بھائیوں کا فرض ہے کہ جب وہ آئے تو اس سے ملنے آئیں۔

دو سو چارواں باب تراحم وتعاطف

((بَابُ التَّرَاحُمِ وَالتَّعَاطُفِ)) ۲۰۴

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ شُعَيْبِ الْمَقْرُوفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا إِخْوَةً بَرَّةً ، مُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ ، مُتَوَاصِلِينَ ، مُتَرَاحِمِينَ ، تَزَادُوا وَتَلَاقُوا وَتَدَاكُرُوا أَمْرًا وَأَخْبَرًا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ انھوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور آپس میں نیک بھائی بنو اور قرینہ الی اللہ دوسرے سے محبت کرو دھندہ رحم کرو اگر دوسرے سے ملاقات کرو اور ہمارے حالات کو ایک دوسرے سے بیان کرو اور ہمارے ذکر کو دوست رکھو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ كَلْبِ الصَّنَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : تَوَاصَلُوا وَتَبَارَّأُوا وَتَرَاحَمُوا وَكُونُوا إِخْوَةً بَرَّةً كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے باہم صلہ رحم کرو، نیک کر دو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور نیکی پسند بھائی بنو جیسا

کہ فدائے تم کو حکم دیا ہے۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : تَوَاصَلُوا وَتَبَارَكُوا وَتَرَاحَمُوا وَتَعَاطَفُوا .

۳- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا صلہ رحم کرو، نیکی کرو ایک دوسرے پر رحم کرو اور آپس میں ہمدردی کا برتاؤ کرو۔

۴ - عَنْهُ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِحْتِمَادُ فِي التَّوَاصِلِ ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّعَاطُفِ ، وَالْمُؤَاَسَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ ، وَتَعَاطُفُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَرَحْمَةً بَيْنَهُمْ» مُتَرَاجِمِينَ ، مُغْتَمِبِينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَا مَضَى عَلَيْهِمْ مَعَشَرًا لَا نَصَارَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

۴- ہم فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان پر فرض ہے صلہ رحم کرنا، مہربانی اور ہمدردی میں تعاون صحابیان حاجت سے اور آپس میں ایک دوسرے سے ہمدردی تاکہ تم ایسے ہی ہو جاؤ جیسا اللہ نے حکم دیا ہے آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا برتاؤ کرنے والے ہیں ہمدردی کرنے والے اور محبت سفر اس کے عیال سے غمخواری کرنے والے ہیں عہد رسول میں جس طرح انصار کا برتاؤ آپس میں تھا ویسا ہی برتاؤ رکھو۔

دوسو پانچواں باب

زیارت اخوان

(بَابُ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ) ۲۰۵

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ [عَلِيِّ بْنِ قُضَّالٍ] ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ لِلَّهِ لَا لِبَعْرِهِ الْيَمَاسَ مَوْعِدَ اللَّهِ وَتَنَجَّرَ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَكَلَّ اللَّهُ بِسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ لَا يَطْبُتْ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص خوشنودی خدا کے لئے اور وعدہ گاہے خدا کی تلاش کے لئے از سر پیش خدا جو اجر ہے اس کے پانے کے لئے زیارت مومنین کرے تو خدا اس پر ستر ہزار فرشتے معین کرے کہ وہ جہنم میں آگاہ ہو۔ تم

خوش رہو اور جنت تم سے خوش رہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ حَبِئْمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَوْدَعَهُ فَقَالَ: يَا حَبِئْمَةُ أَبْلِغْ مَنْ تَرَى مِنْ مَوَالِينَا السَّلَامَ وَأَوْصِهِمْ بِتَقْوَى اللَّهِ الْعَظِيمِ وَأَنْ يَعُوذَ غَيْرُهُمْ عَلَى فَقْرِهِمْ وَقَوِيَّتِهِمْ عَلَى ضَعْفِهِمْ وَأَنْ يَشْهَدَ حَبِئْمَةُ حَبِئْمَةَ مَيْتِنَهُمْ وَأَنْ يَتْلَقُوا فِي بُيُوتِهِمْ فَإِنْ لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَيًّا لَا مَرْنَا، رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَحَبَّا أَمَرْنَا، يَا حَبِئْمَةُ أَبْلِغْ مَوَالِينَا أَنَا لَا نُنْفِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَشْهَدُ لَنْ يَنَالُوا وَلَا يَنَالَنَا إِلَّا بِالْوَرَعِ وَإِنْ أَشَدَّ النَّاسُ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلَانِمْ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

۲۔ خیمہ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے آیا آپ نے فرمایا اے خیمہ ہمارے دوستوں کو ہمارا سلام پہنچا دینا اور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرنا اور کہنا کہ مالدار فقیروں کی عیادت کیا کریں اور قوی ضعیفوں کی اور ان کے جنازہ میں موجود رہا کریں اور اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملے رہا کریں۔ یہ ملنا جلتا مٹا امر امانت کے لئے زندگی ہے اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھے۔ اے خیمہ! ہمارے دوستوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم ان سے دفع نہیں کرتے کسی عذاب کو جو اللہ کی طرف سے ہو مگر عمل سے یعنی صرت آوار امانت کا نہیں جب تک عمل صالح نہ ہو اور وہ ہماری ولایت و محبت کو پرہیزگاری کے بغیر نہیں پاسکتے۔ روز قیامت سب سے زیادہ حیرت میں وہ ہو گا جو صل کی تعریف کرے اور پھر عملاً دوسرے وقت اس کی مخالفت کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْبَلْخَارِيِّ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَدَّثَنِي جَبْرِئِيلُ عليه السلام: أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَلَكًا، فَأَقْبَلَ ذَلِكَ الْمَلَكُ يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ إِلَى بَابِ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَسْتَاذِنُ عَلَى رَبِّ الدَّارِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: مَا حَاجَتُكَ إِلَى رَبِّ هَذِهِ الدَّارِ؟ قَالَ: أَخْ لِي مُسْلِمٌ ذَرَفَتْ فِيهِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا ذَاكَ؟ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِي إِلَّا ذَاكَ، فَقَالَ: إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَهُوَ يَقْرُؤُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: وَجَبَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ الْمَلَكُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَيْتَامُ مُسْلِمٍ زَارَ مُسْلِمًا فَلَيْسَ بِإِيَّاهُ زَارٌ، إِيَّاهُ زَارَ وَتَوَابَهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو زمین پر اتارا وہ چلتا پھرتا ایک در پر پہنچا۔ جہاں ایک شخص کھڑا ہوا گھروالے سے داخلہ کی اجازت چاہتا ہے فرشتہ نے کہا اس گھر والے

سے تمہاری کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا یہ میرا مسلمان بھائی ہے۔ میں خوشنودی کے لئے اس کی زیارت کو آیا ہوں۔ فرشتے نے کہا بس یہی چیز تجھے لائی ہے اس نے کہا ہاں۔ فرشتہ نے کہا۔ میں اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں۔ وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے جنت کو تجھ پر واجب کیا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے جو مسلمان، مسلمان کی زیارت کرے گا اس نے گویا میری زیارت کی۔ اور اس کا ثواب میرے اوپر جنت کا دینا ہے۔

۴۔ عَنْ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْحَصَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِيَّايَ زَرْتُمْ وَتَوَابَكَ عَلَيَّ ؛ وَلَسْتُ أَرْضَى لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی، خدا کہتا ہے تو نے میری زیارت کی تیرا ثواب میرے اوپر ہے اور میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گا

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي جَانِبِ الْمَيِّتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ فَهُوَ زَوْرُهُ ؛ وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكْرِمَ زَوْرَهُ

۵۔ راوی کہتا ہے۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے بعد مسافرت کے بعد داخل شہر یا خارج شہر میں محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی تو وہ خدا کے زائرین میں سے ہے اور خدا کے لئے سزاوار یہ ہے کہ وہ اپنے زائرین کا اکرام کرے۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : أَنْتَ ضَيْفِي وَزَائِرِي ، عَلَيَّ قَوْلُكَ وَقَدْ أُوجِبْتُ لَكَ الْجَنَّةَ بِحَبْلِكَ إِيَّاهُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جا کر تو خدا فرماتا ہے تو میرا بھائی اور زائر ہے تیری بھائی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

يَقُولُ: مَنْ رَأَى أَخَاهُ فِي اللَّهِ فِي مَرَضٍ أَوْ صِحَّةٍ، لَا يَأْتِيهِ خِدَاعًا وَلَا اسْتِثْنَاءً، وَكَأَنَّ اللَّهَ يُهِ سَبْعِينَ أَلْفَ
مَلَكٍ يُنَادُونَ فِي قَفَاهُ أَنْ: طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ فَأَنْتُمْ رَوَّاءُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ وَفَدَّالَرَّ حَمْنٍ حَتَّى يَأْتِي
مَنْزِلُهُ، فَقَالَ لَهُ يَسِيرُ: جِئْتُ وَإِذَاكَ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ بَعِيدًا، قَالَ: نَعَمْ يَا سِيرُ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ
مُسِيرًا سَقَى، فَإِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ وَالْمَلَائِكَةُ كَثِيرَةٌ، يُشْتَبِهُونَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ.

۷۔ ابو نعیم سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی
مرض میں یا صحت میں اور مکر فرمایا نہ کیا اور بدلہ نہ چاہا تو خدا اس پر ہزار فرشتے اس کے لئے مقرر کر تلپہ کہ اس کے پس پشت
بجھے ہیں تو خوش رہو اور جنت تھ سے خوش رہو تم اللہ کے نام نہ ہو اور تم خدا کے ہماں ہو یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں واپس
آئے۔ یسیر نے کہا چاہے اس کا گھر کتنی ہی دور ہو فرمایا ہاں اگرچہ اس کا گھر ایک سال کی مسافت پر ہو، اللہ جو ادب ہے اور اس
کے ملائکہ کثرت سے ہیں وہ اس کے پیچھے چلتے ہیں جب تک وہ گھر میں داخل ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ [ابْنِ] السَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ رَأَى أَخَاهُ فِي اللَّهِ وَهُوَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِخَطَرٍ بَيْنَ قُبَابِيٍّ مِنْ نُورٍ وَلَا يَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلَّا أَضَاءَ
لَهُ حَتَّى يَقْدِرَ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: مَرْحَبًا! وَإِذَا قَالَ: مَرْحَبًا أَجَزَّ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْعَطِيشَةَ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی۔ وہ روز قیامت
نور کے پردوں میں چلتا ہوا آئے گا اور جب سراجِ جلال الہی کے سامنے آئے گا تو اللہ اس سے کہے گا: مَرْحَبًا اور جب مَرْحَبًا
کہے گا تو اللہ عزوجل اپنی بخشش عظیم کو اس کے لئے جاری کرے گا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ
النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ ذَا بَرٍّ أَخَاهُ اللَّهُ لَا يَفْصِرُهُ، الْيَمَاسُ وَجْهَ اللَّهِ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدَهُ،
وَكَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ مِنْ خَلْفِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ: أَلَا طِبْتَ وَ
طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بندہ مسلم جب اپنے بھائی کی زیارت کو صرف خوشنودی خدا کے لئے نکلتا

ہے اور کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر واپس ہو اس سے کہتے رہیں کہ تو خوش اور جنت تجھ سے خوش۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ] عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا زَالَ مُسْلِمٌ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي اللَّهِ وَفِيهِ إِلَّا نَادَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَيُّهَا الزَّائِرُ طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مسلمان اپنے بھائی کی زیارت کو محض خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو ندادیتا ہے تو خوش اور تجھ سے جنت خوش رہے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةً لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ : رَجُلٌ حَكَمَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْحَقِّ ، وَرَجُلٌ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللَّهِ ، وَرَجُلٌ آتَرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللَّهِ .

۱۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ایسی ہے کہ اس میں تین ہی قسم کے لوگ داخل ہوں گے ایک وہ جس نے اپنے نفس پر حق کے ساتھ حکم کیا ہو گا دوسرے وہ جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی ہو تیسرے وہ جس نے اپنے مومن بھائی کو محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے اوپر ترجیح دی ہو گی۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَمْعِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُخْرِجُ إِلَى أَخِيهِ بِرُؤْهِ فَيُؤَكِّدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكًا فَيَضَعُ جَنَاحًا فِي الْأَرْضِ وَجَنَاحًا فِي السَّمَاءِ يُظِلُّهُ ، فَإِذَا دَخَلَ إِلَى مَنْزِلِهِ نَادَى الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعْظَمُ لِحَقِّي الْمُنِيعُ لِأَنَارِ نَيْبِي ، حَقٌّ عَلَيْكَ إِعْظَامُكَ ، سَلَنِي آعْظَمَكَ ، أَدْعُنِي أَجْزَلَكَ ، أَسْكُتُ أَتَيْدُكَ ، فَإِذَا انصَرَفَ شَيْعَةُ الْمَلِكِ يُظِلُّهُ بِجَنَاحِهِ حَتَّى يَدْخُلَ إِلَى مَنْزِلِهِ ، ثُمَّ يُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعْظَمُ لِحَقِّي حَقٌّ عَلَيْكَ إِكْرَامُكَ قَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ جَنَّتِي وَشَفَعْتُكَ فِي عِيَادِي .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب بندہ مومن ارادہ کرتا ہے کہ اپنے بھائی کی زیارت کرے تو خدا اس

ہر ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے وہ اپنا ایک بازو زمین پر رکھتا ہے اور دوسرا آسمان پر اور جب تک وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے اس پر سایہ کئے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ندا کرتا ہے اسے میرے بندے! میرے حق کی عظمت کرنے والے میرے نبی کے آثار کا اتباع کرنے والے تیری بزرگی قائم رکھنا میرا حق ہے تو مجھ سے سوال کریں تجھے دوں گا، تو مجھ سے دعا کریں قبول کروں گا اگر تو چاہے گا تو میں ابتدا کروں گا۔ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو فرشتہ سایہ اپنے پروں پر کرتا ہوا اپنے چلتا ہے خدا کے تعالیٰ اس سے کہتا ہے کہ اسے میرے حق کی عظمت کرنے والے تیرا اکرام مجھ پر لازم ہے میں نے اپنی جنت کو تجھ پر واجب کیا اور اپنے بندوں کے لئے تیری شفاعت کو قبول کیا۔

۱۳۔ صالح بن عقیقہ، عن عقیقہ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لزيادة المؤمنين في الله خير من عتق عشرين قبا مؤمنين، ومن اعتق رقبة مؤمنة وفي كل عتو عتوامين الشارح حتى أن الفرج يقي الفرج.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خوشنودی خدا کے لئے کسی مومن کی زیادت کرنا بہتر ہے دس غلام آزاد کرنے سے جو ایک مومن غلام آزاد کرے گا تو اس کا ایک ایک عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آتش جہنم سے نجات دے گا یہاں تک کہ شرمگاہ تک کو پہنچائے گا۔

۱۴۔ صالح بن عقیقہ، عن صفوان الجمال، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أئمتنا ثلاث مؤمنين اجتمعوا عندنا لهم، يأمنون بوائده ولا يخافون غوائله ويرجون ما عنده، إن دعوا الله أجابهم وإن سألوا أعطاهم وإن استزادوا زادهم وإن سكتوا ابتدأهم.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر تین ایسے مومن اپنے بھائی کے پاس جمع ہوں جو اس کے ہلاک کرنے والے جاہلانہ فتوؤں سے بے خوف ہوں اور اس کی فریب کاری سے بے خوف ہوں اور جو اس کے پاس ہو اس کے ملنے کی امید رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور جو وہ مانگتے ہیں ان کو عطا کرتا ہے اگر زیادتی چاہیں تو زیادہ کرتا اور اگر مانگتے سے چپ رہیں تو اپنی طرف سے دیتا ہے۔

۱۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبي أيوب قال: سمعت أبا حمزة يقول: سمعت العبد صالح عليه السلام يقول: من ذار أخاه المؤمن لله لا يفرقه، يطلب به ثواب الله وتجر ما وعد الله عز وجل وكل الله عز وجل به سبعين ألف ملك، من حين يخرج من منزله حتى يعود إليه، ينادونه: ألا طبت وطابت لك الجنة، تبوأت من الجنة منزلاً.

۱۵۔ ابوایوب نے بیان کیا کہ میں نے ابو حمزہ کو کہتے سنا۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے کہ میں نے برادر موسیٰ کی زیارت بغیر کسی غرض کے محض خوشنودی فدائے لئے کی تو خدا اس پر ستر فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جب سے وہ گھر سے نکلے اور جب تک وہ گھر واپس ملے یہ کہتے رہیں خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے اس کے لئے جنت میں رہنے کے لئے ایک گھر مخصوص کیا جاتا ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لِقَاءُ الْإِخْوَانِ مَقَامٌ جَسِيمٌ وَإِنْ قَلَّوْا .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے بھائیوں کی ملاقات اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو بہت بڑا اجر رکھتی ہے۔

دوسو چھ واں باب مضافی

(بَابُ الْمُصَافَحَةِ) ۲۰۶

۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ زَكْرِيَّا ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : كُنْتُ زَمِيلَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ كُنْتُ أَبْدَأُ بِالرُّكُوبِ ثُمَّ يَرْكَبُ هُوَ ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا سَلَّمَ وَ سَأَلَ مُسَافِلَةَ رَجُلٍ لِأَعَدَّ لَهُ بِصَاحِبِهِ وَ صَافِحَ ، قَالَ : وَ كَانَ إِذَا نَزَلَ نَزَلَ قَبْلِي فَإِذَا اسْتَوَيْتُ أَنَا وَ هُوَ عَلَى الْأَرْضِ سَلَّمَ وَ سَأَلَ مُسَافِلَةَ مَنْ لَأَعَدَّ لَهُ بِصَاحِبِهِ ، فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَفْعَلُ عَيْشًا مَا يَقْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ قَلَّ مَرَّةً فَكَثِيرٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ مَعَافِي الْمُصَافَحَةِ ؟ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَلْتَقِيَانِ ، فَيُصَافِحُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَلَا تَزَالُ الدُّنُوبُ تَنْتَحِلُ عَنْهُمَا كَمَا يَنْتَحِلُ الْوَتَقُ عَنْ الشَّجَرِ ، وَ اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتَّى يَقْتَرِفَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم کجاوہ تھا اور ہر جگہ میں پہلے سوار ہوتا تھا اور حضرت بعد میں جب ہم ٹھیک ہو بیٹھے تو حضرت سلام کرتے اور اس طرح احوال پرسی کرتے جیسے اس شخص سے جو عرصہ سے نہ ملا ہو اور پھر مضافی

کرتے اور پھر مصافحہ کرتے جب منزل پر اترنے کا وقت آتا تو مجھ پہلے اترتے اور جب ہم زمین پر بیٹھ جاتے تو سلام کرتے اور اسی طرح احوال پرسی کرتے جیسے مدت کے بعد ملنے والے سے کی جاتی ہے۔ میں کہا یا بن رسول اللہ! آپ وہ عمل کر رہے ہیں جو ہمارا شہر واسے نہیں کرتے، ایک بار ہو تو خیر یہ تو بار بار ہے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ مصافحہ کا کیا فائدہ ہے۔ جب مومنین ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح بھڑھڑاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت کے پتے۔ اللہ ان دونوں کی برکت و رحمت دیکھتا ہے۔ جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَا وَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا قَبْلَةً هُمَا حُبَّانٌ لِمَا حَبِيهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کا راست رحمت ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ ان کے درمیان محبت کو بڑھاتا ہے۔

۳۔ ابْنُ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ السَّمِيدِجِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَا فَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمَا قَبْلَةً وَأَقْبَلَ يُوَحِّدُهُمَا عَلَى أَشَدِّ حُبٍّ لِمَا حَبِيهِ . فَإِذَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُوَحِّدُهُ عَلَيْهِمَا تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ سے ان کے درمیان بہت زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے اور جب اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت سے پتے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَا فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا يُوَحِّدُهُمَا وَتَسَاقَطَتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَسَاقَطُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ؑ فِي شَوْقٍ مَحْمُولٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَنَزَلَ

فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَعَادَ قَالَ : هَاتِ يَدَكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَنَاولْنِي يَدِي فَقَمَرَهَا حَتَّى وَجَدْتُ الْأَذَى فِي أَصَابِعِي ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ قِصَاصَهُ وَشَبَكَ أَصَابِعَهُ فِي أَصَابِعِهِ إِلَّا تَنَاسَرَتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَنَاسَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي .

۵۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک محل میں مدینہ سے مکہ تک سفر کیا حضرت ایک منزل پر اتارے جب ضروریات سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آکر فرمایا۔ اپنا ہاتھ لاؤ۔ میں نے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت نے اسے اتنا دبا یا کہ میری انگلیوں میں درد ہونے لگا پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ! جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے اور اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں داخل کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے فصل خزاں میں درخت کے پتے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ ، عَنْ مَالِكِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا مَالِكُ أَنْتُمْ شَبَعْتُمَا الْأَتْرَى أَنْتَ تَقْرُطُ فِي أَمْرِنَا ، إِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ فَكَيْفَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ كَذَلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَتِنَا كَذَلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى الْمُؤْمِنَ قِصَاصَهُ ، فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْنِهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَنَاسَرُ عَنْ وَجُوهِهِمَا كَمَا يَتَنَاسَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ ، حَتَّى يَقْتَرِفَا ، فَكَيْفَ يَقْدِرُ عَلَى صِفَةٍ مِنْ هُوَ كَذَلِكَ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے مالک تم ہمارے شیعہ ہو کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا تم نے کوتاہی کی ہے ہمارے امر امانت میں جس طرح کوئی خدا کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اسی طرح ہماری صفت بیان کرنے پر بھی قدرت نہیں رکھتا اور اسی طرح مومن کی صفت کے بیان کرنے پر بھی قادر نہیں۔ مومن جب مومن سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا اور ان دونوں کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے جب تک وہ جدا نہیں ہوتے پس جو ایسا ہو۔ اس کی صفت بیان کرنے پر کسے قدرت ہوگی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَطَطْنَا الرَّحْلَ ، ثُمَّ مَشَى قَلِيلًا ، ثُمَّ جَاءَ فَأَخَذَ يَدِي فَقَمَرَهَا عَمْرَةً شَدِيدَةً ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوْ مَا كُنْتَ مَعَكَ فِي الْمَحِيلِ ؟ فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا جَالَ جَوْلَةً ثُمَّ أَخَذَ يَبْدَأُ حِبَّهُ نَظَرَ اللَّهِ إِلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ فَلَمْ يَزَلْ مُقِيلًا عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَيَقُولُ لِلذُّنُوبِ : تَخَاتُ عَنْهُمَا ، فَتَتَخَاتُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فَتَقْتَرِفُ قَانِ وَمَا عَلَيْهِمَا مِنْ ذَنْبٍ .

۷۔ ابو حمزہ نے کہا کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہا تھا جب ہم سواری سے اترے تو حضرت کچھ دور چلے پھر میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبا دیا۔ میں نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ مکمل میں نہ تھا فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جب مومن تنہا کسی حرکت کر کے اپنے بھائی سے مصافحہ کر لے تو خدا ان دونوں کو بہ نظر رحمت دیکھتا ہے اور کہتا ہے ان دونوں کے گناہ معاف ہوئے۔ اے ابو حمزہ ان کے گناہ اس طرح گرجاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا ہوں۔ ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ الْمَصَافَحَةِ ، فَقَالَ : دَوْرُ نَخْلَةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ استحباب مصافحہ کتنی دوری کے بعد ہے فرمایا بقدر ایک درخت خرمائی مثالی کے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَفَرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِينَ إِذَا تَوَارَى أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ بِشَجَرَةٍ أَوْ النَّقْبِ أَنْ يَتَصَافَحَا .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومنین کو چاہیے کہ جب ایک سرے سے بقدر ایک درخت کے الگ ہوں تو پھر دونوں مصافحہ کریں۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ بَقِيعِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَلْيَصَافَحْهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَ بِذَلِكَ الْمَلَائِكَةَ فَاسْتَعُوا سُنْعَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہیے سلام کرے اور مصافحہ کرے خدا نے اس مصافحہ سے ملائکہ کو مکرم بنایا ہے پس تم بھی وہ کرو جو ملائکہ کرتے ہیں۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا التَّقَيْنُمْ فَلَتَقُوا بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصَافُحِ

وَإِذَا تَعَرَّ قَوْمٌ فَتَعَرَّ قَوْمًا بِالْإِسْتِغْفَارِ

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جب تم ایک دوسرے سے طو تو سلام اور مصافحہ

کرو اور جدا ہونے وقت استغفار۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ زَيْنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا عَزَّوَامَعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبْسَكَانَ كَثِيرَ الشَّجَرِ ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى الْغَنَاءِ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَصَافَحُوا .

۱۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مسلمان غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ جلتے اور ایسے جگہ سے گزر ہوتا جہاں گھنے درخت ہوتے پھر صحرا میں نکلتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تو مصافحہ کرتے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهَلَالِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَافَحَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَإِنَّهُ يَلْزَمُ التَّصَافُحَ أَكْثَرَ أَجْرَائِمِ الَّذِي يَدْعُ ، أَلَا وَإِنَّ الذُّنُوبَ لَتَنَحَّاتٌ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى ذَنْبٌ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مصافحہ کرتا ہے اپنے ساتھی سے پس جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رہے اس کا مرتبہ اس سے زیادہ ہے جو مصافحہ ختم کرے۔ ان دونوں کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں کہ پھر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، فَنَظَرُ إِلَيَّ بِوَجْهِ طَائِبٍ فَقُلْتُ : مَا الَّذِي غَبَّرَكَ لِي ؟ قَالَ : الَّذِي غَبَّرَكَ لِإِخْوَانِكَ ، بَلَّغَنِي يَا إِسْحَاقُ أَنَّكَ أَقْسَدْتَ بِيَابِكَ بَوَابًا ، يَرُدُّ عَنْكَ فَقْرًا الشِّمَّةَ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي خِفْتُ الشُّرَّةَ ، فَقَالَ : أَفَلَا خِفْتَ الْبِلْيَةَ ، أَوْ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا اتَّعَبُوا فَتَصَافَحُوا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمَةَ عَلَيْهِمَا فَكَانَتْ تَسْعُهُ وَ تَسْعُونَ لِأَشَدِّ هُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا تَوَافَقَا غَمَّرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ فَإِذَا قَعَدَا يَتَحَدَّثَانِ قَالَ الْحَفْظَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ : اعْتَزِلُوا إِنَّا قُلَّمَلْ لِهَامِيسٍ أَوْ قَدْ سَرَّاهُ عَلَيْهِمَا ، فَقُلْتُ : أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : هُمَا يَلْقِظُ مِنْ قَوْلِ الْإِلَهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ؟ فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ إِنْ كَانَتِ الْحَفْظَةُ لَا تَسْمَعُ فَإِنَّ غَالِمَ الْبَرِّ يَسْمَعُ وَيَرَى .

۱۴۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا حضرت نے میری طرف غصہ سے دیکھا میں نے کہا اس امر نے آپ کو مجھ سے ناراض کیا جس چیز نے تجھ کو میرے بھائیوں سے ناخوش کیا۔ اے اسحاق مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے دودانہ پر دربان بٹھایا ہے تاکہ وہ نقرہ شیعہ کو تجھ تک پہنچنے سے روکے۔ میں نے کہا کہ میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ ان کی آمد و رفت سے میری شیعیت کی شہرت نہ ہو۔ فرمایا تو نے فلاحات کی مصیبت کا خیال نہ کیا کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ جب دوسروں میں مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت ان دونوں پر نازل ہوتی ہے اور سو میں سے ننانوے حصے محبت کے ان دونوں کو مل جاتے ہیں جب وہ دونوں خلوص برتتے ہیں تو خدا کی رحمت ان کو گھیر لیتی ہے اور جب وہ باتیں کرتے ہیں تو ان کے محافظ فرشتے آپس میں کہتے ہیں ان سے الگ ہو جاؤ، شاید کوئی راز کی بات ہو اور اللہ نے ان کے لئے چھپانا چاہا ہو۔ میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کوئی لفظ نہیں بولتے مگر یہ کہ ان کے پاس ایک سوت نکپان ہوتا ہے فرمایا۔ اے اسحاق اسے فرشتے نہ سین تو بھی راز کا جاننے والا تو سننا اور دیکھنا ہے مراد یہ ہے کہ رقیب عقیدہ (گنہگار) ہے وہی ہر بات کو سننا اور دیکھنا ہے۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَيُّمَنَ بْنِ مُحَرَّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا صَافَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا قَطُّ فَفَزَعَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ کبھی نہ ہٹاتے جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ ہٹاتا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَيْمٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «وَمَا قَدَّرُوا اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ» فَلَا يُوصَفُ بِقَدْرٍ إِلَّا كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذَلِكَ ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ عَبْدٌ اخْتَجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعٍ وَحَمَلَ طَاعَتَهُ فِي الْأَرْضِ كَطَاعَتِهِ [فِي السَّمَاءِ] فَقَالَ : «وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَمَنْ أَطَاعَ هَذَا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي وَفَوَّضَ إِلَيْهِ ، وَإِنَّا لَا نُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ قَوْمُ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَهُوَ الشُّكُّ وَالْمُؤْمِنُونَ لَا يُوصَفُونَ وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَأَخَاءُ فَيَصَافِحُهُ فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالْذُّنُوبُ تَنْتَحِثُ عَنْ وُجُوهِمَا كَمَا يَنْتَحِثُ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ .

۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم کا وصف کا حقہ بیان نہیں کیا جاسکتا اور کیوں کر بیان کیا جاسکتا دراصل ایک وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے یہودیوں نے نہیں تعظیم کی اللہ کی، جو حق تعظیم کرنے کا ہے پس جو کچھ وصف اس کا

بیان کیا جائے گا وہ اس سے عظیم تر ہوگا اسی طرح نبی کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور کیسے بیان کیا جاسکتا ہے اس بندے کا وصف جس کے لئے خدا نے سات آسمانوں کے پردے اٹھا دیئے ہوں اور زمین پر جس کی اطاعت مثل اپنی اطاعت کے قرار دی ہو اور فرمایا ہو۔ رسولؐ جو تمہیں دے دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور اپنے معاملات ان کے سپرد کر دیئے اور ہمارا وصف بھی بیان میں نہیں آسکتا اور کیسے آئے۔ خدا نے ہم کو جس سے دور رکھا ہے اور جس سے شک ہے اور مومن کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ جب مومن، مومن سے معاشرہ کرتا ہے تو خدا نظر رحمت سے ان کو دیکھتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گرجاتے ہیں جیسے درختوں کے پتے۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّعْمَانِ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا التَقَى الْمُؤْمِنَانِ فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللَّهُ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا وَتَنَحَّاتِ الدُّنُوبُ عَنْ وُجُوهِمَا حَتَّى يَقْتَرِفَا .

۱۷۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف توجہ کر لیتا ہے اور ان دونوں کے گناہ محو ہو جاتے ہیں جب تک وہ جدا نہیں ہوں۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوَلَبِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ تَصَافَحُوا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مصافحہ کر دو کہ وہ دل سے حسد اور کینہ کو دور کر دیتا ہے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ حَدِيثَهُ، فَقَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَكَفَّتْ حَدِيثَهُ يَدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا حُذَيْفَةُ بَسَطْتُ يَدِي إِلَيْكَ فَكَفَفْتَ يَدَكَ عَنِّي؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بِيَدِكَ الرَّغْبَةُ وَلَكِنِّي كُنْتُ جُبًا فَلَمْ أُجِبْ أَنْ تَمَسَّ يَدِي يَدَكَ وَأَنَا جُبٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ إِذَا التَقُوا فَتَصَافَحَا حَتَّى دُنُوهُمَا كَمَا يَتَخَاتَى دَرَقُ الشَّجَرِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حذیفہؓ نے رسول اللہ سے ملاقات کی تو آپ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا انھوں نے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضرت نے فرمایا۔ اسے حذیفہ میں نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ تم نے اپنے ہاتھ کو

مجھ کو روکے رکھا۔ حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ سے مصافحہ کرنے کی رغبت تمام دنیا کو ہے۔ لیکن میں جُنُب ہوں میں نے پسند نہ کیا کہ بحالت جنابت میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ کو مس کرے۔ حضرت نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عُثْمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْدُرُ أَحَدٌ قَدْرَهُ وَكَذَلِكَ لَا يَقْدُرُ قَدْرَ نَبِيِّهِ وَكَذَلِكَ لَا يَقْدُرُ قَدْرُ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّهُ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَيَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَنْتَحِثُ عَنْ وُجُوهِِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا ، كَمَا تَنْتَحِثُ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی قدرت و مرتبہ کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح نبی کے مرتبہ کا، اسی طرح مومن کے مرتبہ کا کیوں کہ جب وہ اپنے بھائی سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ بے نظر رحمت ان کی طرف دیکھتا ہے اور جب تک وہ جدا ہوں گناہ ان سے اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : مُصَافِحَةُ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ مُصَافِحَةِ الْمَلَائِكَةِ .

۲۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن سے مصافحہ کرنا بہتر ہے یہ نسبت ملائکہ سے مصافحہ کرنے سے۔

دوسوسات وال باب

معالفة

۲۰۷ (بابُ الْمُعَانَقَةِ)

۱۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيعَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الْجَعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام قَالَا : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ خَرَجَ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ غَارِفًا بِحَقِّهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ حَسَنَةٍ وَمُحِبَّتٍ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَرَفِيعَتْ لَهُ دَرَجَةٌ وَإِذَا طَرَقَ الْبَابَ

فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَإِذَا التَّقِيَاوَتَصَافَحَا وَتَعَانَقَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ، ثُمَّ بَاهَى بِهِمَا الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي تَرَادَوْا وَتَحَابَّفَا فِيَّ، حَقٌّ عَلَيَّ أَلَّا أُعَذِّبَهُمَا بِالشَّارِبِ بَعْدَ هَذَا الْمَوْقِفِ فَإِذَا انْتَصَرَفَ شَيْعَةُ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ نَفْسِهِ وَخَطَاهُ وَكَلَامِهِ، يَحْفَظُونَهُ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَبَوَاقِي الْآخِرَةِ إِلَى مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ قَابِلٍ فَإِنْ مَاتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا أُعْغِي مِنَ الْحِسَابِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْزُورُ يَعْرِفُ مِنْ حَقِّ الرَّائِرِ مَا عَرَفَهُ الرَّائِرُ مِنْ حَقِّ الْمَرْزُورِ كَانَ لَهُ وَمِثْلُ آخِرِهِ

اس فرمایا حضرت امام محمد باقر اور جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی زیارت کو نکلتا ہے اس کا حق پہچان کر تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک حسد لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ دق الباب کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب دروازوں ملتے اور معانقہ کرتے ہیں تو خدا ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر مباہات کرتا ہوا ملائکہ سے کہتا ہے: دیکھو میرے دونوں بندوں کو یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور آپس میں محبت کرنے میں میری خوشنودی کے لئے میرے لئے سزاوار ہے کہ آتش دوزخ سے عذاب زدوں، جب وہ مومن ملاقات کر کے پستلے تو ملائکہ بعد اس کے نفس کے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے کلام کو دنیا و آخرت کی معیتوں سے بچاتے ہیں اس رات یا اگلی رات تک، اگر وہ ان دوراتوں کے درمیان مرجعاً ملے تو اسے حساب سے معاف کر دیا جاتا ہے اگر زیارت کیا ہو یا پہچانتا ہے۔ حتی زائر کو اتنا ہی جتنا زیارت کرنے والا اس کے حق کو پہچانتا ہے تو اس کے لئے بھی زائر کا ساق

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَعْوَانَ بْنِ تَحِيٍّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا اعْتَصَمُوا عَمْرُؤَهُمَا الرَّحْمَةَ، فَإِذَا التَّرَمَّا لِأَيُّ بِذَانِ بِذَلِكَ الْوَجْهَ اللَّهِ وَلَا يُرِيدَانِ غَرَضًا مِنْ آغْرَاضِ الدُّنْيَا قَابِلِ لَهَا: مَقْفُورًا لَكُمَا فَاسْتَأْنَفَا، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْمُسَاءِ لَهَا قَالَتْ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ: تَنَحَّوْا عَنْهُمَا فَإِنَّ لَهَا مِرًّا أَوْ قَدَسَتْ لَهَا عَلَيْهِمَا. قَالَ إِسْحَاقُ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَا يَكْتَسِبُ عَلَيْهِمَا لَفْظُهُمَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ قَالَ: فَتَنَسَّسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصُّعْدَاءَ ثُمَّ بَكَى حَتَّى اخْضَلَّتْ دُمُوعُهُ لِحَيْتَهُ وَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّمَا أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ تَعْمَلَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَاوُ اجْتَلَالَهُمَا وَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ لَا تَكْتَسِبُ لَفْظُهُمَا وَلَا تَعْرِفُ كَلَامَهُمَا فَإِنَّهُ يَعْرِفُهُ وَيَحْفَظُهُ عَلَيْهِمَا غَالِمُ التَّيَرِ وَأَخْفَى.

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومنین جب معانقہ کرتے ہیں تو رحمت خدا ان کو ڈھانپ لیتی ہے جب وہ اس کو لازم قرار دیتے ہیں اور خوشنودی خدا کا ارادہ کرتے ہیں اور اغراض دنیا سے کوئی غرض نہیں ہوتی تو ان سے کہا جاتا ہے تمہارا

بچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب عمل کو پھر سے شروع کر دو جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کوئی راز کی بات ہو اور خدا ملائکہ سے چھپانا چاہتا ہو اسحاق کہتا ہے کہ میں نے کہا۔ کیا ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے جو بات بھی کوئی کہتا ہے۔ تو اس کے پاس ایک سمعت نگہبان رہتا ہے حضرت نے یہ سن کر گہری سانس لی۔ پھر اتار روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا۔ اے اسحاق اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ مومن جب آپس میں طیس تو لمحاتان کی جلالت شان ان سے الگ رہیں اور اگر ملائکہ الفاظ نہ لکھیں اور ان کا کلام نہ سمجھیں تو سرورِ خلقی کا جاننے والا خدا تو جانتا ہے۔

دوسواٹھواں باب

تقییل

۲۰۸ (باب التقییل)

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثْبَانَ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُتَقَرِّي ، عَنْ يُونُسَ بْنِ طَبَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لَكُمْ لِنُورًا تَعْرِفُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا ، حَتَّىٰ أَنْ أَحَدَكُمْ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ قَبْلَهُ فِي مَوْضِعٍ مِنَ النُّورِ مِنْ جَبَنِهِ ،

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تمہارے لئے ایک نور ہے جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کی پیشانی کو جو مقام نور ہے بوسہ دے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَقْبَلُ رَأْسُ أَحَدٍ وَلَا يَدُهُ إِلَّا بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ مِنْ أُرْبَدٍ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نہ بوسہ دیا جائے کسی کے سر کو نہ ہاتھ کو سوائے دستِ رسول یا جس کو رسول اللہ نے چاہا ہو (یعنی وصی رسول)

۳۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ النَّرْسِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْزِدٍ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ فَقَبَّلْتُهَا ، فَقَالَ : أَمَّا إِنَّهَا لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِنَبِيِّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيِّ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کے پاس آیا میں نے ان کا ہاتھ اٹھایا اور بوسہ دیا۔ فرمایا سوائے نبی یا رسول نبی اور کسی کے لئے درست نہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ؛ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: نَاوَلْنِي يَدَكَ قَبْلَهَا فَأَعْطَانِيهَا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ دَأْسَكَ فَعَمَلٌ قَبْلُكَ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجْلَكَ، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ، أَقْسَمْتُ، أَقْسَمْتُ - ثَلَاثًا - وَبَقِيَ شَيْءٌ، وَبَقِيَ شَيْءٌ

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اپنے ہاتھ دیکھئے تاکہ میں بوسہ دوں، پس حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے کہا سر بھی، میں نے اس پر بھی بوسہ دیا میں نے کہا اور پیر بھی۔ فرمایا۔ تو نے قسم کھائی قسم کھائی قسم کھائی ہے میں بار بار بتا رہی ایک چیز اتنی رہی ایک چیز اتنی رہی، ایک چیز (پس) اے بھی بوسہ دینا چاہیئے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرِئِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَبَّلَ لِلرَّحِمِ ذَا قَرَابَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَقَبْلَةُ الْأَخِ عَلَى الْخَدِّ وَقَبْلَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اگر کوئی اپنے نبی رشتہ دار کے چہرہ یا ہاتھ پر بوسہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں اور بھائی کے رخسار پر اور رشتہ دار امام کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا چاہیئے۔

۶۔ وَعَنْهُ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ؛ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَيْسَ الْقَبْلَةُ عَلَى الْقِمِّ إِلَّا لِلرَّوْحَةِ (أَوْ) لِلْوَلَدِ الصَّغِيرِ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زور اور طفل صغیر کے ذہن پر بوسہ دینا چاہیئے۔

دوسو نوواں باب

تذکرۃ الاخوان (یعنی ذکر فضائل آل محمد رحمت کا باعث ہے)

(بَابُ تَذَاكُرِ الْإِخْوَانِ) ۲۰۹

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ أَيْتُوبَ، عَنْ عَلِيٍّ

ابن ابی حمزہ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : شَبَعْنَا الرُّحَمَاءَ بَيْنَهُمْ ؛ الَّذِينَ إِذَا خَلَوْا ذَكَرُوا اللَّهَ [إِنْ ذَكَرْنَا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ] إِنَّا إِذَا ذُكِرْنَا ذَكَرَ اللَّهُ وَإِذَا ذُكِرَ عَدُوُّنَا ذُكِرَ الشَّيْطَانُ .

۱۔ علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے شیعہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں جب وہ غلوٹ میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے جب ہمارا ذکر کیا جائے گا تو تو اللہ کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيع ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَزَادُوا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِكُمْ إِخْبَاءً لِقُلُوبِكُمْ وَذِكْرًا لِأَحَادِيثِنَا ، وَأَحَادِيثِنَا تُعَلِّقُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فَإِنْ أَخَذْتُمْ بِهَا رَدْتُمْ وَنَجَوْتُمْ وَإِنْ تَرَ كُنْتُمْ هَاضِلِينَ وَهَلَكْتُمْ ، فَخُذُوا بِهَا وَأَتَابِجَاتِكُمْ زَعِيمٌ .

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو وہ تمہاری زیارت سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے اور ہماری احادیث کا ذکر ہوگا اور ہماری احادیث ایک کو دوسرے پر مہربان بنائیں گی اگر تم ان سے فیض حاصل کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور نجات حاصل کرو گے اور اگر ان کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے ان احادیث کو لئے رہو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ الْوَشَاءِ ؛ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ عِثَابِ بْنِ كَمِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي مَرَرْتُ بِقَابِصٍ يَقُصُّ وَهُوَ يَقُولُ : هَذَا الْمَجْلِسُ [الَّذِي لَا يَشْفَى بِهِ جَلِيسٌ] قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : هُنَاكَ هَبَاتٌ ؛ أَخْطَأْتُ أَسْأَلُهُمُ الْخُبْرَةَ ؛ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يَوِي الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ ؛ فَإِذَا مَرُّوا بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ عَمَّا وَآلِ مُحَمَّدٍ قَالُوا : قِفُوا قَدْ أَصَبْتُمْ حَاجَتَكُمْ فَيَجْلِسُونَ ، فَيَنْقُصُونَ مَعَهُمْ فَإِذَا قَامُوا عَادُوا مَرَّضَاهُمْ وَشَهِدُوا جَنَائِزَهُمْ وَتَعَاهَدُوا غَائِبَهُمْ فَذَلِكَ الْمَجْلِسُ الَّذِي لَا يَشْفَى بِهِ جَلِيسٌ .

۳۔ عبادہ نے کہا۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں گزرا ایک داستان گزرا (اہل ضلالت کی مدح کرنے والا) کی طرف سے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ یہ وہ مجلس ہے جس میں شرکت کرنے والا شقی نہیں ہوتا۔ فرمایا حضرت نے یہ بات حق سے دور ہے ان کی کول گڑھے میں ہے یعنی پافانہ کر رہے ہیں (نجاست پھیلا رہے ہیں) اللہ کے کچھ فرشتے ہیں۔ علاوہ کراماً کاتبین کے جو گھومتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کی طرف سے گزرتے ہیں جو ذکر آل محمد کرتے ہیں تو کہتے ہیں مہر جاؤ۔ تم نے اپنی

ضرورت کو پایا۔ پس وہ بیٹھے ہیں اور علم دین میں ان کی موافقت کرتے ہیں اور جب کھڑے ہیں تو ان کے پیاروں کی عیادت کرتے ہیں اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں اور محافلت کرتے ہیں اور ان کے مسافروں کی یہ ہے کہ وہ مجلس جس میں بیٹھے والاشقی نہیں ہوتا۔

۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْمُشَوَّرِ النَّحَافِيِّ عَنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ فِي السَّمَاءِ لَيُطْلَعُونَ إِلَى الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالثَلَاثَةِ وَمَعَهُمْ يَذْكُرُونَ فَضْلَ آلِ عَمْرٍو قَالَ : فَقَالُوا : أَمَّا تَرَوْنَ إِلَى هَؤُلَاءِ فِي قُلُوبِهِمْ وَكَثْرَةِ عِلْمِهِمْ يَصِفُونَ فَضْلَ آلِ عَمْرٍو ؟ قَالَ : فَقَالُوا : طَائِفَةٌ مِنْ الْأُخْرَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ : ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بعض ملائکہ جو آسمان میں ہیں آگاہ ہوتے ہیں ایسے ایک دو یا تین سے جو ذکر کرتے ہیں فضیلت آل محمد کا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ باوجود انہی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے یہ فضیلت آل محمد کو بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ملائکہ کا ذکر سراگزدہ کہتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ مَيْسَرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : أَنْتَ تَخْلُونَ وَتَتَحَدَّثُونَ وَتَقُولُونَ مَا يَشْفِقُكُمْ ؟ فَقُلْتُ : إِي وَاللَّهِ إِنَّا نَخْلُو وَتَتَحَدَّثُ وَتَقُولُ مَا يَشْفِقُنَا ، فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّي مَعَكُمْ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَوَاطِنِ : أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَا حُبَّ رِيحَكُمْ وَأَرَادَ أَحْكُمُ ! وَإِنَّكُمْ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَدِينِ مَلَائِكَتِهِ قَاعِبُونَ أَبَوَاجَ وَاجْتِهَادَ .

۵۔ راوی کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تم غلوں کرتے ہو اور بات چیت کرتے ہو اور جو چاہتے ہو کہتے ہو میں نے کہا بے شک ہم غلوں میں بات چیت کرتے ہیں اور فضائل آل محمد کے متعلق جو چاہتے ہیں بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ ایسے مواقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا۔ خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں تمہاری توت کو اور تمہاری جانوں کو بے شک تم دین خدا پر اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو پس تم اس کی مدد کرو پر سب گاری اور کوشش ہے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَنَحْوُهُ يَحْيَى ، جَمْعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَصَاعِدًا إِلَّا احْتَرَمَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مِنْهُمْ ، وَإِنْ دَعَا

يَحْذَرُ أَمَنُوا وَإِنْ اسْتَعَاذُوا مِنْ شَرِّ دَعَا اللَّهَ لِيَصْرِفَهُ عَنْهُمْ وَإِنْ سَأَلُوا حَاجَةً تَشْفَعُوا إِلَى اللَّهِ وَسَأَلُوهُ قَضَاهَا وَمَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَائِدِينَ إِلَّا حَضَرَهُمْ عَشْرَةٌ أَضْعَافُهُمْ مِنَ الشَّيَاطِينِ ، فَإِنْ تَكَلَّمُوا تَكَلَّمَ الشَّيَاطِينُ بِخَوِّ كَلَامِهِمْ وَإِذَا صَحَّحُوا صَحَّحُوا مَعَهُمْ وَإِذَا نَالُوا مِنْ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ نَالُوا مَعَهُمْ فَمَنْ ابْتُلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِهَذَا خَاصُّوهُ فِي ذَلِكَ فَلْيَقُمْ وَلَا يَكُنْ شَرَكًا شَيْطَانٍ وَلَا جَلِيسَةً ، فَإِنْ غَضَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ وَلَعَنَهُ لَا يَرُدُّ خَاسِيَةً ، ثُمَّ قَالَ صَلَّوْا اللَّهَ عَلَيْهِ : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِيعْ فَلْيُنْكِرْ بِقَلْبِهِ وَلْيَقُمْ وَلْيَحْلُبْ شَاةً أَوْ ذَوَاتًا نَاقَةً .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب تین یا اس سے زیادہ مومنین کسی جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کی تعداد میں ملائکہ وہاں آتے ہیں اگر مومنین نیک و عاقل کرتے ہیں تو ملائکہ آمین کہتے ہیں اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں تو وہ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شر کو اس سے دور رکھے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو وہ ملائکہ خدا سے اس کو پورا کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور جہاں کہیں تین منکرین امامت جمع ہوتے ہیں تو وہاں دس شیاطین جمع ہو جاتے ہیں اگر وہ آمین کہیں تو یہ بھی کہتے ہیں تو وہ شیاطین بھی ویسا ہی کہنے لگتے ہیں اگر وہ کہتے ہیں تو وہ بھی کہتے ہیں اور اگر اولیاء خدا کو گالیاں دیتے ہیں تو یہ بھی دیتے ہیں پس اگر کوئی مومن ان کے درمیان جا بیٹھے تو جب وہ ایسی بات چیت کریں تو کھڑا ہو جائے اور شیطان کا شریک و جلسہ نہ بنے۔ کیوں کہ غضب خدا کی تاب کوئی چیز نہیں لاتی اور نہ خدا کی محبت کو کوئی چیز ہٹاتی ہے پھر حضرت نے فرمایا اگر وہاں سے ہٹ جاؤ لیکن نہ ہو تو دل سے ان باتوں سے نفرت ظاہر کر کے اور کھڑے ہونے کا کوئی بہانہ کر کے جیسے بکری کو دوہنا یا اونٹ کو اٹھانا یعنی کوئی اس قسم کا بہانہ کر کے۔

۷۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَحْفُوظٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ شَيْءٌ أَنْكَسَى لِإِبْلِيسَ وَجُودَهُ مِنْ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ فِي اللَّهِ بِغَضَبِهِمْ لِبَعْضٍ قَالَ : وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَلْقَوْنَ قَبْلَهُمْ كُرَّانَ اللَّهِ ثُمَّ يَذْكُرَانِ فَضْلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ إِبْلِيسَ مُصَفَّةٌ لَحْمٍ إِلَّا تَحَدَّدَ حَتَّى أَنْ رُوحَهُ لَتَسْتَفِثُ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ الْأَلَمِ فَتَحِثُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَخَرُّوا أُنْجُنَانٍ فَيَلْقَوْنَهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ إِلَّا لَعَنَهُ ، فَيَقَعُ خَاسِيَةً حَسْبَرًا مَذْهُورًا .

۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان اور اس کی ٹولی کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز براہدیان ایمان کا نہیں اللہ ایک دوسرے سے ملنا ہے۔ فرمایا جب دو مومن ایک جا ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم اہل بیت کے فضائل بیان کرتے ہیں تو ابلیس اپنے چہرہ کو بری طرح نوح و ثا ہے اور پھر درد کی شدت سے اس کی روح میخنتی ہے چلاتی اور فریاد کرتی ہے ملائکہ آسمان اور جنت کے خازن فرشتے یہ معلوم کر کے اس پر لعنت کرتے ہیں پھر کوئی فرشتہ بے لعنت نہیں رہتا اور وہ ذلیل و ناکام اور راندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

دوسو سوال باب مومن کو خوش کرنا

(باب) ۲۱۰

❦ (إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ) ❦

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَتَحْمِيذِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍوسَ جَمْعًا ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّ مُؤْمِنًا فَقَدْ سَرَّ نَبِيَّ وَمَنْ سَرَّ نَبِيَّ فَقَدْ سَرَّ اللَّهَ .

۱۔ الہمزمہ نے بیان کیا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس نے بندہ مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُكْنَى أَبَا نَجْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : تَسْتَمُّ الرِّجُلُ فِي وَجْهِ أَخِيهِ حَسَنَةً وَصَرَفَ الْقَدَى عَنْهُ حَسَنَةً وَمَا عِدَّةُ اللَّهِ يَسْتَبِيحُ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِدْخَالِ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کو دیکھ کر تسمیہ کرنا نیکی ہے اور اس کی آرزوی کو دور کرنا نیکی ہے اور خدا کی محبوب ترین عبادت یہ ہے کہ مومن کو خوش کیا جائے۔

۳۔ تَحْمِيذُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍوسَ ، عَنْ تَحْمِيذِ بْنِ سَنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَبْدَهُ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِي عِبَادًا يُبْخِشُونِي وَأُحْكِمُهُمْ فِيهَا قَالَ : يَأْتِي وَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُبْخِشُونَ جَنَّتَكَ وَتُحْكِمُهُمْ فِيهَا ؟ قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُورًا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مُؤْمِنًا كَانَ فِي مَمْلَكَةٍ جَبَّارٌ قَوْلَهُ بِهِ فَهَرَبَ مِنْهُ إِلَى دَارِ الْبَرِّ ، فَتَرَلَّ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَرِّ فَاطْلَعَهُ وَأَرْفَقَهُ وَأَصَافَهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ وَعَزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ كَانَ [لَكَ] فِي جَنَّتِي

مَسْكَنٌ لَّأَنَّهُ كُنْتُ فِيهَا وَلَكِنَّهُ مَعَهُ عَلِيٌّ مِّنْ مَّائَةِ مُشْرِكٍ أَوْ لَكِنَّهُ يَأْتِيهِ وَيُؤْتِيهِ
يَرْزُقُهُ طَرَفِي الشَّامِ ، قُلْتُ : وَمَنْ الْجَنَّةُ ؟ قَالَ : مَنْ حَبِثَ شَاءَ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے عذابا عذابا کہا کہ میرے کچھ بندے ہیں میرے لئے ہیں
اپنی جنت میں رکھوں گا اور میں اس میں ان کو حاکم بناؤں گا۔ موسیٰ نے کہا یا اللہ وہ کون ہیں جس کے لئے تو اپنی جنت کو مباح
قرار دے گا اور اس میں ان کو حاکم بنائے گا۔ فرمایا یہ وہ ہے جو لوگوں کے دل کو خوش کرتا ہے۔ پھر فرمایا ایک سو اس ایک مقام کی
حکومت میں رہتا تھا جب اس کو رسوا کیا گیا تو وہ یہاں تک کہ شرک کی حکومت میں چلا گیا اور ایک مشرک کے گھر میں قیام کیا۔ اس نے
اسے پناہ دی۔ میرانی کی اور رہنمائی کی۔ خدا نے کہا وحی کی قسم ہے اپنے عزت و جلال کی۔ اگر میری جنت میں تیرے لئے کوئی مقام
ہوتا تو میں ضرور تجھے اس میں جگہ دیتا لیکن میری جنت اس پر حرام ہے جو مشرک کے گھر میں حکم دیتا ہوں کہ اسے نارنجیم سے خود بخام
دے یا مانا لیکن اسے ازیت نہ دے اور دن کے دنوں حصوں میں اس کے لئے رزق لایا جاتا تھا میں نے کہا کیا یہ رزق جنت کا ہوتا
تھا فرمایا اس نے میں مشیت سے جا ہوا۔

توضیح - علامہ مجلسی نے راجۃ العقول میں اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے مشرک پر جو وحی کا ذکر ہے
وہ بعض انتہاء ہے بعد موت۔

۴۔ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ تَلْحَظِ بْنِ
أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ : إِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ خَالَ السُّرُورُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل مؤمن کے
دل میں سرور کا داخل کر لیا ہے۔

۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
ﷺ : قَالَ : قَالَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ الْعَبْدُ مِنْ عِبَادِي لِيَأْتِيَنِي بِالْحَسَنَةِ فَأُيَسِّرَهُ
جَنَّتِي ، فَقَالَ دَاوُدُ : يَارَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ : يَدْخُلُ عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ سُورُودٌ وَلَوْ بَنَمَرَةٍ
قَالَ دَاوُدُ : يَارَبِّ حَتَّى لِمَنْ عَزَّكَ أَنْ لَا يَقْطَعَ رَجَاؤُكَ مِنْكَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے داؤد علیہ السلام کو کہ میرا ایک بندہ ایک نیکی کو
کے لئے کرے گا تو میں اپنی جنت کو اس کے لئے مباح کروں گا۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے میرے رب وہ نیکی کیا ہے فرمایا

مومن کے دل میں خوشی کا داخل کرنا۔ داؤد نے فرمایا۔ اے میرے رب جو شخص تیری موفقت رکھتا ہے اس کے لئے سزاوار ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو قطع نہ کرے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ مُصَلِّ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَرَى أَحَدُكُمْ إِذَا أُدْخِلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا أَنَّهُ عَلَيْهِ أُدْخِلَهُ فَقَدْ بَلَغَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، بَلَغَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی قلب مومن میں سرور داخل کرتا ہے وہ نہ صرف اس کے دل میں داخل کرتا ہے بلکہ ہمارے دل میں بلکہ رسول اللہ کے دل میں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَخُزَيْمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْقُضَيْلِيِّ بْنِ شاذَانَ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، شَبْعَةُ مُسْلِمٍ أَوْ قَضَاءُ دَيْنِهِ .

۷۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل قلب مومن میں سرور کا داخل کرنا ہے اور وہ یہ مسلمان کو مسکراتا یا اس کے فرقہ کا چکنا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَيِّدِ الشَّيْخِ فِيهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ : إِذَا بَعَثَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهِ خَرَجَ مَعَهُ مِثَالُ يَقِينَةٍ أَمَامَهُ ، كَأَنَّ رَأَى الْمُؤْمِنَ مَيُولًا مِنْ أَقْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : لَا تَفْرَغْ وَلَا تَتَمَرَّنْ وَأَبْشِرْ بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَخَاصِمُهُ جَسَابًا يَسْبِرُ وَيَأْمُرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمِثَالُ أَمَامَهُ ، فَيَقُولُ لَهُ الْمُؤْمِنُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَوْمَ الْخَارِجِ خَرَجْتَ مَعِيَ مِنْ قَبْرِي وَمَا زِلْتَ تُبَشِّرُنِي بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ حَتَّى رَأَيْتُ ذَلِكَ ، فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ ، فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ أُدْخِلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا خَلَقَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ لِأُبَشِّرَكَ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک حدیث طویل میں کہ جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کی مثل یا اس کا ہم صورت بھی اس کے ساتھ نکلے گا جو اس کے آگے چلے گا جب قیامت کے ہونے کے ساتھ ساتھ اسے آئیں گے تو اس کا ہم صورت اس سے کہے گا خوف نہ کر مجھ سے نہ ہوں تجھے خوشخبری دیتا ہوں۔ خوشی اور عزت و بزرگی جو اللہ کی طرف سے ہوگی جب وہ موقوف

حساب میں آئے گا تو خدا اس سے تھوڑا سا حساب لے گا اور جنت میں داخلہ کا حکم دے گا اور اس کا ہم صورت آگے ہوگا مومن اس سے کہے گا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے کیسا اچھا نکلنے والا ہے تو میری قبر سے۔ تو ہمیشہ مجھے سرور و کرامتِ خدا کی خوش خبری دیتا رہا ہے۔ یہ تو بتاؤ کون ہے وہ کہے گا۔ میں وہ خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے مومن بھائی کے دل میں ڈالا تھا خدا نے اسی سے مجھے خلق کیا ہے تاکہ میں تجھے بشارت دوں۔

۹۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ عُمَدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ عُمَدِ بْنِ جُمُحٍ قَالَ : كَانَ النَّجَاشِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِبِ - غَاوِلًا عَلَى الْأَهْوَازِ وَفَارَسَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ عَمَلِهِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ فِي دِيْوَانِ النَّجَاشِيِّ عَلَمِي خُرَاجًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ يَدِينُ بِطَاعَتِكَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَكْتُبَ لِي إِلَيْهِ كِتَابًا ، قَالَ : فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سَرَّ أَخَاكَ يَسْرُكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَيْهِ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَلَا نَاولَهُ الْكِتَابَ وَقَالَ : هَذَا كِتَابُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَقَالَ لَهُ : مَا خَاجَتْكَ ؟ قَالَ : خُرَاجٌ عَلَيَّ فِي دِيْوَانِكَ ، فَقَالَ لَهُ : وَكَمْ هُوَ ؟ قَالَ : عَشْرَةُ آلَافٍ وَرِغَمٍ ، قَدَعَا كَاتِبُهُ وَأَمَرَهُ بِإِدَائِهَا عَنْهُ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْهَا وَأَمَرَ أَنْ يُسْتَهْلَ لَهَا لِقَائِلُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : سَرَرْتُكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِمَرْكَبٍ وَجَارِيَةٍ وَغُلَامٍ وَأَمَرَهُ بِنَخْتِ ثِيَابٍ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ : هَلْ سَرَرْتُكَ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، فَكُلَّمَا قَالَ : نَعَمْ ، زَادَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ لَهُ : اخْمِلْ فَرَسَ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتَ جَالِسًا فِيهِ حِينَ دَفَعْتَ إِلَيَّ كِتَابَ مَوْلَايَ الَّذِي نَاولْتَنِي فِيهِ وَارْقِعْ إِلَيَّ حَوَائِجَكَ قَالَ : فَقَعَلَ وَخَرَجَ الرَّجُلُ فَصَارَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَدَّ ثَمُ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى جَهَنَّمَ فَجَعَلَ يَسْرُ بِمَا فَعَلَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَأَنَّهُ قَدْ سَرَكَ مَا فَعَلَ بِي ؟ فَقَالَ : إِيَّيْ وَاللَّهِ لَقَدْ سَرَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ .

۹۔ محمد بن جہم نے بیان کیا کہ نجاشی جو حاکم اہواز و فارس تھا اس کے محلہ کے ایک ماتحت نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ نجاشی کے دفتر نے میرے اوپر خراج عائد کر لیا ہے وہ آپ کے اوپر ایمان رکھتا ہے اور آپ کا مطیع و فرمانبردار ہے اگر مناسب ہو تو آپ اسے ایک خط لکھ دیں۔ حضرت نے اسے لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اپنے بھائی کو خوش کر، اللہ تجھے خوش کرے گا جب یہ خط لے کر وہاں گیا تو اس کے پاس بہت سے لوگ میٹھے ہوئے تھے جب وہ چلے گئے اور نہ ہائی ہو گئی تو وہ خط اس کو دے کر کہا کہ یہ خط حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ہے۔ اس نے بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگایا۔ پھر اس سے پوچھا تیری حاجت کیا ہے اس نے کہا مجھ پر دس ہزار درہم کا خراج ہے۔ اس نے منہ کی بلا کر حکم دیا کہ اس کو وصول لکھ دے اور حکم دیا کہ اس کا نام رجسٹر سے خارج کر دے تاکہ سالِ آئندہ اس سے نہ مانگا جائے۔ پھر اس سے کہا۔ میں نے تجھے خوش کیا۔ اس نے کہا۔ ہاں میں آپ پر خدا کا

پھر اس نے حکم دیا سواری دینے کا اور ایک کنیز اور غلام کا اور کہا کہ یہ صندوق پر ڈال کا بھی لے جائیں گے تجھے خوش کیا؟ اس نے کہا بے شک نجاشی برابر علیات میں زیادتی کرتا رہا۔ جب دے چکا تو اس سے کہا یہ فرش بھی لے جا۔ جس پر میں اس وقت بیٹھا تھا۔ جب تو نے میرے مولا کا خط مجھے دیا تھا اور تیری ضرورتوں کو پورا کرنے کو لکھا تھا۔ وہ شخص سب چیزیں لے کر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور کل حال بیان کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ ایسے خوش ہیں۔ گویا اس نے جو میرے ساتھ کیا ہے وہ آپ کے ساتھ کیا ہے فرمایا خدا کی قسم موت میں ہی خوش نہیں البتہ اور اس کے رسول خوش ہیں۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْيَقْظَانِ ؛ عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، قَالَ : فَقَالَ : حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْظَمُ مِنْ ذَلِكَ ، لَوْ خَدَّ ثَمَّكُمْ لَكَفَرْتُمْ إِنْ الْمُؤْمِنِ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ ، خَرَجَ مَعَهُ مِثَالُ مَنْ قَبْرِهِ ، يَقُولُ لَهُ : أَبَشِّرْ بِالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ وَالسُّرُورِ ، فَيَقُولُ لَهُ : بَشِّرْكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ ، قَالَ : ثُمَّ يَمْضِي مَعَهُ يُبَشِّرُهُ بِعَيْنٍ مَا قَالَ ، وَإِذَا مَرَّ بِهَوْبٍ قَالَ : لَيْسَ هَذَا لَكَ وَإِذَا مَرَّ بِخَيْرٍ قَالَ : هَذَا لَكَ ، فَلَا يَزَالُ مَعَهُ يُؤْمِنُهُ مِمَّا يَخَافُ وَيُبَشِّرُهُ بِمَا يُحِبُّ حَتَّى يَفُتَّ مَعَهُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِذَا أَمَرَهُ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ لَهَا الْمِثَالُ : أَبَشِّرْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِكَ إِلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ وَجَعَلَكَ اللَّهُ يُبَشِّرُنِي مِنْ حِينَ خَرَجْتُ مِنْ قَبْرِي وَآنَسْتَنِي فِي طَرَبَتِي وَخَبَّرْتَنِي عَنْ رَبِّي ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ تُدْخِلُهُ عَلَى إِخْوَانِكَ فِي الدُّنْيَا خَلَقْتَ مِنْهُ لَا بَشِيرَكَ وَأَوْسَى وَخَشَنَكَ .
مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ مِثْلَهُ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا مومن کا مومن پر کیا حق ہے فرمایا اتنا عظیم تر ہے کہ اگر میں بیان کر دوں تو تم انکا ذکر بیٹھو گے مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے ساتھ اس کا ایک ہم صورت بھی نکلے گا اور کہے گا تجھے اللہ کی بخشش اور سرور کی بشارت ہو۔ خدا نے تجھے نیکی کی بشارت دی ہے پھر وہ بشارت دیتا ہے اس کے ساتھ چلے گا جب وہ ہولناک مقام سے گزرے گا تو نہ کہے گا یہ تیرے لئے نہیں ہے اور جب وہ اچھے مقامات سے گزرے گا تو کہے گا یہ تیرے لئے ہے وہ اسی طرح خوف سے امان دیتا ہوا اور محبوب اس کی خوش فہمی دیتا جائے گا جب موتی حساب میں پیش خدا آئے گا تو اس کے لئے جنت کا حکم ہوگا تو ہم صورت کہے گا۔ تجھے جنت کی بشارت ہو مومن پوچھے گا تو کون ہے کہ قبر سے نکلنے کے وقت سے اب تک بشارت دیتا اور راہ میں مجھ سے اظہار محبت کرتا جلا آ رہا ہے وہ کہے گا میں وہ سرور ہوں جسے تو نے

داخل کیا تھا دنیا میں اپنے بھائیوں کے دل میں تاکہ میں تجھے بشارت دوں اور دشت میں تیرا غنوار ہوں۔

۱۱۔ عَدْنُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ سُرُورُ [الَّذِي] تَدْخُلُهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ تَقَرُّدُ عَنْهُ جُوعُهُ ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَتُهُ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی عمل اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ مومن کو کھانا بھوک میں دے کر اور اس کی تکلیف دور کرے۔ اس کے دل کو خوش کیا جائے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُورًا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ الشَّرَّوْرَ خَلْقًا قَبْلَ مَا عِنْدَ مَوْتِهِ يَقُولُ لَهُ : أَبَشِّرْ يَا وَلِيُّ اللَّهِ بِكَرَامَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ مَعَهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ قَبْرُهُ [يَلْقَاهُ] يَقُولُ لَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ ، فَإِذَا بَعِثَ يَلْقَاهُ يَقُولُ لَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ مَعَهُ عِنْدَ كُلِّ هَوَلٍ يُبَشِّرُهُ وَيَقُولُ لَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ ، يَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ؟ يَقُولُ : أَنَا الشَّرُّورُ الَّذِي أَدْخَلَنِي عَلَى فُلَانٍ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرتا ہے تو اللہ اس سرور سے ایک مخلوق کو پیدا کرتا ہے وہ عند الموت اس سے مل کر کہتا ہے اے ولی خدا تجھے خدا کی کرامت و رضوان کی بشارت ہو۔ قبر میں داخل ہونے تک یہی کہتا رہتا ہے جب قبر سے اٹھے گا تو ایسا ہی کہے گا پھر ہر پھول مقام پر بشارت دے گا اور یہی کہے گا وہ مومن کہے گا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تو کون ہے۔ وہ کہتا ہے میں وہ سرور ہوں جو تُو نے فلاں مومن کے دل میں داخل کیا تھا۔

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسْنَانٍ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : «وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ اِخْتَلَوْا أَهْنَانًا وَإِنَّمَا مُبِينٌ» قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فَمَا ثَوَابُ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ الشَّرَّوْرَ؟ قُلْتُ : حُبْلُكَ فِذَاكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ وَالْفُ أَلْفُ حَسَنَةٍ .

۱۳۔ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ آیت پڑھی جو مومنین و مومنات کو بے وجہ اذیت دیتے ہیں انھوں نے بہتان اور بہت بڑے گناہ کو اپنے اوپر لے لیا۔ حضرت نے فرمایا جو کسی کو خوش کرے اس کا ثواب کیسا ہے۔ میں نے کہا اس نیکیاں۔ فرمایا بلکہ خدا کی قسم ایک لاکھ نیکیاں۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ الْوَلِيدِ ابْنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ السُّرُورَ عَلَى مُؤْمِنٍ فَقَدْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ وَصَلَ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَكَذَلِكَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ كَرْبًا .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو قلبِ مومن میں سرور داخل کرے۔ اس نے رسول کو خوش کیا اور جس نے رسول کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور یہی صورت ہے اس کے لئے جس نے کسی کو رنج پہنچایا۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَسْمَأُ مُسْلِمٍ لِقِي مُسْلِمًا فَتَرَهُ سَرَّهَ غَرٍّ وَجَلَّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے کسی بندہ مومن کو خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ غَرَّ وَجَلَّ إِذْخَالَ السُّرُورَ عَلَى الْمُؤْمِنِ : إِشْبَاعُ جُوعِهِ أَوْ تَنْفِيسُ كَرْبِهِ أَوْ قَضَاءُ دِينِهِ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک بہترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے خواہ وہ بھوکے کو سیر کر کے ہو یا تکلیف دور کر کے یا قرضہ ادا کر کے۔

دوسو گیارہواں باب

مومن کی حاجت بر لانا

(باب ۲۱۱)

﴿ قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا مُفَضَّلُ اسْمَعْ مَا أَقُولُ لَكَ وَأَعْلَمْ أَنَّهُ الْحَقُّ وَ

أَفَعَلَهُ وَأَخْبَرِيهِ عَلَيْهِ إِخْوَانِكَ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا عَلَيْهِ إِخْوَانِي ؟ قَالَ : الرَّائِعُونَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ إِخْوَانِهِمْ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَمَنْ قَضَى لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ حَاجَةً قَضَى اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِائَةُ أَلْفِ حَاجَةٍ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لَهَا الْجَنَّةُ وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ يُدْخِلَ قَرَابَتَهُ وَمَعَارِفَهُ وَإِخْوَانَهُ الْجَنَّةَ بَعْدَ أَنْ لَا يَكُونُوا أَنْصَابًا ، وَكَانَ الْمُفَضَّلُ إِذَا سَأَلَ الْحَاجَةَ أَخَا مِنْ إِخْوَانِهِ قَالَ لَهُ : أَمَا تَشْتَهِي أَنْ تَكُونَ مِنْ عَلَيْهِ إِخْوَانٍ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، اے مفضل جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور جان لو کہ یہ حق ہے اسے کرو اور خبر دو اس کی اپنے شریف طبیعت بھائیوں کو جو میں نے کہا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جو اپنے برادرانِ ایمانی کی حاجتوں کو پورا کرنے کی طرف راغب ہیں۔ پھر فرمایا۔ جو شخص اپنے برادر مومن کی ایک حاجت بر لٹا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی دسی ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے ان میں آدل جنت ہے اور ایک ان میں سے یہ ہے کہ اس کے قریب داروں، شناساؤں اور بھائیوں کو داخل جنت کرتا ہے بشرطیکہ وہ دشمنانِ امام نہ ہوں۔ مفضل کا معمول تھا کہ جب اس کے اخوان میں سے کوئی اس سے کسی ضرورت کے پورا کرنے کا سوال کرتا تو وہ اس سے کہتا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ شریف بھائیوں میں سے ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقًا مِنْ خَلْقِهِ أَنْتَجَبَهُمْ لِقَضَاءِ حَوَائِجِ فَقَرَاءِ شِعْبَتِنَا لِيُنْبِتَهُمْ عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةِ ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَكُنْ . ثُمَّ قَالَ : لَنَا وَاللَّهِ رَبِّ نَعْبُدُهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے جس کو ہمارے شیعہ نے فقرار کی حاجت براری کے لئے منتخب کیا ہے تاکہ وہ اس کے ثواب میں اسے جنت عطا کرے پس اگر تم میں طاعت ہے تو ان میں سے ہو جاؤ پھر ہم سے کہا۔ اللہ ہمارا رب ہے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اور ہم کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دیتے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ صَدَقَةَ الْأَحْذَبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَخَيْرٌ مِنْ حُمَلَانِ أَلْفِ قَدْرٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ . عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ ، مِثْلَ الْحَدِيثَيْنِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کی حاجت بر لانا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان بار کرنے سے ۔

۴۔ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ سَنَدِلٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَقَضَاءُ حَاجَةِ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ [اللَّهُ] مِنْ عَشْرِينَ حَاجَةً كُلِّ حَاجَةٍ يُشْفِقُ فِيهَا صَاحِبُهَا مِائَةَ أَلْفٍ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مرد مومن کی حاجت کا پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے میں ایسے حج سے کہ جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ روپیہ راہِ خدا میں خرچ کئے ہوں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِوٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنِّمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الْمُؤْمِنُ رَحْمَةً عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَتَى أَخَاهُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا ذَلِكَ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّبَهَا لَهُ، فَإِنْ قَضَى حَاجَتَهُ، كَانَ قَدْ قَبِلَ الرَّحْمَةَ يَقْبُولُهَا، وَإِنْ رَدَّ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْبِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَإِنَّمَا رَدَّ عَنْ نَفْسِهِ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّبَهَا لَهُ، وَذَخَّرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلَكَ الرَّحْمَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَكُونَ الْمَسْرُودُ عَنْ حَاجَتِهِ هُوَ الْحَاكِمُ فِيهَا، إِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى نَفْسِهِ وَإِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى غَيْرِهِ يَا إِسْمَاعِيلُ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الْحَاكِمُ فِي رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ قَدْ شَرَعَتْ لَهُ قَالِي مَنْ تَرَى يَصْرِفُهَا؟ قُلْتُ: لَا أَظُنُّ يَصْرِفُهَا عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: لَا تَنْظُرَنَّ وَلَكِنْ اسْتَيْقِنَنَّ فَإِنَّهُ لَنْ يَرُدَّهَا عَنْ نَفْسِهِ، يَا إِسْمَاعِيلُ مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ فِي حَاجَةٍ يَقْبِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَلَمْ يَقْضِهَا لَهُ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا يَنْهَشُ إِبَاهِمَهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مومن، مومن کے لئے رحمت ہے۔ فرمایا ہاں میں نے پوچھا یہ کیسے۔ فرمایا جب کوئی مومن اپنے برادر مومن کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے پس یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے جو اس ضرورت کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے اور اس کے لئے سببِ خیر بنتی ہے پس اگر اس نے برادر مومن کی حاجت کو پورا کر دیا تو اس کی یہ نیکی قبول کی جاتی ہے اور جو حق قبول کرنے کا ہے اور اگر باوجود اس کی ضرورت پورا کرنے کی قدرت رکھنے کے رد کر دیتا ہے تو وہ اپنے سے خدا کی اس رحمت کو رد کرتا ہے جو اس کی طرف کھینچ کر لائی تھی اور سببِ خیر بنتی تھی اور اللہ وغیرہ کرتا ہے اس رحمت کا روزِ قیامت تک کہ اس کی رحمت کو رد کیا گیا تھا۔ وہ قیامت میں حاکم بنا اور اس کو اختیار ہو کہ وہ رحمت کو چاہے اپنے لئے رکھے چاہے اپنے غیر کو دے دے۔

اے اسماعیل روزِ قیامت وہ حاکم ہوگا اس رحمت اللہ کا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کس پر صرف کرے گا میں نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ اپنے اوپر صرف کرے گا اے اسماعیل گمان نہیں یہ یقین ہے کہ وہ ہرگز اپنے سے رد نہ کرے

گا اگر کسی کے پاس کوئی بندہ مومن اپنی حاجت لائے اور بارجود قدرت وہ اسے پورا نہ کرے تو خدا اس پر ایک سانپ کو مسلط کرتا ہے جو اس کے ہاتھ کی انگلی میں کاٹتا ہے گا قیامت تک، خواہ مغفور ہوئے والا ہو یا معذیب۔

۶۔ عَنِ ابْنِ إِسْرَافِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أَسْبُوعًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَزًّا وَجَلًّا لَهُ سِتَّةٌ آلَافٍ حَسَنَةٍ وَمِخَافَةٌ سِتَّةٌ آلَافٍ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ سِتَّةٌ آلَافٍ دَرَجَةً . قَالَ : وَزَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ . وَقَصَى لَهُ سِتَّةٌ آلَافٍ حَاجَةً ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَقَصَا حَاجَةَ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلَ مِنْ طَوَائِفِ وَطَوَائِفِ حَتَّى عَدَّ عَشْرًا .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا طواف سات، روز کرے تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔

اسحاق بن عمار نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا مومن کی حاجت کا بر لانا افضل ہے طواف سے طواف سے دس بار فرمایا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ [بْنِ مُحَمَّدٍ] بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا قَطَعَ مُسْلِمٌ لِمُسْلِمٍ حَاجَةً إِلَّا نَادَاهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : عَلَيَّ ثَوَابُكَ وَلَا أَرْضَى لَكَ بِدُونِ الْجَسَدِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسلمان مسلمان کی حاجت براری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے تیرا ثواب میرے اوپر ہے میں بغیر تجھے جنت دے رہا ہوں نہ ہوں گا۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافًا وَاحِدًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَزًّا وَجَلًّا لَهُ سِتَّةٌ آلَافٍ حَسَنَةٍ وَمِخَافَةٌ سِتَّةٌ آلَافٍ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ اللَّهُ لَهُ سِتَّةٌ آلَافٍ دَرَجَةً حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الْمُكْرَمِ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا الْفَضْلُ كُلُّهُ فِي الطَّوَائِفِ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَأَخْبَرُكَ بِأَفْضَلِ مِنْ ذَلِكَ ، قَصَا حَاجَةَ الْمُسْلِمِ أَفْضَلَ مِنْ طَوَائِفِ وَطَوَائِفِ حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا ایک طواف کرے اللہ اس کے نام پر چھ ہزار حسنہ لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ جب وہ متمزم (جسے لانا کہتے ہیں شکم کا اس سے ملانا مستحب ہے) کے پاس جاتا ہے تو اللہ اس کے لئے سات دروازے جنت کے دروازوں میں سے کھولتا ہے میں نے کہا طواف کی اتنی بڑی

فضیلت ہے۔ فرمایا میں تجھے اس سے بڑی فضیلت کا عمل بتاؤں مسلمان کی حاجت برلانا افضل ہے طواف سے طواف سے طواف سے، طواف سے دس بار فرمایا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْخَارِجِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يَطْلُبُ بِذَلِكَ مَا عِنْدَ اللَّهِ حَتَّى تُقْضَى لَهُ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ أَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَبْرُورَتَيْنِ وَصَوْمِ شَهْرَيْنِ مِنْ أَشْهُرِ الْحَرَمِ وَاعْتِكَافِهِمَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَ مَنْ مَشَى فِيهَا بِنِيَّةٍ وَلَمْ تُقْضَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ، فَارْعَبُوا فِي الْخَيْرِ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے خدا سے طلب اجر ہو کر چلے اور اسے پورا کرے تو اللہ اس کے لئے لکھتا ہے ثواب حج و عمرہ کا جو مقبول ہوں اور ثواب ایسے دو مہینوں کے روزہ کا جو حرمت دے چار ماہ سے ہوں اور اس اعتکاف کا ثواب جو ایسے دو مہینوں میں مسجد حرام میں کیا جائے اور جو حاجت براری کے لئے نکلے گر پورا نہ کر سکے تو اس کے لئے ثواب ایک حج مقبول کا لکھتا ہے پس تم اس امر کی طرف رغبت کرو۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَنَاقَسُوا فِي الْمَعْرُوفِ لِأَخْوَانِكُمْ وَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ، فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ أَبَا يُقَالُ لَهُ: الْمَعْرُوفُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنْ أَصْطَنَعَ الْمَعْرُوفَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَمْسِي فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فَيُؤْكِسُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكََيْنِ: وَاحِدًا عَنْ يَمِينِهِ وَآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، يَسْتَغْفِرَانِ لَدُنَّ رَبِّهِ وَيَدْعَوَانِ بِقَضَاءِ حَاجَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْرَ بِقَضَاءِ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ مِنْ صَاحِبِ الْحَاجَةِ.

۱۰۔ ابوبصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے نیکی کی طرف راغب ہوا اور اس کے اہل سے بن جاؤ بے شک حرمت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں داخل نہ ہو مگر وہ جو زندگانی دنیا میں نیکی کرے جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے نکلتا ہے خدا اس پر دو فرشتوں کو معین کر لے گا ایک کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اس کی حاجت کے پورا ہونے کے لئے پھر حضرت نے فرمایا رسول خدا خوش ہوتے ہیں مومن کی حاجت برلانا سے جبکہ صاحب حاجت کی وہ حاجت پوری ہو جائے۔

۱۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللَّهِ لَأَنْ أَحْتَجَّ حَاجَةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْطِيَ رَقَبَةً وَ رَقَبَةً [وَرَقَبَةً] وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ ، وَلَنْ أُعْطِيَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَسَدُ جُوعَتِهِمْ وَأَكْسُو عَوْدَتِهِمْ فَأَكْفُ وَجُوهَهُمْ عَنِ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْتَجَّ حَاجَةً وَحَجَّةً [وَحَجَّةً] وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ .

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک حج میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ آزاد کروں ایک غلام اور ایک غلام یہاں تک کہ یہ تعداد دس گنی ہو جائے یعنی تیس اور اس کی مثل یہاں تک کہ یہ تیس کی تعداد ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو تو اس سے زیادہ میرے لئے محبوب بات یہ ہوگی کہ میں مسلمانوں کے کسی خاندان کی اس طرح مدد کروں کہ ان کی بھوک کو روکوں ، یہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک ایک حج سے ایک حج سے ایک حج سے یہاں تک کہ یہ تعداد دس گنی ہو یعنی تیس اور پھر یہ بڑھ کر ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو۔

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الشَّعْبِ ، عَنْ خُبَّابِ بْنِ قَبِيصٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام أَنْ مِنْ عِبَادِي مَنْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالْحَسَنَةِ فَأَحْكُمُهُ فِي الْجَنَّةِ : فَقَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ وَمَا لَكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ يَمْشِي مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي قَصَا حَاجَتِهِ ، فَضِيتَ أَوْ لَمْ تَقْضَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرا ایک بندہ مقرب بنے گا میرے ایک حسد کی وجہ سے میں اسے جنت میں حاکم بناؤں گا۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا۔ اے میرے پروردگار وہ کون سی نیکی ہے فرمایا اس بندے کی نیکی جو بندہ مومن کی حاجت بر لانے کے لئے نکلتا ہے چاہے وہ حاجت اس سے پوری ہو یا نہ ہو۔

۱۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَنَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاقَهَا إِلَيْهِ ، فَإِنْ قِيلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَّاهُ بِوَلَايَتِنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللَّهِ وَ إِنْ رَدَّ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا مِنْ نَارِ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَغْفُورٌ إِلَهُ أَوْ مُعْتَدٍ بِهَا فَإِنْ بَدَّرَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ خَلَا .

۱۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جس کے پاس برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی اس پر رحمت

ہے جو اسے پہنچ کر اس کے پاس لائی ہے۔ اگر اس نے حاجت پوری کر دی تو وہ ہماری ولایت کو پہنچ گیا اور اس سے ولایت خدا حاصل ہو گئی اور اگر باوجود قدرت رکھنے کے اس کی حاجت پوری نہ کی تو خدا اس پر آگ کا ایک سانپ مسلط کر دے گا جو قبر میں روز قیامت تک اس کو کاٹتا رہے گا چاہے وہ قیامت میں مغفور ہو یا معذّب۔ پس اگر طالب حاجت معذور رکھے تب بھی رد کرنے والا خراب حال میں رہے گا۔

۱۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْجَفْعِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَرِدُ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ لِأَخِيهِ فَلَا تَكُونُ عِنْدَهُ فَيَهْتَمُّ بِهَا قَلْبُهُ ، فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهَيْبَةِ الْجَنَّةِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کسی مومن کے سامنے اس کا مومن بھائی اپنی حاجت پیش کرے اور اس کو پورا کرنے پر قادر نہ ہو اور اس کا دل اس پر رنجیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

دوسو بار ہواں باب

مومن کی حاجت برآری میں سعی کرنا

۲۱۲ (باب)۔

﴿السَّعْيُ فِي حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ فِي الرَّجُلِ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يُكْتَبُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَيَرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، قَالَ : وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ : وَيُعْدِلُ عَشْرَ رِقَابٍ وَ أَفْضَلُ مِنْ اغْتِسَاكِ شَهْرٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے جانا یہ اجر رکھتا ہے کہ خدا اس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ محو کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اجر برابر ہے دس غلام آزاد کرنے کے اور افضل ہے مسجد الحرام میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عِبَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَعُونَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ ، هُمْ الْآمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا فَرَّحَ اللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ روئے زمین پر اللہ کے کچھ بندے ہیں جو لوگوں کی حاجت برآری میں سعی کرتے ہیں وہ روز قیامت بے خوف ہوں گے اور جو بندہ مومن کو خوش کرے گا اللہ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَطَّلَعَ اللَّهُ بِخَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفِ مَلَكٍ وَلَمْ يَرْفَعْ قَدَمًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا سِتَّةٌ وَ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا أَجْرَ حَاجٍ وَمُعْتَمِرٍ .

۳۔ نہ یا یا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے نکلے گا تو اللہ کے حکم سے پچتر ہزار ملائکہ اس پر سایہ لگن ہوتے ہیں اور جو قدم اٹھاتا ہے ایک حسد اس کے نام لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور جب وہ اس کی حاجت بر لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حُلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لِأَنَّ أَمِيشِي فِي حَاجَةِ أَجَلِي مُسْلِمٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْطِيَ أَلْفَ نَسَمَةٍ وَأُحْمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى أَلْفِ قَرَسٍ مُسَرَّجَةٍ مُلْجَمَةٍ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے برادر مسلم کی حاجت روائی کے لئے میرا جاننا میرے لئے زیادہ محبوب ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور سیل اللہ لوگوں کیلئے ہزار زین کسے اور لکام دئے گھوڑوں پر سوار کرنے سے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ اليماني ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْشِي لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً ، وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا سِتَّةٌ ، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَزَيْدَ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ شَفِيعَ فِي عَشْرِ حَاجَاتٍ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن اپنے برادر مومن کی حاجت برآری کے لئے نکلتے ہیں خدا ہر قدم پر اس کے نام ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور اس کے بعد فرمایا دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس حاجتیں پوری کرتا ہے۔

۶۔ رَعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي أُتَيْبٍ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، طَلَبَ وَجْهَ اللَّهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، يَغْفِرُ فِيهَا لِأَقَارِبِهِ وَجِبَرَانِيهِ وَإِخْوَانِيهِ وَمَعَارِفِهِ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَبِلَ لَهُ: ادْخُلِ النَّارَ فَمَنْ وَجَدْتَهُ فِيهَا صَنَعَ إِلَيْكَ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَأَخْرَجَهُ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاصِبًا.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن اپنے برادر مومن کی حاجت برآری میں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور بشتا ہے اس کے رشتہ داروں، پڑوسیوں، بھائیوں اور جان پہچان والوں اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ نیکی کریں اور ناصبی کے سوا اس نیکی کو اجازت ہوگی کہ وہ اس کو جہنم سے نکالے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَلَبِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَأَجْتَهَدَ فِيهَا فَأَجْرَى اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَضَاءَ مَا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَأَعْنِكَافَ شَهْرَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَصِيَامَهُمَا وَإِنْ اجْتَهَدَ فِيهَا وَلَمْ يُخْرِجِ اللَّهُ قَضَاءَ مَا عَلَى يَدَيْهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی کسی برادر مسلم کی حاجت برآری کے لئے کوشش کرے اور خدا اس کے ہاتھ سے وہ ضرورت پوری کر دے تو خدا اس کے نامہ اعمال میں حج و عمرہ اور دو مہینے کے اعتکاف کا جو مسجد الحرام میں کیا گیا ہو اور وہ دو ماہ روزے رکھے ہوں۔ ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر باوجود کوشش کے وہ حاجت برآری نہ کر سکے تب بھی حج و عمرہ کا ثواب اس کو مل جائے گا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَفَى بِالْعَمَلِ اعْتِمَادًا عَلَى أَخِيهِ أَنْ يُنْزَلَ بِهِ حَاجَتُهُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے آدمی کو اپنے بھائی پر یہ اعتماد کہ وہ اپنی حاجت اس سے

بیان کرے۔

۹۔ عَنْهُ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ : مَيْمُونٌ فَشَكَا إِلَيْهِ تَعَدُّ الْكِرَاءِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : قُمْ فَأَعِنَ أَخَاكَ ، فَقُمْتُ مَعَهُ وَبَسَّسَ اللَّهُ كِرَاءَهُ ، فَرَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَةِ أَخِيكَ ؟ فَقُلْتُ : قَضَاهَا اللَّهُ - يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي - فَقَالَ : أَمَّا إِنَّكَ أَنْ تُعِينَ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَابِ أَسْبُوحِ الْبَيْتِ مُنْتَبِكًا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَجُلًا أَتَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَعِيسِي عَلَى قَضَاءِ حَاجَةٍ ، فَأَتَقَعَلَ وَقَامَ مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ : أَيْنَ كُنْتَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ تَسْتَهْنِئُهُ عَلَى حَاجَتِكَ ؟ قَالَ : قَدْ قَعَلْتُ - يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي - فَذَكَرَ أَنَّهُ مُنْتَبِكٌ ، فَقَالَ لَهُ : أَمَا إِنَّهُ لَوْ أَعَانَكَ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَعْيَاكَ فِيهِ شَهْرًا

۹۔ صفوان جمال کہتا ہے کہ میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص میرا بل مکتب سے آکر کہنے لگا کہ کہہ دو کہ شتراں ادا کرنے کی دشواری پیش آرہی ہے حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اُس شخص اور اپنے بھائی کی مدد کر، میں اس کے ساتھ گیا اور کرایہ کی مشکل آسان کر کے پھر لیٹ آیا، حضرت نے فرمایا تم نے کیا کیا میں نے کہا میں آپ پرندہ اہوں میں نے اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کی یہ مدد کرنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے سات طوائفوں سے خانہ کعبہ کے، پھر فرمایا۔ ایک شخص امام حسن سے کہنے لگا کہ ایک ضرورت میں میری مدد کیجئے حضرت نے جوتا پہنا اور اس کے ساتھ چلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے گزرے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے اس شخص سے کہا۔ تو نے اپنی حاجت امام حسین سے کیوں نہ بیان کی، اس نے کہا میں نے چاہا تو تھا لیکن دربان نے کہا کہ حضرت اعتکاف میں ہیں فرمایا اگر تو کہتا اور حضرت اعانت کرتے تو یہ ان کے ایک ماہ کے اعتکافات سے بہتر ہوتا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ : عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : الْخَلْقُ عِيَالِي ، فَأَحْبَبْتُهُمْ إِلَيَّ الطَّعْمُ بَيْنَهُمْ وَأَسْأَلُهُمْ فِي حَوَائِجِهِمْ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مخلوق میری عیال ہے پس میرے لئے ان میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور ان کی حاجت پوری کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عِمَارَةَ قَالَ : كَانَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا لَقِيَ قَال : كَرِهَ زَعْلَمِي حَدِيثَكَ ، فَأَحَدَيْتُهُ ، قُلْتُ : زُرِينَا أَنَّ عَابِدَ بْنَ إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعِبَادَةِ صَارَ مَشَاهِدًا فِي حَوَائِجِ النَّاسِ غَايِبًا بِمَا يَضْلِحُهُمْ .

۱۱۔ ابو عمارہ نے بیان کیا کہ حماد بن ابو حنیفہ نے مجھ سے کہا کہ بیان کرو وہ بات جو آئمہ سے سنی ہے میں نے کہا ہم سے یہ روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک عابد جب عبادت کے آخری درجہ کو پہنچا تو لوگوں کی قصائے حاجت میں سنی کرنے اور ان کے معاملات کی اصلاح میں مشغول رہنے لگا۔

دوستیر ہواں باب مرد مومن کے کرب کو دور کرنا

((بَابُ)) ۲۱۳

﴿تَقْرِيجُ كَرْبِ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَعَانَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اللَّيْثَانَ اللَّيْثَانَ عِنْدَ جَهْدِهِ فَتَقَسَّ كَرْبَتَهُ وَأَعَانَهُ عَلَى تَجَاجُعِ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ ، يُعَجِّلُ لَهُ مِنْهَا وَاحِدَةً يَضْلِحُ بِهَا أَمْرَ مَعْشَرٍ وَيُدْخِلُهُ إِيَّاهُ إِنْ خَدَى وَسَبْعِينَ رَحْمَةً لِأَفْزَاجِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْوَالِهِ

۱۔ راوی نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو شخص فریاد دے کہ اپنے برادر مومن کی اس کے اضطراب و درماندگی میں اور دور کرتا ہے اس کی تکلیف کو اور دور کرتا ہے اس کی حاجت کے برلانے میں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتر رحمتیں لکھتا ہے ان میں سے ایک اس دنیا میں دیتا ہے تاکہ امرعاش میں سہولت ہو اور بہتر ذخیرہ کرتا ہے روز قیامت میں خوف دور کرنے کے لئے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْوَقَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي سَدَادٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ أَعَانَ مُؤْمِنًا نَفْسَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ كَرْبَةً ، وَاجِدَهُ فِي الدُّنْيَا

وَسَبْعِينَ كُرْبَةً عِنْدَ كُرْبَتِهِ الْعَظْمَى ، قَالَ : حَيْثُ يَتَشَاغَلُ النَّاسُ بِأَنْفُسِهِمْ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی برادر مومن کی اعانت کرے گا اللہ اس کی ۷۳ مصیبتوں کو دور کرے گا ان میں سے ایک اس دنیا میں اور ۷۲ قیامت کی مصیبت جہنم میں جب کہ لوگ اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ ، عَنْ مَسْمُوعِ أَبِي سَلَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبًا لآخرَةٍ وَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ تَلِيحُ النُّوَادِ وَمَنْ أَطْعَمَهُ مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَاهُ شُرْبَةً سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الزَّحِقِ الْمَخْخُومِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا جو کوئی بندہ مومن کی ایک تکلیف کو دور کرے گا اللہ اس کے اضطراب کو روز قیامت دور کرے گا اور وہ اپنی قبر سے مطمئن اور رحمت خدا کا امیر و دار ہو کر نکلے گا اور جو بھوک میں کھانا دے گا خدا اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاس میں پانی پلائے گا۔ اللہ عزوجل اس کو بہشت کی شرابِ نالغہ سے سیراب کرے گا۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ صَاحِبِ الْإِسْلَامِ ، قَالَ : مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ قَرَجَ اللَّهُ عَنْ قَلْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۴۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کسی مومن کی تکلیف دور کرے گا اس کا دل خوش کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۵۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ دَرَجِ الْمَخَارِجِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً وَهُوَ مُعْسِرٌ يَسِّرَ اللَّهُ لَهُ حَوَائِجَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَمَنْ سَرَّ عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً يَخَافُ سَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ عَوْرَةً مِنَ عَوَارِثِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَاللَّهِ فِي عَوْنِ الْمُؤْمِنِ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظَةِ وَارْتَعِبُوا فِي الْخَيْرِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جو بندہ مومن کسی بندہ مومن کی تکلیف دور کرے گا۔ درآنحالیکہ وہ سندرست ہو تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حاجتوں کو پورا کر دے گا۔ اور فرمایا

اللہ عزوجل اس مومن کا مددگار ہے جو دوسرے مومن کی مدد کرے تم نصیحت سے فائدہ حاصل کرو اور نیکی کی طرف راغب ہو۔

دوسو چودہواں باب

مومن کو کھانا کھلانا

۲۱۴ (بَابُ إِطْعَامِ الْمُؤْمِنِ)

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَالِيطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْبَعَ مُؤْمِنًا وَحَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ أَشْبَعَ كَافِرًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَمْلَأَ جَوْفَهُ مِنَ الرَّقُومِ ، مُؤْمِنًا كَانَ أَوْ كَافِرًا

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی مومن کو سیر کرے گا اس پر جنت واجب ہے اور جو کافر کو سیر کرے تو سزاوار ہے خدا کے لئے کہ اس کا پیٹ رقوم سے پر کرے۔ چلے کھانا کھلانے والا مومن ہو یا کافر۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِأَنَّ أَطْعَمَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطْعَمَ أَقْضَمَ النَّاسِ ، قُلْتُ : وَمَا الْأَفْقُ ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَرْبُودُونَ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں کھانا دوں ایک شخص کو مسلمانوں میں سے جو صاحب ایمان ہو تو میرے لئے وہ بہتر ہے اہل ناجیہ یعنی اطراف جواب کے ان ایک لاکھ یا زیادہ مسلمانوں کے کھانا کھلانے سے جو بنظاہر مسلمان ہوں

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ صَقْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَطْعَمَ ثَلَاثَةَ قَرَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَلَاثِ جَنَّاتٍ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ : الْفِرْدَوْسِ وَجَنَّةِ عَذْنٍ وَطُوبَى [و] شَجَرَةٍ تَخْرُجُ مِنْ جَنَّةِ عَذْنٍ ، غَرَسَهَا رَبُّنَا بِيَدِهِ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کو تین جنتوں سے کھانا دے گا اول فردوس دوسرے جنتِ عدن تیسرے طوبی سے جو جنتِ عدن کا درخت ہے اور جس کو ہمارے رب نے

اپنے دست قدرت سے بویا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ اليماني، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْخُلُ بَيْتَهُ مُؤْمِنِينَ فَيُطْعِمُهُمَا يَتَّبِعُهُمَا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ مِنْ عِيقِ نَسَمَةٍ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے گھر میں دو مومن داخل ہوں اور وہ انھیں کھانا کھلا کر سیر کرے تو یہ ایک بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليہ السلام قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَوَابِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَى مُؤْمِنًا مِنْ ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحْمَةِ الْمَحْشُورِ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے جو کوئی بھوک میں ایک بندہ مومن کو کھانا دے خدا اس کو جنت کے پھلوں سے کھانا دے گا اور جو پیاسے مومن کو پانی پلاے گا اللہ اس کو جنت کی سرسبز شادابی سے سیراب کرے گا۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا حَتَّى يُشْبِعَهُ لَمْ يَنْدِرْ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مَا لَهُ مِنَ الْآخِرَةِ فِي الْآخِرَةِ ، لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَالَ : مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغِيانِ ثُمَّ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَوْطِئْتُمْ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْتَبَقَةٍ يَوْمَ تَأْمُرُنَا أَنْ تَحْمِلَنَا ذُنُوبَنَا»

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ جو مومن کو شکم سیر کھانا کھلائے تو اس کے ثواب آخرت کو مخلوق میں کوئی نہیں جان سکتا۔ رب العالمین اللہ کے سوا نہ اس کا علم ملک مقرب کو یہ نہ نبی مرسل کو پھر نہ مایا اسباب مغفرت سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے پھر یہ آیت پڑھی یا کھانا کھلانا بھوک کے دن رشتہ دار تیرم کو یا فاسد محتاج کو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَقَى مُؤْمِنًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ مِنْ حَيْثُ يَقْدُرُ عَلَى الْمَاءِ أَغْطَاهُ اللَّهُ بِكَلِّ شَرْبَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَإِنْ سَقَاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَكَأَنَّمَا أَغْتَقَ عَشْرَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو پانی پلانے کی قدرت رکھتے ہوئے کسی بندہ مومن کو پانی پلانے تو گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کئے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْسٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعْمَانَ الصَّخَّافِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أُنْجِبَ إِخْوَانُكَ يَا حُسَيْنُ؟ قُلْتُ ، نَعَمْ ، قَالَ : تَنْفَعُ فَقَرَأَهُمْ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَّا إِنَّهُ يَحِقُّ عَلَيْكَ أَنْ تُجِبَ مَنْ يُحِبُّ اللَّهَ ، أَمَا اللَّهُ لَا تَنْفَعُ مِنْهُمْ أَحَدًا حَتَّى تَجِبَهُ ، أَدْعُوهُمْ إِلَى مَنَزِلِكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ مَا آكُلُ إِلَّا مَعِيَ مِنْهُمْ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالْأَقْلُ وَالْأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : أَمَّا إِنْ فَضَلْتُمْ عَلَيْكَ أَغْظَمُ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَطْعَمْتُمْ طَعَامِي وَأَوْطَيْتُمْ رَحْلِي وَيَكُونُ فَضْلُهُمْ عَلَيَّ أَغْظَمُ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنْهُمْ إِذَا دَخَلُوا مَنَزِلَكَ دَخَلُوا بِمَغْفِرَتِكَ وَمَغْفِرَةِ عِيَالِكَ وَإِذَا خَرَجُوا مِنْ مَنَزِلِكَ خَرَجُوا بِذُنُوبِكَ وَذُنُوبِ عِيَالِكَ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اے حسین بن نعیم دوست رکھتا ہے اپنے بھائیوں کو، میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پس نفی مومنین فقرار کو، میں نے کہا اچھا، فرمایا پس زاد اربے تیرے لئے کہ دوست رکھنا اس کو جو اللہ کو دوست رکھے۔ خدا کی قسم تو نفع نہ پہنچائے گا کسی کو جب تک اس کو دوست نہ رکھے۔ کیا تو اپنے گھر ان کو نہیں بلاتا۔ میں نے کہا بلاتا ہوں اور جب تک دو تین یا اس سے کم ہمیشہ نہ ہوں کھانا نہیں کھاتا۔ حضرت نے فرمایا ان کی فضیلت تیرے اوپر زیادہ ہے بہ نسبت اس فضیلت کے جو تجھے ان پر ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے ہیں ہی انھیں کھانا دوں انھیں فرش پر بٹھاؤں اور پھر میں ان کو میرے اوپر فضیلت ہو۔ فرمایا ہاں جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو تیری اور تیرے عیال کی مغفرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور جب تیرے گھر سے نکلتے ہیں تو تیرے اور تیری عیال کے گناہوں سے نکلتے ہیں۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي نُجَيْدٍ الْوَابِشِيِّ قَالَ : دُكِرَ أَصْحَابُنَا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا أَتَدْرِي وَلَا أَتَشْعُرُ إِلَّا مَعِيَ مِنْهُمْ الْإِنْسَانُ وَالنِّسَاءُ وَأَنْفُلُ وَأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَضْلُهُمْ عَلَيْكَ أَغْظَمُ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ كَيْفَ وَأَنَا أَطْعَمْتُمْ طَعَامِي وَأَتَقَيَّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَالِي وَأَخْدِمُهُمْ عِيَالِي؟ فَقَالَ : إِنْهُمْ إِذَا دَخَلُوا إِلَيْكَ دَخَلُوا بِرِزْقِي مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرٍ وَإِذَا خَرَجُوا خَرَجُوا بِالْمَغْفِرَةِ لَكَ

۹۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے ہمارے اصحاب کا ذکر آیا۔ میں نے کہا جب تک

ان میں سے دو تین یا کم بیش نہ ہوں۔ میں دنوں کا کھانا کھاتا ہوں نہ رات کا حضرت نے فرمایا کہ ان کی نفی صحت تجھ پر زیادہ ہے نسبت تیری نفی صحت کے ان پر، میں نے کہا یہ کیسے، میں ان کو کھانا دوں، مال ان پر خرچ کروں میرے گھروالے ان کی خدمت کریں پھر بھی نفی صحت انہی کی ہو۔ فرمایا جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ کا رزق کثیر آتا ہے اور جب جلتے ہیں تو تیری مغفرت کا سامان ہوتا ہے۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مُقَرَّرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوُضَائِي، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أَطْعِمَ رَجُلًا مُسْلِمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْنِيَ أَفْقًا مِنَ النَّاسِ، قُلْتُ : وَكَيْفَ الْأَفْقُ ؟ فَقَالَ : عَشْرَةُ آلَافٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ایک مرد مسلمان کو کھانا دینا میرے نزدیک ایک افق عظام آزاد کرنے سے بہتر ہے میں نے پوچھا افق سے کیا مراد ہے فرمایا۔ دس ہزار۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَبِيعٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ مَنْ أَطْعَمَ فِئَامًا مِنَ النَّاسِ، قُلْتُ : وَمَا فِئَامٌ [مِنَ النَّاسِ] ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفٍ مِنَ النَّاسِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کو کھانا کھلاتا ہے ایسا ہے جیسے لوگوں کے فئام کو کھلایا ہے میں نے پوچھا فئام سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ایک لاکھ آدمی۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيِّدِ الشَّيْخِ فِي قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مَعَكَ أَنْ تُغْنِيَ كُلَّ يَوْمٍ نَسَمَةً ؟ قُلْتُ : لَا يَحْتَمِلُ مَالِي ذَلِكَ ، قَالَ : تَطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مُسْلِمًا ، فَقُلْتُ : مُوسِرًا أَوْ مُعْسِرًا ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ الْمَوْسِرَ قَدْ يَشْتَبِي الطَّعَامَ .

۱۲۔ سید الشیخ نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تجھے کس چیز نے روکا اس سے کہ تو ہر روز ایک غلام آزاد کرے، میں نے کہا میں اس کا تحمل نہیں ہو سکتا یعنی اتنی دولت میرے پاس نہیں، فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلایا کر، میں نے کہا چاہے مال دار ہو یا غریب، فرمایا مالدار بھی کبھی خواہش طعام رکھتا ہے۔

۱۳۔ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مَنُوفٍ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَكَلَةُ يَأْكُلُهَا أَخِي الْمُسْلِمُ عِنْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْنِيَ رَقَبَةً .

۱۳۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ کوئی مسلمان بھائی اگر میرے پاس کھانا کھائے تو وہ میرے نزدیک ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے

۱۴۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ أُشَبِّعَ رَجُلًا مِنْ إِخْوَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ سُوقَكُمْ هَذَا فَأَتْبَاعُ مِنْهَا رَأْسًا فَأَغْنِيَهُ.

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں اپنے مسلمان بھائیوں میں سے ایک بھائی کو سیر کر دوں تو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جا کر ایک غلام خریدوں اور آزاد کر دوں۔

۱۵۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ أَخَذَ خَمْسَةَ دَرَاهِمٍ [وَأَدْخُلَ إِلَى سُوقِكُمْ هَذَا فَأَتْبَاعُ بِهَا الطَّعَامَ وَأَجْمَعُ تَقْرَأُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْنِيَ نَسَمَةً.

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر میں تمہارے بازار سے پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے کچھ مسلمانوں کو کھلاؤں تو وہ میرے لئے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۱۶۔ عَنْهُ، عَنِ الْوُشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سِئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا مَا يَعْدِلُ عِثْقَ رَقَبَةٍ؟ قَالَ: إِطْعَامُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۱۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ غلام آزاد کرنے کے مساوی اور کیسا ہے۔ فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلا دینا۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَفْبَةَ، عَنْ أَبِي سَيْتِلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا أَرَى شَيْئًا يَعْدِلُ زِيَادَةَ الْمُؤْمِنِ إِلَّا إِطْعَامُهُ وَحَقُّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ.

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سوائے مومن کو کھانا کھلانے کے کوئی اور چیز تو اب میں زیارت مومن کے برابر نہیں۔ اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ وہ جنت کا کھانا اس شخص کو دے جو کسی مومن کو کھانا کھلائے۔

۱۸۔ عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أَطْعِمَ مُؤْمِنًا مُخْتَاَجًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَزُورَهُ ، وَلَأَنْ أَزُورَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ عَشْرَ رِقَابٍ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے محتاج مومن کو کھانا دینا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کی زیارت کرنے سے اور اس کی زیارت کرنا زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے سے۔

۱۹۔ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مُوَسِّرًا كَانَ لَهُ يَعْدِلُ رِقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهُ مِنَ الذَّبْحِ ، وَمَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مُخْتَاَجًا كَانَ لَهُ يَعْدِلُ مِائَةَ رِقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهَا مِنَ الذَّبْحِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کرجو مالدار مومن کو کھلائے تو یہ ایسا ہے جیسے اولاد اسماعیل سے دس آدمیوں کو ذبح ہونے سے بچالیا اور ایک مومن محتاج کو کھانا کھلانا ایسا ہے جیسے اولاد اسماعیل سے سو غلاموں کو ذبح سے بچالیا۔

۲۰۔ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ فَابُوسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِأَطْعَامِ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ وَعَشْرِ حَجَجٍ ، قَالَ : قُلْتُ : عَشْرَ رِقَابٍ وَعَشْرَ حَجَجٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يَا نَصْرُ إِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ مَاتَ أَوْ عَذِلَتْهُ قَبِيحِي ، إِلَى نَاصِبٍ فَيَسْأَلُ لَوَ الْوَيْلُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ مَسْأَلَةِ نَاصِبٍ ، يَا نَصْرُ مَنْ أَحْبَبَ مُؤْمِنًا فَكَانَ نَاصِبًا أَحْبَبَ النَّاسَ جَمِيعًا فَإِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ فَقَدْ أَمْنَمُوهُ وَإِنْ أَطْعَمْتُمُوهُ فَقَدْ أَحْيَيْتُمُوهُ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک مومن کو کھانا کھلانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے، میں نے تعجب سے کہا۔ دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔ فرمایا۔ اے نصر! اگر تم اسے کو کھانا نہ دے گے تو یا تو وہ بھوک سے مر جائے گا یا کسی ناصبی سے جا کر سوال کرنے پر تم اسے مجبور کر دو گے۔ اس سے تو اس کا مر جانا بہتر ہے۔ اے نصر! جس نے ایک مومن کو زندہ کیا اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ کیا۔ پس اگر تم نے اس کو کھلایا تو گویا اسے مار ڈالا اور اگر کھانا دیا تو اس کو زندہ کر لیا۔

دوسویں درہواں باب

مومن کو لباس پہنانا

۱۵ (بَابُ مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا)

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَسَا أَخَاهُ كِسْوَةً شَانَهُ أَوْ صَنِيفًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْسُوهُ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَأَنْ يُؤَوِّنَ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَأَنْ يُوسِّعَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ وَأَنْ يُلْقِيَ الْمَلَائِكَةُ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ بِالْبَشَرِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ : وَ تَلْقَاهُمْ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ،

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اپنے بھائی کو جاڑے یا گرمی کا لباس پہنایا۔ خدا اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور نزع کی سختی کو اس پر آسان کر دے گا اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے گا اور جب قبر سے نکلے گا تو ملائکہ اس سے مل کر جنت کی بشارت دیں گے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَسَا أَحَدًا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْبًا مِنْ عَزِيٍّ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتهُ مِنْ مَعْشِيَةٍ ، وَكَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَسْبَعَةِ آلَافٍ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، تَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ إِلَى أَنْ يَنْفَتَحَ فِي السَّوْرِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی برہنہ محتاج مسلمان کو لباس پہنائے اور اس کی روزی کے متعلق کسی امر میں مدد کرے تو خدا ستر ہزار فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جو اس کے لئے نفع، صور کے وقت تک اس کے ہر ایک گناہ کے لئے استغفار کرتے رہیں۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَسَا أَحَدًا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْبًا مِنْ عَزِيٍّ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتهُ مِنْ مَعْشِيَةٍ ، وَكَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَسْبَعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ

إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِي الصُّورِ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کسی محتاج مسلمان کو بحالت برہنگی لباس پہنائے گا یا روزی کے معاملہ میں اس کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا کہ وہ اس سے صادر ہونے والے ہر گناہ کے لئے استغفار کریں۔ یہاں تک کہ صور پھونکا جائے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام [قَالَ :] مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا كِسَاءَهُ اللَّهُ مِنَ الثِّيَابِ الْخُصُورِ . وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ : لَا يَزَالُ فِي صَمَائِ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ سِلْكٌ .

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کسی مومن کو لباس پہنائے گا اللہ اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ خدا کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس محتاج کے بدن پر اس لباس کا ایک تار بھی رہے گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ عَزِي كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ إِيْتَابِي الْجَنَّةِ . وَمَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ غَنِي لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرِ اللَّهِ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّوْبِ خِرْقَةً .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی برہنگی میں کسی مومن کو لباس پہنائے گا تو خدا اس کو ہشتی لباس پہنائے گا اور جو بحالت مالداری پہنائے گا وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔

دوسو سو لہواں باب مومن پر مہربانی کرنا اور اس کی عزت کرنا

(بَابُ ۲۱۶)

۵ (فِي انْطَائِي الْمُؤْمِنِ وَإِكْرَامِهِ)

۱۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَخَذَ مِنْ وَجْهِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ قِدَاءَهُ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، وَمَنْ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِ أَخِيهِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو اپنے مومن بھائی کے چہرہ سے خوش و خاشاک دور کرے تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو بندہ مومن کے چہرے پر تیسم لائے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : مَرْحَبًا كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَرْحَبًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی سے مرحبا کہے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لئے خوش آمدید لکھتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَأَكْرَمَهُ فَإِنَّمَا أَكْرَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جس کے پاس کوئی مومن بھائی آئے اور وہ اس کا اکرام کرے تو اللہ اس کا اکرام کرتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حِشَادٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا فِيَّ أَمَنِي عَبْدُ الْطَّيِّفِ أَخَاهُ فِي اللَّهِ يَشِيءُ مِنْ لُطْفٍ إِلَّا أَخَذَهُ اللَّهُ مِنْ خَدَمِ الْجَنَّةِ .

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی میری امت میں اپنے بھائی پر کسی چیز سے بھی مہربانی کرے گا تو اللہ اس کی خدمت کے لئے جنت کے خادم مقرر کرے گا۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَكْرَبِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَكْرَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِكَلِمَةٍ يُلْطَفُ بِهَِا وَفَرَّجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ لَمْ يَزَلْ فِي طِلِّ اللَّهِ الْمَمْدُودِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے صرت ایک کلمہ سے اپنے بھائی کو نوازا اور اس پر مہربانی کر کے خوش کرے تو اللہ اسے اپنے مہربانی کے سایہ میں رکھے گا جب تک وہ اس کام میں لگا رہے۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ مِمَّا خَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ أَنْ يُعَرِّفَهُ بِرِ إِخْوَانِهِ وَإِنْ قُلَّ ، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِالْكَثْرَةِ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : «وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ» (نَمَّ قَالَ :) وَمَنْ يُوقِ شَخْ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ، وَمَنْ عَرَفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَفَاءَهُ أَجْرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَمِيلُ ارْزُ هَذَا الْحَدِيثَ لِإِخْوَانِكَ ، فَإِنَّهُ تَرَعَّبَ فِي الْبِرِّ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جن باتوں سے اللہ نے مخصوص کیا ہے مومنین کو، ان میں ایک یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کریں اگرچہ نیکی کم ہی کیوں نہ ہو۔ خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے وہ تنگدستی کی حالت میں بھی اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں پھر یہ بھی فرمایا ہے جو محل سے اپنے کو بچانے والے ہیں وہ روز آخرت فلاح پانے والے ہیں اور جس نے خدا کی معرفت حاصل کی خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ اس کا اجر روز قیامت بے حساب ہے۔ پھر فرمایا اسے جیل اس حدیث کو لوگوں سے بیان کرو کہ اس سے نیکی کی طرف لوگوں کو رغبت ہوگی۔

۷ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُخَفِّفُ أَخَاهُ التَّخَفُّفَ ، قُلْتُ : وَ أَيْ شَيْءٍ التَّخَفُّفُ ؟ قَالَ : مِنْ مَجْلِسٍ وَمِنْ كَلَامٍ وَكِسْوَةٍ وَ سَلَامٍ ، فَتَطَاوُلُ الْجَنَّةُ مُكَافَاةً لَهُ وَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا : أَيْتِي قَدْ حَرَمْتُ طَعَامَكَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا الْأَعْلَى نَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا : أَنْ كَافِي أَوْلِيَائِي بِتَحْفِيمِهِمْ فَيَخْرُجُ مِنْهَا وَصُفَاءً وَ وَصَائِفَ مَقْعٍ أَطْبَاقٍ مَغْطَاهُ بِمَنَادِيلٍ مِنْ لَوْلُؤٍ ، فَإِذَا انْظَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ وَهَوَّلُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا تَلَارَتْ عُقُولُهُمْ وَامْتَنَعُوا أَنْ يَأْكُلُوا فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ تَحْتِ الْعَرْشِ : أَنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ جَهَنَّمَ عَلَى مَنْ أَكَلَ مِنْ طَعَامِ جَهَنَّمَ فَيَمْدُ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ فَيَأْكُلُونَ .

، فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کو چاہیے کہ تحفہ دے اپنے بھائی کو، راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ تحفہ کس چیز کا ہو فرمایا فرس ہو اس کے بیٹھنے کے لئے، نکیہ پس پشت لگانے کے لئے، کھانا ہو لباس ہو، اسلام کیا جائے۔ اس کے بدلے میں اس کو موقع ہوگا کہ جنت کی طرف گردن اٹھا کر دیکھے اور جنت کو دیکھ ہوگی کہ میں نے تیرا طعام سوائے نبی یا وصی نبی اہل دنیا پر حرام کیا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا جنت کو وحی کرے گا کہ تلافی کر میرے دوستوں کی چند تحفوں سے۔ پس نکلیں گے اس سے چند غلام، کنیز جن کے سروں پر خوان ہوں گے جو موتی لگے رومانوں سے ڈھکے ہوں گے جب وہ لوگ جہنم اور اس کے خوفناک مناظر کو دیکھیں گے تو ہوش و حواس

گرم ہو جائیں گے اور کھانے سے رک جائیں گے اس وقت تختِ عرش سے ایک منادی ندا کرے گا: جہنم حرام ہے اس پر جو طعامِ جنت لے تب وہ لوگ اپنے ہاتھ بڑھا کر کھائیں گے۔

۸۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتَرْ عَلَيْهِ سِتْرَيْنِ كَبِيرَتَيْنِ.

۸۔ فرمایا حضرت محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن کی محبت یہ ہے کہ اس کے ستر بڑے گناہ چھپائے۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَتَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، جَمْعًا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ قَالٍ: أَمَّا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَحْسِنُ يَا إِسْحَاقُ إِلَى أَوْلِيَائِي مَا اسْتَطَعْتَ، فَمَا أَحْسَنَ مُؤْمِنٌ إِلَى مُؤْمِنٍ وَلَا أَعَانَهُ إِلَّا خَمَشَ وَجْهَهُ إِبْلِيسَ وَقَرَّحَ قَلْبَهُ.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے اسحاق! احسان کر میرے دوستوں سے جہاں تک ممکن ہو جب مومن، مومن پر احسان کرتا ہے یا اس کی مدد کرتا ہے تو ابلیس اپنا چوکھر چٹکے اور اس کا قلب زخمی ہوتا ہے۔

دوسو ستر ہواں باب

خدمت مومن

(بَابُ فِي خِدْمَتِهِ) ۲۱۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقِيعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي الْمُغْنَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا مُسْلِمُ خِدْمَ قَوْمًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنْ ثَلَاثَةِ عَشْرَةِ خَيْرًا أَوْ فِي الْجَنَّةِ.

۱۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان، مسلمانوں میں سے کسی قوم کی خدمت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بقدر ان کی تعداد کے جنت میں خدمت گار عطا فرمائے گا۔

دوسواٹھارہواں باب

نصیحت المؤمن

(بَابُ نَصِيحَةِ الْمُؤْمِنِ) ۲۱۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيانٍ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ أَبِي مَتَّوَرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يُنَاصِحَهُ ^(۱) .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومنین پر واجب ہے کہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَجْنُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ لَهُ فِي الْمَشْهَدِ وَالْمَغِيبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب (بذریعہ مرسلات)

۳۔ ابْنُ مَجْنُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے

۴۔ ابْنُ مَجْنُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْخٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِيَنْصَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ كَنَصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ .

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے بھائی کی نصیحت اس طرح کرے جیسے اپنے نفس کو کرتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْشَاهُمْ فِي أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لَخَلْقِهِ .

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ازرؤے قدر و منزلت عند اللہ روز قیامت وہ شخص سب سے زیادہ ہوگا۔ تو اس کی زمین اس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نفع کرنے والا ہوگا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُتَّقِرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالتَّصَبُّعِ لِلَّهِ فِي خَلْقِهِ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نصیحت کرنا تم پر لازم ہے قربت الی اللہ ہرگز تم کو اس سے بہتر عمل نہ ملے گا۔

دوسوا بیسواں باب

لوگوں کے درمیان اصلاح

((باب ۲۱۹))

۵ (الإصلاح بَيْنَ النَّاسِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ حَبِيبِ الْأَحْوَلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : صَدَقَةٌ يُجِبُّهَا اللَّهُ إِصْلَاحُ بَيْنِ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَدُوا وَتَقَارَبُ بَيْنَهُمْ إِذَا تَبَاعَدُوا

عَنْ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَنَحْوُهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وہ نیکی جس کو اللہ دوست رکھتا ہے لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جبکہ فساد برپا ہو اور ان کو ایک دوسرے سے قریب کر لے جبکہ وہ دور ہو چکے ہوں۔

اور راویوں نے بھی حضرت ابو عبد اللہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَجْنُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَأَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِينَارَيْنِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا میرے نزدیک دو دینار صدقہ دینے

سے بہتر ہے۔

۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ مُصَلِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا رَأَيْتَ بَيْنَ اثْنَيْنِ مِنْ شُعْبَةٍ مَارَعَةً فَأَقْدِمْهُمَا مِنْ مَالِي .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے دو شیعوں میں جیسے جھگڑا دیکھو تو اپنے مال سے فدیہ دے کر اس قضیہ کو ختم کرادو۔

۴۔ ابْنُ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ سَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ : مَرَّ بِنَا الْمُفَضَّلُ وَ أَنَا وَحَبِيبِي نَسْتَجِرُ فِي مِرَابِثٍ ، فَوَقَفَ عَلَيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَنَا : تَعَالَوْا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَتَيْنَاهُ فَأَصْلَحَ بَيْنَنَا بِأَرْبَعِ مِائَةٍ دِرْهَمٍ فَقَدَّعَهَا إِلَيْنَا مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَوْثَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مَنَا مِنْ صَاحِبِهِ ، قَالَ : أَمَّا إِنَّا الْيَسْتُ مِنْ مَالِي وَلَكِنْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَمَرَنِي إِذَا تَنَازَعَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِنَا فِي شَيْءٍ أَنْ أَصْلَحَ بَيْنَهُمَا وَأَقْدِمَهُمَا مِنْ مَالِي : فَبَدَأَ مِنْ مَالِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں اور میرا بہنوئی میراث پر جھگڑا کر رہے تھے کہ مفصل کا اس طرف سے گزر ہوا وہ ہمارے پاس ٹھہر گئے اور کہا کہ تم لوگ گھر چلو، چنانچہ ہم لوگ ان کے ساتھ گھر آئے۔ مفصل نے ہمارے درمیان صلح کرادی اور چار سو درہم اپنے پاس سے ہم کو دے دیے۔ جب ہم مطمئن ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ میرا مال نہیں ہے بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ جب ہمارے اصحاب میں کوئی جھگڑا ہو تو میں ان کے درمیان صلح کرادوں اور حضرت کے مال سے فدیہ دوں پس یہ مال حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْتَبِرَةِ ، عَنْ مُغَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَاذِبٍ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصلاح کرنے والے جھوٹا نہیں کہلاتا۔ دروغ مصلحت آمیز نہ اذراستی نقد انگیز۔

۶۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُقْبَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ» قَالَ : إِذَا دَعَيْتَ لِصَلْحِ بَيْنِ اثْنَيْنِ فَلَا تَقُلْ عَلَيَّ يَمِينُ الْأَافْعَلِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق تم اپنی قسموں میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کہو کہ تم نیکی نہ کرو گے پر ہیز کاری نہ کرو گے اور لوگوں کے درمیان صلح نہ کرو گے امام نے فرمایا جب تم دوا دیوں گے درمیان صلح کرانے کے لئے بلائے جاؤ تو قسم کھا کر یہ نہ کہو کہ میں یہ نہ کروں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ أَوْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَتَبْلُغُ عَنِّي كَذَاً وَكَذَاً - فِي أَشْيَاءَ أَمَرَ بِهَا - قُلْتُ : فَأَيُّ بَلِّغُكَ عَنْكَ وَأَقُولُ عَنِّي مَا قُلْتَ لِي وَعَبْدُ الَّذِي قُلْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْمُصْلِحَ لَيْسَ بِكَذَّابٍ [إِنَّمَا هُوَ الصَّلَاحُ لَيْسَ بِكَذِبٍ]

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میری طرف سے فلاں فلاں امر کے متعلق یہ باتیں پہنچا دو جن کا میں حکم دے رہا ہوں۔ میں نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ کہوں گا اور کچھ اپنی طرف سے کہہ دوں، فرمایا ضرور صلح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا کیوں کہ صلح جھوٹ نہیں ہے۔

دوسو بیسواں باب

احیاء المومن

(بَابُ ۲۲۰)

۱۰ (فِي إَحْيَاءِ الْمُؤْمِنِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا» قَالَ : مَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا وَمَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ هُدًى إِلَى ضَلَالٍ فَقَدْ قَتَلَهَا.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایک شخص کو بغیر کسی کے قتل کیے ہوئے قتل کیا تو ایسا ہے گویا سب آدمیوں کو قتل کیا اور جس نے ایک کو زندہ رکھا اس نے گویا سب کو زندہ رکھا۔ سائل نے کہا اس سے کچھ اور بھی مراد ہے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت سے ضلالت کی طرف پہنچایا اس نے گویا اس کو قتل کیا۔

دوسوا کیسواں باب

اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا

(باب) ۲۲۱

﴿فِي الدُّعَاءِ لِلْأَهْلِ إِلَى الْإِيمَانِ﴾

۱۔ مُجَرِّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُقَاتِلٍ عَنْ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِي أَهْلَ بَيْتٍ وَهُمْ يَسْمَعُونَ مِنِّي أَقَادُعُهُمْ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا أَفْوَدَهَا النَّاسُ وَالْجِبَارُ.

۷/۶ ترجمہ

۱۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے گرواں میری بات سنتے ہیں تو میں یہ حالت تفسیر ان کو امر بامت کے متعلق بتاؤں فرمایا ضرور خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

دوسو بائیسواں باب

تقیہ کی صورت میں مخالفوں کو امر حق کی دعوت دینے سے باز رہنا

(باب) ۲۲۲

﴿فِي تَرْكِ دُعَاءِ النَّاسِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّيِّدَاوِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كُنْتُمْ وَالنَّاسُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَيْنٍ خَيْرًا نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً فَتَرَكَهُ وَهُوَ يَجُولُ لِذَلِكَ وَيَطْلُبُهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا كَلَّمْتُمُ النَّاسَ فَلَقْتُمْ دَعْبًا حَيْثُ دَعَبَ اللَّهُ وَاخْتَرْنَا مَنْ اخْتَارَ اللَّهُ، وَاخْتَارَ اللَّهُ تَجَرُّدًا وَاخْتَرْنَا آلَ نَجَبٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ.

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کو مخالف لوگوں سے (بصورت تقیہ) بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نور پیدا کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے کہ اس میں غور و فکر کر کے امر حق تلاش کرے پھر منسور یا جب تم مخالفوں سے گفتگو کرو تو کہو ہم اسی طرف جارہے ہیں جدھر اللہ گیا ہے اور ہم نے ہدایت کے لئے اسی کا انتخاب کیا ہے جس کا انتخاب اللہ نے کیا ہے اللہ نے محمد کو انتخاب کیا ہے ہم نے ان کے بعد کئی نمونہ کر۔

٢ - ثُمَّ بَنَى بَنِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ
عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ ثَابِتِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا ثَابِتُ مَا لَكُمْ وَلِلنَّاسِ، كَفْتُمُوا
عَنِ النَّاسِ وَلَا تَنْدَعُوا أَحَدًا إِلَى أَمْرِ كُمْ، قَوْلَهُ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضِلُّوا
عَنْدًا بِإِذْنِهِ هَذَا مَا اسْتَطَاعُوا، كَفْتُمُوا عَنِ النَّاسِ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: أَخِي وَابْنُ عَمِّي وَخَارِي
فَإِنَّ اللَّهَ عَنِّي وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا طَيَّبَ رُوحَهُ فَلَا يَسْمَعُ بِمَعْرُوفٍ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا بِمُسْكَرٍ إِلَّا نَكَّرَهُ
ثُمَّ يَقْبِضُ اللَّهُ فِي قَلْبِهِ كَلِمَةً يَجْمَعُ بِهَا أَمْرَهُ.

۴۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اسے ثابت تمہارا مخالف لوگوں سے، کیا تعلق تمہاں سے مالک رہا اور امانت کی طرف تو لوگوں کو دعوت نہ دو خدا کی قسم اگر تمام اہل آسمان وزمین ایسے بندے کو گمراہ کرنا چاہیں جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے۔ تم لوگوں سے، مالک ہی ہو اور ان اپنے مخالفوں کو یہ نہ سمجھو کہ یہ میرا بھائی ہے میرا ابن عم ہے میرا پڑوسی ہے بے شک جب خدا کسی کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اس کی روح کو پاک کر دیتا ہے پس جب وہ امر نیک کو سنتا ہے تو اسے پہچانتا ہے اور بُری بات سے انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈالتا ہے جس سے اس کی خاطر جمع ہو جاتی ہے یعنی اس کے غلط فہمات کی پیروی سے رک جاتا ہے۔

٣ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ . عَنْ صفوان بن يحيى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ
عَنِ الْمُضَلِّبِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : نَدَعُوا النَّاسَ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ ؟ فَقَالَ : يَافُضِّلُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا
أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَمَرَ مَلَكَ أَنْ يَأْخُذَ بِرُؤُسِهِ حَتَّى يَدْخُلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ طَائِعًا أَوْ كَارِهًا .

۳۔ فضیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ہم لوگوں کو امرِ امامت کی طرف دعوت دیں؟ فرمایا اے فضیل جب اللہ کسی بندہ کے لئے نیکی چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی گردن پکڑ کر امرِ امامت کا استرار کرائے خواہ وہ بخوشی اقرار کرے یا نہ کرے۔

٤- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ وَفَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا لِلَّهِ وَلَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ ، فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلَّهِ فَيُؤْتِيهِ وَمَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ وَلَا تَخَاصُمُوا بَيْنَكُمْ النَّاسَ فَإِنَّ الْمُخَاصَمَةَ مُمِرَّةٌ لِلْقَلْبِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّهُ عليه السلام : إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَ قَالَ : وَأَقَاتِ نَكْرَهُ النَّاسِ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ذَرُوا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا عَنِ النَّاسِ وَإِسْخَامُ أَخَذْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام وَعَلَيْهِ عليه السلام وَلَا سَوَاءَ : وَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : إِذَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى عَبْدَانِ يُدْخِلُهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ كَانَ أَسْرَعَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ إِلَى وَكْرِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کو رضائے الہی کے لئے اختیار کرو نہ کہ لوگوں کی رضا کے لئے جو رضائے الہی کے لئے ہو گا وہ تو اللہ کے لئے ہو گا اور جو لوگوں کے لئے ہو گا تو وہ آسمان تک نہ جائیگا اور دین کے معاملہ میں لوگوں سے ہٹا کر دیکھو کہ اس بات پر کتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں خدا نے اپنے نبی سے فرمایا ہے جسے تم دوست رکھتے ہو اسے ہدایت۔ (ایمان الی المطلوب) نہیں کر سکتے دھرت راستہ دکھا سکتے ہو یا در خدا جسے چاہتا ہے ملتا ہے۔ کسی کو بخار دیتا ہے پھر سورہ یونس میں فرماتا ہے کیا تم لوگوں کو (دین سے) سبب توفیق ہو یا اس پر پورے پر عبور کر دے۔ لوگوں کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے جو علم لیا ہے۔ وہ لوگوں سے لیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسول اللہ علیہ السلام سے لیا ہے نہ کہ غیر سے، اور میں نے اپنے باپ سے سنا ہے خدا جس کے لئے امر دین میں داخلہ کے لئے نکھ دیتا ہے وہ اس کی طرف اس سے زیادہ تیز جاتا ہے جتنا ایک طائر اپنے گھونسلہ کی طرف۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ قَوْمًا لِلْحَقِّ فَأَدَامَهُمْ فِيهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ قَلِيلَةً فَلَوْ بِهِمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَغْفِرُ فَوْتَهُ وَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ أَنْكَرَتْهُ فَلَوْ بِهِمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَغْفِرُ فَوْتَهُ وَخَلَقَ قَوْمًا لَیَغْفِرُ ذَلِكَ فَأَدَامَهُمْ فِيهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ أَنْكَرَتْهُ فَلَوْ بِهِمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَغْفِرُ فَوْتَهُ وَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ قَلِيلَةً فَلَوْ بِهِمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَغْفِرُ فَوْتَهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے ایک قوم کو حق کے لئے پیدا کیا ہے پس جب وہ امر حق کے کسی دروازہ کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ وہ اس کی علت نہ جانتے ہوں اور ایک قوم ان کے علاوہ پیدا کی ہے جب وہ کسی امر باطل کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ اس کی علت نہ جانتے ہوں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَنْكَرَتْ فِي قَلْبِهِ كُنْفَةً مِنْ تَوَفُّاتِهِ لَهَا سَمْعَةٌ وَقَلْبَةٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَمَلٍ مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْكُمْ وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءًا أَنْكَرَتْ فِي قَلْبِهِ كُنْفَةً سَوَاءً .

فَأَظْلَمَ لَهَا سَمْعَهُ وَقَلْبَهُ ، ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ : «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصْعَقُ فِي السَّمَاءِ»

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا کی ہر نیکی کا عمل چاہتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نقطہ نورانی پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل روشن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہارا پس جو امر امامت ہے اس کے حاصل کرنے میں وہ سب سے زیادہ جریں ہو جاتا ہے خدا جب کسی کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل تاریک ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے کسی کو ہدایت کرے تو اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو ایسا تنگ بنا دیتا ہے گویا اسلام اس کے لئے آسمان پر چڑھنے کے برابر دشوار ہو جاتا ہے۔

اس حدیث اور آیت سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایمان و کفر پر مجبور ہے خدا جس **توضیح :-** کو چاہتا ہے تو من بناتا ہے جسے چاہتا ہے کافر لیکن ایسا نہیں بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر شخص اپنی زندگی میں جو عمل کرنے والا ہوتا ہے وہ سب عمل سے پہلے علم ہی میں ہوتا ہے پس جس کا عمل نیک اس کے علم میں ہوتا ہے اور قبول حق کی صلاحیت اس میں پاتا ہے اس پر اپنی توفیقات نازل کرتا ہے جس کو ایسا نہیں پاتا اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور تو مومن دنیا اللہ کا تفضل ہے کسی کا حق نہیں کیوں کہ توفیق و تفضل کسی کام کا اجر نہیں ہوتا اور علم الہی کسی کام پر کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ حُمْزَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ أَرَادَ بَعْضُ خَيْرِ أُمَّتِكَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً بَيْضَاءَ ، وَفَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ مَلَكَ يَسُدُّهُ فَإِذَا أَرَادَ بَعْضُ شَرِّ أُمَّتِكَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ ، وَغَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ شَيْطَانٌ يُضِلُّهُ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ کسی سے نیکی چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سفید نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے سینے والے سوراخ کھول دیتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ معین کرتا ہے تاکہ برائی سے اسے روک دے اور جب کسی بندہ سے کوئی برائی کو روکنا نہیں چاہتا تو اس کے قلب میں ایک سیاہ نگہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے قلب کے مسامات بند کر دیتا ہے اور ایک شیطان کو اس پر مسلط کر دیتا ہے کہ وہ اسے گمراہ کرتا رہے۔

جب کوئی شخص باوجود نیک و بد جاننے کے اور احکام الہی سے باخبر ہونے کے اپنی بد کرداری **توضیح :-** سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس صورت میں شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔

دوسو تیسواں باب خدا اپنا دین اُسے عطا کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے

(باب) ۲۲۳

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا يُعْطِي الدِّينَ مَنْ يُحِبُّهُ ﴾

۱۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بَكْرِ ، عَنْ حَمْرَةَ ابْنِ حُمْرَانَ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا أَبَا الصَّخْرِ إِنْ اللّٰهُ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ ، أَنْتُمْ وَاللّٰهُ عَلَى دِينِي وَدِينِ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ ، لَا أَعْنِي عَلَيَّ بَنُ الْحُسَيْنِ وَلَا عُمَرَ بْنَ عَلِيٍّ وَإِنْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِ هَؤُلَاءِ .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو الصخر اللہ دنیا کی نعمت دوست اور دشمن دونوں کو دیتا ہے لیکن ہمارے امر امانت و امارت کو تو انہی کو عطا کرتا ہے جو اس کے برگزیدہ بندے ہیں تم واللہ میرے اور میرے آبا ابراہیم و اسماعیل کے دین پر ہو میں نے ابابہ سے مراد حضرت علی بن الحسین اور محمد بن علی کو نہیں لیا۔ حالانکہ وہ بھی انہی کے دین پر ہیں۔

توضیح :- حضرت کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام جس میں نفی شریک باری تعالیٰ ہے مشترک ہے تمام انبیاء میں آدم سے لے کر خاتم الانبیاء تک ادیان انبیاء میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں، اختلاف ہے تو فروع دین میں۔ اس میں شدید امامیہ کا مسلک جدا گانہ ہے اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کو دیتا ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنْجَبٍ ، عَنْ أَحْسَنَ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجَهَنِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : يَا مَالِكُ إِنْ اللّٰهُ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي دِينَهُ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مالک اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دین صرف اس کو دیتا ہے جسے دوست رکھتا ہے۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَنْعَمِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْظَةَ ، وَ
عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ هَذِهِ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللَّهُ الْبَرَّ وَالْفَاجِرَ
وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا الصَّغُورَ تَمِينُ خَلْقِهِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اس دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر نیک و بد کو دیتا ہے لیکن ایمان اپنے بزرگ و
بندوں ہی کو دیتا ہے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي سَلِيمَانَ ، عَنْ مَيْسِرٍ قَالَ :
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ أَبْغَضَ ، وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَا يُعْطِيهِ
إِلَّا مَنْ أَحَبَّهُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر دوست و دشمن کو دیتا ہے لیکن ایمان تو
اسی کو دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

دوسو چوبیسواں باب

سلامتی دین

((بَابُ سَلَامَةِ الدِّينِ)) ۲۲۴

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَزْرَةِ ، عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَوَّاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مِمَّا كَرَّاهُ» فَقَالَ : أَمَا لَقَدْ بَسَطُوا عَلَيْهِ وَقَتْلُوهُ
وَلَكِنْ أَتَدْرُونَ مَا وَفَّاهُ ؟ وَقَوَّاهُ أَنْ يَقْتُلُوهُ فِي دِينِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کہ سوال کیا گیا حضرت سے اس آیت کے بارے میں ، اللہ نے
بچالیا ، مومن آل فرعون کو فرعونوں کے مکر سے کہ انھوں نے حملہ کیا اس پر اور قتل کر دیا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ خدا نے
کیسے اس کی حفاظت کی خدا نے اسے دین سے گمراہ ہونے سے بچالیا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَصْحَابِهِ : اَعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدًى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَنُورُ اللَّيْلِ الْمَظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ حَبْدٍ وَفَاقَةٍ ، فَإِذَا حَضَرَتْ بَلِيَّةٌ فَأَجْعَلُوا أَمْوَالَكُمْ دُونَ أَنْفُسِكُمْ ، وَإِذَا نَزَلَتْ نَارِلَةٌ فَأَجْعَلُوا أَنْفُسَكُمْ دُونَ دِينِكُمْ ؛ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ دِينُهُ وَالْحَرِيبُ مَنْ حُرِبَ دِينُهُ ؛ الْإَوَانَةُ لَأَقْرَبَ بَعْدَ الْجَنَّةِ ، الْإَوَانَةُ لِأَعْنَى بَعْدَ النَّارِ ، لِأَيْفِكَ أَسِيرُهَا وَلَا يُبْرَأُ صَرِيرُهَا

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اپنے اصحاب کو وصیت کی تھی کہ آگاہ ہو کہ قرآن ہدایت ہے دن اور رات میں اور نور ہے فطانت کی تاریکی میں جب کہ تنگدستی اور فاقہ ہو۔ جب تم پر کوئی بلا آئے تو اسے مال کے ذریعے اپنے نفسوں سے دور کرو نہ کہ دین کھو کر، آگاہ ہو کہ ہلاک ہوا وہ جس کا دین ہلاک ہوا اور تنباہی ہے اس کے لئے جس کا دین تنباہ ہوا، آگاہ ہو جنت کے بعد تنگدستی نہیں اور دوزخ کے بعد مال داری نہیں، دوزخ کا قیدی آزاد نہیں ہوتا اور اس کو تکلیف سے رہائی نہیں ملتی۔

۳۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : سَلَامَةُ الذِّبْنِ وَصِحَّةُ الْبَدَنِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ ، وَالْمَالُ ذِبْنَةٌ مِنْ ذِبْنَةِ الدُّنْيَا حَسْبَتْهُ . مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَبِيعِ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے دین کی سلامتی اور بدن کی صحت مال سے بہتر ہے اور مال دنیا کی زینت ہے بشرطیکہ اس سے نیکی حاصل کی جائے۔
فضیل نے بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَبَّرَ رَمَانًا لَا يَحْتَجُّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ مَعَارِفِهِ ، فَقَالَ لَهُ : فَلَانٌ مَا فَعَلَ ؟ قَالَ : فَجَعَلَ يُصَحِّحُ الْكَلَامَ يَظُنُّ أَنَّهُ أَنْمَا يَعْنِي الْمَسِيرَةَ وَالذَّنْبَا ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَيْفَ دِينُهُ ؟ فَقَالَ : كَمَا نَجَبْتُ ، فَقَالَ : هُوَ وَاللَّهِ الْغَنَى .

۴۔ ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے ہر سال آیا کرتا تھا ایک مدت تک وہ حج کے لئے نہ آیا۔ ایک بار جب اس کا ایک شہنشاہ آیا۔ آپ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے شکستہ دلی کے ساتھ کلام کیا کہ اس کی مالی حالت کمزور ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جو آپ کو محبوب ہے وہی ہے خدا کی قسم وہ غنی ہے۔

دوسو پچیسواں باب تقیہ

((بابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ يَمَّا صَبَرُوا» (قَالَ: يَمَاصِرُوا وَعَلَى التَّقِيَّةِ) وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ، قَالَ: الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ.

۱۔ آیا ان لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بنا پر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

۲۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْبَمِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَصْحَابِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ، وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الشُّبُهَةِ وَالْمَسْجِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نو سے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے۔ سوائے نبیذ (جو کہ شراب) اور سوزوں پر مس ہے۔
نبیذ اور سوزوں پر مس کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے
توضیح: ۱۔ لہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍوسَ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللَّهِ، قُلْتُ: مِنْ دِينِ اللَّهِ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ مِنْ دِينِ اللَّهِ وَلَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عليه السلام: «أَيْتَمَّ الْعَبْرَاءُكُمْ لَسَارِقُونَ»، وَاللَّهُمَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئًا وَلَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللَّهُ مَا كَانَ سَقِيمًا.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیۃ اللہ کا دین ہے۔ میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے۔ فرمایا خدا کی قسم اللہ کا دین ہے۔ یوسف نے کہا تھا قاتل و لوط تم چور ہو۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْخَلِّي ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ بَشَرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاعَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّقِيَّةِ ، يَا حَبِيبُ إِنَّهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ تَقِيَّةٌ رَفَعَهُ اللَّهُ ، يَا حَبِيبُ مَنْ أَمَّ مَكَنَ لَهُ تَقِيَّةٌ وَصَّعَهُ اللَّهُ ، يَا حَبِيبُ إِنَّ النَّاسَ أَشْمَاءُ هُمْ فِي هَذِهِ فَلَوْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ هَذَا .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں، جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا۔ اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا اللہ اس کو پست کرنے کا۔ اے حبیب اس زمانہ میں مخالفین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ملہو حضرت جنت ہو گا تو اس وقت تقیہ ترک ہو گا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ الْقَبَائِسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرِ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّخْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعَلَّمَ مَا فِي أَجْوَافِ النَّخْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا كَلَّتْهُ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنْتُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَا تَكُلُوا كُمْ بِالسِّنْبِمْ وَ تَلْحَلُوا كُمْ فِي الْبَيْتِ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَا يَتَنَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اُسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

۶۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ خَبْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

ﷺ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ، قَالَ : الْحَسَنَةُ : النَّقِيَّةُ ، وَالسَّيِّئَةُ : الْإِذَاعَةُ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِذْفَعْ بِالنَّفْسِ هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ ، قَالَ : النَّفْسُ هِيَ أَحْسَنُ النَّقِيَّةِ ، «فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَانَهُ وَلِيًّا حَمِيمًا» .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ، نیکی اور بدی برابر نہیں کر نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان و جوہر تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریقہ سے کر دیا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کر دو۔

۷۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْكَنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا أَبَا عَمْرٍو أَرَأَيْتَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِفَتْيَاءٍ جُفْنِي بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُكَ بِخِلَافِهِ مَا كُنْتُ أَخْبِرُكَ ، أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِخِلَافِهِ ذَلِكَ بِأَيْتٍ مَا كُنْتُ تَأْخُذُ ؟ قُلْتُ : بِأَخْبَرْتَنِي وَأَدْعُ الْآخَرَ ، فَقَالَ : قَدْ أَصَبْتَ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْتُ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُعْبَدَ بَرًّا أَوْ نَافِلًا لَئِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ إِنَّهُ [أَخْبَرْتُ لِي وَلَكُمْ] ، [وَأَيْتُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي دِينِهِ إِلَّا النَّقِيَّةَ] .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے ابو عمرو اگر میں تم سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہانی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا اور اللہ نے اہل دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ دُرِّسَةَ الْوَاسِطِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا بَلَغَتْ نَقِيَّةٌ أَحَدٌ نَقِيَّةً أَصْحَابُ الْكُفْرِ إِنْ كَانُوا يَشْهَدُونَ الْإِعْيَادَ وَيَشُدُّونَ الزَّانِبَ فَأَعْطَاهُمُ اللَّهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمیں پہنچا کسی کا تقیہ اصحاب کفر کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور از روئے تقیہ زانیہ باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَائِدٍ الْمَحْمَدِيِّ قَالَ : اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقٍ فَأَعْرَضْتُ عَنْهُ بِوَجْهِ وَمَضَيْتُ ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي لَا لِقَاكَ فَأَصْرِفْ وَجْهِي كَرَاهَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ، فَقَالَ لِي : رَحِمَكَ اللَّهُ وَلَكِنْ رَجُلًا

لَقَبْنِي أَنَسٍ فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ : عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ، مَا أَحْسَنَ وَلَا أَجْمَلَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ملا۔ میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر نرا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے مصافحہ منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص نلال مقام پر مجھ ملا اور جب کرمخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا۔ علیک السلام یا ابا عبد اللہ اس نے اچھا نہ کیا۔

مطلب یہ ہے کہ اس نے اسلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور
توضیح :- ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: قَبِلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ عَلَى مَنبَرِ الْكُوفَةِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنْكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سِتْنِي فُسَبُّونِي، ثُمَّ تَدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلَا تَبْرَؤُوا مِنِّي، فَقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَا يُكْتَبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ قَالَ: إِنْكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سِتْنِي فُسَبُّونِي، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَإِنِّي لَعَلِّي دِينٌ يُعْجَدُ، وَلَمْ يَقُلْ: لَا تَبْرَؤُوا مِنِّي. فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ اخْتَارُوا الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَمَا أَنَا إِلَّا مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حِينَ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْأَپْمَانِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْإِمْنَ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْأَپْمَانِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا: يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَاعْدُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عُنْدَكَ وَأَمَرَ أَنْ تَهُودَ إِنْ عَادُوا .

۱۰۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کو فہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کہا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھ گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ مسائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیے لہذا اس نے یہ کہا پوچھا کیا برأت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیے جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہل مکہ نے انہیں مجبور کیا واکہ کفر کہنے پر محالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا۔ خدا نے تمہارا عذر

قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا۔

۱۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ الْكِنْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا كُنْتُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلًا يُغَيِّرُ دَنَاءِيهِ ، فَإِنَّ وَلَدَ السَّوَةِ يُمَيِّرُ إِلَيْهِ بِعَمَلِهِ كُنُوتُ الْيَمَنِ انْقَطَعَتْ إِلَيْهِ دَنَاءُ وَلَا تَكُونُوا عَلَيْهِ شَيْنًا صَلَّوْا فِي عَشَائِهِمْ وَعَوَّدُوا مَرَّاتَهُمْ وَاشْهَدُوا اجْتَابَ لَهُمْ وَلَا يَسْقُوكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَأَنْتُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ وَاللَّهُ مَا عَيْدَ اللَّهُ يُشْفِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبَةِ قُلْتُ : وَمَا الْخَبَةُ ؟ قَالَ : التَّقِيَةُ .

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ بڑا بیٹا اپنے عمل پر سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے۔ تم ایسے بنو کہ جو آپ کے لئے باعثِ زینت ہو نہ کہ باعثِ شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود ہو اور کسی امر نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورتِ تقیہ۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِلْوَلَاءِ ، فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : التَّقِيَةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانُ لِمَنْ لَا تَقِيَةَ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِئِيقٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : التَّقِيَةُ فِي كُلِّ مَرُورَةٍ وَصَاحِبِهَا أَعْلَمُ بِهَا حَبِيبٌ تَنْزِلُ بِهِ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا و اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحبِ زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت ہے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : [كَانَ] أَبِي يَقُولُ : وَأَيُّ شَيْءٍ أَقْرَبُ لِقَيْسِي مِنَ التَّقِيَةِ : إِنَّ التَّقِيَةَ جُثَّةُ الْمُؤْمِنِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈی پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے۔

۱۵۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ عُثْمَانَ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَانِعٌ مَيْتَمٌ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنَ التَّقِيَّةِ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ هَذِهِ آيَةٌ نَزَلَتْ فِي عُمَارٍ وَأَصْحَابِهِ إِلَّا مِنْ أَكْبَرَةٍ وَقَلْبُهُ مُنْطَمِنٌ بِالْإِيمَانِ.

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کس چیز نے میتم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا خدا کی قسم وہ اس آیت کو جانتے تھے مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ عمار اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجُبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَدَّادِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا جُعِلَتِ التَّقِيَّةُ لِيُحَقَّنَ بِهَا الذَّمُّ فَإِذَا بَلَغَ الذَّمُّ فَلَيْسَ تَقِيَّةً.

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا اور رسول نے اس لئے رکھا ہے تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كُلَّمَا تَقَارَبَ هَذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ.

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب یہ امر قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہئے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أُدَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَمَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَعُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَّادَةَ قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَضْطَرُّ إِلَيْهَا ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحْلَاهُ اللَّهُ لَهُ.

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَهْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: التَّقِيَّةُ تَرُسُ اللَّهُ بَيْتَهُ وَبَيْتَ خَلْقِهِ.

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیہ سہر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جُمُوحٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّزَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ

ابن الْمُخْتَار ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : خَالِطُوهُمْ بِالْبَرِّ الْبَيِّنَةِ وَخَالِفُوهُمْ بِالْجَوَائِزِ إِذَا كَانَتْ أَمْرًا صَيَّانَةً .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جبکہ حکومت

باز کیجئے اطفال ہمز۔

۲۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤْمِنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْكُفُوفِ اخْتِذَا أَفْقِيلَ لَهْمًا : إِمَّا مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَبْرِي ، وَاجِدٌ مِنْهُمَا وَأَبَى الْآخَرُ فَخَلَنِي سَبِيلُ الَّذِي بَرِي . وَقِيلَ الْآخَرُ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي بَرِي ، فَارْجُلٌ قَعْبُهُ فِي دِينِهِ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يَبْر : فَارْجُلٌ تَعَجَّلَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعی بنی امید کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ان سے کہا گیا تم امیر المؤمنین پر تبر آ کر دو ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا جس نے تبر کیا تھا اسے چھوڑ دیا دوسرے کو قتل کر دیا گیا حضرت نے فرمایا جس نے تبر کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبر نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اخْدُرُوا عَوَاقِبَ الْعُقَرَاتِ .

۲۲۔ نغرشوں کے انجام سے ڈرو۔

۲۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثَّعْلَبَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْقَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : النَّبِيَّةُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَالنَّبِيَّةُ حِزْرُ الْمُؤْمِنِ ، وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا نَبِيَّةَ لَهُ ، إِنْ الْعَبْدَ لَبِقِعُ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدْبُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ، فَيَكُونُ لَهُ عَزْرٌ أَفِي الدُّنْيَا وَتَوَرَّافِي الْآخِرَةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَبِقِعُ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدْبُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ دَلَا فِي الدُّنْيَا وَيَنْزِعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ التَّوَدُّ مِنْهُ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے

ہر سچے جس کے لئے تفسیر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سنے اور اس کی اشاعت نہ کرے تو اس کے لئے ایمان دلت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکالے گا۔

دو سو چھبیسواں باب

راز کو چھپانا

(بَابُ الْكِتْمَانِ) ۲۲۶

۱۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْشُومٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي خَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : وَدِدْتُ وَاللَّهِ أَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشَّيْءِ لَنَا بِتَغْيِصِ لَحْمِ سَاعِدِي : الْمَرْقَ وَقِلَّةِ الْكِتْمَانِ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن حسین نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تند مزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَسَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْزَانَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمِيرَ النَّاسِ يَخْصِلَتَيْنِ فَضْبَعُوهُمَا فَصَارُوا مِنْهُمَا عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ : الصَّبْرُ وَالْكِتْمَانُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا۔ خدا نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا سُلَيْمَانُ إِنَّكُمْ عَلَى دِينٍ مَنَ كَتَمْتُمْ أَعْرَأُ اللَّهُ وَمَنَ أَدَّاهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : دَخَلْنَا عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ ، فَقُلْنَا : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنْ تُرِيدَ الْعِرَاقَ فَأَوْصِنَا ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لِيَقُوْ شَدِيدُكُمْ ضَعِيفُكُمْ وَلْيَعُدَّ غَيْبُكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَلَا تَبْتُئُوا سِرًّا وَلَا تُدْبِعُوا أَمْرَنَا ، وَإِذَا جَاءَكُمْ عَثَا حَدِيثٌ فَوَجِدْتُمْ عَلَيْهِ شَاهِدًا أَوْ شَاهِدَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَخَذُّوْا بِهِ وَلَا أَفْقِقُوا عِنْدَهُ ، ثُمَّ رُدُّوْهُ إِلَيْنَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْمُنْتَظَرَ لِهَذَا الْأَمْرِ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الضَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَدْرَكَ قَائِمَنَا فَخَرَجَ مَعَهُ فَقَتَلَ عَدُوًّا نَاكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ عِشْرِينَ شَهِيدًا وَمَنْ قَتَلَ مَعَ قَائِمِنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ شَهِيدًا .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہم کو نہ جارہے ہیں کچھ نصرت فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا جو علم وین میں قوی ہیں ان کو پاپیے کہ جو علم میں کمزور ہیں ان کو تقویت پہنچائیں اور مالدار و فقیروں کی عیادت کریں اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پالو تو اسے بیان کرو تاکہ مخالف خاموش رہیں۔ ورنہ اسے روکے رہو اور ہمارے پاس بھیجنا کہ ہم وہ شواہد ہمارا کر دیں اور آگاہ ہوا اس امر کے منتظر کے لئے ایک قائم اللیل روزہ دار کا اجر ہے جو ہمارے قائم کو پالے اور اس کے ساتھ خروج کرے اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے اور جو ہمارے قائم کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے پچیس شہیدوں کے۔

۵۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحْتِمَالٍ أَمْرِنَا التَّضَدُّقُ لَهُ وَالْقَبُولُ وَقَطْعٌ ، مِنْ أَحْتِمَالٍ أَمْرِنَا سَتْرُهُ وَصِبَاتُهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ فَأَقْرَبُهُمُ السَّلَامُ وَقُلْ لَهُمْ : رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا اجْتَرَّ مَوَدَّةَ النَّاسِ إِلَى تَقْيِيهِ ، حَدَّ ثَوْمٍ بِمَا يَعْرِفُونَ وَاسْتَرُوا عَنْهُمْ مَا يَنْكَرُونَ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ مَا النَّاصِبُ لَنَا خَرَبًا بِأَذْدٍ عَلَيْنَا مَوَدَّةً مِنَ النَّاطِقِ عَلَيْنَا بِمَا نَكْرُهُ ، فَإِذَا عَرَفْتُمْ مِنْ غَيْبِ إِدَاعَةٍ فَاغْشُوا إِلَيْهِ وَرُدُّوْهُ عَنْهَا ، فَإِنْ قِيلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَتَحَمَّلُوا عَلَيْهِ بِمَنْ يُنْقَلُ عَلَيْهِ وَيَسْمَعُ مِنْهُ ، فَإِنَّ الرِّجْلَ مِنْكُمْ يَطْلُبُ الْخَاجَةَ فَيَلْطَفُ فِيهَا حَتَّى تُقْضَى لَهُ ، فَالْطَفُوا فِي سَبِيٍّ لِمَا تَلْطَفُونَ فِي حَوَائِجِكُمْ فَإِنْ هُوَ قِيلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَادْفِنُوا كَلَامَهُ تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ وَلَا تَقُولُوا إِنَّهُ يَقُولُ وَيَقُولُ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْمِلُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا أَقُولُ لَا تَزُرُّتُمْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي ، هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَهَذَا الْحَسَنُ الْبَصَرِيُّ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَأَنَا أَمْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِلْمُ كِتَابِ اللَّهِ وَفِيهِ تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ بَنُو الْخَلْقِ وَأَمْرُ السَّمَاءِ وَأَمْرُ الْأَرْضِ وَأَمْرُ الْأَوَّلِينَ وَأَمْرُ الْآخِرِينَ وَأَمْرُ مَا كَانَ وَأَمْرُ مَا يَكُونُ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ نُسَبِّ عَنِّي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے امرامامت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے بلکہ چاہیے یہ کہ نا اہلوں (مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے۔ ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے ہمارا اسلام کہو کہ ہم کرے اللہ اس بندے پر جو بحالت تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد قرآن سے جانتے ہو اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو۔ خدا کی قسم اس ناصبی سے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے۔ ہمیں زیادہ نقصان اس کی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعتِ امرامامت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے دو کو، اگر وہ مان جائے تو بہتر، ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے لئے وزنی ہو اور وہ اس کی بات کان لگا کر سنے۔ بعض لوگ تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم ان کی ضرورت پوری کرتے رہو تو وہ تم پر ہریان ہوتے ہیں۔ پس میری اس ضرورت کے لئے۔ تم ان پر اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی کرتے ہو، پس اگر تدبیر سے وہ مان جائے تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں سے کچل دو۔ یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے۔ قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابو حنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں وہ کس طرح ان کے غلط فتوئوں پر عمل کرتے ہیں اور میں باوجود قریشی اور اولاد رسولؐ سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان ہے ابتداء سے خلقت سے لے کر اور آسمان و زمین اور امرا دین و آخرین کار جو ہو چکے ہیں اور ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنِ الثَّوْبِيِّ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْمُسْلَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: مَا ذَا لِي بِرُؤُوسِ نَامِكُنُمَا حَتَّى صَادَ فِي يَدَيَّ [وَيْ] وَلَدِ كَيْسَانَ فَتَحَدَّثُوا بِي فِي الطَّرِيقِ وَفَرَى السَّوَادَ

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ہمارا معاملہ ہمیشہ پوشیدگی کے ساتھ رہا ہے لیکن اہل مکہ و فریب نے شیعیت کو کیا تو گل کوچوں میں اور گاؤں گاؤں اعلان کر دیا۔ ولد کسان سے مراد یحییٰ نے اولاد یحییٰ علیہ الرحمہ کی ہے جنہوں نے شیعیت کا بیابنگ دہل اعلان کیا۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنْ أَحَبَّ أَصْحَابِي إِلَيَّ أَوْدَعُهُمْ وَأَقْفَهُمْ وَأَكْتَمَهُمْ لِحَدِيثِنَا وَإِنْ أَسْأَأَهُمْ عِنْدِي خَلَاوَأَمَقْتَهُمْ لَلَّذِي إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ يُنْسَبُ إِلَيْنَا وَيُرَوِّعُنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ إِشْعَارًا

مِنْهُ وَجَحَدَهُ وَكَفَرَ مَنْ ذَاكَ بِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الْحَدِيثَ مِنْ عَيْنِنَا خَرَجَ وَإِلَيْنَا أَتَيْنَا، فَيَكُونُ بِذَلِكَ خَارِجًا عَنَّا وَلَا إِلَيْنَا.

۷۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ میرے اصحاب میں سب سے زیادہ محبوب میرے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پر سیر گزارے زیادہ فقیہ ہے اور ہماری احادیث کا (مخالفوں سے) سب سے زیادہ چھپانے والا ہے (تاکہ وہ ہمارے درپے آزار نہ ہوں) اور میرے نزدیک سب سے زیادہ بد حال اور سب سے زیادہ دشمن وہ ہے جو ہماری حدیث سے اور ہماری طرف نسبت دے۔ پھر اس کو قبول نہ کرے اور شرش کر دے اور انکار کرے اور جو اس کے پاس ہو وہ بھی انکار کرے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہماری ہی ہو اور اس کی سند ہم ہی سے ہو ایسا شخص ہماری ولایت سے خارج ہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: يَا مُعَلَّى! انْكُمُ أَمْرَنَا وَلَا تُدِغُهُ، فَإِنَّهُ مَنْ كَتَمَ أَمْرَنَا وَلَمْ يُدِغْهُ أَغْرَاهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَجَعَلَهُ نَوْرًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ، يَقُودُهُ إِلَى الْجَنَّةِ، يَنَا مُعَلَّى مَنْ أَذَاعَ أَمْرَنَا وَأَمَّ يَكْتُمُهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَنَزَعَ التَّوَرُونَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَجَعَلَهُ غُلْمَةً تَقُودُهُ إِلَى النَّارِ، يَا مُعَلَّى! إِنَّ التَّقِيَّةَ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ، يَا مُعَلَّى! إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي الْعَلَانِيَةِ، يَا مُعَلَّى! إِنَّ الْمَذْبِيعَ لَا أَمْرَنَا كَالْجَا حِدِلُهُ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے معلیٰ ہمارے امر کو چھپاؤ اور ظاہر نہ کرو، جو ہمارے امر کو چھپائے گا اور ظاہر نہ کرے گا تو اللہ اس کو دنیا میں عورت دے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہو گا جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور اے معلیٰ جو ہمارے امر کو ظاہر کرے گا چھپائے گا نہیں تو خدا اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ سے نور کو کھینچ لے گا اور تاریکی اسے کھینچ کر دوزخ کی طرف لے جائے گا اے معلیٰ تقیہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں، اے معلیٰ اللہ پرستہ عبادت کو اسی طرح دوست رکھتا ہے جیسے ظاہر عبادت کو۔ اے معلیٰ ہمارے امر کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسا ہمارے حق کا انکار کرنے والا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: أَخْبَرْتُ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ أَحَدًا، قُلْتُ: لَا إِلَّا مُسْلِمًا بَنِي خَالِدٍ، قَالَ: أَحْسَنْتَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

فَلَا يَغْدُونَ سِرِّي وَيَسْرُوكَ نَائِلَنَا أَلَا كُلُّ سِرٍّ جَاوَزَ اثْنَيْنِ شَائِعٌ

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تم سے بیان کی تھی تو اس لئے کہ کسی سے کہہ دینا۔ میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا کسی سے نہیں کہا۔ فرمایا سیدک کیا تو نے شاعر کا یہ قول تو سنا ہوگا۔

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے ، آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ سبک پیچا

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ مَسْأَلَةٍ قَائِيٍّ وَأَمْسَكَ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْ أُعْطِينَاكُمْ كُلُّمَا تَرْتَدُّونَ كَانَ شَرُّ الْكُفِّ وَأَخْدِرَ قَبِيَّةٍ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَلَا يَهْدِي اللَّهُ أَسْرَ هَا إِلَى جَبْرِئِيلَ عليه السلام وَأَسْرَ هَا جَبْرِئِيلَ إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام وَأَسْرَ هَا مُحَمَّدٍ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام وَأَسْرَ هَا عَلِيٍّ إِلَى مَنْ شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ أَنْتُمْ تُذَيِّعُونَ ذَلِكَ مِنَ الَّذِي أَمْسَكَ حَرْفًا سَمِعُهُ ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ مَا لَنَا لِنَقْصِيهِ مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ غَارِفًا بِأَهْلِ دِمَائِهِ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُذَيِّعُوا أَحَدِيَّنَا ، فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَيَنْتَقِمُ لَأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَعْدَائِهِ ، أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ اللَّهُ بِآلِ بَرْمَكٍ وَمَا أَنْتَقَمَ اللَّهُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَقَدْ كَانَ بَنُو الْأَشْعَثِ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ فَقَدَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ بَوْلَانِيَّتَهُمْ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَأَنْتُمْ بِالْعِرَاقِ تَرَوْنَ أَعْمَالَ هَؤُلَاءِ الْفَرَّاجَةِ وَمَا أَهَمَّكَ اللَّهُ لَهُمْ ، فَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ ؛ وَلَا تَغْتَرُّوْا بِكُلِّكُمْ [الْحَيَاةُ] الذُّنْيَا ، وَتَغْتَرُّوا بِمَنْ قَدْ أَهْمَلَ لَهُ ، فَكَأَنَّ الْأَمْرَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْكُمْ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو ہم تمہیں بتا دیں تو یہ ایک مصیبت بن جائے گا۔ تمہارے لئے اور صاحب الامت کے لئے بھی ، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی کی اللہ نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا (قبیسا نالکے شی) یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور راز بتایا حضرت علی علیہ السلام کو اور علی نے جس کو چاہا بتایا (یعنی یہ سلسلہ ائمہ اہلبیت تک جاری رہا) اور تم اسے ظاہر کرتے ہو (ظہور قائم آل محمد کو) تم میں کون ہے کہ جو باز رہے اس بات کو بیان کرنے سے ، جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر تباہی کرے اور خود وہی کرے اور اپنے اپنی زمانہ کو پہچانے۔ پس اللہ سے ڈرو اور ہماری حدیث شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو خود دفع کرے گا اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدلہ لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برمک سے (جو دشمن آل رسول تھے) کیا کیا ، اور امام موسیٰ کاظم کے دشمن (اسلم بن جعفر سے) کیا بدلہ لیا۔ اور اولاد اشعث (جو ضعیف تھی) جسے جو امامت موسیٰ کاظم کی معتقد تھی اللہ نے خطر و عظیم کو ان سے کیسے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (دینی جاس) کے حکام کو عراق میں دیکھا خدا نے ان کو مہلت دے رکھی ہے تم اللہ سے ڈرو ، دنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے اور نہ اس کی

زندگی جس کو اللہ نے ہدایت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طُوبَى لِعَبْدٍ نُوْمَةُ يَعْرِفُهُ اللَّهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَيَنَابِيعُ الْعِلْمِ يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْمَذَابِيحِ الْبَذْرُ وَلَا بِالْجَفَاءِ الْمُرَائِيْنَ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس گناہ بندہ کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتے ہیں) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم دین کے سرچشمے ہیں۔ خدا ان کے ذریعہ سے فتنوں کی تاریکی کو دور کر لے گا نہ وہ راز کو ظاہر کرنے والے سخن چیں ہیں اور نہ جاہلان خود نما۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ثَعْبَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْإِصْبَهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُوْمَةُ لَا يُؤْبَهُ لَهُ ، يَعْرِفُ النَّاسُ وَلَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ ، يَعْرِفُهُ اللَّهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، وَيُفْتَحُ لَهُمْ بَابُ كُلِّ رَحْمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْبَذْرِ الْمَذَابِيحِ وَلَا بِالْجَفَاءِ الْمُرَائِيْنَ . وَقَالَ : قُولُوا الْخَيْرَ تَعْرِفُوا بِهِ وَأَعْمَلُوا الْخَيْرَ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ عَجَلَاءِ مَذَابِيحٍ ، فَإِنْ خِيَارَ كُمْ الذِّينَ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهِمْ دُرَّكَ اللَّهُ وَبَشَّرَ كُمْ أَلَمْ تَشَأَوْنَ بِالنَّمِيعَةِ ، أَلَمْ تَقْرَ قَوْلَ بَيْنَ الْأَجْبَةِ ، الْمُبْتَغُونَ لِلْزَّالِ الْمَغَائِبِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ خوشخبری ہو اس غیر مشہور گناہ بندہ کے لئے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے، لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچانتا ہے (اپنی مرضی کے ساتھ) ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الہی کے دروازے کھل جاتے ہیں تو وہ راز افاش کرنے والے چغل خور ہیں اور نہ جاہلان خود نما اور حضرت نے فرمایا اچلی بات کہو تم اس کی وجہ سے پہچانے جاؤ گے اور عمل خیر کرو اور اس کے اہل میں سے بنو اور جلد باز چغل خور نہ بنو، تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے کہ وہ تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے دوستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنے والے عیسوں میں سے عیب۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَخْبَرَهُ قَالَ : قَالَ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ وَالزُّمُورَ وَأَيُّوتَكُمْ ، فَإِنَّهُ لَا يُصِيبُكُمْ أَمْرٌ تَخْشَوْنَ بِهِ أَدْبَارَ وَلَا تَزَالُ الزُّبَيْدَةُ لَكُمْ وَقَاءً أَبَدًا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھو، یعنی اپنے مخالفوں پر خرچ نہ کرو تا کہ تم دوائی مصیبت سے محفوظ رہو۔ خرچ آل محمد تک اور زید یہ فرقہ کے لوگ جو جہاد باسیف کے معتقد ہیں تمہارے لئے مصیبت لانے والے بن جائیں گے یہ مصیبت زیدیوں ہی کے لئے چھوڑ دو۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنْ كَانَ فِي يَدِكَ هَذِهِ شَيْءٌ فَإِنْ اسْتَظَمْتَ أَنْ لَا تَقْلَمَ هَذِهِ فاقْلَعْ ، قَالَ : وَكَانَ عَنْدَهُ إِنْسَانٌ فَقَدْ أَكْرَأَ الْأَدَاعَةَ ، فَقَالَ : اخْطِمْ لِسَانَكَ تُعْمَرُ ، وَلَا تُمَكِّنُ النَّاسَ مِنْ قِيَادِ رَقَبَتِكَ فَتَذَلُّ .

۱۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تیرے ایک ہاتھ میں کوئی شے ہو تو دوسرے ہاتھ کو خیر نہ ہو (یہ دلیل وجوب کمالو تقیہ ہے) حضرت کے پاس ایک ایسا شخص بیٹھا تھا جس کے راز فاش کرنے کے متعلق لوگ گفتگو کر رہے تھے حضرت نے اس سے فرمایا تو اپنی زبان کو روک عزت حاصل ہوگی اور اپنے پران لوگوں کو قدرت نہ دے جو تیری گردن میں رسی باندھیں اور تو ذلیل ہو۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ تَجِيجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَمَرْنَا مَسْئُورًا مُقْتَضٍ بِالْمِطْلَاقِ فَقَدْ هَنَكَ عَلَيْنَا ذَلَّةُ اللَّهِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارا معاملہ پوشیدہ ہے بعد الہی جو ظہور قائم آل محمد تک ظاہر نہ ہوگا۔ پس جس نے ہماری پردہ دردی کی خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

۱۶۔ الْحَسَنِ بْنُ عُثْمَانَ ، وَحُمَيْدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمْعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَزْرَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : نَفْسُ الْمُتَمَوِّمِ لَنَا الْمُغْنَمُ لَطْلِبْنَا تَسْبِيحُ وَهَمَّ لَا مَرْنَا عِبَادَةَ أَوْ كِفَانًا لِيَبْرَ نَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ : أَكْتُبُ هَذَا بِالذَّهَبِ ، فَقَا كَتَبْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو سانس نکالتا ہے ہمارے متعلق فکر کرنے میں ظہور قائم آل محمد کے متعلق اور غم ناک ہوتا ہے ہماری مظلومیت پر تو اس کا یہ عمل یہ منزلہ تسبیح ہے اور ہمارے

معاملہ میں رنجیدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھ سے فرمایا اے محمد بن سعید اس کو سونے کے پانی سے لکھو میں نے اس سے بہتر کوئی چیز نہ لکھی۔

دوستیائیں سوال باب

مومن اور اس کی علامات و صفات

(باب) ۲۲

(الْمُؤْمِنُ وَعَلَامَاتِهِ وَصِفَاتِهِ)

۱۔ مُجَدِّبُ جَمْفَرٍ، عَنْ مُجَدِّبِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَاهِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قُتَيْبِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ - كَانَ غَائِدًا، نَائِكًا، مُجْتَهِدًا - إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْنَا لَنَا صِفَةَ الْمُؤْمِنِ كَأَنَّا نَنْظُرُ إِلَيْهِ؛ فَقَالَ:

يَا هَمَّامُ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَائِسُ الْفَطِنُ، يَسْرُهُ فِي وَجْهِهِ، وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدْرًا وَأَذَلُّ شَيْءٍ نَفْسًا، رَاجِعٌ عَنْ كُلِّ فَاخٍ، حَاضٍ عَلَى كُلِّ حَسَنٍ، لَاحِقُودٌ وَلَا حَسُودٌ، وَلَا دَوَّابٌ، وَلَا سَبَّابٌ، وَلَا عِيَابٌ، وَلَا مُعْتَابٌ، يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ وَيَسْتَأْذِنُ السَّمْعَةَ، طَوِيلُ الْقَمِ، بَعِيدُ النَّهْمِ كَثِيرُ الصَّمْتِ وَقَوْرٌ، ذَكُورٌ، صَبُورٌ، شَكُورٌ، مَغْمُومٌ بِفِكْرِهِ، مُسْرُورٌ بِفَقْرِهِ، سَهْلُ الْخَلِيقَةِ، لَيْسَ الْعَرِيكَ، رَصِينٌ الْوَفَاءُ، قَلِيلُ الْأَذَى، لَامْتَأَوِكَ وَلَا مَتَنَيْكَ.

إِنْ صَحِكَ لَمْ يَخْرِقْ، وَإِنْ غَضِبَ لَمْ يَتَزَقْ، يَضْحَكُهُ تَبَسُّمٌ، وَاسْتِيفَاهُمُ تَعَلُّمٌ وَمُرَاجَعَةُ تَقَهُمٌ. كَثِيرُ عِلْمُهُ، عَظِيمُ حِلْمُهُ، كَثِيرُ الرَّحْمَةِ، لَا يَتَخَلَّ، وَلَا يَتَعَجَّلُ، وَلَا يَتَجَبَّرُ، وَلَا يَنْطَرُ، وَلَا يَحْبُفُ فِي حُكْمِهِ، وَلَا يَجُورُ فِي عَلَيْهِ، نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصَّلْبِ، وَمُكَادِحَتُهُ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ، لَا حِشْيَ وَلَا هِلْعَ وَلَا مَسَّ وَلَا صِلَفَ وَلَا مَتَكَلَّفَ وَلَا مَتَعَمَّقَ. جَمِيلُ الْمُنَازَعَةِ، كَرِيمُ الْمُرَاجَعَةِ. عَدْلٌ إِنْ غَضِبَ، رَفِيقٌ إِنْ طَلَبَ، لَا يَتَوَدَّرُ وَلَا يَنْهَتُكَ وَلَا يَنْجَبِرُ، خَالِسُ الْوَدِّ، وَثِيقُ الْعَهْدِ، وَفِي الْقَدِّ شَفِيقٌ، وَصَوْلٌ حَلِيمٌ، خَمُولٌ، قَلِيلُ الْمُسْئُولِ، رَاضٍ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مُخَالِفٌ لِهَوَاهُ، لَا يَغْلِظُ عَلَى مَنْ ذَرَبَهُ وَلَا يَخْوُضُ فِيهَا لَا يَنْسِبُهُ نَاصِرٌ لِلدِّينِ، مُخَالِفٌ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ كَهْفٌ لِلْمُسْلِمِينَ، لَا يَخْرِقُ النَّتَاءَ سَمْعَةً وَلَا

يُنْكِي الطَّمَعُ قَلْبَهُ ، وَلَا يَتَعَرَّفُ اللَّغَبُ حُكْمَهُ ، وَلَا يَطْلُعُ الْجَاهِلُ عِلْمَهُ ، قَوْلًا ، عَمَّا لَمْ ، غَالِمٌ ، حَازِمٌ ، لَا يَفْخَاشُ وَلَا يَطْيَاشُ ، وَصُولٌ فِي غَيْرِ غَنْبٍ ، بَدُولٌ فِي غَيْرِ سَرْفٍ ، لَا يَخْتَالُ وَلَا يَفْذَارُ ، وَلَا يَقْنَعِي أَثَرًا ، وَلَا يَحِفُّ بَشَرًا ، رَفِيقٌ بِالْخَلْقِ ، سَاجِدٌ فِي الْأَرْضِ ، عَوْنٌ لِلضَّعِيفِ ، عَوْنٌ لِلْمَلْهُوفِ ، زَيْنَتُكَ يَشْرَأُ وَلَا يَكْشِفُ يَشْرَأُ ، كَثِيرُ الْبَلَوَى ، قَلِيلُ الشُّكُوفَى ، إِنْ رَأَى خَيْرًا ذَكَرَهُ ، وَإِنْ عَاقَبَ شَرًّا ذَكَرَهُ ، يَسْتُرُ الْعَيْبَ ، وَيَحْفَظُ الْغَيْبَ ، وَيُسَبِّحُ الْعِزَّةَ وَيَغْفِرُ الرَّثْلَةَ ، لَا يَطْلُعُ عَلَى نَصْحٍ فَيَذَرُهُ ، وَلَا يَدْعُ حَنْجَ حَيْفٍ فَيُضِلُّهُ ، أَمِينٌ ، رَصِينٌ ، تَقِيٌّ ، نَقِيٌّ ، رَكيٌّ ، رَضِيٌّ ، يَقْبَلُ الْعُدَّةَ وَيُجِدُّ الدِّكْرَ ، وَيُخَيِّنُ بِالنَّاسِ الظَّنَّ ، وَيَسْتَهْمُ عَلَى الْعَيْبِ نَفْسَهُ ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ بَقِيَّةً وَعِلْمًا ، وَيَقْطَعُ فِي اللَّهِ بِخَرْجٍ وَعِزِّمْ ، لَا يَخْرُقُ بِهِ فَرْحٌ ، وَلَا يَطْبِشُ بِهِ مَرَحٌ ، مُدَكِّرٌ لِلْعَالِمِ ، مُعَلِّمٌ لِلْجَاهِلِ ، لَا يَتَوَقَّعُ لَهُ بَاقِيَةٌ ، وَلَا يَخَافُ لَهُ غَائِلَةٌ ، كُلُّ سَعْيٍ أَخْلَصَ عِنْدَهُ مِنْ سَعْيِهِ ، وَكُلُّ نَفْسٍ أَصْلَحَ عِنْدَهُ مِنْ نَفْسِهِ ، عَالِمٌ بِنَفْسِهِ شَاغِلٌ بِنَفْسِهِ ، لَا يَبْقُ بِغَيْرِ رَبِّهِ ، غَرِيبٌ وَحِيدٌ جَرِيدٌ [حَزِينٌ] ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ وَيُجَاهِدُ فِي اللَّهِ لِيَسْبَعَ رِضَاهُ وَلَا يَنْتَقِمَ لِنَفْسِهِ بِنَفْسِهِ وَلَا يُؤَالِي فِي سَخَطِ رَبِّهِ ، مُجَالِسٌ لِأَهْلِ الْفَقْرِ ، مُضَاقٌ لِأَهْلِ الصَّدَقِ مُؤَادِرٌ لِأَهْلِ الْحَقِّ ، عَوْنٌ لِلْقَرِيبِ ، أَبٌ لِلْيَتِيمِ ، بَعْلٌ لِلْأَوَّلَةِ ، حَفِيٌّ بِأَهْلِ الْمَسْكَةِ ، مَرْجُوٌّ أَيْكَلُ كَرِيمَةٍ ، مَأْمُولٌ لِكُلِّ شِدَّةٍ ، هَشَّاشٌ ، بَشَّاشٌ ، لَا يَعْشَاشُ وَلَا يَعْشَاشُ ، صَلِيبٌ ، كَلَامٌ ، بَشَامٌ دَقِيقُ النَّظَرِ عَظِيمُ الْحَذَرِ لَا يَجْهَلُ إِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ يَخْلُمُ لَا يَبْخُلُ وَإِنْ بُخِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ ، عَقْلٌ فَاسْتَحْيَى وَقَعَ فَاسْتَشْيَى ، حَيَاوَةٌ يَمْلِكُ شَهْوَتَهُ ، وَوَدَّةٌ يَمْلِكُ حَسَدَهُ ، وَعَفْوَةٌ يَمْلِكُ حَقْدَهُ ، لَا يَنْطَلِقُ بِغَيْرِ صَوَابٍ وَلَا يَلْبَسُ إِلَّا الْإِقْنَامَ ، مَشِيَّةٌ التَّوَّاضِعِ ، خَاضِعٌ لِرَبِّهِ بِطَاعَتِهِ ، رَاضٍ عَنْهُ فِي كُلِّ حَالَاتِهِ ، نِيَّةٌ خَالِصَةٌ ، أَعْمَالُهُ لَيْسَ فِيهَا غَشٌّ وَلَا حَذِيقَةٌ ، نَظَرُهُ عِبْرَةٌ ، سَكُونُهُ وَفَكْرَةٌ ، وَكَلَامُهُ حِكْمَةٌ ، مُنَاصِحًا مُبَادِلًا مُتَوَاضِعًا ، نَاصِحٌ فِي الْبَيْتِ وَالْعَلَانِيَةِ ، لَا يَهْجُرُ أَخَاهُ ، وَلَا يَقْنَاهُ ، وَلَا يَمْكُرُ بِهِ ، وَلَا يَأْسُفُ عَلَى مَا فَاتَهُ ، وَلَا يَحْزَنُ عَلَى مَا أَصَابَهُ ، وَلَا يَرْجُو مَا لَا يَجُودُ لَهُ الرَّجَاءُ ، وَلَا يَفْشَلُ فِي الشَّدَّةِ ، وَلَا يَنْطَرُ فِي الرَّخَاءِ ، يَمْرُجُ الْجَلْمَ بِالْعِلْمِ ، وَالْعَقْلَ بِالصَّبْرِ ، تَرَاهُ بِعَيْدٍ كَسَلُهُ ، ذَائِمًا نَشَاطُهُ ، قَرِيبًا أَمَلُهُ قَائِلًا زَلَّةً ، مُتَوَقِّمًا لِأَحْلِيهِ ، خَاشِعًا قَلْبَهُ ، ذَاكِرًا رَبَّهُ ، قَانِيَةً نَفْسَهُ ، مَتَّقِيًا جَهَنَّمَ ، سَهْلًا أَمْرَهُ حَزِينًا لِدُنْيَاهِ ، مَيِّتَةً شَهْوَتَهُ ، كَظْمًا غَيْظَهُ ، صَافِيًا خُلُقَهُ ، آمِنًا مِنْ جَارِهِ ، ضَعِيفًا كَثِيرًا ، قَانِيًا بِاللَّذِي قَدَّرَ لَهُ ، مَتَّقِيًا صَبْرَهُ ، مُخَكِّمًا أَمْرَهُ ، كَثِيرًا ذِكْرَهُ ، يُخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ ، وَيَسْمَعُ لِيَسْلَمَ ، وَيَسْأَلُ لِيَقْتَنِمَ ، وَيَسْجُرُ لِيَقْتَنِمَ ، لَا يَنْفَتِ لِلْخَيْرِ لِيَفْجُرَ بِهِ ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَتَجَبَّرَ بِهِ عَلَى مَنْ سِوَاهُ ، نَفْسُهُ مِنْهُ

فِي غَايَةِ النَّاسِ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ : أَنْتَبَ نَفْسَهُ لِأَخْرِيهِ فَأَرَادَ النَّاسُ مِنْ نَفْسِهِ : إِنْ يُعَيَّ عَلَيَّ صَبْرَ حَشَى
يَكُونُ اللَّهُ الَّذِي يَنْتَصِرُ لَهُ : بَعْدَهُ مِمَّنْ تَبَاعَدَ مِنْهُ بَغْضٌ وَنَزَاةٌ ، وَدُنُوٌّ وَمِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِبِنٍ وَرَحْمَةٌ
لَيْسَ تَبَاعُدُهُ تَكْبِيرًا وَلَا عِظَمًا : وَلَا دُنُوُّهُ خَدِيعَةٌ وَلَا خِلَابَةٌ : بَلْ يَقْنَدِي بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ
فَهُوَ إِمَامٌ لِمَنْ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ .

قَالَ : فَصَاحَ هَمَامٌ صَبِيحَةً : ثُمَّ وَقَعَ مَفْشِيَةً عَلَيَّ : فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمَّا اللَّهُ لَقَدْ
كَتَبْتُ أَخَافُهَا عَلَيَّ وَقَالَ : هَكَذَا تَصْنَعُ الْمَوْعِظَةُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا : فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : فَمَا بَالُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
فَقَالَ إِنْ لَيْكُنْ أَحَدًا لَا يَبْعُدُوهُ وَسَبِيًّا لَا يَجَاوِزُهُ : فَمَهْلًا لَا تَعُدُّ فَاتَمَّانَتْ عَلَى لِسَانِكَ شَيْطَانٌ .

۱۔ قرمیا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب امیر المؤمنین خلیفہ سنار ہے تھے کہ ایک شخص جو عابد و زاہد و مجتہد
تھا کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیر المؤمنین ! آپ مومن کا وصف اس طرح بیان کریں گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں فرمایا
اے ہمام مومن زیرک و دانا ہوتا ہے۔ چہرہ بشاش، دل حزن آگین، کشادہ سینہ از روئے نفس ذلیل ہر فانی شے کو حقیق
سمجھنے والا۔

حریص ہے ہر قسم کی نیکی پر نہ کہ نہ حاسد نہ جھگڑا لوپ نہ گلیار نہ عیب جو نہ غیبت گو، سر بلند یا کو بُرا
جانتا ہے اور ریا کو معیوب جانتا ہے اس کا غم طولانی ہوتا ہے (سکرت موت اور عذاب قبر کے متعلق) اور ارادہ کا پختہ ہوتا
ہے خاموش زیادہ رہتا ہے صاحبِ وقار ہوتا ہے غصہ میں آپے سے باہر نہیں ہوتا، ذکر الہی کرنے والا ہوتا ہے صبر و شکر
کرنے والا ہوتا ہے۔ فکرِ آخرت میں مغموم رہتا ہے اپنے فقر میں خوش رہتا ہے اس کی طبیعت میں خشونت نہیں ہوتی نرم
طبیعت، وقلائے عہد پر قائم رہنے والا ہوتا ہے لوگوں کو اذیت بہت کم دیتا ہے، تہمت تراشی نہیں کرتا، کسی کی ہتک
نہیں کرتا، اگر ہتک ہے تو گلا نہیں پھیلاتا۔ اگر غصہ ہوتا ہے تو خفیف الحركات نہیں بنتا اس کا ہنسنا مسکراتا ہوتا ہے اور
اس کا سوال علم حاصل کرنا ہوتا ہے اور کسی کی طرف اس کا رجوع کرنا کچھ سمجھنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا علم زیادہ ہوتا ہے
اور علم عظیم الشان، رحم زیادہ کرتا ہے بخل سے دور رہتا ہے، کام میں جلدی نہیں کرتا نہ کسی بات سے لول تنگ ہوتا ہے اور
نہ اترا تا ہے۔ نہ اپنے حکم میں ظلم کرتا ہے اور نہ اپنے علم میں اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے وہ (یعنی اپنے علم کی وجہ سے کسی پر
ظلم نہیں کرتا) اور مصائب کی برداشت میں اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور امور معاش میں اس کی سعی شہد کی
طرف نہیں ہوتی ہے (یعنی کسی کے لئے باعث تکلیف نہیں بنتا) اور ایسا حریص نہیں بنتا کہ دوسروں کے حق پر ہاتھ مارے
اور نہ بیقراری ظاہر کرنے والا ہوتا ہے نہ سخت مزاج اور نہ شیشی باز، اور نہ تکلیف پسندا و نہ معاملات دنیا میں
زیادہ غور کرنے والا، اگر کسی سے نزاع کرتا ہے تو کمسن و خوبی بزرگ طبیعت ہوتا ہے اگر غصہ آئے تو عدل سے کام لیتا ہے
اس سے کچھ مانگا جائے تو نرمی کا برتاؤ کرتا ہے تھوڑے سے کام نہیں لیتا، شک نہیں کرتا، جبر نہیں کرتا سچی محبت رکھتا ہے۔

وعدہ کا پکا اور عہد کا پورا ہوتا ہے لوگوں پر مہربان ان تک پہنچنے والا، بردبار، گم نامی میں بسر کرنے والا۔ فغول بات کم کرنے والا، اپنے اللہ سے راضی رہنے والا، اپنی خواہشوں کے خلاف کرنے والا اور اپنے سے کم پر سختی نہ کرنے والا، غیر متعلق چیز پر غور و فکر نہیں کرتا، دین کا ناصر ہوتا ہے، مومنوں سے دفع ضرر کرنے والا، مسلمان کو پناہ دینے والا، مدح اس کے کانوں کو اچھی نہیں لگتی اور طبع اس کے دل کو زخمی نہیں کرتی اور ہمو و لعب اس کو حکمت سے باز نہیں رکھتی، جاہل اس کے علم سے واقف نہیں ہوتا۔ دین حق کی تائید میں سب سے زیادہ بولنے والا، دین کے لئے سب سے زیادہ کام کرنے والا عالم دانا ہوتا ہے نفس کوئی نہیں کرتا، تند خو نہیں ہوتا، دوستوں پر بغیر بار ہوئے ان سے تعلق رکھنے والا، خرچ کرنے والا مگر اسراف سے بچ کر، نہ کسی سے حیلہ فریب کرتا ہے نہ فدا داری اور پیروی نہیں کرتا کسی ایسی چیز کی جس سے کسی کا عیب ظاہر ہو۔ اور نہ کسی بشر پر ظلم کرتا ہے، لوگوں پر مہربان ہوتا ہے اور زمین پر لوگوں کے لئے سعی کرتا ہے کمزوروں کا مددگار ہے مصیبت زدوں کا فریاد رس ہے وہ کسی کی پردہ دری نہیں کرتا اور نہ کسی کا بھید کھولتا ہے اس کو معصائب کا سامنا زیادہ ہوتا ہے مگر وہ حرف شکایت زبان پر نہیں لاتا، اگر نیکی دیکھتا ہے تو اس کا ذکر کرتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اس کو چھپاتا ہے لوگوں کے عیب چھپاتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے غائبانہ، لوگوں کے عذر خطا کو قبول کرتا ہے اور غلطی کو معاف کر دیتا ہے جب ابھی بات پر اطلاع پاتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں اور برائی کی اصلاح کئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ امانت دار ہے پرہیزگار ہے باطن صاف ہے طبع پاک ہے لوگ اس سے راضی ہیں وہ خطا کاروں کے عذر قبول کرتا ہے اور احسن عنوان سے ذکر کرتا ہے لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے اور پوشیدہ باتوں کے معلوم کرنے کے شوق پر اپنے نفس پر لازم و گالتا ہے۔

اور اپنی دینداری اور علم کی بنیاد پر کسی کو قربت الی اللہ دوست رکھتا ہے اور قطع تعلق کرتا ہے۔ برائے خدا اس سے عہد کی کارادہ رکھتے ہوئے خوشی اسے بے عقل نہیں بتاتی اور نہ راحت رسائی اسے تند مزاجی پر مائل کرتی ہے عالم کو آخرت کی یاد دلانے والا ہے جاہل کو تعلیم دینے والا ہے۔ اس سے کسی مصیبت کے نازل کرنے کی امید نہیں کی جاتی اور نہ کسی حادثہ کا خوف کیا جاتا ہے۔ رام خدا میں وہ اپنی ہر کوشش کو وہ اپنی سعی سے زیادہ خالص جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہر نفس اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے وہ اپنے عیب کا جاننے والا ہے اور اپنے علم آخرت میں مشغول رہتا ہے وہ خدا کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں مسافر نہ زندگی بسر کرتا ہے وہ تنہائی پسند ہے نجات آخرت کے لئے مخدوم رہتا ہے۔ وہ خوشنودی خدا کے لئے کسی کو دوست رکھتا ہے اور رشتائے الہی کے لئے جہاد کرتا ہے اپنے نفس کے لئے انتقام نہیں لیتا بلکہ اس انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے اور دوستی نہیں کرتا اس سے جو دشمن خدا ہو۔ اہل فقر کی صحبت میں بیٹھتا ہے اور راست گو لوگوں سے ملتا جلتا ہے، مددگار ہے اہل حق کا، قربتِ اولیٰ کا معین ہے، یتیموں کا باپ ہے۔ یتیموں کا مددگار ہے اور مصیبت زدوں پر مہربان ہے ہر مصیبت میں لوگوں کو اس سے مدد کی امید کی جاتی ہے اور ہر سختی میں وہ مرجع امید رہتا ہے، کٹا رہ رو ہے خوش رہنے والا ہے وہ ترش زدن نہیں، عیب جو نہیں۔ امر دین میں مستحکم غصہ کا پینے والا

تسم کرنے والا، دقیق النظر، احتیاط سے کام کرنے والا، بخل پسند نہیں، اگر اس کا حق دینے میں لوگ بخل کریں تو صبر کرتا ہے۔
 بُری باتوں کو جان کر ان کے بجا لانے سے حیا کرتا ہے۔ رفاقت کی وجہ سے غنی ہے اس کی حیا اس کی خواہش پر غالب
 آتی اور اس کی محبت حسد کے جذبہ کو پیدا نہیں ہونے دیتی۔

اس کی بخشش اس کے کینز پر غالب آتی ہے سوائے صمیم بات کے نہیں بولتا اور اس کا لباس میاں رومی ہے اس کی
 چال تواضع ہے وہ اپنی اطاعت میں اپنے رب کے سامنے اظہارِ عز و نیا ز کرنے والا ہے اور ہر حالت میں اس سے راضی رہتا ہے
 اس کی نیت خالص ہوتی ہے اس کے عمل میں کھوٹ نہیں ہوتی اور نہ فریب ہوتا ہے اس کی نگاہ عبرت آگیاں ہے اس کے دل کا
 سکون فکر آخرت میں ہے۔ وہ نصیحت کرنے والا ہے۔ خراج کرنے والا ہے۔ برادری کا قائم کرنے والا ہے ظاہر و باطن ہر حالت
 میں نصیحت کرنے والا ہے۔ برادرِ مومن سے ترک تعلق نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی غیبت کرتا ہے اور نہ اس سے مکر کرتا ہے اور جو چیز
 ہاتھ سے جاتی رہی اس پر افسوس نہیں کرتا اور جو مصیبت آتی ہے اس پر رنجیدہ نہیں ہوتا اور اس چیز کی امید نہیں کرتا۔ جس کی
 امید کرنا جائز نہیں، سختی کے اوقات میں سست نہیں ہوتا اور عیش پر اتراتا نہیں، حلم کے ساتھ علم کو لئے رہتا ہے اور عقل
 کے ساتھ عیر کو، اتم اس کو دیکھو گے کہ وہ کسل سے دور ہوگا، ہمیشہ خوش رہنے والا ہوگا۔ امید اس سے قریب ہوگی،
 لغزش اس سے کم ہوگی اپنی موت کا امید دار ہوگا اس کے دل میں خشوع ہوگا، اپنے رب کا ذکر کرنے والا ہوگا اس کے نفس میں
 قناعت ہوگی، جہالت کو روکنے والا ہوگا اس کا امر آخرت آسان ہوگا اپنے گناہوں کے تصور سے رنجیدہ رہتا ہوگا اس کی
 خواہش مردہ ہوگی غصہ کا پینے والا ہوگا اس کے اخلاق پاک ہوں گے اس کا ہمسایہ اس سے پرامن ہوگا۔

اس کا تکبر کمزور ہوتا ہے اور جو خدا نے اس کے لئے مقدر کر دیا ہے اس پر نفع ہوتا ہے، اس کا صبر سقیم ہوتا ہے
 اس کا اہم دین مستحکم ہوتا ہے۔ اس کا ذکر زیادہ ہوتا ہے وہ لوگوں سے علم حاصل کرنے کے لئے ملتے اور سمجھنے کے لئے سوال کرتا
 ہے اور تجارت کرتا ہے تاکہ فائدہ پائے (ذخیرہ کے لئے نہیں) اور امر حق کو اس نے نہیں ستا کہ نخر کرے اور نہیں کلام کرتا
 اس لئے کہ دوسرے لوگوں پر اپنی بزرگی ظاہر کرے وہ خود رنج اٹھاتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں اپنی آخرت
 کی بہتری کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اور دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے اگر اس سے بغاوت کی جائے تو صبر کرتا ہے تاکہ
 اللہ اس سے آخرت میں یا اس دنیا میں بدلے اور اس کا دور رہنا کسی سے محض دین کی مخالفت میں ہوتا ہے اور فساد سے بچنے کے لئے
 اور اس کی نزدیکی نرمی اور رحمت کے لئے ہوتی ہے اس کا لوگوں سے دور رہنا اظہارِ تکبر و عظمت کے لئے نہیں ہوتا اور نہ اس کا
 میل جول کر دفریب کے لئے ہوتا ہے بلکہ وہ بیروی کرتا ہے ان اصحابِ غیر کی جو اس سے پہلے تھے لہذا وہ پیشوا ہوتا ہے اپنے بعد
 والے نیکو کاروں کا۔

یہ سن کر ہمام نے چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ امیر المومنین نے فرمایا خدا کی قسم اس کے متعلق اسی بات کا مجھے
 خوف تھا اور فرمایا کہ مؤخر موعظ کا اہل لوگوں پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔ کسی کہنے والے نے کہا۔ اے امیر المومنین آپ نے یہ کیا کیا۔

فرمایا ہر شخص کو موت کا ایک وقت ہے جو نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے اور ہر ایک کے لئے مرنے کا ایک سبب ہوتا ہے پھر جاگتا خانہ بات نہ کر کہ بے شک شیطان نے تیرے اندر بھونک مادی ہے جو تیری زبان پر یہ لفظ آئے۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ : عَنْ جَعْفَرِ بْنِ صَالِحٍ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانُ خِصَالٍ : وَقُوْرٌ عِنْدَ اللَّهِ أَهْوَى صَبُوْرٌ عِنْدَ النَّبَلَاءِ : شَكُوْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ : قَانِعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ : لَا يَطْلُمُ الْأَعْدَاءَ وَلَا يَتَخَامَلُ لِلْأَصْدِقَاءِ . بَدَنُهُ وَمَنَّهُ فِي تَعَبٍ وَالنَّاسُ وَمَنَّهُ فِي رَاحَةٍ : إِنْ أَلْعَلِمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ : وَالْجَلْمُ دَظِيْرُهُ : وَالصَّبْرُ أَمِيرُ جُنُوْدِهِ وَالرِّفْقُ أَحْوَهُ : وَاللَّيْنُ وَالِذَّةُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں جب تک مغلوب ہوں تو وہ صاحب وقار ہو، مصیبتوں میں مبرک نہ والا ہو، نعمتوں میں شکر کرنے والا ہو، جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر قانع ہو، دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرے اپنا بار دشمنوں پر نہ ڈالے، بدن اس کا تعب میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں ظلم مومن کا دوست ہے اور ظلم اس کا دیر ہے اور صبر اس کے شکر کا امیر ہے اور ہر بات اس کا بھائی ہے اور نرمی اس کا باپ۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ : عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ : عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ : عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ يَصْمُتُ لِيَسْلَمَ : وَيَنْطَلِقُ لِيَتَّقَمَ : لَا يَحْدُثُ أَمَانَتَهُ الْأَصْدِقَاءَ وَلَا يَكْنُمُ شَهَادَتَهُ مِنَ الْبَعْدَاءِ وَلَا يَعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ رِيَاءً وَلَا يَتْرُكُهُ خِيَابًا : إِنْ ذُكِرَتْ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ : لَا يَغْرُوهُ قَوْلٌ مِنْ حِيْلَةٍ وَيَخَافُ إِخْصَاءَ مَا عَمِلَهُ .

۳۔ اور فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے مومن خاموش رہتا ہے تاکہ لوگوں کے اعتراضات سے بچا رہے اور بولتا ہے تاکہ لوگ اس سے فائدہ پائیں، جو راز دوستوں کے ہیں انھیں بیان نہیں کرتا اور دور رہنے والوں سے اپنے گواہی نہیں اور ریا سے کوئی عمل خیر نہیں کرتا اور نہ شرم سے اسے پھوڑتا ہے اگر لوگ تعریف کرتے ہیں تو اپنے میں غرور پیدا ہونے سے ڈرتا ہے اور جو عیب اس کے لوگ نہیں جانتے اس کے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہے اور نہیں مغرور ہوتا ان لوگوں کی تعریف سے جو اس کے حال سے ناواقف ہیں اور خوف کرتا ہے شمار کئے جانے سے اپنے اعمال کے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ : عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ : رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ لَهُ قُوَّةٌ فِي دِينِهِ : وَحَزْمٌ فِي لَبِّهِ : وَإِيمَانٌ فِي يَقِينٍ : وَجَرَسٌ فِي فِقْهِ : وَنَشَاطٌ فِي هَدًى : وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ : وَعِلْمٌ فِي حِلْمٍ : وَكَيْسٌ فِي رِفْقٍ : وَسَخَاةٌ فِي حَقٍّ : وَقَصْدٌ فِي غِنًى : وَتَجَمُّلٌ

فِي فَاقَةٍ أَوْ عَفْوَ فِي قُدْرَةٍ : وَطَاعَةٌ لِلَّهِ فِي نَصِيحَةٍ : وَاتِّبَاهٌ فِي شَهْوَةٍ : وَزَجٌّ فِي رَغْبَةٍ : وَجِزْمٌ فِي جِهَادٍ
وَصَلَاةٌ فِي شُغْلٍ : وَصَبْرٌ فِي شِدَّةٍ : وَفِي الْهَزْأِ وَدَقُورٍ : وَفِي الْمَكَايِدِ صَبُورٌ : وَفِي الرَّخَاءِ شُكُورٌ : وَلَا
يَعْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ : وَلَا يَقْطَعُ الرَّجْمَ : وَلَيْسَ بِوَاهِنٍ : وَلَا فِظٌ وَلَا غَلِيظٌ : وَلَا يَسْبِقُهُ بَصَرُهُ : وَلَا يَفْضَحُهُ
بَطْنُهُ : وَلَا يَغْلِبُهُ قَرْجُهُ : وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ : يُعَيِّرُ وَلَا يُعَيَّرُ : وَلَا يُسْرِفُ : يَنْصُرُ الْمَظْلُومَ وَيَرْحَمُ الْمُسْكِنَ
نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءِهِ : وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ : لَا يَرْعَبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا : وَلَا يَجْزَعُ مِنْ دُلْهَانِهَا : لِلنَّاسِ هَمٌّ
قَدْ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ : لَا يُرَى فِي حُكْمِهِ تَقْصُصٌ : وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ : وَلَا فِي دِينِهِ ضِيَاعٌ : يُرِيدُ
مِنْ اسْتِثَارَتِهِ : وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ : وَيَكْبَحُ عَنِ الْخَوَا وَالْجَهْلِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کے معاملہ میں مومن کو قوت ہوتی ہے اور امتیاط سے کام لیتا ہے نرمی میں اس کا
ایمان یقین کے ساتھ ہے اور وہ حریف ہوتا ہے تحصیل علم دین میں خوش ہوتا ہے ہدایت سے اور نیکی پر تامل رہتا ہے اور علم
کا دانا ہے اور ہوشیار ہے نرمی کرنے میں، امر حق میں سخی ہے اور مال داری میں میاں رو ہے۔ فاقہ میں اپنی شان باقی رکھتا
ہے اور باوجود قدرت۔ انتقام معاف کرتا ہے اور نفیست حاصل کر کے طاعت خدا میں رہتا ہے اور خواہشات سے باز رہتا
ہے اور زہد کی طرف رغبت رکھتا ہے اور جہاد کا حریف ہے اور باوجود مصروفیت نماز ادا کرتا ہے اور سختی میں صبر کرتا ہے
اور اضطراب کے عالم میں صاحب وقار ہوتا ہے۔ محبتوں میں صبر کرتا ہے غیظ میں شکر کرتا ہے۔

نہ فہمت کرتا ہے نہ تکبر اور نہ قطع رحم کرتا ہے اور سست ہے نہ ترش رو ہے اور نہ سخت دل اور نہ ادھر ادھر
لگاؤ ڈالتا ہے اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا (بے طلب کھانے پر) اور نہ شرمگاہ اس پر غالب آتی ہے (زنا نہیں کرتا)
اور لوگوں پر حسد نہیں کرتا۔ نادان اسے عیب لگاتے ہیں وہ کسی کو عیب نہیں لگاتا، وہ فضول خرچی نہیں کرتا، مظلوم کی مدد
کرتا ہے مسکین پر رحم کرتا ہے اس کا نفس تکلیف میں رہتا ہے مگر لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں، وہ عزت دنیا کی طرف
راغب نہیں ہوتا اور نہ اس کی ذلت سے گھبراتا ہے لوگوں کو اس کی فکر ہے کہ وہ کارہائے دنیا کی طرف متوجہ ہیں اور اس
کو یہ فکر ہے کہ وہ کارہائے دنیا میں مشغول کیوں ہے اس کے حکم میں کوتاہی نہ پاؤ گے اور اس کی رلے میں سستی نہ دیکھو
گے اس کا دین ضایع نہ ہو گا۔ یعنی راہ حق سے ہٹے گا نہیں جو اس سے مشورہ کرے گا ہدایت پلے گا اور جو اس کی مدد کرے گا
سعادت حاصل کرے گا اور احرار کرتا ہے فحش و دشنام سے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَجْلِسُ
مِنْ قُرَيْشٍ ، فَإِذَا هُوَ يَقُومُ بِبَعْضِ بَيِّنَاتِهِمْ ، صَافِيَةً أَلْوَانُهُمْ ، كَثِيرٌ ضِحْكُهُمْ ، يُشِيرُونَ بِأَصَابِعِهِمْ إِلَى مَنْ
يَمُرُّ بِهِمْ ، ثُمَّ مَرَّ بِمَجْلِسِ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ فَإِذَا قَوْمٌ بَلِيَّتْ مِنْهُمْ الْأَبْدَانُ ، وَدَقَّتْ مِنْهُمْ الرِّقَابُ وَاصْفَرَّتْ
مِنْهُمْ الْأَلْوَانُ ، وَذَوَّاعُوا بِالْكَلَامِ ، فَتَعَجَّبَ عَلَيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَقَالَ: يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِّآلِ فُلَانٍ - ثُمَّ وَصَفَهُمْ - وَمَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوَسِ وَالْخَزَرَجِ - فَوَصَفَهُمْ - ثُمَّ قَالَ: وَجَمِيعُ مُؤْمِنُونَ؛ فَأَخْبَرَنِي بِأَرْسُولِ اللَّهِ بِصِفَةِ الْمُؤْمِنِ؛ فَتَكَسَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: عَشْرُونَ حَصْلَةً فِي الْمُؤْمِنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ لَمْ يَكْمُلْ إِيْمَانُهُ، إِنْ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ يَا عَلِيُّ: الْحَاضِرُونَ الصَّلَاةَ، وَالْمُسَارِعُونَ إِلَى الرَّكَاةِ، وَالْمُطِيعُونَ الْمُسْكِينَ، الْمَاسْحُونَ رَأْسَ الْيَتِيمِ، الْمُطَهِّرُونَ أَطْمَارَهُمْ، الْمُتَرَبِّحُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ، الَّذِينَ إِنْ حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يَخْلَعُوا، وَإِذَا اتَّخَذُوا لَمْ يَخُونُوا، وَإِذَا تَكَلَّمُوا صَدَقُوا، رَهْبَانٌ بِاللَّيْلِ، أَسَدٌ بِالنَّهَارِ صَائِمُونَ الشَّهَارَ، قَائِمُونَ اللَّيْلَ، لَا يُؤْذُونَ جَارًا وَلَا يَتَذَذُونَ بِهِمْ جَارًا، الَّذِينَ مَشَبَهُمْ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنٌ وَخُطَاهُمْ إِلَى بُيُوتِ الْأَرْبَابِ وَعَلَى أَثَرِ الْجَنَائِزِ، جَعَلَنَا اللَّهُ وَإِنَّا كُمْ مِنَ الْمُتَشَفِّعِينَ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام تشریف کے جلسہ کی طرف سے گزرے جو صاف ستھرا سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بہت زیادہ ہنس رہے تھے اور جوان کی طرف سے گزرتا تھا انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پھر حضرت اوس و خزرج کے جلسہ کی طرف سے گزرے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے بدن کمزور تھے اور گردنیں پٹی اور رنگ پیلے تھے نہایت عجز و انکسار سے بولتے تھے حضرت کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اور حضرت رسول خدا سے دونوں گروہوں کا حال بیان کر کے پوچھا۔ یہ سب مومنین ہی ہیں یا رسول اللہ! مومن کی صفت بیان کیجئے۔ حضرت نے سرجھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا مومن کی بیس خصلتیں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس کا ایمان کامل نہیں۔ اسے حل مومنین کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ نماز میں حاضر ہوں اور جلدی کریں زکوٰۃ ادا کرنے میں، مسکینوں کو کھانا دینے والے ہیں یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنے والے ہیں ستر پوشی کے لئے ان کو ازار پہنانے والے ہیں۔ جب بولتے ہیں تو پرسح، جب وعدہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں کرتے، اگر امین بنائے جائیں تو امانت میں خیانت نہیں کرتے جب کلام کرنے ہیں تو ان میں صداقت ہوتی ہے۔ رات میں ناکر اللہ کی طرح ریاضت کرنے والے، دن میں شہرہ سے بیٹھے برائیوں پر غالب، دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو عبادت خدا کرتے ہیں اپنے ہمسایہ کو ستاتے نہیں، نہ دانستہ اور نہ ہمسایہ کو ان سے اذیت پہنچتی ہے نادانستہ، وہ زمین پر ہلکے سے چلتے ہیں اور ان کے قدم اٹھتے ہیں بیواؤں کی امداد کے لئے اور جن ازدی کی مشایعت کے لئے اللہ ہم کو اور تم کو متقیوں میں قرار دے۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَزْوَقةَ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ
قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سَرَّاهُ حَسَنَةً، مَنَّاوَاهُ سَيِّئَةً، فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی سے خوش ہو اور بدی کو برا جانے وہ مومن ہے۔

۷۔ تَحْمِیْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمِیْنٍ عَسَى . عَنْ تَحْمِیْنِ الْحَسَنِ إِذْ عَلَانٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَیْجُ الْعَبْدِیِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : شِبْسُهُمُ الشَّاجِبُونَ الذَّاهِلُونَ الشَّاحِلُونَ ، الَّذِينَ إِذَا جَسَتْهُمُ اللَّيْلُ اسْتَقْبَلُوهُ بِحُزْنٍ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں پر یہ روئے بار یک اندام اور خود رانی نہ کرنے والے ہیں جب رات ان کو گھیر لیتی ہے تو وہ اس کا استقبال حزن سے کرتے ہیں۔

۸۔ عَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَسَى ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ عَمْرٍو الْیَمَانِیِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : شِبْسُنَا أَهْلُ الْبِدْءِ وَأَهْلُ التَّقَى وَأَهْلُ الْخَيْرِ وَأَهْلُ الْإِيمَانِ وَأَهْلُ الْفَتْحِ وَالظَّفَرِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں صاحب ہدایت صاحب تقویٰ ، صاحب فخر و ایمان اور صاحب فتح و ظفر ہوتے ہیں۔

۹۔ تَحْمِیْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمِیْنٍ عَسَى . عَنْ تَحْمِیْنِ إسماعیل ، عَنْ مَنْصُورٍ بَرْزُج ، عَنْ مَفْضَلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : إِيَّاكَ وَالسَّعْلَةَ ، فَإِنَّهُ شِبْسَةُ عَلِيٍّ مَنْ نَفَتْ بَطْنُهُ وَفَرَجُهُ ، وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَا نَوَابَهُ ، وَخَافَ عِقَابَهُ ، فَإِذَا رَأَيْتَ أَوَّلَكَ فَأُولَئِكَ شِبْسَةُ جَعْفَرٍ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیست فطرت انسان سے جو اپنے آپ کو شیعوں کہتے ہیں۔ شیعوں علی وہ ہے جس کا شک و مشرک گاہ حرام سے محفوظ ہو اور اس کا چہرہ و نفس سخت ہو، وہ جو عمل کرے خوشنودعی خدا کے لئے کرے اور اس سے ثواب پانے کی امیدیں کرے اور اس کے عذاب سے ڈرے، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو سمجھ لو کہ یہی شیعوں جعفر ہیں

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : إِنَّ شِبْسَةَ عَلِيٍّ كَانُوا أَحْمَصَ الْبَطُونِ ^(۱) دُبُلُ السِّفَاهِ ، أَهْلُ دَافَةِ دَعْلَمٍ وَجِلْمٍ يُعْرِفُونَ بِالرُّهْبَانِيَّةِ فَأَعْبَدُوا عَلَى مَا أَتَتْهُمْ عَلَيْهِمُ بِالْوَزَعِ وَالْإِحْتِنَادِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ شیعوں علی خانی شکم ہوتے ہیں اور ہر بانی و علم و علم، وہ زہر و ریاضت نفس سے پہچانے جاتے ہیں تم ان کی مدد کرو اپنی پرہیزگاری اور سعی و کوشش سے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَالِ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِسْمَاءُ الْمُؤْمِنِ، الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ عَنْهُ مِنْ حَقِّهِ، وَإِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ، وَإِذَا قَدِرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِثَالِهِ

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اس کا عقدہ اس کو حق سے خارج نہ کر دے اور جب راضی ہو تو یہ رضا مندی اسے باطل میں داخل نہ کر دے اور جب قائلے پر قدرت رکھتا ہو تو اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثَّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ ابْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سَلَمَةَ بْنَ أُدْرِيٍّ مِنَ الْمُسْلِمِ، قُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَتَنْدَرِي مِنَ الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ؛ قَالَ: [إِنَّ] الْمُؤْمِنَ مَنْ ائْتَمَّتْهُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمُ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَدْخُلَهُ أَوْ يَدْفَعَهُ دَفْعَةً تُعْيِيهِ.

۱۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اسے سلیمان کیا تو جانتا ہے کہ مسلمان کون ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سالم رہیں۔ پھر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ مومن کون ہے میں نے کہا۔ آپ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا مومن وہ ہے جو مسلمان کے جان و مال کا امین ہو اور مسلمان پر حرام ہے کہ مسلمان پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا بھڑک کر اسے اپنے پاس سے ہٹائے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِسْمَاءُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاهُ فِي إِبْطٍ وَلَا بَاطِلٍ، وَإِذَا سَخِطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخِطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ؛ وَالَّذِي إِذَا قَدِرَ لَمْ يُخْرِجْهُ قُدْرَتُهُ إِلَى التَّعْدِي إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقِّ

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب کسی سے راضی ہو تو یہ امر اسے گناہ یا باطل کی طرف نہ لے جائے اور جب غصہ ہو تو قول حق سے روگردانی نہ کرے اور جب قادر ہو تو اس کی یہ قدرت ظلم کی طرف نہ لے جائے اور وہ اپنے حق سے زیادہ نہ لے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَخَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ هَيِّئُونَ لِيَتَوْنَ كَالْجَمَلِ لَا يُؤْبِ إِذَا قَدِرَ انْفَادًا، وَإِنْ أُنْبِجَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاحَ.

۱۴۔ ابو بکر نے امام سے (نام نہیں بتایا) روایت کی ہے کہ مومن فرمانبردار اور نرم طبیعت ہوتا ہے۔ جیسے اونٹ کہ جب اس کی ناک میں نیل ڈال دی جاتی ہے تو ملیں ہو جاتا ہے اور اگر کسی پتھر پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : الْعِلْمُ بِاللَّهِ ؛ وَمَنْ يُحِبُّ ، وَمَنْ يَكْزُرُهُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کی تین علامتیں ہیں اول معرفت باری تعالیٰ دوسرے یہ جاننا کہ خدا کے دوست رکھتا ہے (امام برحق) اور کہے دشمن (امام مفل).

۱۶۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُؤْمِنُ كَمِثْلِ شَجَرَةٍ لَا يَتَحَاتَّى وَرَقَاهَا فِي شتَاءٍ وَلَا صَيْفٍ ؛ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهِي ؟ قَالَ : النَّخْلَةُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے مومن کی مثال اس درخت کی ہے جس کے پتے نہ جازوں میں گرتے ہیں نہ گرمی میں، لوگوں نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے۔ فرمایا کھجور

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : عَنْ عُقْبَيْنِ أَوْ رَمَةَ : عَنْ (أَبِي) إِبْرَاهِيمَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَلِيمٌ لَا يَجْهَلُ ، وَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ حَلْمٌ ، وَلَا يَظْلِمُ ، وَإِنْ ظَلِمَ عَفْوٌ ؛ وَلَا يَتَبَخَّلُ ، وَإِنْ بُجِلَ عَلَيْهِ صَبْرٌ .

۱۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن علیہم ہوتا ہے۔ جاہلوں کا سامنا نہیں کرتا اور اس کے ساتھ بڑا برتاؤ کیا جائے تو علم سے کام لیتا ہے اور کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اس پر کوئی ظلم کر لے تو معاف کر دیتا ہے ورنہ نہیں کرتا، اور اگر اس سے سب کا برتاؤ کیا جائے تو صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُنِيرِ بْنِ جَبْرِ ، عَنْ آدَمَ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمُؤَلَّوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ مِنْ ظَلَامٍ مَكْسَبُهُ ، وَحَسَنَتِ خَلْقَتُهُ ، وَصَحَّتْ سِرِّيرَتُهُ ؛ وَانْفَقَ الْفَضْلُ مِنْ مَالِهِ ، وَآمَسَكَ الْفَضْلُ مِنْ كَلَامِهِ ، وَكَفَى النَّاسَ شَرًّا ، وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے جس کا پیشہ پاک ہو اس کی عادتیں اچھی ہوں اس کی طبیعت

صحت مند ہو، اپنے مال کا ضرورت سے زیادہ حصہ رام خدا میں خرچ کرے اور زیادہ کلام کرنے سے زبان کو روکے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں اور اپنے نفس اور لوگوں کے درمیان انعام کرے۔

۱۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا نَبْتَئُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ؟ مَنِ اتَّمَعَهُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ، أَلَا نَبْتَئُكُمْ بِالْمُسْلِمِ؟ مَنِ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مِنَ هَجَرِ الشَّيْطَانِ وَتَرَكَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالْمُؤْمِنُ حَرَّمَ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَطْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَقْتَابَهُ أَوْ يَدْمَمَهُ وَقَعَةً.

۱۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں بتاؤں کہ مومن کون ہوتا ہے وہ ہے جس کو مومنین اپنے نفسوں اور مالوں کا امین بنائیں کیا میں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سالم رہیں اور ہاجر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑے، محرمات کو ترک کرے۔ مومن پر حرام ہے کہ وہ کسی مومن پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا اس کی فحیت کرے یا یکایک اپنے سامنے سے اُسے ہٹائے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْعَطَّارِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا شَبَّعَ عَلِيُّ الْحُلَمَاءُ، الْعُلَمَاءُ، الذُّبُلُ السَّيِّئُ، تُعْرِفُ الرَّهْبَانِيَّةَ عَلَى وَجْهِهِمْ.

۲۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے علی کے شیعہ علماء رہیں اور وہ علماء جن کے کثرتِ ریاضت سے ہونٹ خشک ہیں وہ پہچانے جاتے ہیں اپنا ریاضت کشی سے جس کا اثر ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرِّبُودَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِالنَّاسِ الصُّبْحَ بِالْعِرَاقِ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَعَظَهُمْ فَبَكَى وَأَبْكَاهُمْ مِنْ خَوْفِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَهِدْتُ أَقْوَامًا عَلَى عَهْدِ خَلِيلِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّهُمْ لَيُصْبِحُونَ وَيَمْسُونَ شُرْمًا غَيْرَ أَخْمَصًا، بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ كَرْكَبِ الْعِمْرَى يَبْتَئُونَ لِرَبِّهِمْ سُجْدًا وَقِيَامًا يَرَاوِحُونَ بَيْنَ أَفْدَانِهِمْ وَجَنَاهِهِمْ، يُنَاجُونَ رَبَّهُمْ وَيَسْأَلُونَ تَهْفَكَ كَرَامَتِهِمْ مِنَ النَّارِ، وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَى نَبْتَهُمْ مَعَ هَذَا وَهُمْ خَائِفُونَ مُشْفِقُونَ.

۲۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نماز صبح امیر المومنینؑ نے لوگوں کے ساتھ عراق میں پڑھی جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں کو وعظ کیا اور خوفِ خدا سے خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی دلایا۔ پھر فرمایا میں نے اپنے حبیبِ حضرت رسولؐ خدا کے زمانہ میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو صبح سے شام تک اس حال میں رہتے تھے، پریشاں حال گرد آلود چہرے، گرسزد شکم، ان کی پیشانیوں پر زانو کی طرح گھٹے، راتوں کو سجدوں اور قیام میں گزارنے والے اور اپنے قدموں اور پیشانیوں سے عبادت کر کے راحت پاتے تھے لیکن رب سے مناجات کرتے تھے کہ اراجم من سے ان کی گردنوں کو آزاد کرے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ اس حالت میں بھی وہ خدا سے خائف و ترساں تھے۔

۲۲۔ عَنْ عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نُجَيْدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي خَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مَخْلُفًا، قَالَ: صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ الْفَجْرَ ثُمَّ لَمْ يَقُلْ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى صَارَتِ الشَّمْسُ عَلَى قَبَدِ دُمُحٍ وَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ يُوَخِّهِمْ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَبْتَغُونَ لِرَبِّهِمْ سُجْدًا وَ قِيَامًا يُخَالِفُونَ بَيْنَ جِوَاهِرِهِمْ وَ زَنْجِيهِمْ، كَأَنَّ زَفِيرَ النَّارِ فِي آذَانِهِمْ، إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ عَنْدهُمْ هَادُوا كَمَا يَمِيدُ الشَّجَرُ، كَأَنَّمَا الْقَوْمُ يَأْتُوا غَائِلِينَ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ فَعَارُوهُ فِي صَلَاحِكَ حَتَّى قُبِضَ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۲۲۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے نماز صبح پڑھی اور سورج کے ایک تیزد بلند ہونے تک وہیں بیٹھے رہے پھر اپنا رخ لوگوں کی طرف کر کے فرمایا۔ واللہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے تھے اور ان کے سجدے قعود سے زیادہ ہوتے تھے اور دوزخ کی آگ کی بھرکے کا شہد رکھا ان کے کان میں آتا تھا اور جب اللہ کا ذکر ان کے سامنے ہوتا تو اس طرح پلتے جیسے تندہر میں درخت، وہ اس طرح غافلانہ زندگی بسر کرتے تھے جیسے غافل لوگ بسر کرتے ہیں امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد تادم مرگ کسی نے حضرت کو ہنسنے نہ دیکھا۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ مُقَصِّدِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ أَصْحَابِي فَأَنْظِرْ إِلَى مَنْ اسْتَمَدَّ وَرَعَهُ وَخَافَ خَالِقَهُ وَرَجَا نَوَابَهُ، وَإِذَا رَأَيْتَ هَؤُلَاءِ قَبُولًا، أَصْحَابِي.

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تم میرے اصحاب کو جاننا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھو جس کی پرہیزگاری سخت ہو اور اپنے خدا سے ڈرتا ہو اور اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو جب ایسے لوگ مل جائیں تو سمجھ لو میرے اصحاب ہیں۔

۲۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُثَيْبِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَمْعُونِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمَقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِعْمَتُنَا الْمُتَبَاذِلُونَ فِي وَلَايَتِنَا ، الْمُتَخَابِتُونَ فِي مَوَدَّتِنَا ، الْمُتَزَاوِرُونَ فِي إِخْيَاءِ أَمْرِنَا ، الَّذِينَ إِنْ غَضِبُوا لَمْ يَظْلِمُوا ، وَإِنْ رَضُوا لَمْ يُسِفُوا ، بَرَكَتُهُ عَلَى مَنْ جَاوَرُوا ، سَلَّمَ لِمَنْ خَالَطُوا .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المؤمنین نے ہمارے شیعہ ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت کے لئے اور باہم محبت کرتے ہماری محبت کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہمارے امر کو زندہ رکھنے کے لئے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غصہ آئے تو ظلم نہیں کرتے اگر راضی ہوں تو مفسول خرچ نہیں کرتے برکت ہیں اپنے پڑوسیوں کے لئے اور سلامتی ہیں اپنے لینے والوں کے لئے۔

۲۵۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَيْسَى الشَّهْرِزُورِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعَظَّمَهُ مَنَعَ فَاهُ مِنَ الْكَلَامِ وَبَطَنَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَعَفَى نَفْسَهُ بِالْقِيَامِ وَالْقِيَامِ ، قَالُوا : يَا بَائِنًا وَمَيَّ بَائِنًا يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَلَاءُ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ ؟ قَالَ : إِنْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ سَكَنُوا فَكَانَ سَكُونُهُمْ ذِكْرًا ، وَنَظَرُوا فَكَانَ نَظَرُهُمْ عِزَّةً ، وَنَظَرُوا فَكَانَ نَظَرُهُمْ حِكْمَةً ، وَنَظَرُوا فَكَانَ مَسْئَلُهُمْ بَيْنَ النَّاسِ بَرَكَتَةً ، لَوْلَا الْأَجَالُ النَّفِي قَدْ كُتِبَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَقَرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَحْسَانِهِمْ خَوْفًا مِنَ الْمَذَابِ وَشَوْقًا إِلَى الثَّوَابِ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو پہچانا اور اس کی تعلیم کی اس زبان کو کلام سے اور اپنے بطن کو طعام سے روکا اور پاک بنایا اپنے نفس کو روزہ اور قیام شب سے۔ لوگوں نے کہا۔ ہمارے سناں باپ خدا ہوں یا رسول اللہ کیا یہ لوگ اویائے خدا کا موش رہتے ہیں اور ان کا سکوت اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ نظر کرتے ہیں اور ان کا نظر کرنا عجز ہوتا ہے وہ کلام کرتے ہیں اور ان کا کلام کرنا حکمت ہوتا ہے اور وہ چلتے ہیں اور ان کا چلنا لوگوں کے درمیان برکت ہوتا ہے اگر وہ موت نہ ہوتی جو ان کے لئے لکھی گئی ہیں تو خوف عذاب اور شوق ثواب سے ان کی رو میں ان کے اجسام میں قرار نہ پاتیں۔

۲۶۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِهِ مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ ، رَفَعَهُ قَالَ : حَظَّبَ النَّاسَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مَلَكًا اللَّهُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا خَيْرٌ كُمْ عَنْ أَجْلِ لِي كَانَ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ زَائِرًا مَا عَظُمَ بِهِ فِي عَيْنِي صِغَرُ الدُّنْيَا فِي عَيْنِي ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ طَبِيعِهِ ، فَلَا يَشْتَبِي مَا لَا يَجِدُ وَلَا يَكْتُمُ إِذَا وَجَدَ ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ قَرَحِهِ ، فَلَا يَشْتَبِي لَدُ عَقْلِهِ وَلَا دَرَايَتِهِ ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ الْجَهَالَةِ فَلَا يَمُدُّ يَدَهُ إِلَّا عَلَى شَيْءٍ لَمْتَعَةٍ ، كَانَ لَا يَشْتَبِي وَلَا يَسْحَطُ وَلَا يَتَبَرَّمُ ، كَانَ أَكْثَرَ دَهْرٍ صَمَاتًا ، فَإِذَا قَالَ

بَذَّ الْقَائِلِيْنَ ، كَانَ لَا يَدْخُلُ فِي مِرَاہِ ، وَلَا يُشَارِكُ فِي دَعْوَى وَلَا يُدَلِّي بِحُجَّتِهِ حَتَّى يَرَى قَاضِيًا وَكَانَ لَا يَقْعُلُ عَنْ إِخْوَانِهِ وَلَا يَحْضُرُ نَفْسُهُ بِشَيْءٍ دُونَهُمْ ، كَانَ صَدَقًا مُتَضَعًا فَإِذَا جَاءَ الْحِجْدُ كَانَ لِنَاغَادِيَا ، كَانَ لَا يَلُومُ أَحَدًا فِيمَا يَنْقَعُ الْعُدُوُّ فِي مِثْلِهِ حَتَّى يَرَى اعْتِدَارًا ، كَانَ يَقْعُلُ مَا يَقُولُ وَيَقْعُلُ مَا لَا يَقُولُ ، كَانَ إِذَا ابْتَرَأَ أَمْرًا أَنْ لَا يَنْدِي أَيْهَمًا أَفْضَلُ نَظَرُ إِلَى أَقْرَبِيٍّ إِلَى الْهَوَى فَخَالَفَهُ ، كَانَ لَا يَشْكُو وَجَعًا إِلَّا عِنْدَ مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ الْبُرَى ، وَلَا يَسْتَشِيرُ إِلَّا مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ النَّصِيحَةَ ، كَانَ لَا يَبْتَرِّمُ وَلَا يَسْتَخْطُّ وَلَا يَتَشَكَّى وَلَا يَتَشَبَّهِ وَلَا يَنْتَقِمُ وَلَا يَقْعُلُ عَنِ الْعَدُوِّ ، فَعَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هَذِهِ الْأَخْلَاقِ الْكَرِيمَةِ ، إِنْ أَطَقْتُمْوهَا ، فَإِنْ لَمْ تُطِيقُواهَا كُلَّهَا فَآخِذًا بِالْقَلِيلِ خَيْرٌ مِنْ تَرْكِ الْكَثِيرِ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۶۔ امام حسن علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں بیان فرمایا۔ لوگو! میں تم کو اپنے لیے بھائی کی خبر دیتا ہوں جو میری نظر میں سب سے زیادہ صاحبِ عظمت ہے اور وہ وہ ہے جس کی نظر میں دنیا حقیر ہو اور وہ قلبہ شکم سے آزاد ہو۔ پس وہ اس چیز کی خواہش نہیں کرتا جسے نہیں پاتا اور جب پاتا ہے تو اس میں زیادتی نہیں چاہتا اور وہ قلبہ منہ سے رزنا نہیں کرتا۔ اس سے بھی الگ رہتا ہے یہ غلبہ اس کو خفیف العقل اور ضعیف الرائے نہیں بناتا اور وہ جہالت کے غلبہ سے بھی آزاد رہتا ہے وہ اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ مگر اعتمادی نفع کی طرف اور وہ ناجائز امر کی خواہش نہیں کرتا اور نہ بجا بات پر غصہ ہوتا ہے اور نہ ترکیب قطع کرتا ہے۔

اور اس کی عمر کا زیادہ زمانہ سکوت میں گزرتا ہے اور جب گفتگو کرتا ہے تو تاملین پر غالب آتا ہے وہ کسی جھگڑے میں شامل نہیں ہوتا اور نہ کسی دعوے یا بطل میں مشرک ہوتا ہے اور نہ ہی پیش کرتا اپنی محنت کو مگر دین قاطع سے یہاں تک حق بجانب فیصلہ کرتا ہے اور اپنے برادرِ مومن سے غافل نہیں ہوتا اور لوگوں سے علیحدہ ہو کر اپنے نفس کے لئے کوئی شے خاص نہیں کرتا۔ وہ ضعیف و کمزور نظر آتا ہے لیکن جب ہر نیکی میں کوشش کا وقت آتا ہے تو جلد شکار کرتے والا نظر آتا ہے وہ کسی کو طاعت نہیں کرتا ایسے حال میں جبکہ دوسرے کے لئے غدر ہو۔ وہ جو کہتا ہے اسے کرتا بھی ہے اور کرتا ہے وہ جسے زبان سے نہیں کہتا اور جب پیش آتے ہیں ایسے دوا کر دہ نہیں جانتا کہ ان میں افضل کون ہے تو یہ دیکھتا ہے کہ ان میں کون امر خواہش دل سے زیادہ قریب ہے پس اسی کو ترک کرتا ہے اور دہ اپنے دکھ درد کی شکایت نہیں کرتا۔ مگر صرف اس کے سامنے جس سے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ اس کو دور کر دے گا اور نہیں مشورہ کرتا ایسے شخص سے جس سے نصیحت کی امید ہوتی ہے قطع تعلق نہیں کرتا۔ اور غضب ناک نہیں ہوتا اور شکایت نہیں کرتا اور خواہش کا اظہار نہیں کرتا اور انتقام نہیں لیتا اور غافل نہیں ہوتا اپنے دشمن سے پس تم کو چاہئے کہ ایسے اخلاق کو میمان کہ اختیار کرو اگر گمراہی اختیار کرنے کی طاقت نہ ہو تو تھوڑے سے سہی نیک کام کرنا زیادہ کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔

۲۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مِهْرَبَ ، وَبَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكَاهِلِيِّ : وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَوْفِيِّ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ غَابِرٍ ، عَنْ رِبْعِ بْنِ نَجْدٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ مِهْرَبَ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا مِهْرَبُ شَيْئًا مِنْ لَا يَعْدُو صَوْتُهُ سَمْعَهُ : وَلَا تَخْشَاؤُهُ بَدَنَهُ وَلَا يَمْتَدِّحُ بِنَامِعِلْنَا وَلَا يَجَالِسُ لَنَا غَايِبًا وَلَا يُخَاصِمُنَا قَالِيًا : إِنْ لَقِيَ مُؤْمِنًا أَكْرَمَهُ وَإِنْ لَقِيَ جَاهِلًا هَجَرَهُ : قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَؤُلَاءِ الْمُتَشَبِّهَةِ؟ قَالَ : فِيهِمُ التَّمْيِيزُ وَفِيهِمُ التَّنْبِيْلُ وَفِيهِمُ التَّمَحِيزُ : تَأْتِي عَلَيْهِمْ سِنُونَ تُغْنِيهِمْ وَطَاعُونَ يَقْتُلُهُمْ وَاخْتِلَافٌ يَبْدُوهُمْ شَيْئًا مِنْ لَا يَهْرُ هَرِيرَ الْكَلْبِ وَلَا يَطْمَعُ طَمَعُ الْغُرَابِ وَلَا يَسْأَلُ عُدُوَّ نَادُوا بِمَاتَ جُوعًا قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَأَيْنَ أَطْلُبُ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ : فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ : أُولَئِكَ الْخَفِضُ عَيْشُهُمُ الْمُتَنَقِّلَةُ دِيَارَهُمْ : إِنْ شَهِدُوا لَمْ يُنْفِرُوا وَإِنْ غَابُوا لَمْ يُنْقَدُوا ، وَمِنْ الْمَوْتِ لَا يَجْزَعُونَ ، وَفِي الْقُبُورِ يَتَرَاوَدُّونَ وَإِنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ دُوحَاةٌ مِنْهُمْ رَجِمُوهُ ، لَنْ تَخْتَلِفَ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ اخْتَلَفَ يَوْمَ الدَّارِ ، ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا الْمَدِينَةُ وَعَلِيٌّ الْبَابُ وَكَتَبَ مَنْ دَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ لَا مِثْلَ قَبْلِ الْبَابِ وَكَتَبَ مَنْ دَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِتُنِي وَيُبْغِضُ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے ہزم ہمارا شیعوہ وہ ہے کہ اس کی آواز تجاؤ نہ کرے اس شخص سے جو اس

سے رہا ہے اور اس کی صداقت تجاؤ نہ کرے اس کے نفس سے اور تعریف نہ کرے اس کی جو دشمنوں کے سامنے ہماری تعریف بالا علان کرتا ہے (اس صورت میں ہمارے مخالف ہمارے لئے باعث ایذا ہوں گے اور کسی جلسہ میں آئیں نہ ملاقات کو برا نہ کہے (یہ سب تفسیر کی صورتیں ہیں) اور ہمارے معاملے میں دشمنوں سے جھگڑا نہ کرے اگر مومن سے ملے تو اس کا اکرام کرے اور اگر جاہل سے ملے تو اس کی صحبت ترک کرے۔ میں نے کہا۔ ہم کیسا برتاؤ کریں۔ ان لوگوں کے ساتھ جو بظاہر شیعہ ہیں (اور ازراہ طبع مخالفوں کے در پر جا کر سوال کرتے ہیں) فرمایا ان میں تمیز کرنے کی علامتیں ہیں۔ ان کے حالات میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ان کے لئے امتحان ہے سالوں کی آمد و رفت ان کو فنا کر دے گی اور طاعون ان کو قتل کر دے گا اور باہمی اختلافات ان میں تفرقہ ڈال دے گا۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوئے کی طرح لاپچی نہیں ہوتے اور چاہے سمجھوک سے مر جائیں مگر دشمن سے سوال نہیں کرتے۔ میں نے کہا میں آپ پرست رہاں ایسے خاص شیعوں کو ہم کہاں پائیں فرمایا وہ اطراف زمین میں پائے جاتے ہیں ان کی زندگی اطمینان سے گزرتی ہے دیکھیں کہ وہ ہرزہ کاری میں مبتلا نہیں، وہ تلاش علم میں شہر بہر مشغول ہوتے رہتے ہیں اگر وہ موجود ہوں تو وہ مرد غریب ہونے کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے اور غائب ہوں تو تلاش نہیں کئے جاتے کیوں کہ لوگ ان سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ موت سے گھبراتے نہیں۔ وہ ایک دوسرے کی قبور کی زیارت کرتے ہیں اور کوئی صاحب حاجت ان کے پاس آتا ہے تو اس کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرتے ہیں ان کے قلوب

میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ مختلف شہروں میں آباد ہوں پھر نہ ریا رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے بغیر دروازہ کے اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علی سے بعض رکھتا ہے۔

۲۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ابْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ غَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْنَهُمْ وَحَدَّ ثَمَّ فَلَمْ يَكْذِبْنَهُمْ وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْنَهُمْ كَانَ مِثْلَ حُرِّ مَتِّ غَيْبَتِهِ وَكَمَلَتْ مَرْفُوتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجِبَتْ أُخْرَتُهُ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی لوگوں پر حاکم ہو جائے کہ ان پر ظلم نہ کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ کرے تو اسے پورا کرے ایسے شخص کی غیبت کرنا حرام ہے اور اس سے مدحت کرنا لازم، ایسے شخص سے عدالت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی انوث واجب ہوتی ہے۔

۲۹۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَفْزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ثَلَاثٌ خِصَالٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيمَانِ : إِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاءٌ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ الْغَضَبُ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا قَبِدَ لَمْ يَتَغَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ .

۲۹۔ فرمایا عبد اللہ بن حسن نے کہ روایت کی میری والدہ فاطمہ بنت الحسین بن علی علیہا السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہوگا اول جب وہ کسی سے راضی ہو تو رضاء مندی اسے باطل امر کی طرف نہ لے جائے اور جب غصہ شک ہو تو غصہ اس کو اس امر حق سے نہ ہٹا دے تیسرے جب تدرت رکھتا ہو تو اپنے لئے نہ لے جو اس کا حق نہیں۔

۳۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ لِأَهْلِ الدِّينِ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا : صِدْقُ الْحَدِيثِ وَ إِدَاءُ الْأَمَانَةِ وَ وَفَاءُ بِالْمَعْدُودِ وَ صِلَةُ الْأَرْحَامِ وَ رَحْمَةُ الصَّغْفَرِ وَ قِلَّةُ الْمِرَاقِبَةِ لِلنِّسَاءِ . أَوْ قَالَ : قِلَّةُ الْمَوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ . وَ بَذَلُ الْمَعْرُوفِ وَ حَسَنُ الْخُلُقِ وَ سَعَةُ الْخُلُقِ وَ اتِّبَاعُ الْعِلْمِ وَ مَا يَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زُلْفَى ، طُوبَى لَهُمْ وَ حَسَنُ مَأَبٍ ، وَ طُوبَى شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَ لَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفَى

ذَارِهِ غَضَنُ مِنْهَا، لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَا بِهِ ذَلِكَ وَلَوْ أَنَّ رَأْسًا مُجَدَّدًا سَارَفِي ظِلِّهَا مَاءَةً
عِلَامٌ مَخْرَجٌ مِنْهُ وَلَوْ طَارَ مِنْ أَشْقِيهَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ أَعْمَالَهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرَمًا أَلَا قَبِي هَذَا فَارْعَبُوا إِنَّ
الْمُؤْمِنِينَ مِنْ تَقْوِيهِ فِي شُغْلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ انْفَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ، أَلَا فَهَكَذَا كُونُوا.

۳۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل دین کے لئے کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ
پہچانے جاتے ہیں بات میں سچائی امانت کا ادا کرنا، وعدہ کا ادا کرنا، صلہ رحم کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، عورتوں کے پاس
کم رہنا اور ایک حدیث میں عورتوں کی اطاعت نہ کرنا، لوگوں پر احسان کرنا، حسن خلق پیش آنا، اخلاقی وسعت دکھلانا، علم
کی پیروی کرنا اور وہ طریقہ اختیار کرنا جس سے خدا سے نزدیکی ہو، ان کے لئے سایہ طوبیٰ اور اچھی بازگشت ہے، طوبیٰ ایک
درخت ہے جنت میں جس کی بڑھتی ہوئی گھڑی کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ ہے، جس کے دل میں کسی شے کی
خواہش ہوگی وہ اس کے پاس خود آئے گی اگر ایک سوار سویریں تک اس کے سایہ میں چلے گا تو اس سے باہر نہ آسکے گا اور اگر کوئی
اس کے پچھلے حصہ سے اڑے گا تو اس کے اوپر کے حصہ تک نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ وہ تھک کر مر جائے گا۔

آگاہ ہو یہ وہ ہے جس کی طرف تم رغبت کرو، مومن اپنے کام میں مصروف رہتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں
رہتے ہیں جب رات کی تاریکی چھاتی ہے تو وہ اپنے چہرے کو فرش بناتا ہے زمین پر رخسار رکھتا ہے اور اپنے پاک حصہ بدن سے
رساتوں اعضائے سجدہ اس پر کرتا ہے اور اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ تار جہنم اسے پہلے۔ یہ ہے ایمان یس تم ایسے
ہی ہو جاؤ۔

۳۱۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ
قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْرَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام
قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ فَقَالَ: الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا
وَإِذَا أَعْطَوْا اشْكَرُوا، وَإِذَا ابْتَلَوْا صَبَرُوا وَإِذَا غَضِبُوا عَفَرُوا ۝

۳۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے بہترین لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا جب وہ نیکی کرتے ہیں
ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور جب ان کو کوئی کچھ دیتا ہے تو شکر یہ ادا کرتے ہیں اور
جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں جب کسی پر غصہ ہوتے ہیں تو اپنی بخشش سے اس کا گناہ چھپاتے ہیں۔

۳۲۔ وَ بِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنْ خِيَارَكُمْ أُولُو النَّهْيِ؛
قَبْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ أُولُو النَّهْيِ؟ قَالَ: هُمُ الْأَخْلَاقُ الْحَسَنَةُ وَالْأَخْلَامُ الرَّيْفَةُ، وَصَلَةُ الْأَرْحَامِ

وَالْبَرَّةُ بِالْأَمِّيَّاتِ وَالْآبَاءُ وَالْمَتَّاعِدِينَ الْمَقْرَلَةَ وَالْجَبْرَانِ وَالْبَنَامِي وَيَطْعُمُونَ الطَّعَامَ وَيَفْشُونَ السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ وَيَصْلُونَ وَالنَّاسُ نِيَامٌ غَافِلُونَ .

۳۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر ان لوگ ہیں جو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ان لوگ کون ہیں فرمایا صاحبان اخلاق حسنا اور پختہ عقول والے اور مسکراہم کرنے والے اور دعاؤں اور باپوں سے نیکی کرنے والے اور فقر کی غیر خبر لینے والے اور ہساروں اور یتیموں کی مدد کرنے والے، وہ کھانا کھاتے ہیں اور دنیا میں سلام پھیلاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ غافل پڑے سوتے ہیں۔

۳۳۔ عَنْهُ : عَنِ النَّبِيِّ النَّبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ النِّحَالِ بِالْأَمْرِ أَجْمَلُ ؟ فَقَالَ : وَقَارٌ بِالْأَمَامَةِ وَتَمَاحٌ بِالْمَلِكِ مُكَافَاةً ، وَتَشَاغُلُ بِغَيْرِ مَنَاجِ الدُّنْيَا .

۳۳۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کون سی خصلت آدمی کی زیادہ اچھی ہے فرمایا وہ وقار جو بغیر ہیئت کے ہو وہ سخاوت جو بدلہ کی طلب کے بغیر ہو اور وہ مشغلہ جو متاع دنیا سے متعلق نہ ہو۔

۳۴۔ عَنْهُ : عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ الْحَسَّابِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمَعْرِفَةَ بِكَمَالِ دِينِ الْمُسْلِمِ تَرَكُّهُ الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَقِلَّةُ مِرَاتِهِ ، وَحِلْمُهُ وَصَبْرُهُ وَحُسْنُ خُلُقِهِ .

۳۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے علی بن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کے کمال دین کا پہچاننا یوں ہے کہ وہ غیر متعلقہ امور میں کلام ترک کرے اور لوگوں سے بہت کم جھگڑا کرے۔ حلم و صبر و حسن خلق سے کام لے۔

۳۵۔ عَنْهُ : عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِأَشْيَءٍ كُمْ بِي ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ : أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا وَأَلْيَسَكُمْ كَنَفًا ، وَأَبْرَأَكُمْ بِقَرَابَتِي ، وَأَشَدُّكُمْ حُبًّا لِأَخْوَانِي فِي دِينِي ، وَأَصْبَرُكُمْ عَلَى الْحَقِّ ، وَأَكْظَمُكُمْ لِلْعَقِيبِ ، وَأَحْسَنُكُمْ عَفْوًا ، وَأَشَدُّكُمْ مِنْ تَقْيِهِ إِتِّفَاقًا فِي الرِّضَا وَالْعَقَبِ .

۳۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ تم میں مجھ سے زیادہ مشابہ کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ، فرمایا جو تم میں از روئے خلق اچھا ہو اور پناہ دینے کے لئے سب سے زیادہ نرم ہو اور

اپنے قریبداروں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو اور اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو دینی معاملہ میں اور امر حق میں تکالیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والا اور غم و کاسہ سے زیادہ پینے والا اور قصور کا سب سے زیادہ بخشنے والا اور اپنے نفس کے متعلق سب سے زیادہ انصاف کرنے والا خواہ حالت رضا ہو یا غضب۔

۳۶۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْإِتْقَانُ عَلَى قَدْرِ الْإِقْتِنَارِ ، وَالتَّوَسُّعُ عَلَى قَدْرِ التَّوَسُّعِ ، وَإِنصَافُ النَّاسِ ، وَاتِّدَادُ إِثَابِهِمْ بِالسَّلَامِ عَلَيْهِمْ .

۳۶۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے مومن کے اخلاق سے ہے بقدر اپنی تنگدستی کے راہِ خدا میں خرچ کرنا اور بلحاظِ دستور مال، دولت مندی میں خرچ کرنا اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا اور سلام میں اجساد کرنا۔

۳۷۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَصْلَبُ مِنَ الْجَبَلِ ، الْجَبَلُ يُسْتَقَلُّ مِنْهُوَ الْمُؤْمِنُ لَا يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ .

۳۸۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن پہاڑ سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ پہاڑ تو اپنے اجزاء کے ٹوٹنے پھوٹنے سے کم ہو جاتا ہے لیکن مومن کے دین سے کوئی شے کم نہیں ہوتی۔

۳۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَسَنُ الْمَعُونَةِ ، خَفِيفُ الْمَوْنَةِ ، جَيِّدُ التَّنْذِيرِ لِمَعْشَرِهِ ، لَا يُلْسَعُ مِنْ خَيْرٍ مَرَّتَيْنِ .

۳۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن لوگوں کی مدد اچھی طرح کرتا ہے اس کا خرچ ہلکا ہوتا ہے معاش کے حصول میں اس کی تدبیر اچھی ہوتی ہے اور وہ ایک سوراخ سے دوسرے نہیں دسا جاتا۔ یعنی پہلے تجربے سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

۳۹۔ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ بُنْدَارٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ الْخَارِثِ ، عَنْ الذُّلْهَاتِ مَوْلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ : سَنَةٌ مِنْ رَبِّهِ وَسَنَةٌ مِنْ نَبِيِّهِ ، وَسَنَةٌ مِنْ وَلِيِّهِ ، فَأَمَّا السَّنَةُ مِنْ رَبِّهِ فَكَيْفَ تَمَانُ سِرِّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : دَعَالِمُ الْعَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى عَيْبِهِ أَحَدًا الْآمِنُ ارْتَضَى مِنْ رَسُولِهِ وَأَمَّا السَّنَةُ مِنْ

نَبِيَّهِ فَمَذَازُهُ النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهِ بِمَذَازَةِ النَّاسِ فَقَالَ: «خُذُوا الْعَقُوْ وَآمُرُوا بِالْعُرْفِ، وَأَمَّا الشُّتَةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالْقَبْرُ فِي الْبَنَاءِ وَالشَّرُّ».

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ مومن بغیر تین خصلتوں کے نہ ہوگا۔ ایک سنتِ رب ہے ایک سنتِ نبی ہے اور سنتِ ولی ہے۔ رب کی سنت یہ ہے کہ اس کے بھید کو چھپایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ عالم الغیب ہے اس کے بھید سے کوئی واقف نہیں سوائے اس کے جس کو وہ رسولوں میں سے اس کام کے لئے چن لے۔ اور سنتِ نبی یہ ہے کہ لوگوں سے بخل پیش نہ کیے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ عفو سے کام لو اور نیکی کا حکم دو اور سنتِ ولی یہ ہے کہ مصیبت اور سختی میں صبر کرو۔

دوسواٹھایسواں باب قلت عدد مومن

۳۲۸ (باب)۔

(فِي قِلَّةِ عَدَدِ الْمُؤْمِنِينَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعَشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: الْمُؤْمِنَةُ أَعَزُّ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَعَزُّ مِنَ الْكَبِيرَةِ الْأَخْمَرِ، وَمَنْ رَأَى مِنْكُمْ الْكَبِيرَةَ الْأَخْمَرَ؟

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومنہ کیا ہے بہ نسبت مومن کے اور مومن کیا ہے یا قوتِ سرخ سے پس تم میں کون ہے جس نے یا قوتِ سرخ دیکھا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُنْثَرِ الْحَنَاطِ، عَنْ كَامِلٍ التَّمَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنَائِمٌ - ثَلَاثًا - إِلَّا قَلِيلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تمام لوگ چوپائے ہیں (تین بار فرمایا) مگر مومنین جو بہت کم ہیں اور مومن کم پایا جاتا ہے (تین بار فرمایا)

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ لَا بِي بَصِيرٍ : أَمَا اللَّهُ لَوَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَلَاثَةَ مُؤْمِنِينَ يَكْتُمُونَ حَدِيثِي مَا اسْتَعْلَمْتُ أَنْ أَكْتُمَهُمْ حَدِيثًا .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے ابوبصیر خدا کی قسم اگر میں تین شیعیان امامیہ پالیتا۔ جو ازراہ تقیہ ہماری بات کو بصیرت سے رکھتے تو میرے لئے اپنی بات کو ان سے چھپانا جائز نہ ہوتا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بُنْدَارٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَدِيرِ الصَّبْرِ فِي قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : وَاللَّهِ مَا يَسْتَعْلَمُ الْقَعُودُ قَطًّا : وَلَمْ يَأْسِدِيرْ ؟ قُلْتُ : لِكثَرَةِ مَوَالِكَ وَ شَبْعَتِكَ وَأَنْصَارِكَ وَاللَّهِ لَوْ كَانَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَالُكَ مِنَ الشَّيْعَةِ وَالْأَنْصَارِ وَالْمَوَالِي مَا طَمَعَ فِيهِ تَيْمٌ وَلَا عِدِيٌّ، فَقَالَ : يَأْسِدِيرُ وَكَمْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا ؟ قُلْتُ : مِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ : مِائَةَ أَلْفٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، وَمِائَتِي أَلْفٍ قَالَ : مِائَتِي أَلْفٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ وَنِصْفُ الَّذِي قَالَ : فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ : يَخُوفُ عَلَيْكَ أَنْ تَبْلُغَ مَعَنَا إِلَى يَشْبَعٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ وَبَعْلٍ أَنْ يُسَرَّجَا ^(۱)، فَدَارَتْ فَرَكِبَتْ الْجِمَارَ، فَقَالَ : يَأْسِدِيرُ أَتَرَى أَنْ تُؤَثِّرَنِي بِالْحِمَارِ ؟ قُلْتُ : الْبَغْلُ أَزِينُ وَأَنْبَلُ ^(۲) قَالَ : الْحِمَارُ أَرْقُبِي، فَتَزَلْتُ فَرَكِبْتُ الْحِمَارَ وَرَكِبْتُ الْبَغْلَ فَوَضَيْتَا فَخَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ : يَأْسِدِيرُ أَنْزِلْ بِنَا صَلِّيْ، ثُمَّ قَالَ : هَذِهِ أَرْضٌ سَبْعَةٌ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهَا فَيَسِرُّ نَاحَتِي صِرْنَا إِلَى أَرْضٍ حَمْرَاءَ وَنَظَرْنَا إِلَى غُلَامٍ يَرْعَى حِذَاءَ فَقَالَ : وَاللَّهِ يَأْسِدِيرُ لَوْ كَانَ لِي شَبْعَةٌ يَعْتَدِي هَذِهِ الْجِدَاءَ مَا وَسَعَنِي الْقَعُودُ، وَنَزَلْنَا وَصَلَّيْنَا فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ الصَّلَاةِ عَطَفْتُ عَلَى الْجِدَاءِ فَقَعَدْتُهَا فَأَذَاهِي سَبْعَةُ عَشَرَ .

۴۔ سدید صبری کہتے ہیں میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کی قسم اب آپ کے لئے کھر میں بیٹھ رہنا درست نہیں حضرت نے فرمایا یہ کیوں۔ میں نے کہا آپ کے دوستوں شیعوں اور انصار کی کثرت کی وجہ سے واللہ اگر امیر المؤمنین کے پاس اتنے شیعیہ، انصار اور دوست ہوتے تو تیم و عدی والے ان سے خلافت نہ لے سکتے، فرمایا اے سدید تم سب بھلا کہتے ہو۔ میں نے کہا ایک لاکھ، فرمایا ایک لاکھ، میں نے کہا جی ہاں بلکہ دو لاکھ، فرمایا دو لاکھ بلکہ نصف دنیا، یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے اور فرمایا کیا یہ تیرے لئے آسان ہے کہ تو ہمارے ساتھ چشمہ یسبع تک چلے میں نے کہا ضرور آپ نے حکم دیا کہ گدھے اور خچر پر زین کیں، میں نے جلد یہ خدمت انجام دی اور میں گدھے پر سوار ہوا۔ فرمایا اے سدید حمار پر مجھے سوار ہونے دے۔ میں نے کہا خچر زیادہ شاندار اور شریف طبیعت ہے فرمایا گدھا رفتار میں میسری

موافقت کرتا ہے یہ سن کر میں اتر آیا اور حجر پر سوار ہوا اور حضرت عمار پر سوار ہوئے ہم دونوں چلے جب وقت نماز آیا۔ تو فرمایا اتر دو نماز ادا کریں اس کے بعد فرمایا۔ یہ زمین شور ہے یہاں نماز جائز نہیں ہے۔ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ایک سرسبز و سرخ رنگ کے خطہ پر پہنچے ایک لڑکے کو بکریاں چراتے دیکھا۔ فرمایا۔ اسے سدا اگر میرے شیعہ بقدر ان بکریوں کے ہوتے تو میں خرچ کرتا ہم وہاں اترے اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے ان بکریوں کو شمار کیا تو ان کی تعداد سترہ تھی۔

۵۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ صَالِحٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : يَا سَمَاعَةُ آمِنُوا عَلَى فُرُشِهِمْ وَآخَا فُونِي أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا وَاحِدٌ يَعْبُدُ اللَّهَ ، وَلَوْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ لَا ضَافَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ حَيْثُ يَقُولُ : «إِنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً فَاِنْتَابَهُ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ» فَقَبِرَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ آتَاهُ بِسَمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ فَصَارُوا ثَلَاثَةً ، أَمَا وَاللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَقَلِيلٌ وَإِنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ لَكَثِيرٌ أَتَذَرِي لِمَ ذَٰلِكَ ؟ قُلْتُ : لِأَذْرِي جُعِلَتْ فِدَاكَ فَقَالَ : صُيِّرُوا أُنْسًا لِلْمُؤْمِنِينَ ، يَبْتَغُونَ إِلَيْهِمْ مَا فِي صُدُورِهِمْ فَيَسْتَرْجِحُونَ إِلَى ذَٰلِكَ وَيَسْكُنُونَ إِلَيْهِ .

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اے سماعہ لوگ اپنے فرشوں پر آرام سے رہے اور مجھے خوف دہرا اس میں ولا واللہ ایک وقت دنیا میں ایسا تھا کہ اللہ کا عبادت گزار صرف ایک ہی تھا اگر کوئی دوسرا اور ہوتا تو اس کے ساتھ اس کا بھی ذکر کرتا جیسا کہ فرماتا ہے بے شک ابراہیم اسی امت تھے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور نرے کھرے بند تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ پس جس طرح اللہ نے چاہا یہ زمانہ گزرا۔ پھر اللہ نے مانوس کیا ان کو اسماعیل و اسحاق سے اور دو تین ہو گئے واللہ مومن دنیا میں کم ہیں اور اہل کفر زیادہ، تم جانتے ہو ایسا کیوں ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ کانسہ۔ مومنوں سے مانوس ہوئے۔ اور جو ان کے سینوں میں تھلے لیا اور آرام سے ہو گئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَوْرَمَةَ ، عَنِ النَّضْرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لَا بِي جَعِيرٌ : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا قَلْنَا لَوْ اجْتَمَعْنَا عَلَى شَاةٍ مَا أَقْبَيْنَاهَا ؟ فَقَالَ : إِلَّا حَيْدَ تَكُ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَٰلِكَ ، الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ دَهَبُوا إِلَّا . وَأَشَارَ بِيَدِهِ . ثَلَاثَةً قَالَ حُمْرَانُ : قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا خَالَ عَمَّارٌ ؟ قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ عَمَّارًا أَبَا الْبَقَّاطِ بَايَعَ وَقِيلَ شَهِيدًا ، قُلْتُ فِي نَفْسِي : مَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الشَّهَادَةِ فَتَنَظَّرَ إِلَيَّ فَقَالَ : لِمَلِكٍ تَرَى أَنَّ مِنْهُ الثَّلَاثَةُ ، أَيُّهَا أَتَاهَا .

۶۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ہماری جماعت کس قدر قلیل ہے کہ اگر دسترخوان پر ایک بکری کھانے بیٹھیں تو اسے تمام ذکر سکین۔ فرمایا میں تم کو اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں۔ آنحضرت کے بعد ہمارے ائمہ و انصار ایمان سے پھر گئے اور پھر تین انگلیوں سے اشارہ کیا۔ حمران کہتے ہیں۔ میں نے کہا عمار کا کیا حال رہا۔ فرمایا۔ اللہ ان پر رحم کرے ان کی کنیت ابوالبیقطان ہے انھوں نے امیر المؤمنین کی بیعت کی اور جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا شہادت سے افضل کوئی شے نہیں۔ حضرت امام نے فرمایا۔ کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ وہ مثل تین کے تھے۔ بہت دور ہے یہ بات بہت دور ہے یہ بات یعنی وہ افضل تھے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُجَّةٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُجَّةٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَيْسَ كُلُّ مَنْ قَالَ يُولَانِنَا مُؤْمِنًا وَلَكِنْ جُعِلُوا إِنْشَاءً لِلْمُؤْمِنِينَ .

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہر وہ شخص جو ہماری ولایت کا مدعی ہے مومن نہیں بلکہ وہ مؤمنین سے انوس ہے

دوسوا تیسواں باب

راضی ہونا بخشش پر ایمان ہے اور ہر شے پر صبر اس کے بعد

(باب) ۲۲۹

﴿الرَّاضِي مَوْهَبَةَ الْإِيمَانِ وَالصَّابِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بِعَقْدَةٍ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُجَّةٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ فَضَّلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَبْدَ الْوَاحِدِ مَا يَصْرُ وَجَلًا - إِذَا كَانَ عَلَى ذَا الرَّأْيِ - مَا قَالَ النَّاسُ لَهُ وَلَوْ قَالُوا : مَجْنُونٌ ، وَمَا يَصْرُهُ وَلَوْ كَانَ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ يَبْعُدُ اللَّهُ حَتَّى يَجِبَتْهُ الْمَوْتُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے عبد الواحد اگر انسان صاحب رائے ہے تو لوگوں کا کہنا اگرچہ وہ مجنون کہیں کوئی نقصان نہیں دیتا اور ایسے ہی نقصان نہیں دیتا۔ لوگوں کا کہنا اگر وہ پہاڑ پر مرتے دم تک عبادت خدا کرے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَوْلَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ لَأَنْفَعَتْ بِرِّهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَ لَجَمَلْتُ لَهُ مِنْ إِيْمَانِهِ أَنْشَاءً لَا يَخْتَنُجُ إِلَى أَحَدٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دئے زمین پر ایک کے سوا کوئی دوسرا مومن رہے ہی نہیں تو وہ بھلا تمام خلق سے بے پروا کروے گا اور میں اس کے ایمان سے اس رکھوں گا اور مجھے کسی اور کی احتیاج نہ رہے گی۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا يُبَالِي مَنْ عَزَّاهُ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ أَنْ يَكُونَ عَلَى قُلْعٍ حَبِلٍ يَأْكُلُ مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میں پروا نہ کرتا وہ شجر جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو کہ وہ چلے مرے دم تک پہاڑ کی چوٹی پر رہے اور کھاس پات کھا کر لبر کرے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مَنَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتَوْجِشَ إِلَى أَخِيهِ فَمَنْ دُونَهُ ، الْمُؤْمِنُ عَرِيضٌ فِي دِينِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ بزرگ مومن سے از روئے حقارت دوری اختیار کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ بہت درجہ والا مومن دین میں اس سے زیادہ عزیز ہو۔

۵۔ عَنْهُ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَ مَبِيعِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي مَرَضَةٍ مَرَضَهَا لَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلَّا رَأْسُهُ فَقَالَ يَا فَضِيلُ إِنِّي كَثِيرٌ مَا أَقُولُ : مَا عَلَى رَجُلٍ عَزَّاهُ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ لَوْ كَانَ فِي رَأْسِ حَبِلٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ ، يَا فَضِيلُ بْنُ يَسَارٍ إِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا بِمَبْنَأٍ وَشِمَالًا وَإِنَّا وَشِبَعْنَا هُدَيْنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ، يَا فَضِيلُ بْنُ يَسَارٍ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ أَصْبَحَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ كَانَ ذَلِكَ خَيْرَ آلِهِ وَلَوْ أَصْبَحَ مُقْطَعًا أَعْضَاؤُهُ كَانَ ذَلِكَ خَيْرَ آلِهِ، يَا فَضِيلُ بْنُ يَسَارٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَفْعَلُ بِالْمُؤْمِنِ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ يَا فَضِيلُ بْنُ يَسَارٍ لَوْ عَذَّبَ اللَّهُ نَبِيًّا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَنَاحَ بِعُوضَةٍ مَأْسُقَى عِدْوَةٍ مِنْهَا شَرْبَةُ مَاءٍ يَا فَضِيلُ

ابْنُ يَسَافٍ إِنَّهُ مَنْ كَانَ هَمُّهُ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ، وَمَنْ كَانَ هَمُّهُ فِي كُلِّ وَادٍ لَمْ يُبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ.

۵۔ فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ حضرت بیہاؑ کے اور نہایت خیف و تاواں ہو گئے تھے حضرت نے فرمایا۔ اے فضیل! میں اکثر یہ بات کہتا ہوں کہ کیسا بے نقصان دے سکتا ہے اس شخص کو جسے خدا نے ہماری امرامامت کی معرفت کراہی ہے اگرچہ وہ تنہا ہمارے کی جوئی پر مرتے دم تک رہے اے فضیل لوگوں نے امرِ حق کو ادھر ادھر سے لیا اور ہم اور ہمارے شیعہ ہدایت پائے ہوئے ہیں اے فضیل اگر مومن وہ سب ہائے جو مشرق و مغرب میں ہے تو حسبِ مصلحت الہی ہی اس کے لئے بہتر ہوگا اور وہ خدا کا شکر ادا کرے گا اور اگر اس کے اعضاء قطع ہو جائیں تو مصلحتِ الہی اسی میں ہوگی اور وہ صبر کرے گا تو اس کے لئے اسی میں بہتری ہوگی اے فضیل اگر خدا کے نزدیک دنیا کی وقعت پر گیس کے برابر ہوتی تو خدا کا دشمن اس سے ایک پیادہ پانی کا بھی نہ پی سکتا۔ اے فضیل! جس کا ایک ارادہ (امرِ حق پانے کا) ہو تو اللہ اس کے ارادہ کو پورا کرتا ہے اور اگر ارادہ ہر چیز سے محبت کا ہو تو اللہ پروا نہیں کرتا اس بات کی کہ وہ کسی دای میں ہلاک ہو۔

۶۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ مَنْصُورِ الصَّبِغِلِ وَالْمَعْلَسِيِّ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدَّدِي فِي مَوْتِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، إِنِّي لَأُحِبُّ لِقَاءَهُ وَيَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفْهُ عَنْهُ، وَإِنِّي لَيَدْعُونِي فَأُجِيبُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَاحِدٌ وَنُ عَبْدِي مُؤْمِنٌ لَأَسْتَفْتَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَلَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيْمَانِهِ أُنْسًا لَا يَسْتَوْجِشُ إِلَى أَحَدٍ.

۷۔ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے عزوجل نے فرمایا۔ (حدیثِ قدسی) میں نے تردید نہیں کیا جس کام میں خالق ہوں۔ سوائے اپنے مومن بندہ کی موت کے، میں اس سے ملنا چاہتا ہوں یعنی عمل کا ثواب دینا اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ پس میں اسے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں اور جب سوال کرتا ہے تو عطا کرتا ہوں اگر دنیا میں میرے مومن بندوں میں سے صرف ایک مومن رہ جائے تو میں بے پروا ہوں گا اپنی تمام مخلوق سے اور اس کے ایمان کی بناء پر اس سے اُنس رکھوں گا اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ ہوگا۔

دوسو تیسواں باب

مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا

(باب ۲۳۰)

﴿فِي سُكُونِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ رُوْنَسَ، عَنْ ذَكْرُوْنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَيَسْكُنُونَ إِلَى الْمُؤْمِنِينَ ، كَمَا يَسْكُنُ الْقَطْمَانُ إِلَى الْمَاءِ الْبَارِدِ .
۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن سے مومن سے اسی طرح تکین پاتے جیسے پیاسا ٹھنڈے پانی سے۔

دوسوا کیتسواں باب

اس کا بیان کہ مومن کی وجہ سے اللہ کیا دفع کرتا ہے

(باب ۲۳۱)

﴿فِيمَا يَدْفَعُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِينَ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ النَّيْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِ الْوَاحِدِ عَنِ الْقَرْيَةِ الْفَنَاءَ .
۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ مرنے والے ایک مومن کی برکت سے اس کے شہر یا قریہ سے دبا کر دور کرتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَصِيبُ قَرْيَةً عَذَابٌ وَفِيهَا سَبْعَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جس قریہ میں سات مومن ہوں وہ بستی عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَدْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَبْلَهُ فِي الْعَذَابِ إِذَا نَزَلَ بِقَوْمٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ ؛ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ تَخْلُصُونَ بَعْدَهُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے پوچھا گیا اس عذاب کے متعلق جو کسی قوم پر نازل ہوا اور اس میں مومنین بھی آجاتے ہیں۔ فرمایا ہاں لیکن وہ بعد میں اس سے خلاص پاتے ہیں۔

دوسو تیسواں باب مومن کی دوشتیں

(باب) ۲۳۲

۵ (فِي أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ صِنْفَانِ) ۵

۱۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ الْخَنَازِئِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُونَ مُؤْمِنَانِ قَوْمٌ مَعَهُ اللَّهُ وَفِي بَشْرِهِ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « جَالٍ مُدَقِّقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ، فَذَلِكَ الَّذِي لَا تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَلَا أَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ يَشْفَعُ وَلَا يَشْفَعُ لَهُ وَهُمْ كَنَاصَةِ الرِّزْقِ ، تَعُوْجُ أَحْيَانًا وَتَقُومُ أَحْيَانًا ، فَذَلِكَ مِمَّنْ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَأَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ يُشْفَعُ لَهُ وَلَا يَشْفَعُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو عہد خدا میں صادق ہے اور اس کی شرطوں کو پورا کر لے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو نہ دنیا کے خوف ہیں نہ آخرت کے اور یہی وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی شفاعت کریں گے اور ان کو شفاعت کی ضرورت نہ ہوگی اور دوسرا جو نئے درخت کی مانند ہے کبھی جھکتا ہے کبھی کھڑا ہوتا ہے یہ وہ ہے جس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں جیسے طاعون وغیرہ اور آخرت کا خوف بھی ہے اس کی شفاعت کا جائے گمردہ شفاعت نہ کر سکے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْنَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْعَمِيٍّ ، عَنْ خُصْرَيْنِ عَمْرُو ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُونَ مُؤْمِنَانِ : مُؤْمِنٌ وَفِي اللَّهِ بَشْرُوطُهُ النَّبِيِّ شَرَطَهَا عَلَيْهِ ، فَذَلِكَ مَعَ النَّبِيِّ وَالْحَقِّ بِقَبْلِ الشَّهَادَةِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنُ أُولَئِكَ رَفِيقًا ، ذَلِكَ مَنْ يَشْفَعُ وَلَا يَشْفَعُ لَهُ وَذَلِكَ مِمَّنْ لَا تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَلَا أَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَهُمْ مُؤْمِنُونَ زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ

فَذَلِكَ كَخَامَةِ الرَّزْزِ كَيْفَمَا كَفَّنْتَهُ الرَّبُّ بَنَحْ أَنْكَمَا وَذَلِكَ بِمَنْ تَصْبِيهِ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيُسْفَعُ لَعْوَهُوَ عَلَى حَبِيزٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو اللہ سے عہد کی ساری شرطیں پوری کرے اور نبیوں، مصلحتوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور یہ اس کے اچھے رفیق ہوں گے یہ شفاعت کرے گا اس کی شفاعت نہ کی جائے گی اس کے لئے نہ احوال دنیا ہے نہ آخرت، دوسرا مومن وہ ہے جس کے قدم کو نفرت شہ ہے وہ اس سے پڑے کی طرح ہے جس کو ہوا کا جھونکا جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے اس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں اور آخرت کے بھی، اس کی شفاعت کی جائے گی اور وہ نیکی پر ہوگا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي مَرْثَمٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ بِالْبَصْرَةِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنْ الْإِخْوَانِ ، فَقَالَ : الْإِخْوَانُ صِنْفَانِ : إِخْوَانُ الْبَقَّةِ وَإِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ . قَالَتْ إِخْوَانُ الْبَقَّةِ قَهْمُ الْكَفِّ وَالْجَنَاحُ وَالْأَهْلُ وَالْمَالُ ، فَإِذَا كُنْتَ مِنْ أُخْبِكَ عَلَى حَدِّ الْبَقَّةِ فَأَبْدِلْ لَهُ مَالَكَ وَبَدَنَكَ ، وَصَافٍ مِنْ صَافَاهُ وَعَادٍ مِنْ عَادَاهُ ، وَكُنْ سِرُّهُ وَغَيْبُهُ وَأُظْهِرْ مِنْهُ الْعُصْنُ : وَاعْلَمْ أَنَّهَا أَسْأَلُ أَنْتُمْ أَقْلَ مِنَ الْكِبَرِيَّةِ الْأَخْمَرِ ، وَأَمَّا إِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ فَإِنَّكَ تُصِيبُ لَدُنْكَ مِنْهُمْ ، فَلَا تَقْطَعَنَّ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَلَا تَطْلُبَنَّ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ مِنْ صَمِيرِهِمْ ، وَأَبْذِلْ لَهُمْ مَا بَدَلُوا لَكَ مِنْ مَلَاقَةِ الْوَجْدِ وَحَلَاوَةِ اللِّسَانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بصرہ میں ایک شخص امیر المؤمنین سے کہنے مجھے اخوان (بھائیوں) کے متعلق بتائیے۔ فرمایا بھائی دو قسم کے ہیں ایک صاحب اعتماد اور دوسرے شگفتہ رو، طلیق اللسان، جو بھائی تھے ہیں یہ لوگ ہاتھ اور بازو، کنبہ اور مال ہیں اور جب تم کو کوئی ثقہ بھائی مل جائے تو اس کے لئے اپنا مال اور اپنے بدن کو اس کی خدمت میں لگاؤ اور جو اس کا دوست ہے تم بھی اس کے دوست ہو اور جو دشمن ہے اس کے دشمن رہو اور اس کے بھید کو چھپاؤ اس کے عیب کو مخفی رکھو اور اچھائی ظاہر کرو۔ اسے سوال کرنے والے ایسے لوگ سرخ گندھک (جس سے کبیرہ بنتی ہے) زیادہ نایاب ہیں لیکن جرب زبان، ہنسور لوگ، ان سے ملنے میں تم کو لذت محسوس ہوگی ان سے بھی قطع تعلق نہ کرو اور جو ان کے دل میں ہے اس کے علاوہ اور کچھ طلب نہ کرو اور جس طرح خندہ پیشانی اور شیریں گفتار کے ساتھ وہ تم سے ملتے ہیں۔ تم بھی ان سے ملو۔

دوستی و تیسواں باب

مومن سے خدا کا عہد مصائب پر صبر کرنے میں

۲۳۳ (باب)

« مَا أَخَذَهُ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الصَّبْرِ عَلَى مَا يَلْعَقُهُ فِيمَا بَيَّنَّا فِيهِ »

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنْ لَا تُصَدَّقَ قَوْلَانُهُ وَلَا يَنْتَصِفَ مِنْ عَدُوٍّ وَلَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفِي نَفْسَهُ إِلَّا بِفَضْلِهِمْ لِأَنَّ كُلَّ مُؤْمِنٍ مُلْجَمٌ.

۱۔ فرمایا صادق آل مر نے اللہ نے بندہ مومن سے صبر کا عہد لیا ہے اس پر کہ اپنی باطل اس کے کلام کی تصدیق نہ کریں گے اور اس کے دشمن سے انتقام نہ لیں گے اور جو مومن ہے وہ پیارا دشمنوں کے پروپیگنڈے سے رسوا ہو کر مرے گا کیونکہ دنیوی معاملات کے متعلق بندہ مومن کی زبان بند رہتی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهُ أَخَذَ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى بَلَايَا أَرْبَعٍ أَسْرَهَا عَلَيْهِمْ مُؤْمِنٌ يَقُولُ بِقَوْلِهِ يَحْسُدُهُ، أَوْ مُنَافِقٌ يَقْفُو أثرَهُ، أَوْ شَيْطَانٌ يَقْبُوهِ، أَوْ كَافِرٌ يَرَى جِهَادَهُ، فَمَا بَقَاءُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ هَذَا.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے عہد لیا ہے مومن سے چار بلاؤں پر صبر کرنے کا۔ ایک یہ کہ مومن اس سے حسد کرے۔ دوسرے منافق بظاہر اس کی پیروی کرے اور باطن اس کی عیب جوئی کرے تیسرے شیطان اس کو بھگانے میں لگا رہے۔ چوتھے کافر اس سے جنگ کرے جب یہ چار دشمن پیچھے لگے ہوں تو پھر مومن اس کے بعد کہاں ملے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا أَفَلَتَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْ ثَلَاثٍ وَلَكِنْ تَمَّا اجْتَمَعَتِ الثَّلَاثُ عَلَيْهِ، إِذَا بَعْضُ مَنْ تَكُونُ مَعَهُ فِي الدَّارِ يُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابَهُ يُؤْذِيهِ، أَوْ جَارٌ يُؤْذِيهِ، أَوْ مَنْ فِي طَرِيقِهِ إِلَى حَوَائِجِهِ

يُؤَذِّبُهُ : وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِنًا عَلَى قَلْعَةٍ جَبَلٍ لَبَسَتْ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَهُ شَيْطَانًا يُؤَذِّبُهُ وَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ مِنْ إِيْمَانِهِ أَنْتَ لَا يَسْتَوْجِبُ مَعَهُ إِلَى أَحَدٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلاصی نہیں ہے مومن کو تین باتوں میں سے ایک سے یا تینوں معصیتیں اس کے لئے جمع ہو جائیں یا بعض جمع ہوں پہلے یہ کہ جو شخص اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہو وہ اس پر دروازہ بند کرے اور اس کو ستائے دوسرے پڑوسی ستائے دوسرے جب وہ ضروریات پوری کرنے کو نکلے تو راہ میں لوگ ستائیں اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر کسی جاکر بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے امتحان کے لئے وہاں بھی ایک شیطان کو بھیجے گا جو اسے ستائے گا اور اللہ مومن کے ایمان سے اسے رکھتا ہے اور اس کی وحشت دور کرنے کے لئے دوسرے کی ضرورت باقی نہیں رکھتا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْجَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَرْبَعٌ لَا يَخْلُو مِنْهُنَّ الْمُؤْمِنُ أَوْ أَوَّاحِدَةً مِنْهُنَّ ، مُؤْمِنٌ يَحْسُدُهُ وَهُوَ أَشَدُّ هُمْ عَلَيْهِ ، وَمُنَافِقٌ يَقْفُو أَثَرَهُ ، أَوْ عَدُوٌّ يُجَاهِدُهُ ، أَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن چار باتوں سے خالی نہیں یا کم از کم ایک تو ہو ہی گا۔ مومن سے حد کہ یہ سب سے بڑی معصیت ہے یا منافق بظاہر اس کی پیروی کرے یا دشمن اس سے لڑے یا شیطان اسے بہکائے۔

۵۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ سَنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْزَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ وَلِيَّهُ فِي الدُّنْيَا غَرَضًا لِعَدُوِّهِ . ۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اپنے ولی کو دنیا میں (مرتبہ زیادہ کرنے کے لئے) اپنے دشمن کا ہدف بنایا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَجْلَانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَشَكَا إِلَيْهِ رَجُلٌ الْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ : اصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجًا قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ سِجْنِ الْكُوفَةِ كَيْفَ هُوَ ؟ فَقَالَ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ ضَيْقُ مَنْتَنٍ وَأَهْلُهُ بِأَسْوَأَ حَالٍ ، قَالَ : فَإِنَّمَا أَنْتَ فِي السِّجْنِ فَتَرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ فِي سَعَةٍ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کو بیان کیا۔ فرمایا صبر کر اللہ روزی میں وسعت دے گا۔ پھر کچھ خاموش رہنے کے بعد اس سے فرمایا کوفہ کے قید خانہ کا کیا حال ہے اس نے کہا بہت

تنگ بندہ دار ہے اور اس میں قیدی بہت پریشان حال ہیں فرمایا پس تو بھی دنیا کے قید خانہ میں چاہتا ہے کہ اس میں آرام کی صورت ہو کیا تجھے نہیں معلوم کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَدَّادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغْبَرٍ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ فَأَيُّ سِجْنٍ جَاءَ مِنْهُ خَيْرٌ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے پس قید خانہ میں آرام کہاں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ الْحَجَّالِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ مُكْتَفَرٌ .

وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى : وَذَلِكَ أَنْ مَعْرُوفَهُ يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ فَلَا يَنْشُرُ فِي النَّاسِ وَالْكَافِرُ مَشْكُورٌ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کے لئے بہت سی نعمتیں ہیں جن کے لوگ منکر ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کی نیکیاں خدا کی طرف بلند ہوتی ہیں اور لوگوں میں نہیں پھیلتیں البتہ کافر جو لوگوں کو دیتا ہے اس کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ أَرْبَعَةً : شَيْطَانًا يُغْوِيهِ يُرِيدُ أَنْ يُغْلِبَهُ ، وَكَافِرًا يُفْتَالُهُ ، وَمُؤْمِنًا يُخْصِنُهُ وَهُوَ أَشَدُّهُمْ عَلَيْهِ ، وَمُنَافِقًا يَتَّبَعُ عَنَرَاتِهِ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مومن ایسا نہیں ہے چار چیزوں کا سامنا نہ ہو۔ شیطان بہکا کر گمراہ کرنا چاہتا ہے کافر قریب دیتا ہے اور مومن حسد کرتا ہے اور سب سے زیادہ یہ چیز اس کے لئے سخت ہے اور منافق اس کی لغو شوں کی پیروی کرتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُمَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ خَلَّى عَلَى جَبْرَانِهِ مِنَ الشَّيَاطِينِ مِائَةَ أَرْبَعَةِ وَمِائَةٍ ، كَانُوا مُسْتَعْلِبِينَ بِهِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرجأتا ہے تو ربیعہ اور صفر جیسے بڑے قبائل کی تعداد شیاطین وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو باتوں میں لگا لیتے ہیں (تاکہ وہ شرکت جنازہ سے محروم رہیں)۔

۱۱۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ وَلَا يَكُنُ وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ ؛ وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِنًا فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَا يَنْتَعِثُ اللَّهُ لَهُ مِنْ يُؤْذِيهِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہ ایسا انتھانہ ہے نہ ہوگا کہ مومن کا کوئی ستلنے والا نہ ہو۔ اگر سمندر کے جزائر میں سے کسی جزیرے میں بھی مومن ہوگا تو اللہ اس کے پاس کسی ایسے کو پہنچا دے گا جو اس کو ستائے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ فِيهَا مَضَى وَلَا فِيمَا بَقِيَ وَلَا فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی زمانہ بھی ہو ماضی، حال یا مستقبل ضرور مومن کے لئے کوئی ایسا شخص موجود ہوگا جو اسے ستائے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ إِلَّا أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت تک ہر زمانہ میں ایسا ہوگا کہ مومن کے لئے اس کا پڑوسی ستلنے

والا ہوگا۔

دو سو چونتیسواں باب

شدت ابتلائے مومن

((باب))

﴿جِدَّةُ ابْتِلَاءِ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

یَعْلَمُ قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْإِنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء کا ہے اس کے بعد جو ان سے قریب ہوں یعنی اوصیائے انبیاء کا ہے اس کے بعد وہ مومنین جو افضل ہوں یعنی جس کا مرتبہ ایمان میں زیادہ ہوگا اسی قدر اس کی ابتلا سخت ہوگی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : ذَكَرَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَلَاءُ وَمَا يَحُصُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنُ ، فَقَالَ : سَيَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءً فِي الدُّنْيَا ، فَقَالَ : السَّيُّئُونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ ، وَيَسْتَلِي الْمُؤْمِنُ بَعْدَ عَلَى قَدَرِ إِيْمَانِهِ وَحَسَنِ أَعْمَالِهِ فَمَنْ صَحَّ إِيْمَانُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ أَشَدَّ بَلَاءُ وَ مَنْ سَخَفَ إِيْمَانُهُ وَصَغَفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلَاءُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے بلا کا اور جس چیز سے مومن کو مخصوص کیا گیا ہے اس کا ذکر کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ سخت امتحان کس کا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا۔ انبیاء پھر اوصیاء پھر مومنین اور علی کے بعد مومنین بقدر اپنے ایمان اور حسن عمل معرض امتحان میں آئیں گے جس کا امتحان اور عمل صحیح ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت سخت ہوگی اور جس کا ایمان ہلکا اور کمزور ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوگی۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّادِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ عَظِيمَ الْأَجْرِ أَمَعَ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جتنی مصیبت زیادہ ہوگی اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا خدا جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان کو مصیبت میں فرو بہتا کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، جَمِيعًا ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْإِنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت انبیاء پر آتی ہے پھر اوصیاء پر پھر

درجہ بدرجہ مومنین پر۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا فِي الْأَرْضِ مِنْ خَالِصِ عِبَادِهِ مَا يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ نَحْفَةً إِلَى الْأَرْضِ الْأَصْرَقَهَا عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ وَلَا بَلَيْتَةً إِلَّا صَرَفَهَا إِلَيْهِمْ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خالص بندے روئے زمین پر ہیں جب آسمان سے کوئی تحفہ زمین پر نازل ہوتا ہے تو اس کو مومنین سے ہمارے دوسروں کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور جب بلا نازل ہوتی ہے تو اس کا رخ مومنین کی طرف کر دیا جاتا ہے (یہ اس لئے ہوتا ہے کہ مومنین کے مراتب میں اضافہ ہو اور ان کے مراتب بڑھانے کا سبب پیدا ہو۔)

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثَيْدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلَوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ - وَعِنْدَهُ سِدْرٌ - : إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا غَشَّهَ بِالْبَلَاءِ غَشًّا وَإِنَّا وَإِنَّا كَمَا يَسْتَدِيرُ لَنَصْبُحَ بِهِ وَنُمْسِي .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ ان کے پاس سدر بیٹھے تھے جب اللہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں غمناک بنا دیتا ہے اے سدر ہم اور تم اسی حالت میں صبح و شام کرتے ہیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلَاءٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا غَشَّهَ بِالْبَلَاءِ غَشًّا وَتَجَّهَ بِالْبَلَاءِ تَجًّا ، فَإِذَا دَعَاهُ قَالَ : لَبَّيْكَ عَبْدِي لَيْتَ عَجَلْتُ لَكَ مَا سَأَلْتَ إِنِّي عَلَى ذَلِكَ لَقَادِرٌ وَلَيْتَ إِذْ خَرْتُ لَكَ فَمَا إِذْ خَرْتُ لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے بلا میں مبتلا کر کے غمزدہ بنا دیتا ہے اور مصیبت کی وجہ سے اپنی طرف بلا جاتا ہے جب وہ مومن دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے۔ میرے بندے میں جو خیر ہوں وہ تمہارے ہاتھ میں جلد اس کے دینے پر تیار رہوں۔ لیکن میں نے تیرے لئے ذخیرہ کیا ہے اور جو ذخیرہ کیا ہے وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ زَيْدِ الرَّزَّادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عَظِيمَ الْبَلَاءِ يُكَافَأُ بِهِ عَظِيمُ الْجَزَاءِ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا ابْتَلَاهُ بِعَظِيمِ الْبَلَاءِ

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ الرِّضَا وَمَنْ سَخَطَ الْبَلَاءُ فَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ السَّخَطُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے سب سے بڑی مصیبت کا بدلہ بھی بڑا ہی ہوتا ہے جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو سخت بلائیں مبتلا کرتے ہیں جو اس پر راضی ہو گیا تو خدا بھی اس سے راضی ہوتا ہے اور جو ناخوش ہوا خدا بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ ذَكْرِ بْنِ الْحَزْ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا يُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا عَلَى قَدَرِ دِينِهِ أَوْ قَالَ : عَلَى حَسَبِ دِينِهِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں مومن بقدر اپنے دین کے مبتلا کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے حسب دین۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عُجَيْنِ بْنِ الْمُنْثَى الْحَضَرَمِيِّ ، عَنْ عُجَيْنِ بْنِ بُلُولٍ بْنِ مُسْلِمِ الْمُبَدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ بِمَنْزِلَةِ كَعْبَةِ الْمِيزَانِ ، كُلَّمَا زِيدَ فِي إِيْمَانِهِ زِيدَ فِي بَلَائِهِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن مثل ترازو کے پلہ کے ہے۔ جتنا ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی مصیبت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عُجَيْنِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ لَا يَمُتُّ عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً إِلَّا عَرَّضَ لَهُ أَمْرٌ يَحْزَنُهُ ، يُدْكَرُ بِهِ .

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مومن پر چالیس دن نہیں گزرتے کہ اس کو کوئی ایسا امر عارض ہوتا ہے جو اس کو محزون بنا دیتا ہے۔ اور اس کی یاد میں رہتا ہے۔

۱۲۔ عُجَيْنُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُجَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَاجِيَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الْمُعْبِرَةَ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُبْتَلَى بِالْجَدَامِ وَلَا بِالْبَرَسِ وَلَا يَكْذِبُ وَلَا يَكْذِبُ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ لَفًا فَلَا عَنْ صَاحِبٍ يَأْتِيهِ إِنَّهُ كَانَ مُكْتَنِمًا ثُمَّ رَدَّ أَصَابِعَهُ فَقَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى تَكْنِيبِهِ أَنَا هُمْ فَأَنْذَرُهُمْ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْقَدِ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُبْتَلَى بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيَمُوتُ بِكُلِّ مِيتَةٍ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقْتُلُ نَفْسَهُ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ مغیرہ کہتا ہے کہ مومن ہذا م اور بصرہ وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ فرمایا وہ غافل ہے صاحب یاسین (حبیب النجار) کے حال سے جو مومن تھا (سورہ یس میں اس کا ذکر ہے) پھر امام نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر بتلایا کہ اس طرح اس کی آدھی انگلیاں رہ گئی تھیں پھر فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس کی آدھی انگلیوں کو جو ہذا م سے گر گئی تھیں۔ وہ اہل انطاکیہ کے پاس آئے ان کو مذاب الہی سے ڈرایا۔ دوسرے روز پھر صبح کو انہیں سمجھانے گئے تو انہوں نے قتل کر دیا۔ پھر فرمایا۔ مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مر لے کر یہ کہ ترک تقیہ سے وہ اپنے آپ کو ہلاک نہیں کرتا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الشَّعْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِبِأَفْضَلِ مَكَانٍ ثَلَاثًا : إِنَّهُ لَيَسْتَبِيلُهُ بِالْبَلَاءِ ثُمَّ يَنْزِعُ نَفْسَهُ عَضْوًا عَضْوًا مِنْ جَسَدِهِ وَهُوَ يَحْتَمِدُ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن اللہ کی طرف سے مراتب میں فضیلت رکھتا ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ خدا اس کو بلا میں مبتلا کرتا ہے اس کی جان جب ایک ایک عضو سے نکلتی ہے تو وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۴۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو : عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَا يَلْقَاهَا عَبْدٌ إِلَّا بِالْإِبْلَاءِ فِي جَسَدِهِ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جنت میں ایک منزلت ہے جسے انسان نہیں پاتا جب تک اس کا جسم مبتلا نہ ہو۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الشَّعْرِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحَسَّاطِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَا أَلْقَى مِنَ الْأَوْجَاعِ . وَكَانَ مُسْقَمًا . فَقَالَ لِي : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي الْمَصَائِبِ لَتَمَنَّى أَنَّهُ قَرِيرٌ مِنَ الْقَارِئِينَ .

۱۵۔ ابی یعقوب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اس درد و غم کی شکایت کی جو مستقل طور پر رہتے ہیں۔ فرمایا اے عبد اللہ اگر مومن یہ جان لے کہ مصائب میں اس کے لئے کیا اجر ہیں تو ضرور وہ اس کی تمنا کرے کہ تین چوبیسوں سے اس کا بدن کاٹ ڈالا جائے۔

۱۶۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاعٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مُتَدَكِّئِينَ فِي شِدَّةٍ ، أَمَا إِنَّ ذَلِكَ إِلَى مُدَّةٍ قَلِيلَةٍ وَغَافِيَةٍ طَوِيلَةٍ .

۱۶۔ راوی کہتے ہیں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اہل حق ہمیشہ سختی میں رہتے ہیں یہ سختی کم مدت رہتی ہے لیکن غافیت ان کی طویل ہوتی ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَتَاهَذَا الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَاهَذَا الرَّجُلُ أَهْلَهُ بِالْهَدِيَّةِ مِنَ الْغَنِيِّ وَيَحْمِيهِ الذُّنْبَا كَمَا يَحْمِيهِ الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ .

۱۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے بلا کا معاہدہ اسی طرح کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے اہل سے بحالت غنیت ہدیہ بھیجنے کا معاہدہ کرتا ہے اور اللہ مومن کو دنیا سے اسی طرح بچانا چاہتا ہے جیسے طبیب اپنے مریض کو پرہیز کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْخَنَمِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ بَهْلُولٍ الْقَبْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَمْ يُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ هَذَا الدُّنْيَا وَ لَكِنَّهُ أَمَّةٌ مِنَ الْعَمَى فِيهَا وَالشَّقَاءُ فِي الْآخِرَةِ .

۱۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو دنیاوی تکلیف سے امان دیتا نہیں بلکہ اس کو بہائمہ دنیا میں گورباظنی اور آخرت کی بدترستی سے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعْتَمٍ الصَّخَّافِ ، عَنْ ذَرِيجِ الْمُخَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليہ السلام يَقُولُ : إِنِّي لَا أَكْرَهُ لِلرَّجُلِ جُلَّ أَنْ يُعَافَى فِي الدُّنْيَا فَلَا يَصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَصَائِبِ .

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے کہ میں کسی کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِيقِ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : دُعِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَى طَعَامٍ فَلَمَّا دَخَلَ مَنَزِلَ الرَّجُلِ نَظَرَ إِلَى دُجَاجَةٍ قَوْقٍ خَائِطٍ قَدْ بَاسَتْ فَتَقَعَ الْبَيْضَةَ عَلَى وَتَدْفِي خَائِطٍ فَتَبَتَ عَلَيْهِ وَلَمْ تَسْقُطْ وَلَمْ تَتَكَبَّرْ فَتَعَجَّبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : أَعْجِبْتَ مِنْ هَذِهِ الْبَيْضَةِ؟ فَوَالَّذِي بَيْنَكَ بِالْحَقِّ مَا زِدْتُكَ شَيْئًا قَدًا ، [قَالَ :] فَهَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ شَيْئًا وَقَالَ : مَنْ لَمْ يَزِدْهُ فَمَالَهُ فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت رسول خدا کی ایک شخص نے دعوت کی۔ جب حضرت اس کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ایک مرغی نے دیوار پر اڑا دیا ہے وہ اڑا دیوار کی ایک میز پر تھکا تو وہاں سے گرانہ لٹا لیا حضرت کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ اس نے کہا کیا آپ کو اس آندے پر تعجب ہو بے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا ہے مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی یہ سن کر آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے کھانے میں سے کچھ نہ کھایا۔ اور فرمایا جس پر کوئی معیبت نہیں آئی اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ یعنی وہ کوئی مومن نہیں۔

۲۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَنٍ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَبِي نَصِيبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : لَا حَاجَةَ لِلَّهِ فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ فِي مَالِهِ وَبَدَنِهِ نَصِيبٌ .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔

۲۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَلَابٍ ، عَنْ عُثْمَانَ النَّوَلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ كَرٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْتَلِي الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيُثْبِتُهُ بِكُلِّ مَيْتَةٍ وَلَا يَسْلُبُهُ بِذَهَابِ عَقْلِهِ ، أَمَّا تَرَى أَيُّ تَوْبٍ كَيْفَ سَلَطَ إِبْلِيسُ عَلَى مَالِهِ وَعَلَى وَلَدِهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ وَلَمْ يَسْلُطْ عَلَى عَقْلِهِ ، تَرَى لَهُ إِيَّوْ جَدَّ اللَّهِ بَدَ .

۲۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مبتلا کر لے ہے ہر مومن کو ہر لای میں مبتلا کرتا ہے ہر طرح کی معیبت میں لیکن سلب عقل میں مبتلا نہیں کرتا کیا تم نہیں جانتے کہ ایوب کے مال اور اولاد و اہل اور ہر شے پر ابلیس کو سلطان تھا لیکن عقل پر سلطانہ کیا اور یہ اس لئے کہ توحید الہی پر قائم رہیں اور لوگوں کو اس کا درس دیتے رہیں۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْسَى ، عَنْ أَبِي قَضَائِلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيَكُونُ لِلْعَبْدِ مَنَزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يَأْتِيهَا إِلَّا بِأَحَدِي

حَسَنَتَيْنِ إِثَارَتَيْنِ مَالِيَّةٍ ، أَوْ بَيْلَتَةٍ فِي جَسَدِهِ .

۲۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عند اللہ بندہ کی ایک منزلت ہے جس کو وہ نہیں پاتا مگر دو نعمتوں میں سے ایک سے یا تو مالی نقصان سے یا جسمانی تکلیف سے۔

۲۴۔ عَنْ عَنِ ابْنِ قُصَّابٍ ، عَنْ مُنْثَرِ الْحَسَّابِ ، عَنْ أَبِي سَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ : خَلَقَ وَجَلَّ لَوْلَا أَنْ يَجِدَ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ فِي قَلْبِهِ لَعَنَتُ رَأْسَ الْكَافِرِ بِحَسَابَةِ حَدِيدٍ ، لَا يَصْدَعُ رَأْسُهُ أَبَدًا .

۲۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیثِ قدس میں فرمایا اگر میرے بندہ مومن کا دل اس سے اندر ہوگی تو ہوں تو میں کافر کے سر پر لوہے کا ایسا عمار بنا دیتا ہوں کہ اس کے سر میں کبھی درد نہ ہوتا (یعنی کافر کی یہ راحت آخرت میں اس کے لئے باعث عذاب ہوتی مگر جو کہ بندہ مومن اس کے اس حال کو دیکھ کر مطمئن ہو تا ابد میں ایسا نہیں کرتا)۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَالَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّيْتِ تَكْتَلِبُ الزَّيْتُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ تَكْتَلِفُ الْأَمْرَاضُ وَالْأَمْرَاضُ ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْإِرْبَةِ الْمُسْتَقْبِةِ الَّتِي لَا تُبْقِي شَيْءًا حَتَّى رَأْيَتِ الْمَوْتَ وَتَقْبَعُهُ قَسْفًا .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ فرمایا کہ مومن کی مثال ہے پورے کی پورے جسے ہوا میں کسی اور سے کسی اور سے بھگائی ہیں اور اسی طرح مومن کو مضطرب ہوتا ہے۔ درد اور امراض اور منافق کی مثال لوہے کی چھڑی کی سی ہے کہ وہ کسی شے سے جو کہ نہیں دیتی۔ جیسے بدایت اس کو منافقت سے باز نہیں رکھتی تا ایک موت اس کو پوری طرح توڑ کر رکھ دے۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ سَدْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَوْمَئِذٍ مَخَابِيرُ ، كُلُّ مَالٍ لَا يُرَى كَشَى ، كُلُّ مَأْمُونٍ كَشَى ، كُلُّ حَسَدٍ لَا يُرَى كَشَى ، وَأَوْفَى كُلِّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا مَرَّةً ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَرَاكَ كَاهًا أَمْ أَلْ فَقَدْ عَرَفْنَا مَا فَتَارَ كَاهُ الْأَجْنَادِ ؟ فَقَالَ لَهُمْ : أَلَنْ تَسَابَ بِمَا قَرَأْتُمْ ، فَقِيلَ : نَحْنُ وَرَبُّوهُ الَّذِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ ، فَأَمَّا أَرْبَعُونَ قَدْ تَعَيَّرَتْ أَلَا تُهْمُ قَالَ لَهُمْ : أَلَمْ تَكُونُوا مَاعِيَتُ يَتَوَلَّى ؟ قَالُوا : لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : بَلَى الْإِلَّهِ جُلُ يُحَدِّثُ الْحَدِيثَ ، يَا كَلْبُ الْكَلْبَةِ وَنَمُوهُ الْعَمْرَةَ وَيُزَمُّنُ الْمَرْحَةَ وَيَسَاكُ الشُّوْكَ وَمَا أَشْبَهَ هَذَا حَتَّى ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ

الغسل العتيق

۲۶ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا: ہر وہ مال ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔ اگرچہ ہر چالیس دن بعد ایک ہی بار ہو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ زکوٰۃ مال کو تو ہم سمجھ گئے۔ لیکن زکوٰۃ جسم کیا چیز ہے فرمایا کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے۔ جب آنحضرتؐ نے ان کے رنگ اٹھ مہوئے دیکھے تو فرمایا تم سمجھ کر اس کے کہنے سے میری کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا اس سے مراد وہ مصیبت ہے جو اسے اچھی طرح جھنجھوڑے یا ایسی بلا جو اسے ادھر ادھر سے یا کوئی لغزش پریشان کر دے یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا حوادث روزگار کا کوئی جھسکا کہنے یا اسی طرح کوئی اور تکلیف ہو یہاں تک کہ آپ نے آنکھ پھر کھتے تک کا ذکر کیا۔

مقصود ہے کہ ابتلا سے انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا امتحان ہوتا ہے۔ صبر کی آزمائش ہوتی
توضیح: ہے اس کے قلوب میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے اس کے مراتب میں اضافہ ہوتا ہے اسی
 نے اللہ تعالیٰ تمھوڑے تمھوڑے وقفہ سے اس کا امتحان دیتا رہتا ہے یعنی کم سے کم چالیس دن میں ایک بار۔

۲۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ . عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ : عَنْ ابْنِ قُضَابَةَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْنَةَ قَالَ :
 سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ تَكُنِّي الْمُؤْمِنُ بِالْجَذَامِ وَالْبَرَصِ وَأَشْبَاهِ هَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ : وَهَلْ كُنَيْتَ
 الْبَلَاءَ إِلَّا عَلَى الْمُؤْمِنِ .

۲۷ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کیا مومن جذام و برص میں مبتلا ہوتا ہے فرمایا ابتلا تو ہے ہی
 مومن کے لئے۔

۲۸۔ عَائِشَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رِوَاهُ ، عَنْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي
 عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَكْرُمُ عَلَى اللَّهِ حَتَّىٰ لَوْ سَأَلَهُ الْجَنَّةَ بِمَا فِيهَا أُعْطِيَ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ
 أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئًا وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَهُونُ عَلَى اللَّهِ حَتَّىٰ لَوْ سَأَلَهُ الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا أُعْطِيَ ذَلِكَ مِنْ
 غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئًا وَإِنَّ اللَّهَ لَيَتَعَاهدُ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَعَاهدُ الْغَائِبَ أَهْلَهُ بِالطَّرَفِ
 وَإِنَّهُ لَيَحْمِيهِ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِيهِ الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ .

۲۸ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن صاحب عورت ہے عند اللہ یہاں تک کہ اگر مومن اس سے جنت و
 ماہما کا سوال کرے تو وہ اس کو دے دے گا بغیر اس کے کہ کوئی چیز اس کے ملک سے کم جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ مومن سے
 ابتلا کا عہد اسی طرح لیا ہے۔ مجھے باہر جانے والا اپنے اہل سے مال کے متعلق وعدہ لیتا ہے اور خدا مومن کو دنیا کے جھگڑوں
 سے اسی طرح بچاتا ہے مجھے طیب مریض کو بد پرہیزی سے۔

۲۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءَ النَّبِيِّونَ ، ثُمَّ الْوَصِيُّونَ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلَ ، وَإِنَّمَا
يُتَنَلَّى الْمُؤْمِنُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِ الْحَسَنَةِ ، فَمَنْ صَحَّ دِينُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ أَشَدَّ بِلَاؤُهُ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلِ الدُّنْيَا ثَوَابًا لِلْمُؤْمِنِ وَلَا عُقُوبَةً لِلْكَافِرِ ، وَمَنْ سَخَفَ دِينَهُ وَضَعَفَ عَمَلُهُ فَلَّ بِلَاؤُهُ ، وَإِنَّ
الْبَلَاءَ أَسْرَعَ إِلَى الْمُؤْمِنِ الشَّقِيِّ مِنَ الْمَطَرِ إِلَى قَرَارِ الْأَرْضِ .

۲۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المؤمنین میں لکھا ہے سب سے زیادہ بلائیں انبیاء پر نازل
ہوتی ہیں پھر اوصیاء پر اور پھر مومنین افضل پر، ان کے بعد ان سے کم درجہ والوں پر مومن کا ابتلا بلحاظ اس کے اعمال حسنہ کے
ہوتا ہے پس جس کا دین صحیح ہے اور عمل اچھلے ہے تو اس کی ابتلا سخت ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مومن کے لئے
ثواب نہیں رکھا اور نہ کافروں کے لئے یہاں عذاب ہے جس کا دین صحیح نہیں اور عمل کمزور ہے اس کی ابتلا بھی کم ہے اور ابتلا تو مومن ہی
کی طرف اس طرح لگتی ہے جیسے بارش کا پانی تیزی سے زمین کی طرف بہتا ہوا جاتا ہے۔ (چونکہ یہ ابتلا مقام محبت میں ہوتا ہے لہذا مومن
اس سے خوش ہوتا ہے)۔

۳۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَنْكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ
يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ هَذَا الَّذِي لَمْ يَرْجِعْ يَرْجِعْ الشَّاسَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ
يُنْتِزِلْ بِهِ عَذَابًا لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنٌ آلَ فِرْعَوْنَ مَكْتَبِعَ الْأَصَابِعِ فَكَانَ
يَقُولُ هَكَذَا - وَيَمُدُّ يَدَيْهِ - وَيَقُولُ : «يَا قَوْمِ اسْمِعُوا الْمُزْسَلِينَ» ثُمَّ قَالَ لِي : إِذَا كَانَ الثَّلَاثُ الْأَخِيرُ
مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيُهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ
الْأُولَيَيْنِ فَقُلْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : «يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعُ اللَّهُ عَوَاتٍ يَا مُعْطِي الْخَيْرَاتِ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهَبْ عَنِّي بِهَذَا الْوَجَعِ - وَتُسَمِّعُ - فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَ أَحْزَنَنِي ، وَالْحَمْدُ فِي
الدَّعَاءِ . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللَّهُ بِوَعْدِي كُلَّهُ .

۳۰۔ یونس بن عمار راوی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہیں لوگ گمان
کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس عید مومن کو جس سے دینی غمزدگی دبا رہا ہے، ایسے امراض میں مبتلا نہیں کرتا۔ فرمایا مومن آل فرعون
حسب نجات کی انگلیاں ہندام میں گر گئی تھیں وہ ایسی ہی باتیں کرتا تھا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا تھا لوگو! عیسیٰ کے جیسے ہوئے رسولوں

کی پیروی کرو۔ پھر نہر یا واجب و دو تہائی رات گزر جائے تو اس کے ابتدائی حصہ میں وضو کرو اور اس نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ جو پڑھا کرتے ہو جب پہلی دو رکعتوں کے سجدہ آخر میں جاؤ تو سجدہ میں کہو۔ اے علی و عظیم اور رحمن و رحیم ذات، اے دعاؤں کے سننے والے اور اسے سننے والوں کے عطا کرنے والے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر، اور مجھے دنیا و آخرت کی بہتری عطا کر تو ہی اس کا اہل ہے اور میری اس تکلیف کو دور کر اور اس تکلیف کا نام لے۔ اور کہو۔ اس نے مجھے پریشان و رنجیدہ کر دیا ہے اور وقت و عاالحق و زاری کر۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے یہ عمل کیا۔ جب کوئی پہنچا تو میری سب تکلیف دور ہو چکی تھی۔

دوسویں بیسیواں باب

نقرا ارا مسلمین

(باب) ۲۳۵

۵ (فصل فقراء المسلمین) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الْعَلَاءِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَفْوَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ قَرَأَ الْمُسْلِمِينَ يَتَقَلَّبُونَ فِي رِبَابِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ قَالَ : سَأُخْبِرُكَ لَكَ مَثَلٌ ذَلِكَ إِنْ أَمَّا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلٌ سَعِيدَتَيْنِ مَرَّ بِهِمَا عَلَى غَاشِرٍ فَتَطَّرَ فِي إِحْدَاهُمَا قَلَمٌ فِيهَا شَيْئًا ، فَقَالَ : أَسْرَبُوهَا ، وَتَطَّرَ فِي الْآخَرِ فَإِذَا هِيَ مَوْفُورَةٌ فَقَالَ : اخْسُوهَا

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جنت کے باغوں میں فقراء مسلمین امر سے چالیس سال پہلے جنت کے باغوں میں بخش کرتے ہوں گے میں اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں دو کشتیاں صواں حصہ ٹیکس وصول کرنے والے کی طرف سے گزریں اس نے دیکھا ایک تو بالکل خالی ہے حکم دیا اسے چھوڑ دو اور دوسری جو بھری ہوئی تھی اسے روک لیا۔ دینی انضام کو چونکہ زیادہ حساب دینا ہوگا لہذا جنت میں ان کا داخلہ دیر سے ہوگا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمَصَائِبُ مَنَحٌ مِنَ اللَّهِ وَالْفَقْرُ مَخْرُودٌ عِنْدَ اللَّهِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مصائب خدا ہیں اور فقری عند اللہ خزانہ کی ہوئی ہے جس کا ایک دن

اجر عظیم ملے گا۔

۳۔ وَعَنْهُ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ إِنْ اللَّهُ جَعَلَ الْفَقْرَ أَمَانَةً عِنْدَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ سَتَرَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنْهُ مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَفْشَاهُ إِلَى مَنْ يَقْدِرُ عَلَى قَمَاهُ خَاجِبِهِ فَلَمْ يَقْمَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ : أَمَا إِنَّهُ مَا قَتَلَهُ يَسْتَيْبِ وَلَا رُمُحَ وَلَكِنَّهُ قَتَلَهُ بِمَا نَكَبَ مِنْ قَلْبِهِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے اسے علیؑ: خدا نے فقر کو اپنے بندوں کے پاس امانت رکھا ہے جو اسے چھپاتا رہا اللہ اس کو قائم المیل و صائم کا اجر عطا فرمائے گا اور جس نے اس پر جو حاجت بر لائے والا ہے اپنی ضرورت ظاہر کر دی اور اس نے پوری نہ کی تو اس نے اس محتاج کو قتل کر دیا مگر تلوار یا نیزہ سے نہیں بلکہ اس چیز سے جس نے اس کے قلب کو توڑ دیا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفِيٍّ ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ ، عَنْ الْفَضْلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَلَامًا ارْزَادَ الْعَبْدُ إِيمَانًا ارْزَادَ صَبِيحًا فِي مَعْنَى شَيْءٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس قدر کسی بندہ کا ایمان زیادہ ہو تب ہے اسی قدر اس کی روزی تنگ ہوتی ہے۔

۵۔ وَبِإِشَارَتِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَوْلَا الْخَاطِجُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى اللَّهِ فِي الْمَلِكِ الرَّزَقِ لَقَامَهُ مِنَ الْخَالِ السَّيِّئِ هُمْ فِيهَا إِلَى خَالٍ أَضْبَقَ مِنْهَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر طلب رزق میں مومنین خدا سے الحاج و لازمی نہ کریں تو وہ ان کو اور زیادہ تنگ دستی کی طرف لے جائے گا کہ ان کے مراتب آخرت میں زیادتی ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ : قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا اغْتِيَارًا وَمَا رَزَوِي عَنْهُ إِلَّا اخْتِيَارًا .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہیں دیا گیا بندے کو مال دنیا سے مگر اسے عیب ناک کرنے کے لئے اور نہیں کم کیا گیا مگر اسے عیب سے بچانے کے لئے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ وَأَبِي إِسْحَاقَ الْخَمَّافِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ لِمُضَافٍ شَيْئًا فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا الْفُوتُ ، شَرُّ فَوْا إِنْ شِئْتُمْ أَوْ غَيْرُ بُولِئِ تَرَوْا إِلَّا الْفُوتُ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دولت و حکومت باطل میں ہمارے خالص شیعوں کے لئے صرف توت لایوت ہے چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں ان کا رزق وہی توت لایوت ہوگا۔

۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ بَعْضِ مَشَائِخِهِ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ الْحَاجَةُ أَمَانَةُ اللَّهِ عِنْدَ خَلْقِهِ فَإِنْ كَتَمَهَا عَلَى نَفْسِهِ أَغْطَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ مَنْ صَلَّى وَمَنْ كَشَفَهَا إِلَى مَنْ يَغْذِرُ أَنْ يَفْرِجَ عَنْهُ وَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ، أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهُ بِسَيْفٍ وَلَا سِيفَانٍ وَلَا سِهَانٍ وَلَكِنْ قَتَلَهُ بِمَا تَكْتُمُ مِنْ قَلْبِهِ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! حاجت خدا کی امانت ہے اس کی منلوں کے پاس جس نے اسے چھپایا، خدا اسے نماز گزاروں کا ثواب عطا کرے گا اور جس نے ایسے شخص پر اپنی حاجت کو ظاہر کر دیا جس سے برائے کی امید ہو اور اس نے وہ حاجت پوری نہ کی ہو تو اس نے گویا اس کو قتل کیا۔ تلوار و سنان و تیرے نہیں بلکہ اس حربہ سے جس نے اس کا دل ٹکڑے کر دیا۔

۹۔ وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سُعْدَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَلْقَيْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، شِبْهًا بِالْمُعْتَنِينَ إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا أَفْقَرْتُكُمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَؤُلَاءِ بَيْكُم عَلَيَّ وَلَتَرَوُنَّ مَا أَصْنَعُ بِكُمْ الْيَوْمَ فَمَنْ ذُوُّ أَحَدٍ مِنْكُمْ فِي دَارِ الدُّنْيَا مَقْرُوفًا فَخُذُوا بِئِدْوِ قَادِخِلُوهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَبِّ إِنْ أَهْلَ الدُّنْيَا تَنَافَسُوا فِي دُنْيَاهُمْ فَتَكْهَبُوا النِّسَاءَ وَلَبَسُوا الْبِطَابَ الْبَيْسَةَ وَآكَلُوا الطَّعَامَ وَسَكَنُوا الدُّوْرَ وَرَكِبُوا الْمَشُورَةَ مِنَ الدَّوَابِّ فَأَعْطِنِي مِثْلَ مَا عَطَيْتَهُمْ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَكَ وَلِكُلِّ عَبْدٍ مِنْكُمْ مِثْلُ مَا أُعْطِيَ أَهْلَ الدُّنْيَا مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا إِلَى أَنْ انْقَضَتْ الدُّنْيَا سَبْعُونَ ضِعْفًا.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے تعالیٰ نقرہ مومنین سے روز قیامت بطور عذر خواہی کے فرمائے گا تم سب اپنے عورت و جلال کی میں نے تمہیں دنیا میں اس لئے محتاج نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے اب تم دیکھو کہ تم میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں جس نے تمہیں دار دنیا میں کھانا دیا تھا اس کا ہاتھ پکڑا و جنت میں داخل کرو ایک شخص ان میں سے کہے گا اپنے دلے دنیا والوں نے رغبت کی دنیا کی طرف، لہذا انہوں نے نکاح کیا عورتوں سے اور زم لباس پہنا۔ اچھے کھانے کھائے اچھے گھروں میں رہے پس جو تو نے انہیں دیا تھا ہمیں بھی دے۔ خدا فرمائے گا۔ تم میں سے ہر ایک کو میں وہ دنیا ہوں جو اہل دنیا کو دیا تھا جب سے دنیا قائم ہوئی اور ختم ہوئی ستر گنا زیادہ۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَشَّادٍ ، جَمِيعًا يَرْفَعَانِهِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ مُؤْمِنٍ إِلَّا قَمِيرًا وَلَا كَافِرٍ إِلَّا غَنِيًّا حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام فَقَالَ : وَرَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا ، فَصَيَّرَ اللَّهُ فِي هَؤُلَاءِ أَمْوَالًا وَحَاجَةً وَفِي هَؤُلَاءِ أَمْوَالًا وَحَاجَةً .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اولادِ آدم میں مومن فقیر ہے اور کافر غنی۔ یہاں تک کہ ابراہیم کا زمانہ آگیا۔ انھوں نے کہا پروردگار! ہم کو کافروں کے مقابل آزمائش میں نہ ڈال، پس اللہ نے ان کو بھی مال دار بنایا اور حاجت مند اور مال کو بھی مالدار اور حاجت مند۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مُوسِرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقِي الثَّوْبَ ، فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مُعِيرٌ دِرْنِ الثَّوْبِ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ الْمُوسِرِ ، فَقَبَضَ الْمُوسِرُ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ فَجَدِيهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَخِفْتَ أَنْ يَمَسَّكَ مِنْ فَقْرِهِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَخِفْتَ أَنْ يَصِيبَهُ مِنْ غِنَاكَ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَخِفْتَ أَنْ يُوَسِّعَ ثِيَابَكَ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَمَا حَمَلَكَ عَلَى مَا سَأَلْتَهُ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَرَبْنًا يُزِيئُ لِي كُلَّ قَبِيحٍ وَ يُفْتِيحُ لِي كُلَّ حَسَنٍ فَكَيْفَ جَعَلْتُ لَهُ نَصْفَ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِلْمُعِيرِ أَتَقَبَّلُ ؟ قَالَ : لَا ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : وَلَيْمَ ؟ قَالَ : أَخَافُ أَنْ يَدْخُلَنِي مَا دَخَلَكَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مالدار تروا اشتام کا لباس پہنے ہوئے رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب بیٹے کیلے کپڑے پہنے آیا اور امیر کی برابر بیٹھ گیا۔ امیر نے اپنے دامنِ سمیٹ لئے۔ رسول اللہ نے فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہو کہ اس کا فقیری تجھے آ پلٹے گی۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہو کہ تیری امیری اسے مل جائے گی۔ کہا نہیں۔ فرمایا پھر کیا اندیشہ ہوا کہ تیرے کپڑے میلے ہو جائیں گے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا شیطان میرا ساتھی ہے جو مجھ پر ابھی چیز کو بڑا فاجر کر رہا ہے اور بڑی کراچھا اب میں نے اپنے نصف دولت اس کو دی۔ حضرت نے اس فقیر سے فرمایا تجھے قبول ہے اس نے کہا نہیں اس امیر نے پوچھا کیوں اس نے کہا تاکہ یہ مال مجھے بھی ایسا ہی مغرور نہ بنادے جیسا تجھے بنا دیا ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْيَمَنِيِّ ، عَنْ حَفِصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي مُنَاجَاةِ مُوسَى عليه السلام يَا مُوسَى إِذَا رَأَيْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلًا فَقُلْ : مَرَحَبًا بِشُعَارِ الشَّالِحِينَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ الْغِنَى مُقْبِلًا فَقُلْ : ذَنْبٌ عَجَلْتُ عَنْهُ .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ جو کوئی سے وقت مناجات کہا اسے سو فی فیقہ کہاری طرہ سے تو کہو میرا یہ طریقہ صالحین کا اور جب مالدار سے تو کہو یہ گناہ ہے جو جلد غدا بلانے والا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُوفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : طُوبَى لِمَنْ لَا سَاكِبَ بِالضُّمِيرِ وَهُمْ الَّذِينَ يَرَوْنَ مَلَكَوَاتِ الشَّيَاطِينِ بِأَلَا ذَمٍّ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بات ہو ان ممالک کے لئے جو میرے کام ہیں ان کے لئے دو رنگ ہیں جو ملکوت سموات و ارض کو دیکھتے ہیں۔

۱۵۔ وَبِإِشَارِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا مَعْشَرَ الْمَسَاكِينِ طَيِّبُوا نَفْسًا وَأَعْمَلُوا لِقَائِ اللَّهِ فَإِنَّكُمْ تَبْتَغُونَ لَكُمْ مِنْهُ عِلْمًا وَحِلًّا عَلَيْهِ قَدْ كُنْتُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا قُلْتُمْ لَكُمْ .

۱۶۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ مساکین جو اپنے نفسوں کو پاک بنادو اور دل سے مریضی الہی کے خواہش گزاریں اللہ تمہارا شکر کرے گا تو اب عطا فرمائے گا اگر تم نے اس کی نافرمانی کر دی تو اب نہ ملے گا۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمْرٌ أَنْ تَذْكُوكَ وَتَقَالُ لِمَا دَاخِلَ بَيْتِكَ مِنْ بَنِيكَ وَأَخِيكَ أَوْ مَرْغُومٌ شَيْءٌ مِنَ الشَّيْءِ الْفَجِيرِ ، فَيَقُولُ : عِبَادِي ، فَيَقُولُونَ : أَيْبَتُكَ أَشَاءَ ، فَيَقُولُ : إِنْ شِئْتُمْ أَفَقِيرُكُمْ لِهَوَانٍ وَبُكْمٍ ، أَمْ لِي وَكَذَلِكَ . إِنَّمَا اخْتَرْتُكُمْ لِمَنْ لَمْ يَلْزَمْ هَذَا الْيَوْمَ تَصَدَّقُوا وَخُذُوا النَّاسَ مَعَكُمْ مَسْتَحَبٌّ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفَةٌ قَالَتْ وَصَفَتْهُ إِلَّا رُبِّي وَخَلَقَهُ عَشِيٌّ بِالْجَنَّةِ .

۱۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا ایک بنادے گا کہ تم کو حکم دے گا اور اسے کہہ سارے میں غمراؤ سن کر بہت سے لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی خدا کہے گا اسے میرے بند وادہ جواب دیں گے۔ اے ہمارے ہم دروگاہ! ہم حاضر ہیں۔ خدا فرمائے گا میں نے تم کو فیقہ نہیں بنایا تھا میں نہیں دیکھتا تھا بلکہ میں نے تمہارا انتخاب اس کے دن کے لئے کیا تھا۔ اب یہاں لوگوں کی چہروں کو میں نے تم سے نیکی کی۔ اس کے بعد سے کہ اب اس کا بدلہ دوا سس طرح کرنا میں نے چاہا۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوَّلُ الْخَاسِ هَذِهِ التَّحْقِيقُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْبِزْزِيُّ لَقَلَّمُ مِنَ الْخَالِ النَّاسِ مَنْ هَبَّ إِلَى مَا عَوَّضَهُ فِيهَا .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر یہ شیعہ خدا سے رزق طلب کرنے کے بارے میں انواع و ازیں نہ کرتے تو البتہ ہم ان کو موجودہ حالت سے ایسی حالت کی طرف بدل دیتے جو اس سے زیادہ تنگ ہوتی۔

۱۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَسَدِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ كَثِيرٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : أَمَّا تَدْخُلُ السُّوقَ ؟ أَمَّا تَرَى الْفَارَكَةَ تَبَاغُ ؟ وَالشَّيْءَ مِمَّا تَشْتَقُّهُ ؟ فَقُلْتُ : بَلَى ، فَقَالَ : أَمَّا إِنَّ لَكَ بِكُلِّ مَاتَرَةٍ أَفْلَاحٌ فَيُؤَدِّرُ عَلَى شِرَائِهِ حَسَنَةً .

۱۸۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تم بازار نہیں جانتے کیا تم وہاں نہ دیکھو گے کہ طرح طرح کے پھل اور تہا ہذا خوش کے مطابق چیزیں یک رک رہی ہیں میں نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا جو چیزیں تم دیکھو اور خرید نہ سکو تو اس سے محرومی ایک تکلیف ہوگی۔

۱۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍوسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمَّانٍ ، عَنْ مُصَافِي بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ جَلَّ تَنَاهُ لِيُعَذِّبَ إِلَى عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ الْمُخْرُوجِ فِي الدُّنْيَا كَمَا يَمْتَدُّ الْأَخْبُ إِلَى الْأَخِيذِ ؛ فَيَقُولُ : وَغَرَّ نِي وَجَلَّالِي مَا أَخَوَجْتُكَ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ كَانَ رِيكَ عَلَيَّ ، فَارْتَضِعْ هَذَا السَّمْجَقَ فَانْظُرْ إِلَى مَا عَوَّضْتُكَ مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَرْفَعُ فَيَقُولُ مَا مَضَى نِي مَا مَعَنِي مَعَ مَا عَوَّضْتَنِي .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ سے جو دنیا میں محتاج رہا ہو اس طرح معذرت خواہی کر کے جیسے ایک بھائی اپنے بھائی سے معذرت کرتا ہے۔ فرماتا ہے قسم ہے اپنے عورت و جلال کی۔ میں نے تیری عدم قدرت کی وجہ سے تجھے دنیا میں محتاج نہیں بنایا تھا۔ پس اب تو پردہ اٹھا اور دیکھ میں نے دنیا کی محتاجی کے بدلے تجھے کیا عوض دیا ہے پس وہ پروہ اٹھا کر کہہ گا جو تجھ وہاں نقصان پہنچا تھا اس سے یہ بدلہ زیادہ ہے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِمَّا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمْعُو مِنْ النَّاسِ حَتَّى يَأْتُوا أَبَابَ الْجَنَّةِ فَيَصْرُبُوا بِأَبَابِ الْجَنَّةِ . فَيَقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ ؛ فَيَقَالُ لَهُمْ : أَقْبِلُوا الْجَسَاتِ ؟ فَيَقُولُونَ : مَا أُعْطِينَا . فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقُوا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کی گردنیں انھیں کی وہ دروازہ

جنت پر آئیں گے اور اس پر دستک دیں گے ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو۔ وہ کہیں گے ہم فقرا ہیں، ان سے کہا جائے گا حساب لے چلو۔ وہ کہیں ہمیں کچھ دیا ہی نہ گیا تھا کہ حساب دیں خدا لکھ گا یہ سچے ہیں انھیں جنت میں داخل کرو۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ غِلَامٍ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : إِنِّي لَمْ أَغْنِيَ لِكِرَامَةِ بِي عَلِيٍّ وَلَمْ أَفْقِرِ الْفَقِيرَ لِيَوَانِ بِي عَلِيٍّ وَهُوَ مِمَّا ابْتَلَيْتُ بِهِ الْأَغْنِيَاءَ بِالْفَقَرِ وَلَوْلَا الْفَقْرَاءُ لَمْ يَسْتَوْجِبِ الْأَغْنِيَاءُ الْجَنَّةَ .

۲۰۔ میں نے موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے عروجن فرماتے ہیں نے کسی کو غنی اس لئے نہیں بنایا کہ اس کا کوئی احسان مجھ پر تھا اور نہ کسی کو اس لئے فقیر بنایا کہ اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا میں نے فقرار کی وجہ سے اغنیاء کی آزمائش کی اگر فقرار نہ ہوتے تو اغنیاء جنت کے مستحق نہ ہوتے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِسْحَاقَ ، ابْنِ عَمَّارٍ وَالْمُضَلِّ بْنِ عُمَرَ قَالَا : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَيَّاسِبُ شُعَيْبَتِنَا أُمْنَاؤُنَا عَلَى مَخَاوِجِهِمْ ، فَاحْظَلُونَا فِيهِمْ يَحْفَظْكُمْ اللَّهُ .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے والد ارشید ہمارے مال کے امین ہیں اپنے صاحب احتیاج لوگوں کے لئے پس ایسے لوگوں کی اسے والد اور تم حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الْفُقَرَاءُ زَيْنُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْعِزَّادِ عَلَى خِدَةِ الْقَرَسِ

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے فقیر مؤمن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے وال ہے جتنے ہمارے گھوڑے کے جڑے کی جوتی ہے یعنی جس طرح ہجام گھوڑے کو ادر ادر غلط حرکت سے روکتا ہے اسی طرح فقیر مؤمن کو بری خواہشات سے روکتی ہے۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَوْلَا أَنْ

يَكُونُ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً، قَالَ: عَنْ يَذْلِكَ أُمَّةٌ تَحْبِبُ بَيْنَهُمْ أَنْ يَكُونُوا عَلَى دِينٍ وَاحِدٍ كَقَدَرِ كُلِّهِمْ
وَلَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرْ بِالرَّحْمَنِ لِيُؤْتِيَهُمْ سُقْمًا وَأَنْ يُضْمِرُوا لِقَاءَ اللَّهِ يَكُونُ لَهُمْ أَلْسِنَةٌ حَمِيصَةٌ وَلَقَدْ قَلَّلْنَا لَكَ بِهَذَا الْقُرْآنِ مِنَ مَا نُفِثْنَا بِكَ وَأَمْزَجْنَاكَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ وَنُفِثْنَا بِكَ بِاللُّغَةِ الْفَارْسِيَّةِ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ وَلَقَدْ نَفِثْنَا بِكَ بِاللُّغَةِ الْإِنْدِيَّةِ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ وَلَقَدْ نَفِثْنَا بِكَ بِاللُّغَةِ الْهِنْدِيَّةِ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ وَلَقَدْ نَفِثْنَا بِكَ بِاللُّغَةِ الْبَلُّغِيَّةِ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ وَلَقَدْ نَفِثْنَا بِكَ بِاللُّغَةِ الْغُرَجِيَّةِ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ وَلَقَدْ نَفِثْنَا بِكَ بِاللُّغَةِ الْبَلُّغِيَّةِ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ وَلَقَدْ نَفِثْنَا بِكَ بِاللُّغَةِ الْغُرَجِيَّةِ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ وَلَقَدْ نَفِثْنَا بِكَ بِاللُّغَةِ الْبَلُّغِيَّةِ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ وَلَقَدْ نَفِثْنَا بِكَ بِاللُّغَةِ الْغُرَجِيَّةِ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ

۲۳۔ مراد یہ کہنا ہے میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی سے
ہو جائیں گے (زخرف) فرمایا اس سے مراد ہے امت محمدیہ جو رسول کے بعد ایک دین پر ہوتے ہوئے امام حق کا انکار کرنے سے
سب کافر ہو گئے، اگر خدا چاہتا تو اپنے منکروں اور کافروں کے گھروں کو (تمام جنت کے لئے) چاندی کا بنا دیتا۔ لیکن امت محمدی کے
لئے اگر ایسا کرتا تو ایمان والے رنجیدہ ہوتے اور ان کو یہ گمان ہوتا کہ یہ کافروں سے رضامندی کی علامت ہے اور یہ کہ کافر
دلت مندی کے غرور میں نہ مومنوں کو لاکھ دیتے دیتے اور نہ میراث ان میں قائم رہتی۔

دوسو چھتیسواں باب

تمہ

۲۳۶ (باب)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنِي
بُكَرُ بْنُ الْأَزْقَطِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ وَاحِدٌ فَقَالَ:
أَمْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي رَجُلٌ مُنْقَطِعٌ إِلَيْكَ وَمَوَدَّتِي وَقَدْ أَصَابَنِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ. وَقَدْ تَقَرَّرْتُ بِذَلِكَ إِلَى
أَهْلِ بَيْتِي وَقَوْمِي فَلَمْ يَزِدْنِي بِذَلِكَ مِنْهُمْ إِلَّا بُعْدًا، قَالَ: فَمَا آتَاكَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا أُخْبِتُكَ قَالَ: جُمِلْتُ
فِي ذَلِكَ أَدْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُفِينَنِي عَنْ خَلْقِهِ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رِزْقِي مَنْ شَاءَ عَلَى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ وَلَكِنْ
سَلَّ اللَّهُ أَنْ يُفِينِكَ عَنِ الْحَاجَةِ الَّتِي تَنْظُرُكَ إِلَى لِقَاءِ خَلْقِهِ.

۱۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنی
محبت کو ہر طرف سے قطع کر کے آپ کی طرف توجہ کی ہے مجھے ایک بار سخت ضرورت پیش آئی۔ میں نے اپنے خاندان اور قوم کے سامنے
پیش کر کے مدد چاہی مگر وہ لوگ مجھ سے دور ہی رہے۔ فرمایا جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تجھ سے بیا گیا
میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں میرے لئے خدا سے دعا فرمائیے کہ مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے۔ فرمایا خدا نے رزق کو تقسیم
کیا ہے اس طرح کہ جس کے ہاتھ سے جس کو چاہا ہے دلا دیا ہے بلکہ یہ دعا کہ خدا وقت ضرورت کمینوں سے بالائے آسمان دالے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْلَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ زَكَرِيَّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : الْفَقْرُ الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع : الْفَقْرُ مِنَ الذُّبَابِ وَالِدَرَاهِمِ ؟ فَقَالَ : لَا وَلَكِنْ مِنَ النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فقیری سخت موت ہے۔ میں نے کہا کیا اس سے آپ کو مراد دینا اور درہم کا نہ ہونا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ ممتا ہی ہے دین حق سے۔

دوسو سینتیسواں باب

قلبِ انسانی کے دوکان ہیں جن میں پھونکتا ہے فرشتہ اور شیطان

((بَابُ)) ۲۳۷

«إِنَّ لِلْقَلْبِ أَذْنَيْنِ يَنْفُثُ فِيهِمَا الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا لَهُ أُذُنَانِ ، عَلَى إِحْدَاهُمَا مَلَكٌ مُرْسِدٌ وَعَلَى الْأُخْرَى شَيْطَانٌ مُفْتِنٌ ، هَذَا يَأْمُرُهُ وَهَذَا يَنْجُرُهُ ، الشَّيْطَانُ يَأْمُرُهُ بِالْمَعَاصِي وَالْمَلَكُ يَنْجُرُهُ عَنْهَا ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَعَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دل کے دوکان ہوتے ہیں ایک میں ہدایت کرنے والا فرشتہ بات کہتا ہے اور دوسرے میں تشنہ پرداز شیطان یہ حکم دیتا ہے اور وہ منح کرتا ہے۔ شیطان گناہوں کا حکم دیتا ہے اور فرشتہ اس کو روکتا ہے اور فرمایا ہے سورۃ قے میں داہنی طرف اور بائیں طرف ایک شیطان بیٹھا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے ایک سخت نگہبان (خدا) اس کے پاس ہوتا ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : إِنَّ لِلْقَلْبِ أَذْنَيْنِ فَإِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِذَنْبٍ قَالَ لَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ : لَا تَعْمَلْ ؛ وَقَالَ لَهُ الشَّيْطَانُ : أَفْعَلْ ، وَإِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا نَزَعَ مِنْهُ رُوحُ الْإِيمَانِ .

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ دل کے دوکان ہوتے ہیں جب بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو روحِ ایمان

ہستی ہے مت کر اور شیطان کہتا ہے اور جب معاملہ زنا ہوتا ہے تو روح ایمان اس سے الگ ہو جاتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَابٍ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلِقَلْبِهِ أَذْنَانِ فِي جَوْفِهِ : أَدْنُ يَنْفُثُ فِيهَا الْوَسْوَاسَ الْخَسَّاسَ ، وَادْنُ يَنْفُثُ فِيهَا الْمَلَكُ ، فَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ بِالْمَلَكِ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : «وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ»

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل کے اندر دو کان ہوتے ہیں ایک میں شیطان اپنے وسوسے کی پھونک مارتا ہے اور دوسرے میں فرشتہ، خدا بندہ مومن کی مدد فرشتہ سے کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور مدد کی ان کی اپنی روح سے۔

دوسواڑیسوال باب وہ روح جس سے مومن کی تائید کی جاتی ہے

(باب) ۲۳۸

۵ (الرُّوحُ الَّذِي أُيِّدَ بِهِ الْمُؤْمِنُ) ۵

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنُحَيْلُ بْنُ يَحْيَى ، جَمْعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَزْوَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أُيِّدَ الْمُؤْمِنَ بِرُوحٍ مِنْهُ تَخْضَرُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُحْسِنُ فِيهِ وَيَتَّقِي ، وَتَغِيْبُ عَنْهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُذْنِبُ فِيهِ وَيَعْتَدِي ، فِيهِ مَعَهُ تَهْتَرُ سُورُ أَعْيَادِ احْسَانِهِ وَتَسْبِيحُ فِي الثَّرَى عِنْدَ إِسَاءَتِهِ ، فَتَعَاهِدُوا عِبَادَ اللَّهِ نِعْمَهُ بِإِصْلَاحِكُمْ أَنْفُسَكُمْ تَزِدَادُوا يَقِينًا وَتَزِيدُوا نَفْسًا ثَمِينًا ، رَحِمَ اللَّهُ أَمْرَاءَهُمْ بِخَيْرِ فَعِيلَةٍ أَذْهَمَ بِشَرِّ فَارْتَدَّ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : نَحْنُ نُؤَيِّدُ الرُّوحَ بِالطَّاعَةِ لِلَّهِ وَالْعَمَلِ لَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام موسی کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے اپنی ایک روح

سے جو مومن کے پاس اس وقت آتی ہے جبکہ وہ نیکی کرتا اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اگر گناہ کرتا ہے یا حد سے تجاوز کرتا ہے تو غائب ہو جاتی ہے احسان کرتے وقت وہ اس کے پاس خوشی سے جھومتی ہے اور گناہ کے وقت زمین کی تہ میں چلی جاتی ہے پس اسے اللہ کے بندہ اپنے نفسوں کی اصلاح کے لئے آمادہ رہتا کہ تمہارا یقین زیادہ ہو اور تم نفع حاصل کرو اس جنت کا جو نفیس اور قیمتی ہے خدا رحم کرے اس بندہ پر جو نیکی کا ارادہ کرے اور اس سے باز رہے پھر فرمایا ہم اہلبیت تائید حاصل کرتے ہیں روح سے اللہ کی اطاعت کا قصد کر کے اور اس پر عمل کر کے۔

دوسواں تالیسواں باب

ذلوب

(بَابُ الذُّلُوبِ) ۲۳۹

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْسَدَ لِلْقَلْبِ مِنْ خَطِيئَةٍ ، إِلَّا الْقَلْبَ لِيُؤَاقِعَ الْخَطِيئَةَ فَمَا تَرَالُ بِهِ حَتَّى تَغْلِبَ عَلَيْهِ فَيَصِيرَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا: گناہ سے زیادہ کوئی چیز قلبِ انسانی کو فاسد نہیں کرتی جب کوئی دل گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو وہ گناہ اس پر غالب آجاتا ہے اور اسے پلٹ کر رکھ دیتا ہے (پھر وہ گناہ کبیرہ کرنے لگتا ہے)

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ» فَقَالَ : مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى قِيلٍ مَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ يُصْبِرُهُمْ إِلَى النَّارِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (سورۃ بقرہ) (انہوں نے حق کو چھوڑ کر) کتنا صبر دکھایا دوزخ میں جانے کے لئے، لوگوں نے اس کا مطلب پوچھا تو فرمایا اس قدر صبر کیا اس فعل پر جس کے متعلق وہ نہیں جانتے کہ یہ ان کو دوزخ کی طرف لے جائیگا۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَمَّا

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عِرْقِي يُعْرَبُ وَلَا تَكْبِيَّةٌ وَلَا صُدَاجٌ وَلَا مَرَضٌ إِلَّا يَذَنْبُ : وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ» قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَمَا يَعْفُو اللَّهُ أَكْثَرُ مِمَّا يُؤْخِذُ بِهِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی رک بدن پھرتی ہے یا سختی پیش آتی ہے یا درد سر ہوتا ہے یا بیماری لاحق ہوتی ہے تو وہ کسی گناہ کا کفارہ ہوتا ہے خدا فرماتا ہے جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے آتی ہے اور اللہ تمہارے زیادہ گناہ معاف کر دیتا ہے پھر حضرت نے فرمایا جتنے گناہ خدا معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جن کے متعلق وہ مواخذہ کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنِ الْمُصَنِّدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : مَا مِنْ تَكْبِيَةٍ تُصِيبُ الْعَبْدَ إِلَّا يَذَنْبُ وَمَا يَعْفُو اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ پر جو مصیبت بھی آتی ہے اس کے گناہ کے باعث آتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع يَقُولُ : لَا يَذَنْبَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ ، وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْمَنُ النَّبَاتُ مَنْ عَمِلَ الشَّيْثَانِ

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہنسی میں اگلے دانت ظاہر نہ کرنے چاہئیں اس شخص کو جو بُرے اعمال کرتا ہے اور بُرے اعمال کے مواخذہ سے کوئی بے خوف نہیں رہ سکتا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : وَمَا سَطَوَاتُ اللَّهِ ؟ قَالَ : الْأَخْذُ عَلَى الْمَعَاصِي .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ سے پناہ مانگو اس کی سخت گیری سے رات اور دن۔ راوی نے پوچھا سخت گیری سے کیا مراد ہے فرمایا اللہ کی معاصی پر گرفت۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

رکھ اس نے مجھ سے ناراض کیا اور میری کامیابی ہوئی۔

۱۵۔ ابنُ محبوب : عَنْ مَالِكِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَبِي حَسْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّهُ مَا مِنْ سَنَةٍ أَقَلَّ مَطَرُهَا مِنْ سَنَةٍ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يَضَعُ حَبْثُ بَذَاهُ ، إِنْ اللَّهَ تَرَى وَجَلَّ إِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِي صَرَفَ عَنْهُمْ مَا كَانَ قَدَرَهُمْ مِنَ الْمَطَرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ وَإِلَى الْفَقَائِي وَالْمَخَارِ وَالْجِبَالِ وَإِنَّ اللَّهَ أَعْبَدُ الْجَعَلُ فِي جُحْرِهَا يَحْبِسُ الْمَطَرُ عَنِ الْأَرْضِ الَّتِي هِيَ بِمَحَلِّهَا بِحُطَايَا مِنْ يَحْضُرُهَا وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا السَّبِيلَ فِي مَسَلِّكَ يَسْوَى مَحَلَّةِ أَهْلِ الْمَعَاصِي .
قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَعْتَبُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوئی سال بھلا بادشہ دوسرے سال سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن خدا جہاں جانتا ہے برساتا ہے جب کوئی قوم گناہوں میں مبتلا ہوتی ہے تو خدا اس سے اس بارش کو پٹا لیتا ہے جو اس سال اس کے لئے مقدر ہوتی ہے اور اس بارش کو دوسری طرف بھیج دیتا ہے بشرطیکہ وہاں اہل معاصی نہ ہیں ورنہ وہ اسے جنگلوں و دریاؤں اور یہاں کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور خدا جہاں کیلئے کہ عذاب دیتا ہے بادشہ کو اس سرزمین سے جہاں اس کا سوراٹ ہوتا ہے اس تصور پر کہ وہ اپنا سوراٹ وہاں سے کہیں نہیں پٹا تاہم جہاں اہل معاصی رہتے ہیں خدا نے اس کے لئے وہ راہ کشاں کر دی ہے جو اہل معاصی کی راہ سے جدا ہے۔ حضرت نے فرمایا اسے بایعیرت لوگو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو۔
مطلب یہ ہے کہ خدا جب اہل معاصی کے قریب کیڑوں تک کارہنا پسند نہیں کرتا تو نیک انسانوں کا ترضیع بہ کہاں تک پسند کرے گا ان کو چاہیے کہ فوراً ان کی ہمتانگی سے علیحدہ ہو جائیں تاکہ خشک سالی کے عذاب میں مبتلا نہ ہوں۔

۱۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْغَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ مُكَيَّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَحْرُمُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَإِنْ الْعَمَلُ الشَّيْءَ أَسْرَعَ فِي سَاحِيهِ مِنَ السَّيِّئِ فِي اللَّحْمِ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرتا ہے تو وہ توفیق الہی سلب ہونے کی بنا پر نماز شب سے محروم ہو جاتا ہے اور عمل بد انسان کے دل میں اس سے زیادہ تیز اثر کرتا ہے جتنا ایک چاقو آسانی سے گوشت کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۱۷۔ عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ مُكَيَّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ هَمَّ بِشَيْءٍ فَلَا يَتَعَلَّمُ

قَاتِلَهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَيَعِزَّ تَبِي وَجَلَّالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ
بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ عمل میں نہ لائے
بسا اوقات بندہ کسی عمل بد کو خفیف سمجھ کر بجالاتا ہے۔ خدا اسے دیکھ کر فرماتا ہے اپنے عورت و جلال کی قسم کھا کر کہنا
اس کے بعد تجھ پر گناہ نہ بخشوں گا۔

۱۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي
الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعْصَى فِي ذَاكَ إِلَّا أَصْحَاها لِلشَّمْسِ شَتَّى طَلْعَهَا .

۱۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پر تاکہ وہ
پاک کرے اس کو باطنی طہارت سے لیکن اسے دیر لگ کر دے اور اس کو گزیندہ جانوروں سے بہرہ دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَمُّونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرٍ
الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ يَسْمَعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِنْ
الْعَبْدَ لَيُخْبَسَ عَلَى ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوبِهِ مِائَةً عَامٍ بِمَا أَنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى أَرْوَاحِهِ فِي الْجَنَّةِ يَتَقَعَّمَنَ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک بندہ دیکھ کر گناہوں کے صرف ایک
گناہ کی بدولت دوزخ جہنم سے سو برس تک روک دیا جائے گا وہ اپنی اذواج کی طرف جو نعمات جنت سے بہرہ یاب ہوں گی
بہرہ جنت نکلتا رہے گا۔

۲۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عَسَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : [قَالَ:] مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا فِي قَلْبِهِ نَكْتَةٌ بَيْضَاءُ ، فَإِذَا
أُذِنَ أَنْ تَخْرُجَ فِي السَّكَنِ نَكْتَتُهُ سَوْدَاءُ ، فَإِنْ ثَابَ ذَهَبَ ذَلِكَ السَّوَادُ وَإِنْ تَمَادَى فِي الدُّنْيَا زَادَ ذَلِكَ
السَّوَادُ حَتَّى يُغْطِيَ الْبَيْضَ فَإِذَا غَطِيَ الْبَيْضَ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ : كَلَّا بَلْ زَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس
میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر توبہ کر لیتا ہے تو یہ سیاہی برطرف ہو جاتی ہے اور اگر گناہ پر باقی رہتا ہے۔ تو یہ سیاہی

ان کی وہ حالت جو انھیں پسند تھی اس حالت سے بدل دی جسے وہ پسند نہیں کرتے تھے اور کوئی بستی اور خاندان ایسا نہیں ہے جسے میری معصیت میں نقصان نہ پہنچا ہو۔ لیکن جب وہ اس عمل سے ہٹ کر اس عمل کی طرف آگئے جو مجھے محبوب ہے تو میں نے بھی ان کی بری حالت، اچھی حالت سے بدل دی اور اس نئی سے کہا کہ تم ان سے کہہ دو کہ میرا رحم میرے غصہ پر بیدار کر لیتا ہے۔ میری رحمت سے یاروں نہ ہو کسی گناہ کا بخش دینا میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور میرے غصے کے سزاوار بن کر مجھے اپنا دشمن نہ بناؤ اور میرے اولیاء کی توہین نہ کرو میرا غصہ ایسا ہے کہ میری مخلوق اس کے مقابلہ کی تاب نہیں لاسکتی۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ ، عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنِ الرَّسَّاسِيِّ قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَبِيِّهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ : إِذَا لَطَمْتَ رَضِيتُ وَإِذَا رَضِيتُ بَارَكْتُ وَلَيْسَ لِي كَتَمِي نَهَايَةٌ وَإِذَا غَضِبْتُ غَضِبْتُ وَإِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَلَعْنَتِي تَبْلُغُ الشَّايِعَ مِنَ الْوَدَى .

۲۶۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے کسی ایک نبی کو وحی کی کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں برکت نازل کرتا ہوں اور میرے برکت نازل کرنے کی کوئی انتہا نہیں اور جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں اپنے بند پر لعنت کرتا ہوں اور میرا لعن کرنا اس کو کہ جس کے ساتویں طبقہ میں پہنچا ہے۔

۲۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ الْعَتَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (أَنَّهُ) قَالَ : إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَكْتُمُ مِنَ الْعَرَفِ مِنَ السُّلْطَانِ وَمَا ذَلِكُ إِلَّا بِالذُّنُوبِ فَتَوَقَّوْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا تَمَادُوا فِيهَا .

۲۷۔ فرمایا صادق آل محمد نے تم میں سے کسی کو بادشاہ کا خوف زیادہ ہو رہا ہے بسبب گناہ کے یہ جان مکمل ہوا ہے لوگنا ہوں سے بچنا اور اگر صادر ہو تو اس کو بار بار زکوہ۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا وَجَعَ أَوْجَعَ لِلْقُلُوبِ مِنَ الدُّنُوبِ ، وَلَا خَشَوْفَ أَشَدَّ مِنَ الْمَوْتِ ، وَكَفَى بِمَا سَأَلْتُ تَعَكُّرًا ؛ وَكَفَى بِالْمَوْتِ وَاعْظًا

۲۸۔ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ دنوں کے لئے کوئی درد گناہ سے زیادہ نہیں اور کوئی خوف موت سے بڑھ کر نہیں جو گناہ ہو چکا اس کے متعلق ہی شکر کافی ہے اور موت سے زیادہ تسلیت کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

۲۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ الشَّامِيِّ

مَوْلَى لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّمَّ يَقُولُ : كُلُّمَا أَخَذَتْ الْعِبَادُ مِنَ اللَّهِ ذَنْبًا مَالَهُمْ يَكُونُوا يَمْعُكُونَ ، أَخَذَتْ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَهُمْ يَكُونُوا يَمْعُكُونَ .

۲۹۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ہے کہ میں نے پہلے نہیں کیا (یعنی بدعت) اور ان کو اللہ ان پر ایسی بلا نازل کرتا ہے جسے وہ پہلے سے نہیں جانتے۔ (یعنی کسی ظالم کو ان پر مسلط کرنا ہے)

۳۰۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِذَا عَصَانِي مِنْ عَرَفَتِي سَأَلْتُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبُيُوتِ .

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میری عزت دیکھ کر میری عزت نہیں رکھتا۔

۳۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ عَرَفَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مُنَادٍ بِأُمِّي : مَهْلًا مَهْلًا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَخَاصِيهِ ، قَالُوا يَا أَبَاكُمْ رَسُوحٌ ، وَصِيْبَةٌ رَسُوحٌ ، وَشِيْخُوحٌ رَسُوحٌ ، لَسْتُ عَلَيْكُمْ أَجْدَادٌ مَبْنَاءٌ قَرِيبُونَ بِعِصْيَانِ .

۳۱۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے اگر خدا (فرماتا ہے) دویش قدسی میں کہ میری اور رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندوگم سے باز رہو اگر تم ہوتے چرنے دے اور وہ دھبے پکے اور کھنٹی پڑے تو ایسے تم پر یا عذاب نازل کرتا جو تمہیں پیس کر کے دیتا۔

دوسو پالیسواں باب

گناہان کبیرہ

۲۲۰ (بَابُ الْكَبَائِرِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَهْرٍ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنْ تَجَدَّبْتُمْ أَلَكْبَائِرَ مَا تُشْبِهُونَ عَنْهُ نَكِيرٌ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنَدْخَلُكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ، قَالَ : الْكَبَائِرُ : الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا النَّارَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جس سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو اللہ تمہارے کچلے گناہوں کا نفاذ بنا دے گا اور تم کو جس کے بہترین مقام پر پہنچا دے گا جس کا امام نے فرمایا ہے گناہان کبیرہ سے مراد وہ گناہ ہیں جن کے سوا اللہ پر نادہ جہنم کو واجب کیا ہے۔

۲۔ عَنهُ ، عَنِ ابْنِ مَجْلُوبٍ قَالَ : كَتَبَ هَمِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسْأَلِهِ عَنِ الْكِبَايِرِ ، كَمْ هِيَ وَمَا هِيَ ؟ فَكَتَبَ : الْكِبَايِرُ مِمَّنْ اجْتَنَبَ مَا وَعَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَفَرَهُ عَنْهُ سَبْعًا فَإِذَا كَانَ مُؤْمِنًا وَالسَّبْعُ الْمَرْجَاتُ : قَتْلُ النَّفْسِ الْحَرَامِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ الزَّانَا وَالنَّعْرُوبِ بَعْدَ أَنْ يَمُوتَ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ ، وَأَكْلُ مَالِ السَّيِّمِ ، وَالْيَرَأْسِ الرَّخِيفِ .

۳۔ امام رضا علیہ السلام سے کچھ لوگوں نے لکھ کر پوچھا کہ گناہان کبیرہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں آپ نے جواب میں لکھا کہ جن گناہوں پر اللہ نے جہنم میں ڈالنے کا وعدہ کیا ہے اور ان سے بچنے پر کچلے گناہوں کو سعادت کرنے کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ وہ مومن ہو اور جہنم میں جانے کا سبب بن جائے اسے سات عرصہ میں طرے ہیں یہ خطا کسی کو قتل کرنا ، والدین کی نافرمانی ، سود کھانا اور ہجرت کے بعد پھر واپس نہ لوں بن جانا (کریم نواز اقبال) اور (۱) والدین کو عقوق پر مجبوت نہ لگانا اور مال یتیم کھانا اور رشک سے بھاگ جانا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِثْقٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْلُمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَبْعَةُ يَقُولُ : الْكِبَايِرُ سَبْعٌ : قَتْلُ الْمُؤْمِنِ مُتَعَمِّدًا وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَالْيَرَأْسِ الرَّخِيفِ ، وَالنَّعْرُوبِ بَعْدَ الْهَجْرَةِ ، وَأَكْلُ مَالِ السَّيِّمِ طُلْمًا ، وَأَكْلُ الزَّانَا بَعْدَ الْإِنْبِتَاقِ وَكُلُّ مَا أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَلِيلًا .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ سات ہیں مگر کسی مومن کو قتل کرنا ، زن عفت ذرا تہمت نہ لگانا ، رشک سے بھاگنا ، ہجرت کے بعد بیعت مقام پر واپس جانا ، ظلم سے مال یتیم کھانا ، حرمت ثابت ہو جانے کے بعد سود کھانا اور مردہ گناہ جس پر مردہ کو واجب ہو۔

۶۔ يُونُسُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالَمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ مِنَ الْكِبَايِرِ عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ ، وَالْيَأْسَ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، وَالْأَمْنُ لِمَكْرِ اللَّهِ ، وَقَذْفُ [أَنْ] أَكْبَرِ الْكِبَايِرِ الشَّرُّ أَوْ بَالُوهُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے گناہان کبیرہ میں والدین کی نافرمانی ، رحمت خدا سے مایوسی ، خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا اور ایک روایت میں ہے کہ شرک بالآخر سب سے بڑا گناہ ہے۔

۵۔ یونس، عن حماد، عن ثعلبان الزاذبی قال: سمعتُ ابا عبد الله عليه السلام يقول: مَنْ ذَنِي خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے زنا کیا وہ ایمان سے خارج ہوا اور جس نے شراب پی وہ ایمان سے خارج ہوا۔ اور جس نے قصداً کسی دن ماہ صیام میں روزہ نہ رکھا وہ بھی ایمان سے خارج ہوا۔

۶۔ عنه، عن محمد بن عبیدہ قال: قلتُ لابی عبد الله عليه السلام: لا يُزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: لَا، إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سَلْبُ الْإِيمَانِ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رُذَّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَادَ سَلِبَ قُلْتُ: فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ؟ فَقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ فَلَا يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا.

۶۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا زنا نہیں کرتا کوئی زانی دراصل ایسا کہ وہ مومن ہو فرمایا۔ نہیں اگر وہ عورت کے بطن پر سوار ہو گا تو ایمان سلب ہو جائے گا اگر سبب جلے گا تو ایمان ٹوٹ جائے گا اگر پھر ایسا کرتے گا تو سلب ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ لوٹنے کا ارادہ کرتے تو فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اعادہ نہیں کرتا۔

۷۔ یونس، عن إسحاق بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «الَّذِينَ يَخْتَفُونَ كِبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّتَمُ» قَالَ: الْفَوَاحِشُ الزُّنَى وَالسَّرَقَةُ وَاللَّمَمُ: الرَّجُلُ يَلْمُ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَعْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ. قُلْتُ: بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالْكَفْرِ مِزْلَةٌ؟ فَقَالَ: مَا أَكْثَرَ عُرَى الْإِيمَانِ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "الَّذِينَ يَخْتَفُونَ كِبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّتَمُ" جو لوگ بڑے گناہوں، بڑکائیوں اور بے حیائی کی باتوں سے چھپتے ہیں تاکہ اس میں فواحش سے مراد زنا اور سر قہ ہے اور لثم سے مراد وہ شخص جس کو گناہ پر تلاشت کی جگہ اور پھر وہ توبہ کرنے میں نے کہا کیا گمراہی اور کفر کے درمیان بھی کوئی درجہ ہے فرمایا ایمان کی بہت سی رسیاں ہیں جن سے تمسک کر کے وہ مومن رہتا ہے۔

۸۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عبد الرحمن بن الحجاج، عن عبيد ابن ذرارة قال: سألتُ ابا عبد الله عليه السلام عن الكبائر، فقال: مَنْ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام سَبْعٌ: الْكُفْرُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعَقْوُ الْوَالِدَيْنِ، وَأَكْلُ الزَّيْلِ بَابَعْدَ الْبَيْتَةِ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّخْفِ، وَالشُّرْبُ بَعْدَ الْحِجْرَةِ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَهَذَا أَكْبَرُ الْمَعَاصِي؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَأَكْمَلْ دِينَهُمْ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا أَكْبَرُ أَمْ تَرَكَ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: تَرَكَ الصَّلَاةَ، قُلْتُ: فَمَا عَنَتَ تَرَكَ الصَّلَاةَ فِي

الْكَبَائِرِ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَوْ لِمَا قُلْتُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: الْكُفْرُ. قَالَ: فَإِنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ كَافِرٌ. يَعْنِي مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

۸۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا۔ کیا ترکے متعلق فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں دو سات ہیں۔ کفر باللہ کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، بعد شہوت نزوت سو دکھانا، ظلم سے مال یتیم کھانا، شکر سے فرار، بعد ہجرت باوہ نشینی، میں نے کہا کیا اگر بے عاصی ہی میں فرمایا ہوں۔ میں نے پوچھا بغیر حق مال یتیم سے ایک درہم کی نافرمانی بڑا گناہ ہے یا نماز کا ترک، فرمایا ترک نماز، میں نے کہا پھر آپ نے اسے گناہان کبیرہ میں کیوں نہیں ذکر فرمایا۔ فرمایا میں نے سب سے پہلے کس گناہ کا ذکر کیا تھا میں نے کہا کفر کا۔ فرمایا پس یہی سبب نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔

۹۔ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنَّمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا أَوْعَلِيهِ أَرْبَعُونَ جُزْءًا حَتَّى يَقَعَلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَإِذَا عَمِلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً أَنْكَشَفَتْ عَنْهُ الْجَنَّةُ فَيُوجِيهِ اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَنْ اسْتُرُوا عَبْدِي بِأَخِيحَتِكُمْ فَتَسْتَرُهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَخِيحَتِهَا، قَالَ: فَمَا يَدْعُ شَيْئًا مِنَ الْقَبِيحِ إِلَّا قَارَفَهُ حَتَّى يَسْتَدِيحَ إِلَى الثَّانِي يَفْعَلُهُ الْقَبِيحُ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ مَا يَدْعُ شَيْئًا إِلَّا أَرَاكَ، وَإِنَّا لَنَسْتَحْيِيهِ وَمَا يَصْنَعُ، فَيُوجِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ أَنْ ارْقَعُوا أَخِيحَتَكُمْ عَنْهُ فَإِذَا ذُلَّ ذَلِكَ أَخَذَ فِي بَعْضِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَنْهَيْكَ سِتْرُهُ فِي السَّمَاءِ وَيَسْتَرُهُ فِي الْأَرْضِ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ قَدْ بَقِيَ مَهْوُوكُ الشَّرِّ فَيُوجِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ: أَوْ كَانَتْ لَللَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ مَا أَمَرَ كُمْ أَنْ تَرْفَعُوا أَخِيحَتَكُمْ عَنْهُ.

وَرَوَاهُ ابْنُ فَضَّالٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے اوپر چالیس، فرشتے بطور سپر ہوتے ہیں جب تک کہ وہ چالیس گناہ کبیرہ نہ کرے۔ جب وہ چالیس گناہ کبیرہ کر لے تو یہ سپر اس سے ہٹ جاتی ہیں اس وقت خدا ان فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ میرے بندے کو اپنے ہروں سے چھپاتے رہو پس ملائکہ اس کو ڈھانپ لیتے ہیں پھر فرمایا جب وہ کھن بڑائی کو ترک ہی نہیں کرتا اور اپنے بڑے فعل کی مدح کرنے لگتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں اسے پروردگار اس تیرے بندے نے کوئی گناہ کرنے سے نہیں چھوڑا اور ہم کو اس کی بد اعمالی سے جیسا آتی ہے خدا تب ان کو وحی کرتا ہے کہ اپنے بازو اس پر سے ہٹاؤ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اس بندے میں ہم اہلبیت کا بغض پیدا ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو زمین و آسمان میں اس کے گناہوں کا پردہ چاک ہو جاتا ہے اور ملائکہ کہتے ہیں پروردگار ایہ تیرا بندہ اس حالت میں ہے کہ

اس کا کوئی گناہ پوشیدہ نہ رہا۔ خدا وحی کرتا ہے کہ اگر اس بندے میری کوئی حاجت ہوتی تو میں تمہیں یہ حکم نہ دیتا کہ اپنے بازوؤں کو اس سے ہٹا لو۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدْقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْكَبَائِرُ : الْقَتْلُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَآكُلُ مَالِ السَّيِّئِ ظُلْمًا ، وَآكُلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيْتَةِ ، وَالتَّمَرُّبُ بَعْدَ الْخَبَرَةِ ، وَقَتْفُ الْمُحَصَّنَةِ ، وَالْفِرَادُ مِنَ الرِّجْفِ ، فَقِيلَ لَهُ : أَرَأَيْتَ : الْمُرْتَكِبُ لِلْكَبِيرَةِ يَمُوتُ عَلَيْهَا ، أَتُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ وَإِنْ عَذِبَ بِهَا فَيَكُونُ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشْرِكِينَ ، أَوَلَهُ انْقِطَاعُ ؟ قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذَا نَعِمَ أَنَّهَا حَلَالٌ وَلِذَلِكَ يُعَذَّبُ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِنْ كَانَ مُعْتَرِفًا بِأَنَّهَا كَبِيرَةٌ وَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَأَنَّهُ يُعَذَّبُ عَلَيْهَا وَأَنَّهَا غَيْرُ حَلَالٍ ، فَإِنَّهُ مُعَذَّبٌ عَلَيْهَا وَهُوَ أَهْلُ عَذَابٍ مِنَ الْأَوَّلِ وَيُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ ہیں یہ ، رحمتِ خدا سے نا امید ہونا ، راحتِ الہیہ سے مایوس ہونا عذابِ خدا سے بے خوف ہونا ، بے گناہ کا قتل والدین کی مافرائی ، ظلم سے مالِ سیم کھانا ، سود کھانا اس کے حرمت ظاہر ہونے کے بعد بھی ، ہجرت کے بعد پھر مادیہ نشیمن بن جانا ، زنِ عفت مآب پر تہمت زنا لگانا ، شکر سے بھاگ جانا ، حضرت سے کسی نے سوال کیا۔ کبائر کا ارتکاب کرنے والا اگر اسی حالت میں مر جائے تو کیا وہ ایمان سے خسارت ہو جائے گا اور اس پر وہی عذاب ہے جو مشرکین کے لئے ہے یا انقطاع عذاب ہو گا فرمایا اگر اس کا خیال ہو گا کہ اس نے یہ فعل حلال کیلئے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لئے سنت سے سخت عذاب ہو گا اور اگر اس کا معترف ہو گا کہ اس نے گناہ کبیرہ کیا ہے اور فعلِ حرام کا مرتکب ہو رہا ہے اور وہ اس کے لئے حلال نہ تھا تو اس کا عذاب پہلے واسطے کم ہو گا مگر وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اسلام سے خارج نہ ہو گا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَنَى الرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : هُوَ قَوْلُهُ : دَوَّيْتُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ، ذَلِكَ الَّذِي يُفَارِقُهُ .

۱۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ رسول اللہ کے اس قول کے خلاف ، جب کوئی زنا کرتا ہے تو روحِ ایمان اس سے جدا ہو جاتی ہے فرمایا قولِ باری کے متعلق ہے اور اس نے ان کی مدد کی اپنی روح سے یہی روح اس سے جدا ہو جاتی ہے

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَيْمِيِّ ، عَنِ الْفَضْلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : رَسَلْتُ مِنْهُ دُرُوحَ الْإِيمَانِ مَا دَامَ عَلَيَّ بَطْنُهَا فَإِذَا نَزَلَ غَادَا الْإِيمَانُ قَالَ : قُلْتُ [لَهُ] : أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ ؟ قَالَ : لَا - أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ أَنْ يَسْرِقَ انْقَطَعَ يَدُهُ ؟

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تک مرد و عورت کے شکم پر ہے گا روح ایمان اس سے دور رہے گی۔ ہاں جب وہ بغیر زنا الگ ہو جائے گا تو روح ایمان عود کرے گی۔ میں نے کہا اگر وہ قصد زنا رکھتا ہو تب بھی روح ایمان جدا ہو جائے گی۔ فرمایا نہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ سر و کار ارادہ رکھنے والے کا ہاتھ قطع نہیں کیا جاتا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ ، عَنْ صَبَاحِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : يَزِينِي الرَّأْيِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا إِذَا كَانَ عَلَيَّ بَطْنُهَا سَلِبَ الْإِيمَانُ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رَدَّ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَإِنَّهُ إِذَا دَانَ يَعُودُ ؟ قَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَنْبَغُ أَنْ يَعُودَ ثُمَّ لَا يَعُودُ .

۱۳۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبدہ نے سوال کیا۔ زنا کرنے والا کیا مومن رہتا ہے۔ فرمایا نہیں۔ جب وہ عورت کے شکم پر ہے گا ایمان سے دور رہے گا ہاں اگر بارہے گا (توبہ کے بعد) اس کا ایمان لوٹ آئے گا اس نے پوچھا۔ اگر وہ زنا کی طرف پھر لوٹنے کا ارادہ کرے۔ فرمایا انکرا یا ہوتا ہے کہ لوٹنے کا ارادہ کرتا ہے مگر نہیں لوٹتا مطلب یہ ہے کہ صرف ارادہ پر سلب ایمان نہیں لگتا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُجْبٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكِبَايُرُ سَبْعَةٌ : مِثْلُهَا قَبْلُ النَّفْسِ مُنْقَصِدًا ، وَالْقِرَاءَةُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، وَقَفْعُ الْمُحَسَّنَةِ ، وَأَكْلُ الرِّبِّ بَابَهُ الْبَيْتَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْفِ ، وَالشَّعْرُ بَعْدَ الْحَجَرَةِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ نَلَمًا ، قَالَ : وَالشَّعْرُ بَابَهُ الْبَيْتَةِ وَاحِدٌ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہا سات چیزیں ہیں جو گناہ مومن کا قتل کرنا، شرک باللہ، ننگ عقیقہ، کھانا کھانا، سود کھانا، لشکر سے فرار ہونا، ہجرت کے بعد واپس جانا، والدین کی نافرمانی اور نئے ظلم مال سیم کھانا اور غریب اور شرک ایک ہی چیز ہے۔

۱۵۔ د۔ أَبَانٌ ، عَنْ زِيَادِ الْكِنَاسِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَالَّذِي إِذَا دَعَا أَبُوهُ لَعَنَ أَبَاهُ وَالَّذِي إِذَا أَجَابَهُ ابْنُهُ بَصُرْتُهُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ بھی گناہان کبیرہ سے کہ باپ بیٹے کے کچھ طلب کرے اور وہ اسے نہ دے اور بچہ آپ کو برا کہے اور یہ بھی کہ جب بیٹا باپ کی خواہش پوری کرے تو باپ اسے مارے اور اس کی طاقت سے زیادہ مانگے

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ الْغَنَوِيِّ عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ مُبَاتَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَعْبُدَ لَازِرِنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَأْكُلُ الزُّبَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْتَفِكُ الدَّمَ الْحَرَامَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ؛ فَقَدْ ثَقُلَ عَلَيَّ هَذَا وَحَرَجَ مِنِّي صَدْرِي حِينَ أَرَعُمُ أَنْ هَذَا الْعَبْدُ يُصَلِّي صَلَاتِي وَيَدْعُو دُعَائِي وَيُنَاكِحُنِي وَأَنَا كَيْفُهُ وَيُؤَارِثُنِي وَأُورِثُهُ وَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ مِنْ أَجْلِ ذَنْبٍ يَسِيرٍ أَصَابَهُ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَالَّذِي لَيْدٌ عَلَيْهِ كِتَابُ اللَّهِ:

خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ وَأَنْزَلَهُمْ ثَلَاثَ مَنَازِلَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ: «أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّائِقُونَ»، فَأَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ أَمْرِ السَّائِقِينَ فَأَشْرَفُ أَنْبِيَاءِ مُرْسَلُونَ وَغَيْرُ مُرْسَلِينَ، جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَزْوَاجٍ: رُوحَ الْقُدُسِ وَرُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَيْنِ، فَبِرُوحِ الْقُدُسِ يُعْمَلُ أَنْبِيَاءُ مُرْسَلِينَ وَغَيْرُ مُرْسَلِينَ وَبِهَاطِلِهِمُ الْأَشْيَاءُ وَبِرُوحِ الْإِيمَانِ عُبِدَ اللَّهُ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِرُوحِ الْقُوَّةِ جَاهَدُوا عَدُوَّهُمْ وَعَالَجُوا مَعَاقِبَهُمْ وَبِرُوحِ الشَّهْوَةِ أَصَابُوا الذِّهْنَ الطَّعَامَ وَنَكَحُوا الْحَلَالَ مِنَ شَبَابِ النِّسَاءِ، وَبِرُوحِ الْبَيْنِ دَبَّتُوا وَدَرَجُوا فَهُؤُلَاءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَضْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَأَنبَيَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْبَنِيَّاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ، ثُمَّ قَالَ: فِي جَمَاعَتِهِمْ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ يَقُولُ: أَكْرَمَهُمْ بِهَا فَفَضَّلَهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، فَهُؤُلَاءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَضْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ.

نُفٍّ ذَكَرَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا بِأَعْيَانِهِمْ، جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ أَرْبَعَةَ أَزْوَاجٍ: رُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَيْنِ، فَلَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَسْتَكْمِلُ هَذِهِ الْأَزْوَاجَ الْأَرْبَعَةَ حَتَّى تَأْتِي عَلَيْهِ خَالَاتٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذِهِ الْخَالَاتُ؟ فَقَالَ: أَشَاءُ وَلَا هُنَّ فَهُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَذَلِّ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَقْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا، فَهَذَا يَنْتَقِصُ مِنْهُ جَمِيعُ الْأَزْوَاجِ وَلَيْسَ بِالَّذِي يَخْرُجُ مِنْ دِينِ اللَّهِ لِأَنَّ الْغَائِلَ يُورَدُّ إِلَى أَذَلِّ عُمُرِهِ فَهُوَ لَا يَعْرِفُ

لِلْعَلَاةِ وَقَتًا وَلَا يَسْتَطِيعُ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَلَا الْقِيَامُ فِي الصَّغَرِ مَعَ النَّاسِ قَهْدًا مُقْصَانٌ مِنْ رُوحِ الْإِيمَانِ وَلَيْسَ يَصْرُهُ شَيْئًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحُ الْقُوَّةِ فَلَا يَسْتَطِيعُ جِهَادَ عَدُوِّهِ وَلَا يَسْتَطِيعُ مَلَبَّ الْمَعْشَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ فَلَوْ مَرَّتْ بِهِ أَصْبَحُ بَنَاتِ آدَمَ لَمْ يَجِرْ إِلَيْهَا وَلَمْ يَقُمْ وَ تَبْقَى رُوحُ الْبَدَنِ فِيهِ فَهُوَ يَدْبُ وَيَتَدَجُّ حَتَّى يَأْتِيَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَهْدًا الْخَالِ خَيْرٌ لَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَوَّ الْفَاعِلُ بِهِ وَقَدْ تَأَنَّى عَلَيْهِ خَالَاتٌ فِي قُوَّتِهِ وَشَبَابِهِ فَبَيْنَهُمُ وَالْخَطِيئَةِ فَيُشْجِعُهُ رُوحُ الْقُوَّةِ وَيَرِيئُ لَهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ وَيَقُوْدُهُ رُوحُ الْبَدَنِ حَتَّى تَوْقِعَهُ فِي الْخَطِيئَةِ فَأَذَا لَمَسَهَا تَقْصُرُ مِنَ الْإِيمَانِ وَتَقْصُرُ مِنْهُ فَلَيْسَ يَعُوْدُ فِيهِ حَتَّى يَتُوبَ ، فَأَذَانَابُ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ غَاذَ أَذْخَلَهُ اللَّهُ تَارَاجَهْتُمْ .

فَأَمَّا أَصْحَابُ الْمَشَاغَةِ فَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنَّاهُمْ الْكِتَابَ يَغْرِفُونَهُ كَمَا يَغْرِفُونَ آبَاءَهُمْ» يَعْرِفُونَ عَهْدًا وَالْوَلَايَةَ فِي الشُّرَاةِ «الْأَنْجِيلُ كَمَا يَغْرِفُونَ آبَاءَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ» وَإِنْ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ «الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ» (أَنَّكَ الرَّسُولُ إِلَيْهِمْ) فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُفْتَرِينَ ، فَلَمَّا جَحَدُوا مَا عَرَفُوا ابْتَلَاهُمُ [اللَّهُ] بِذَلِكَ فَجَسَلَهُمْ رُوحُ الْإِيمَانِ وَ أَسْكَنَ أَبْدَانَهُمْ ثَلَاثَةَ أَزْوَاجٍ رُوحُ الْقُوَّةِ وَرُوحُ الشَّهْوَةِ وَرُوحُ الْبَدَنِ ، ثُمَّ أَضَافَهُمْ إِلَى الْإِنْعَامِ ، فَقَالَ : وَإِنْ هُمْ إِلَّا كَالْإِنْعَامِ ، لِأَنَّ الدَّابَّةَ إِنَّمَا تَحْمِلُ بِرُوحِ الْقُوَّةِ وَتَتَلَفُ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ وَتَسِيرُ بِرُوحِ الْبَدَنِ ، فَقَالَ [لَهُ] السَّائِلُ : أَحْيَيْتَ قَلْبِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .

۱۶۔ اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ ایک بندہ زنا نہیں کرتا اور وہ مومن ہے چوری نہیں کرتا اور وہ مومن ہے شراب نہیں پیتا اور وہ مومن ہے سود نہیں کھاتا اور وہ مومن ہے ناخن کسی کو قتل نہیں کرتا اور وہ مومن ہے، مجھ سے یہ بیان کیا گیا اور میرے سینے پر تنگی واقع ہوئی جب میں نے یہ گمان کیا کہ یہ شخص میری طرح نماز بھی پڑھتا ہے اور میری طرح دین حق کی دعوت بھی دیتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان مناکحت اور میراث بھی درست ہے لیکن یہی شخص تھوڑا سا گناہ کرنے پر ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس پر دلیل یہ آیت ہے ہا میں طرف والے اور بائیں طرف والے سبقت کرنے والے (دور قیامت ہوں گے) وہ سابقین جن کا ذکر ہے انبیاء و مرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے ان میں پانچ درجے پیدا کی ہیں :- روح قدس ، روح ایمان ، روح قوت ، روح شہوت اور روح بدن ، روح قدس کے لئے انبیاء مرسلین وغیرہ مرسلین مبعوث ہوئے اور اس کی وجہ سے ان کو علم اشیاء حاصل ہوئی اور روح ایمان سے انھوں نے اللہ کی عبادت کی اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیا اور روح قوت سے انھوں نے جہاد کیا اپنے دشمنوں سے اور روح بدن سے انھوں نے معاشرہ حاصل کیا اور

روح شہوت سے لذت طعام حاصل کی اور بطریق حلال عورتوں سے نکاح کیا اور روح بدن سے چلے پھرے۔ پس یہ عند اللہ مغفور ہیں اور ان کی فروگذاشتوں سے درگزر کی گئی ہے۔ خدا نے فرمایا ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اور جب اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی اور ایک گروہ کے لئے کہا۔ ہم نے اس کی تائید اپنی روح سے کی، خدا فرماتا ہے کہ اس نے ان کو مکرم کیا اور دوسروں پر ان کو فضیلت دی، یہ وہ گروہ ہے جو عند اللہ مغفور ہے اور جن کی فروگذاشتوں سے درگزر کی جاتی ہے اس کے بعد خدا نے دوسری طرف دلائل کا ذکر کیا ہے بہ لحاظ اپنی ذاتوں کے سچے مومن ہوں گے ان میں خدا نے چار درجے قرار دی ہیں روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح بدن، عہد خدا ان چاروں کی تکمیل میں رہتا ہے جب تک حالات نہ بدلیں۔ اس شخص نے کہا حالات بدلنے کی کیا صورت ہوتی ہے فرمایا پہلی صورت کے متعلق خدا فرماتا ہے بعض اپنی عمر کے پست تر حصہ تک پہنچے ہیں تاکہ وہ جاننے کے بعد سب کچھ بھول جائیں اس عمر میں تمام روجوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے لیکن باوجود اس کی کہ وہ دین خدا سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ یہ مکروہی خدا کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہے جو ذوالعمر کی طرف اس کو لے جاتا ہے زیادہ بڑھا ہو کر نہ نماز کا وقت جانتا ہے اور نہ رات اور دن میں سنت نمازوں کا، نہ جماعت میں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے نہ نقصان روح ایمان ہے لیکن اس سے اس کو نقصان نہیں پہنچتا اور بعض کی ان میں روح قوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ دشمن سے جہاد نہیں کر سکتا اور کسب معاش سے قاصر رہتا ہے۔ بعض کی روح شہوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ حُسن سے حُسن عورت کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ کھڑے ہونے پر قدرت رکھتا ہے صرف روح بدن اس میں کام کرتی ہے جس سے وہ چلتا پھرتا ہے یہاں تک کہ موت کا فرشتہ اس تک پہنچ جاتا ہے یہ حالات انسان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ کیونکہ کمزور یاں اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے حالات بھی پیش آتے ہیں کہ انسان کے بدن میں قوت بھی ہوتی ہے اور عالم شباب بھی لیکن ایسی حالت میں بھی وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے جب کہ گزرتا ہے تو اس کے ایمان میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس سے خارج ہو جاتا ہے اور جب تک توبہ نہیں کرتا۔ ایمان اس کی طرف نہیں لوٹتا۔ جب توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے اگر وہ عود کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے نارنجہ میں داخل کر لے رہے باقی طرف والے لوگ تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب قہادی وہ رسول کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو اپنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی ولایت کا ذکر قریت و انجیل میں ہے وہ اسے بڑھ کر حقیت کی معرفت اسی طرح حاصل کئے ہوئے ہیں جیسے اپنے گھروں میں اپنی اولاد کی پھر ان میں سے ایک گروہ نے حق بات کو چھپایا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ رب کی طرف سے آنحضرت کمان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ پس تم انکار کرنے والے نہ بنو جب انھوں نے معرفت کے بعد بھی انکار کر دیا تو خدا نے ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دیا اور روح ایمان کو ان سے سلب کر لیا اور ان کے ابدان میں تین رومیں کہیں روح قوت، روح شہوت اور روح بدن اور ان کو نسبت دی چوپاؤں سے اور نہ پایا وہ چوپاؤں کی طرح ہیں۔ کیوں کہ چوپائے روح قوت سے بوجھ اٹھاتے ہیں اور روح شہوت سے پھرتے ہیں اور روح بدن سے چلتے پھرتے ہیں۔ جب

سائل نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے یہ جواب سنا تو کچھ لگا اے امیر المؤمنین آپ نے باذن خدا میرے مردہ قلب کو زندہ کر دیا

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا زَالَتْ جُلُومُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؛ قَالَ : فَقَالَ : هُوَ مِثْلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : [وَلَا تَتِمَّمُوا الْحَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ] ثُمَّ قَالَ : غَيْرَ هَذَا أَبَيْنُ مِنْهُ ، ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : [وَأَتَدُمُّ بِرُوحٍ مِنْهُ هُوَ الَّذِي فَارَقَهُ] .

۱۷۔ داؤد نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ کے متعلق کجب کوئی مردنا کرتا ہے تو اس سے روح ایمان سلب ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا یہ قول آنحضرت کا اس آیت کی خصل ہے جسے جمع کرنے کے وقت خراب کرے جو تمہیں مستحقوں کو دینے ہیں اپنے خرموں میں شامل کرنے کا قصد نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ واضح آیت یہ ہے کہ خدا نے اپنی روح سے ان کی مدد کی۔ پس یہی روح ہے جس سے جدا ہو جاتی ہے۔

۱۸۔ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ بَكَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : هَإِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ، الْكِبَائِرُ فَمَا يَسْوَاهَا ، قَالَ : قُلْتُ : دَخَلَتِ الْكِبَائِرُ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ قَالَ : نَعَمْ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا شرک کا گناہ نہیں بخشتا اور اس کے سوا جو گناہ ہو گا اے جسے چاہے گا بخش دے گا راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کیا اس استثناء میں کبائر داخل ہیں لیکن کبائر کو بخش دے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔

۱۹۔ يُونُسُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْكِبَائِرُ فِيهَا اسْتِثْنَاءٌ أَنْ يَغْفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۹۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا گناہان کبیرہ میں سے کوئی گناہ بھی خدا جسے چاہے گا بخش دے گا۔ فرمایا ہاں۔

۲۰۔ يُونُسُ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ، قَالَ : مَعْرِفَةُ الْإِيمَانِ وَاجْتِنَابُ الْكِبَائِرِ الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا النَّارَ .

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس سے مراد ہے امام کی

معرفت اور ان گناہان کبیرہ سے اجتناب، جس کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : الْكَبَائِرُ تُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَمَادُونُ الْكَبَائِرِ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا، کیا گناہان کبیرہ ایمان سے خارج کر دیتے ہیں فرمایا ہاں۔ اور کبار کے علاوہ رسول اللہ نے فرمایا۔ زنا۔ نہیں کرتا کوئی زنا کرنے والا۔ ورنہ تمہاری کہ وہ مومن ہو اور چوری نہیں کرتا چور در آنحالیکہ وہ مومن ہو۔

۲۲۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الزَّيَّاتِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ : دَخَلَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاسِرَ وَغَمَرُوهُ بِذِيٍّ . وَأَطْلُ مَعَهُمَا أَبُو حَنِيفَةَ . عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَتَلَهُ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاسِرَ فَقَالَ : إِنَّا لَا نُخْرِجُ أَهْلَ دَعْوَانَا وَأَهْلَ مِلَّتِنَا مِنَ الْإِيمَانِ فِي الْمَغَاسِرِ وَالذُّنُوبِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَا ابْنَ قَيْسٍ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ قَالَ : لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ حَيْثُ يَشْتِ .

۲۲۔ قیس بن نامر اور مرو بن ذر اور میرا خیال ہے کہ ابو حنیفہ بھی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے، ابن قیس نے کہا ہم نہیں خارج ہوتے دین دینے والی جماعت سے اور ابن ایمان کے گروہ سے در صورت گناہ کرنے کے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابن قیس رسول اللہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مومن ہے وہ نہ زنا کرتا ہے اور نہ چوری کرتا ہے پس تو اور تیرے ساتھی جو راہ پا ہو اختیار کرو۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الزَّحِيلِ يَرْتَكِبُ الْكَبِيرَةَ مِنَ الْكَبَائِرِ فَيَمُوتُ ، هَلْ يُخْرِجُهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ ؟ وَإِنْ عَذِبَ كَانَ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشِيرِ كَيْفَ أَمَّ لَهُ مُدَّةٌ وَانْقِطَاعٌ ؟ فَقَالَ : مَنِ ارْتَكَبَ كَبِيرَةً مِنَ الْكَبَائِرِ فَزَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ أَخْرَجَهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَعَذِبَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِنْ كَانَ مُعْتَرِفًا أَنَّهُ أَذْنَبَ وَمَاتَ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَذَابُهُ أَهْوَنَ مِنْ عَذَابِ الْأَوَّلِ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو کسی گناہ کبیرہ کا

مذکور ہو اور اسی حالت میں وہ مر گیا ہو۔ کیا وہ اسلام سے خارج ہو گا یا نہیں اور اس پر وہی عذاب ہو گا جو مشرک کے لئے ہے یا کچھ مدت کے بعد منقطع ہو جائیگا اور کیا اگر وہ مذکور گناہ اس خیال کے ساتھ ہو جائے کہ وہ فعل حلال کر رہا ہے تو اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لئے سخت عذاب ہو گا اور اگر اس کا اقرار کرنے کا اس نے گناہ کیا ہے اور اس حالت میں مرجعے گا تو ایمان سے خارج ہو جائے گا مگر اسلام سے خارج نہ ہو گا اور اس پر عذاب پہلے شخص سے کم ہو گا

٢٤ . عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَطْلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : دَخَلَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَلَمَّا سَلَّمَ وَجَلَسَ تَلَاغِيذَهُ الْآيَةَ : «الَّذِينَ يَحْتَسِبُونَ كِبَارَهُ الْإِنْتِ وَالْفَوَاحِشَ» ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا أَمْسَكَكَ ؟ قَالَ : أُحِبُّ أَنْ أَعْرِفَ الْكِبَارَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَقَالَ : تَعْمُرُوا عَمْرُو الْكِبَارَ إِلَّا شَرَّكَ بِاللَّهِ ، يَقُولُ اللَّهُ : «وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» وَبَعْدَهُ الْإِلَاسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ» ثُمَّ الْآمِنْ لِيَكْرَهُ اللَّهُ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ» وَبِمَنْعَتِهِ الْوَالِدِينَ لِأَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ جَعَلَ الْمَافِي جِبَارًا شَيْئًا وَقَتْلَ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا ...» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ، وَقَدْ نَفِخَ الْمُخَصَّصُ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «لِيُنَافِي الذُّنُوبَ الْآخِرَةَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ» وَأَكُلُ مَا لِي بَيْنِي لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلُونَ سَعِيرًا» أَوْ الْفِرَارُ مِنَ الرَّحْبِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يُؤْلِمْ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّجًا أَلْفَيْتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِقَصَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ» وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ، وَأَكُلُ الزَّرِّ بِالْأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الزَّرَّ بِالْأَقْوَمُونَ إِلَّا كَمَا يَقُولُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ» وَالْحَبْرُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ» وَالزَّرَّ نَاءُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَقْتُلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا» وَالْبَيْمُ الْقَمُوسُ الْفَاجِرَةُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ» وَالْفُلُوقُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَفْلُقْ يَاتِ بِمَاعِلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» وَمَنْعُ الزَّكَاءِ الْمَقْرُوسَةِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَتَكُونُ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ» وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَكَيْفَانُ الشَّهَادَةِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آتَمٌ قَلْبُهُ» وَشَرُّ الْحَمِيرِ لِأَنَّ اللَّهَ

عَزَّ وَجَلَّ نَهَى عَنْهَا كَمَا نَهَى عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَتَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَدِّاً أَوْشَيْئاً مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَدِّاً أَفْقَدَ بَرِيءٌ مِنْ ذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَتَقَعُ الْعَهْدُ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» قَالَ: فَخَرَجَ عَمْرُوهُ صُرَاخٌ مِنْ بُكَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: هَلْكَ مَنْ قَالَ بِرَأْيِهِ وَنَارَ عَعْمَكُمْ فِي الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ.

۲۲۷ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ میں نے اپنے باپ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ عمرو بن عبدیہ ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا، سلام کیا اور بیٹھا اور یہ آیت پڑھی الذین والفواحش اور چپ ہو گیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کتاب خدا سے بیان فرمائیں۔ فرمایا سن لے، مرد سب سے بڑا گناہ شرک بالشر ہے خدا نے فرمایا ہے جس نے خدا کا شریک قرار دیا۔ جنت اس پر حسام ہے اس کے بعد رحمت خدا سے مالوسی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کافروں کے سوا کوئی رحمت خدا سے مالوس نہیں ہوتا۔ مگر کافر لوگ۔ اس کے بعد عذاب خدا سے مالوسی ہے فرماتا ہے خدا کے عذاب سے بے خوف نہیں ہوتا مگر خسارہ پانے والے لوگ، ادا ان کبار میں والدین کی نافرمانی ہے کیوں کہ خدا نے نافرمان کو جبار و شقی فرمایا ہے اور ناحق کسی کو قتل کرنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور زن عفیفہ پر تہمت زنا لگانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور مال یتیم کا کھانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم کی آگ تاپیں گے اور جہاد سے فرار خدا فرماتا ہے جو کوئی اس رقت و پست پھیرے گا سوئے کا بونگ کے لئے جیسے زندہ و غیو کی درستی یا کسی گروہ میں شامل ہونے کے لئے، تو وہ غضب خدا میں آگیا اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے اور بُری جگہ ہے اور سوو کھانا۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ سوو کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے کسی شیطان نے چھو کر لڑکھڑایا ہو اور جادو ہے خدا فرماتا ہے کہ انھوں نے جان لیا کہ انھوں نے ایسا کر لیا جس سے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور زلزلے۔ خدا فرماتا ہے اس گناہ کے کرنے والے کے لئے روز قیامت دو گنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا اور نقصان رساں جھوٹی قسم کھانا خدا فرماتا ہے وہ اللہ سے وعدہ خلافی کر کے اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور خیانت سرتوال غیبت میں قبل تفسیر خدا فرماتا ہے دہی مال اس کے ساتھ قیامت میں لایا جائے گا اور مفروضہ زکوٰۃ نہ دینا۔ خدا فرماتا ہے کہ ان کی پیشانیوں اور پہلو اور پشتیں اس مال سے داغی جائیں گی اور جھوٹی گواہی دینا اور سچی گواہی چھپانا۔

خدا فرماتا ہے جو اسے چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار قرار پائے گا اور شراب کا پینا خدا نے اس سے اس طرح منع کیا ہے جس طرقت پرستی سے باہر ترک نماز سے قصداً یا ہر اس شے کے ترک سے جسے اللہ نے فرض کیا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے عمداً نماز کو ترک کیا اللہ اور رسول کی ذمہ داری سے الگ ہو گیا اور وعدہ کا توڑنا قطع رحم کرنا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں کے لئے لعنت ہے اور بُرا ٹھکانہ ہے۔

یہ سن کر عمرو بن عبید وہاں منجیوں کے ساتھ دو تار ہوا نکلا اور کہتا جاتا تھا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے اپنی رات سے حکم گایا اور آپ سے فضل و علم میں جھگڑا ہو گیا۔

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ کبار کا لفظ صرف ایک دوسرے کا نسبت کے لحاظ سے ہے ورنہ ہر وہ فعل جس سے فدا اور سونے روکا ہے اس کا بجا لانا گناہ کبیرہ ہے بلکہ سزا کسی گناہ کو مغیرہ یا کبیرہ کہہ دیا جاتا ہے ورنہ حقیقت میں سب کبیرہ ہیں۔

دوسواکتالیسواں باب

گناہوں کو حقیر سمجھنا

(باب) ۲۲۱

(انتصاف الذنوب)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : اتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ فَإِنَّهَا لَا تُغْفَرُ ، قُلْتُ : وَمَا الْمُحَقَّرَاتُ ؟ قَالَ : الرَّجُلُ يُذَيِّبُ الذَّنْبَ فَيَقُولُ : طَوْبِي لِي لَوْلَمْ يَكُنْ لِي غَيْرُ ذَلِكَ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہوں کے حقیر سمجھنے سے بچو کیونکہ وہ بخشنا نہ جائے گا میں نے کہا حقیر سمجھنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک شخص گناہ کرے اس کے بہتر ہوا۔ میرے لئے کہ اس کے علاوہ دوسرا نہ ہوا۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ يَقُولُ : لَا تَسْتَكْبِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ ، فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَنِعُ حَتَّى يَكُونَ كَثِيرًا وَخَافُوا اللَّهَ فِي السِّرِّ حَتَّى تَعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمْ التَّصَدَّقَ .

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ اپنی نیکیوں کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے گناہوں کو کم نہ جانو تو تھوڑے تھوڑے گناہ مل کر بہت ہو جاتے ہیں اور اللہ سے ڈر دو پوشیدہ گناہ کرنے میں یعنی لوگوں کے خوف سے تو چھپ کر گناہ کرتے ہو اللہ سے نہیں ڈرتے

اس صورت میں انعام کھو بیٹھو گے۔

۳ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَلِ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ وَالْحَجَّالِ حَمِيماً ، عَنْ ثَمَلَةَ ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ بِأَرْضٍ قَرْنَاءَ (۱) فَقَالَ لَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ بِأَرْضٍ قَرْنَاءَ مَا بَيْنَهُمْ حَطَبٌ قَالَ : فَلْيَأْتِ كُلُّ إِنْسَانٍ بِمَا قَدَّرَ عَلَيْهِ ، فَبَاؤُوا بِهِ حَتَّى رَمَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ ، بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَكَذَا تَبْتَاعُ الدُّنُوبُ ، ثُمَّ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الدُّنُوبِ ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ ظَالِماً ، أَلَا وَإِنَّ ظَالِماً يَكْتَسِبُ مَا قَدَّمَ مَوَا وَأَنَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کا گذر ایک ایسی سرزمین پر سے ہوا جو درختوں سے خالی تھی آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا ان میں سے کوئی شخص اس کو حقور یہاں درخت نہیں ہیں فرمایا جس کو جتنی کڑیاں ملیں گے اُسے وہ لائے اور ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور فرمایا اسی طرح گناہ رفتہ رفتہ جمع ہوتے ہیں پھر فرمایا چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی حقیر نہ سمجھو کیوں کہ ہر گناہ کا بائز رس کرنے والا ہے اور وہ لکھتا ہے ہر وہ عمل جو جس نے کیا ہے اور ہر وہ نشان جو جس نے چھوڑا ہے اور ہم نے ہر شے کا احصاء امام مبین میں کر دیا ہے۔

دوسویاں سوال باب

گناہوں پر اصرار

((باب)) ۲۴۲

((الْإِصْرُ عَلَى الذَّنْبِ))

۱ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّيْكِيِّ ، عَنْ قَمَارِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لِأَصْفِيَةٍ مَعَ الْإِصْرَارِ وَلَا كَبِيرَةٍ مَعَ الْإِسْتِغْفَارِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو ان بار بار کئے جلتے تو چھوٹا نہیں رہتا اور

اگر خدا سے توبہ کرے تو پھر اسے سب کچھ عطا فرماتا ہے۔

۱۔ اَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّصْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَمْ يُشْرَ وَاعْلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ» قَالَ : الْإِصْرَارُ ثُمَّ قَالَ : لَا تَبْ كَارِهُتُمْ لِلَّهِ وَلَا يَحْدِثُ نَفْسُهُ تَوْبَةً فَذَلِكَ الْإِصْرَارُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق۔ انھوں نے جو کیا تھا اس پر اصرار نہ کیا دراصل یہ کہ وہ جانتے ہی فرمایا اصرار کئے جسے یہ ہیں کہ ان گناہ کرے اور خدا سے استغفار نہ کرے اور توبہ کا ذکر بھی زبان پر نہ لائے اسی کا نام اصرار ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَثُورِ بْنِ يُوْنُسَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ شَيْئاً مِنْ طَاعَتِهِ عَلَى الْإِصْرَارِ عَلَى شَيْءٍ مِنْ مَعَاصِيهِ .

۲۔ ابو بصیر سے روای ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا اپنے اطاعت میں کوئی شے اس شخص سے قبول نہیں کرتا جو اسے گناہ پر توبہ نہ کرے۔ اور اس کا تکرار کرتا رہے۔

دوسو و تینتالیسواں باب

کفر کے اصول اور ارکان

(باب ۲۴۳)

۵ (فِي أُصُولِ الْكُفْرِ وَآرْكَانِهِ) ۵

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَكْرِ بْنِ عَجْدٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أُصُولُ الْكُفْرِ ثَلَاثَةٌ : الْبِرْمُ ، وَالْإِسْتِكْبَارُ ، وَالْحَسَدُ ، فَأَمَّا الْبِرْمُ فَإِنَّ آدَمَ عليه السلام حِينَ لَبَسَ مِنَ الشَّجَرَةِ ، سَمِعَ الْمَلَكُ الْمُرْسَلُ عَلَى أَنْ أَكَلَ مِنْهَا وَأَمَّا الْإِسْتِكْبَارُ فَأَبَلِيسَ حِينَ أَمَرَ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ عليه السلام ، وَأَمَّا الْحَسَدُ فَأَبَا آدَمَ حِينَ قَتَلَ أَخَاهُ هَابِلَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصول کفر تین ہیں۔ برص ، تکبر کرنا اور حسد کرنا، برص ہی تو تھی جس نے شجرہ منورہ سے

آدم کو کھانے پر آمادہ کر دیا۔ حالانکہ خدا نے اس سے روکا تھا اور تکبر ہی تو تھا جس نے ابلیس کو سجدہ آدم سے روکا تھا اور جس ہی کو تھا جس نے قابیل فرزند آدم کو اپنے بھائی ہابیل قتل پر آمادہ کیا۔

توضیح: اصول کفر سے مراد یہ ہے کہ بعض اوقات وہ سبب کفر بن جاتا ہے کفر کے بہت سے معنی ہیں ایک یہ کہ خدا کی ربوبیت سے انکار کیا جائے یا اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کیا جائے اور بعض اوقات نافرمانی خدا اور رسول کو بھی کفر کہا جاتا ہے کبھی اس کا اطلاق کفرانِ نعمت الہی پر بھی ہوتا ہے اسی کی ایک کمتر صورت ترکِ اولیٰ ہے پس یہی حرم بعض اوقات ترکِ اولیٰ کی داعی بن جاتی ہے اور جب بڑھ جاتی ہے تو انسان گناہانِ صغیرہ و کبیرہ کا مرتکب ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وجود خدا سے انکار کر جاتا ہے یا کسی کو اس کا شریک بنا دیتا ہے پس آدم میں حرم کی وہ ہلکی سی صورت تھی جو ترکِ اولیٰ کا باعث ہوئی پھر ان کی اولاد میں اس کا زور بڑھتا ہی گیا یہاں تک کہ وہ مشرک اور ملحد تک ہو گئے اسی لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ وہ اصل کفر ہے۔

۲۔ عَنْ أَبِي إِسْرَاجِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْلَقِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَرْكَانُ الْكُفْرِ أَرْبَعَةٌ : الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ وَالسَّخَطُ وَالْفَضْبُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ارکان کفر چار ہیں۔ متاع دنیا کی طرف رغبت اور زوال متاع دنیا کا خوف اور امانِ برحق سے ناراض ہونا اور آخرتِ فطالت کی محبت میں ان پر غصہ کرنا۔

۳۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ نَوْجِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى هَفَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِنْ أَوَّلَ مَا غَضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَفْسٌ : حُبُّ الدُّنْيَا ، وَحُبُّ الرِّيَاسَةِ ، وَحُبُّ الطَّعَامِ ، وَحُبُّ النَّوْمِ ، وَحُبُّ الرِّاحَةِ وَحُبُّ النِّسَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا کی سب سے پہلے نافرمانی کرنے والی چھ چیزیں ہیں دنیا کی محبت ، ریاست کی محبت ، کھانے کی محبت ، سونے کی محبت ، راحت کی محبت ، اور عورت کی محبت۔

۴۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَمَّا الْأَعْمَالُ أَمْضُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ :

الْبُرْهَانُ يَهْدِي . قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : فَلَبَّيْكَ الشَّرِيحُ قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ
وَالنَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بن ختم میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کے
نزدیک کروں سالہا سب سے زیادہ تم پر ہے فرمایا شرک باللہ۔ اس نے کہا اس کے بعد فرمایا قطع رحم اس نے پوچھا پھر فرمایا اگر تم کو
لا حکم دینا اور ایک سے منع کرنا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّافِعِ
قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : رَجُلٌ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ إِنْ حَدَّثَ كَذِبًا ، وَإِنْ وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِنْ
أَمَرَ حَتَّى سَامَرَ لَهُ ، قَالَ : هِيَ أَدْنَى الْمَنَازِلِ مِنَ الْكُفْرِ وَلَيْسَ بِكَافِرٍ .

۵۔ اے ابو عبد اللہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص شیعہ تو ہے لیکن جب کہتا ہے جھوٹ اور
وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں پڑتا اور امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے اس کا درجہ کیسا ہے فرمایا یہ کفر کہ ادنیٰ منزلت ہے ایسا
شخص کافر نہیں ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مِنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ جُمُودُ الْعَيْنِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ وَشِدَّةُ الْحَرَمِ فِي مَلَبٍ
الدُّنْيَا وَالْأَمْرُ أَعْلَى الدُّنْيَا .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا شقاوت کی نشانیاں ہیں آنکھ کا خشک ہونا یعنی نہ رونے ،
دل کا سخت ہونا ، طلب دنیا کی انتہائی حرص اور گناہ پر اصرار۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ ذَاوُدَ بْنِ الثُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : خَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ فَقَالَ : أَلَا خَيْرُكُمْ بِشَرِّكُمْ ؟ قَالُوا :
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الَّذِي يَمْنَعُ رِفْدَهُ وَيَضْرِبُ عَبْدَهُ وَيَتَزَوَّدُ وَحَدَّهُ ، فَلْيَنْتَوُوا أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ
خَلْقًا هُوَ شَرٌّ مِنْ هَذَا .

۷۔ تم قال : أَلَا خَيْرُكُمْ بِشَرِّكُمْ مِنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الَّذِي لَا يُرْجَى
خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ فَلْيَنْتَوُوا أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا هُوَ شَرٌّ مِنْ هَذَا .

ثُمَّ قَالَ: إِلَّا خَيْرُكُمْ مِمَّنْ هُوَ شَرُّ مِنْ ذَلِكَ؛ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّ الْمُتَّقِينَ مِنَ النَّاسِ
الَّذِي إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَنَهُمْ وَإِذَا ذُكِرُوا لَعَنُوا.

۷۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں بہترین
انسان کو کہنے لگوں گا کہ جسے اللہ فرمایا ہے کہ وہ بہترین ہے، اپنے غلام کو مارے اور تنہا کھائے، لوگوں
نے سمجھا کہ خدا نے اس سے بہترین انسان پیدا ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا کیا میں اس سے بھی بہتر آدمی کو بتاؤں لوگوں نے کہا ضرور
فرمایا وہ فحش گفتار اور لعن کرنے والا کہ جب مومن کا اس کے سامنے ذکر کیا جائے تو ان ملعون کوستا اور جب اس کا ذکر لوگوں کے سامنے
ہو تو وہ اس پر لعن کریں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ مَاتَ وَصَلَّى وَرَمَ أَنَّهُ
مُسْلِمٌ: مَنْ إِذَا أُتِيَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَتَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي كِتَابِهِ:
«إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِبِينَ» وَقَالَ: «أَنْ لَسْتُ أَفْعَلُ بِإِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ» وَفِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا كُذِّبَ
فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلُ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا»

۸۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین باتیں جس میں ہوں گے وہ منافق ہے چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان
سمجھے۔ اول جو امانت میں خیانت کرے، دوسرے وہ غلامی کرے، تیسرے جب بولے جھوٹ، اللہ نے اپنے کتاب میں فرمایا
ہے اللہ فاشوں کو دوست نہیں رکھتا اور فرمایا ہے اگر کاذب ہیں سے ہے تو اللہ کی اس پراخت اور شرمناک ہے اے رسول
کتاب میں ذکر واسمعیل کا جو اپنے وعدے کا سچا اور رسول نبی تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِلَّا خَيْرُكُمْ بِأَعْيُنِ مَنْ سَبَّحَا؛ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ:
الْفَاجِسُ الْمُتَجَشِّسُ النَّبِيَّ، الْبَحْلُ الْمُخْتَالُ الْحَقُّودُ الْحَسُودُ الْفَاسِي الْقَلْبُ، الْبَعِيدُ مِنْ كُنْ حَبِيبِ
يُرْجَى، غَيْرُ الْمَأْمُونِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ يُشْعَى.

۹۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم میں بہترین بتاؤں کہ مجھ سے اذہمے شبابہت
سب سے زیادہ دور کل ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ ﷺ فرمایا۔ گلیا را، بے حیا، بد زبان، غیبت، اتر کر چلنے والا
(یا حیلہ باز اگر یہ لفظ محتمل ہے) کینہ توز، رشک کرنے والا، فساد القلب، ہم نیکی سے دور، سرور و شہیں، جو چننا چاہے

اس سے بے خوف ہو کر نیکی کی امید رکھنے والا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، رَفَعَهُ إِلَى سَلْمَانَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلَاكَ عَبْدٍ نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاةَ ، فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاةَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مَخُونًا فَإِذَا كَانَ خَائِنًا مَخُونًا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ ، فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا فَقًّاءً غَلِيظًا ، فَإِذَا كَانَ فَقًّاءً غَلِيظًا نَزَعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْأَيْمَانِ ، فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْأَيْمَانِ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا شَيْطَانًا مَلْعُونًا .

۱۰۔ علی بن اسباط نے اس روایت کو سلمان رضی اللہ عنہ تک جو قریب پر عصمت سے پہنچا کر بیان کیا کہ جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے جیسا کہ دور کر دیتا ہے اور جیسا نہیں رہتی تو خائن بن جاتا ہے اور لوگ اس پر بھروسہ نہیں کرتے اور جب ایسا بن جاتا ہے تو پھر ایمن نہیں رہتا اور مصیبت امات باقی نہیں رہتی تو وہ ترش رو اور سخت دل بن جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو طوقِ ایمان اس کی گردن سے نکل جاتا ہے اور جب اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو وہ شیطان ملعون بن جاتا ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثُ مَلْعُونَاتٍ مَلْعُونٌ مَنْ قَتَلَ مَنْ : الْمُتَّقِ طُ فِي ظِلِّ التَّرَالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءِ الْمُتَنَابِ ، وَالشَّادُّ الطَّرِيقَ الْمُعَرَّبَةِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کا ذکر کرنے والا ملعون ہے اول جو اس صابہ دار جگہ میں پافانہ کرے۔ جہاں مسافر آرام کرتے ہیں دوسرے پانی کے مشترک گھاٹ سے لوگوں کو پانی پینے سے روکے ، تیسرے عام گندگاہوں پر لوگوں کو چلنے سے روکے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمٍ ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثُ مَلْعُونُونَ مَنْ قَتَلَ مَنْ : الْمُتَّقِ طُ فِي ظِلِّ التَّرَالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءِ الْمُتَنَابِ ، وَالشَّادُّ الطَّرِيقَ الْمَسْلُوكَ .

۱۲۔ ترجمہ وہی ہے جو حدیث سابق میں گزرا ہے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْأَخْبَرُ كُمْ

يُشِيرُ إِلَى رِجَالِكُمْ ، قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَقَالَ : إِنَّ مِنْ شِرَارِ رِجَالِكُمْ أَرْبَعَةَ الْخَمْسَةِ : الْأَكْلَ وَخَدْعَهُ ، وَالْمَانِعَ رِفْدَهُ ، وَالضَّارِبَ عِبْدَهُ ، وَالْمُلْجِيَّ عِيَالَهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۱۳۔ جابر انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے سردوں میں بدترین کون ہے۔ ہم نے کہا۔ ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا بدترین تم میں سے وہ ہے جو لوگوں پر بہتان زیادہ باندھے، گناہوں پر جبری ہو، بے عیسا بدگو، اکیلا کھانے والا ہو، اپنی بخشش سے لوگوں کو باز رکھے، اپنے غلام کو مارے اور اپنے عیال کا بار غیر پر ڈالے۔

۱۴۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي أَيْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَمْسَةُ لَعَنَهُمُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ : الذَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالنَّارِكُ لِسُنَّتِي وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ وَالْمُسْتَحِيلُ مِنْ عِزَّتِي مَاحِرَ مَالِ اللَّهِ وَالْمُسْتَأْنِفُ بِالْفَقِيهِ (وَالْمُسْتَحِيلُ لَهُ

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پانچ شخصوں پر میری بھی لعنت ہے اور کتاب لکھنے والے انبیاء کی بھی، پہلا کتاب خدا میں بڑھانے والا، دوسرے میری سنت کو ترک کرنے والا، تیسرے اللہ کا قدر الٹنے کو جھگڑنے والا، چوتھے میری عزت کے حق کو اپنے اوپر حلال کرنے والا، پانچواں مالِ غنیمت میں بے غصہ نکالنے والا اور نہ کرنے والا۔

دوسو چوالیسواں باب

مریاء

(بَابُ الرِّيَاءِ) ۲۴۴

۱۔ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِعَبَادِ بْنِ كَثِيرٍ الْبَصْرِيِّ فِي الْمَسْجِدِ : وَبَلَّكَ يَا عَبَّادُ إِثَاكَ وَالرِّيَاءَ فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِقَبْرِ اللَّهِ وَكَلَّمَ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلَ لَهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عباد بن کثیر بصری سے مسجد میں اسے عباد بن زید نے جو کہ ہر اپنے کو ریاء سے بچا کہیں کہ جو عمل اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے کیا جاتا ہے اللہ اس کا اجر اس کے سپرد کرتا ہے جس کے لئے وہ کیا گیا ہو۔

۲۔ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَلْعَمِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اجْمَلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا اللَّهُ وَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا مَا تَفْعَلُونَ لِلَّهِ وَاللَّهِ يَرْضَاهُ .

مَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امر نیک کر وہ اللہ کے لئے کرو، لوگوں کے خوش کرنے یا دکھانے کے لئے نہیں، جو کام رسول اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب اللہ سے ہوتا ہے اور جو بندوں کے لئے کیا جاتا ہے وہ اللہ کی طرف نہیں جاتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كُلُّ رِيَاءٍ شِرْكٌ، إِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِلنَّاسِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى النَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ لِلَّهِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر بے شریک ہے جو کام بندوں کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب دینا بندوں سے متعلق ہوتا ہے اور جو اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس کا اجر اللہ دیتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَزْأِجِ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا» قَالَ: الرَّجُلُ يُعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ لَا يُطْلَبُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِنَّمَا يُطْلَبُ تَرْكِهُ النَّاسِ يَشْتَهِي أَنْ يُسْمَعَ بِهِ النَّاسُ، فَبَذَا الَّذِي أَشْرَكَ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ أَتَى خَيْرًا فَقَدَّهَتْهُ الْأَيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرًّا فَقَدَّهَتْهُ الْأَيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ شَرًّا.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے کہ جو کوئی ثواب کے لئے کام کر لے اور تقرب خدا کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ لوگوں کی مرضی کا طالب ہو کر چاہتا ہے کہ لوگ اس کے عمل کا چرچا سنیں۔ تو یہ وہ شخص ہے جو اپنے رب کی عبادت میں دوسرے کو شریک بناتا ہے۔ پھر فرمایا جو کوئی پوشیدہ نیک کر لے یا کچھ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اللہ اس عمل کا نیک بدلہ دے گا اور جو بدی کو چھپا کر کرے گا کچھ عرصہ بعد خدا اس کے لئے بدلہ ظاہر کر دے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ: قَالَ لِي الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا ابْنَ عَرَفَةَ! اَعْمَلُوا لِغَيْرِ رِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَكَلَّهَ اللَّهُ إِلَى مَا عَمِلَ وَنَحَكَ مَا عَمِلَ أَحَدٌ عَمَلًا إِلَّا رَدَّ أَمَّا اللَّهُ، إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ، وَإِنْ شَرًّا أَفْشَرُ.

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے محمد بن عوف سے فرمایا۔ جو عمل کر دے یا دوسرے ہو کیوں کہ جو کام غیر خدا کے لئے

ہو گا تو اللہ اس کو اسی کے سپرد کر دے گا جس کے لئے وہ کیا گیا ہے ورنہ ہر شخص کوئی کام کر لے گا تو اللہ اس کا ویسا ہی بدلہ دے گا۔ اگر اچھا کام ہے تو اچھا بدلہ دے گا اور اگر برا ہے تو برا۔

۶۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: إِنِّي لَا تَمَسُّنِي مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ تَأْخُذُهُ آيَةُ دَلِيلِ الْإِنْسَانِ عَلَى نَفْسِهِ بِصِيرَةٍ وَلَوْ أَلْقَى مَعَادِيرَهُ، يَا أَبَا حَفْصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَقْتَرَبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَسْرَسَ سِرِيرَةً رَدَّاهُ اللَّهُ إِذَا هَا، إِنْ خَيْرَ أَفْخِرُ وَإِنْ شَرَّ أَفْشَرُ.

۶۔ عمر ابن زید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی، اے انسان اپنے نفس سے خود واقف ہے اگرچہ وہ کیسے ہی غلط کرے۔ اے ابو حفص، غلات اس چیز کے جو علم الہی میں ہے انسان اللہ کا تقرب کیسے حاصل کرے گا رسول اللہ نے فرمایا ہے جو اپنی کسی حالت کو چھپاتا ہے اللہ اسے اپنی پادار رحمت میں ڈھانپتا ہے پھر وہ لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اگر اچھی ہے تو اچھی صورت میں بری ہے تو بری صورت میں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ الْمَلِكُ لَيَصْعَدُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مُبْتَهَجًا بِهِ فَإِذَا صَعِدَ بِحَسَنَاتِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَجْمَلُوهَا فِي سَجِّينَ إِنَّهُ لَيْسَ بِإِنْيَاءٍ أَرَادَ بِهَا.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب فرشتہ کسی بندے کا عمل لے کر جس سے وہ خوش ہو اور جاتا ہے پس جب وہ اس کی نیکیاں لے کر مقامِ رد و قبول میں جاتا ہے تو خدا فرماتا ہے اے سبھین (دوزخ کا آخری طبقہ) میں ڈال دو کیوں کہ اس عمل سے اس نے میرے سوا میرے غیر کو خوش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

۸۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ لِلْمُرَائِي: يَنْشَطُ إِذَا رَأَى النَّاسَ وَيَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ، وَيُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ.

۸۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے خود نمائی کے تین موقعے ہیں اول یہ کہ اپنے عمل پر خوش ہو جب لوگ دیکھیں اور اپنے عمل میں سست پڑ جائے۔ جب تنہا ہو اور یہ کہ پسند کرے اس بات کو کہ تمام امور میں اس کی تعریف ہو۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا خَيْرُ شَرِّكَ مِنْ أَشْرَاكَ مَعِيَ غَيْرِي فِي عَمَلٍ

عَمَلَهُ لَمْ أَقْبَلْهُ إِلَّا مَا كَانَ لِي خَالِصًا .

۹۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی) میں فرماتا ہے انسان اپنے عمل میں میرے سوا جس کو شریک کرتا ہے میں ان تمام شرکار سے بہتر ہوں میں اس کے عمل کو قبول نہ کروں گا جب تک وہ خالص میرے لئے نہ ہو۔

۱۰۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ مَا يَجِبُ اللَّهُ وَبَارَزَ اللَّهَ بِمَا كَرِهَهُ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ مَأْقُوتٌ لَهُ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو شخص لوگوں پر اس عمل کو ظاہر کرتا ہے جسے اللہ دوست رکھتا ہے اور اللہ پر غلوت میں ظاہر کرتا ہے وہ چیز جسے وہ دوست نہیں رکھتا تو روز قیامت وہ اللہ کے سامنے اس طرح حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے ناخوش ہوگا۔

۱۱۔ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ فَضْلِ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَظْهَرَ حُسْنًا وَيَسْتَرَّ سَيِّئًا ، أَلَيْسَ يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَيَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «بَلَى الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ» إِنَّ الشَّرَّ بَرَةٌ إِذَا صَحَّتْ قَوِيَّتِ الْعَلَانِيَةُ .

الحسین بن محمد ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام حَتْلُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم میں سے ایک شخص تک کو ظاہر کرتا ہے اور بری کو چھپاتا ہے کیا وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کر کے یہ پتہ نہیں چلاتا کہ ایسا نہیں ہے جیسا وہ سمجھ رہا ہے خدا فرماتا ہے انسان اپنے نفس سے خبردار ہے جب نیت صحیح ہوئی ہے تو ظاہری حالت قوی ہوتی ہے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَلِيلِ مِنْ عَمَلِهِ أَظْهَرَ اللَّهُ لَهُ أَكْثَرَ مِمَّا أَرَادَ ، وَمَنْ أَرَادَ النَّاسُ بِالْكَثِيرِ مِنْ عَمَلِهِ فِي تَعَبٍ مِنْ بَدَنِهِ وَسَهَرٍ مِنْ آيِلِهِ أَبِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَقْلِلَهُ فِي عَيْنٍ مِنْ سَمْعَةٍ .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے عمل قلیل سے خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظروں میں زیاد

ظاہر کرتا ہے اور جو اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے زیادہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اپنے بدن کی تکان اور شب بیداری بیان کرتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظر میں کم ظاہر ہونے دیتا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَأْمُونٌ عَبْدٌ يُسِرُّ خَيْرًا إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ الْآيَاتُ حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا وَمَأْمُونٌ عَبْدٌ يُسِرُّ شَرًّا إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ الْآيَاتُ حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ شَرًّا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی عمل نیک کر لے۔ کچھ دن نہیں گزرتے کہ اللہ اس عمل خیر کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے اور جو عمل بد کر لے۔ خدا چند روز بعد اس کے عمل بد کو ظاہر کر دیتا ہے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَحْبُثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَتَحْسُنُ فِيهِ عُلَانَتُهُمْ طَمَعًا فِي الدُّنْيَا ، لَا يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ رَبِّهِمْ ، يَكُونُ دِينُهُمْ رِيَاءً لَا يُحْسِلُطُهُمْ خَوْفٌ ، يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ قَبْدَعُونَهُ دُعَاءَ الْغَرِيبِ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب ایک زمانہ آیا آئے والا ہے کہ لوگوں کی بری نیکیاں پوشیدہ ہوں گی اور ان کے ظاہری اعمال جو یہ طبع دنیا ہوں گے لوگوں پر ظاہر ہوں گے جن سے ان کا مقصد تقرب الہی ہو نہ ہو گا بلکہ ان کی یہ دینداری دکھاوا ہو گی عذاب الہی کا خوف ان کے دلوں میں نہ ہو گا اس وقت وہ خدا کو ایسی طرح پکاریں گے جیسے دُوبنے والا پکارتا ہے لیکن خدا ان کی دعا کو قبول نہیں کرے گا۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ : إِنِّي لَا تَعَشَى مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ تَلَاهِيهِ الْآيَةُ : وَبَلَى الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةً وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ ، يَا أَبَاحْفَظِ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَعْتَدِلَ إِلَى النَّاسِ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ مِنْهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : مَنْ أَسْرَ سَرِيرَةً أَلْبَسَهُ اللَّهُ دَاهًا فَإِنْ خَيْرٌ أَفْخِيرُ وَإِنْ شَرٌّ أَفْشَرُ .

۱۵۔ عمر بن یزید نے بیان کیا میں نے رات کا کھانا حضرت ابو عبد اللہ کے ساتھ کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی۔ انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے چاہے کتنی ہی عذر کرے پھر فرمایا اے ابو حفص جو کچھ اس کے عمل کے متعلق خدا جانتا ہے انسان اس کے خلاف لوگوں سے بیان کر لے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنی نیت کو چھپاتا ہے خدا اس پر پردہ ڈالتا ہے لیکن

اگر وہ نیک ہے تو نیک ظاہر ہو کر رہتی ہے اور اگر بد ہے تو بد۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ ، قَالَ : وَمَا الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ ؟ قَالَ : يَصِلُ الرَّجُلُ بِصِلَةٍ وَيَنْفِقُ نَفَقَةَ اللَّهِ وَحَدَهُ لِأَشْرَافِكَ لَهُ فَكُتِبَ لَهُ سِرٌّ ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَنُحِيَ فَتُكْتَبُ لَهُ عِلَاقِيَّةٌ ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَنُحِيَ وَتُكْتَبُ لَهُ رِيَاءَةٌ .

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ عمل خیر پر باقی رہنا عمل سے زیادہ مشکل ہے کسی نے کہا عمل پر باقی رہنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک صلہ رحم کرتا ہے یا راہ خدا میں صرف خوشنودی خدا کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے نام نیک لکھی جاتی ہے پھر وہ لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے پس دفتر الہی سے پوشیدہ نیک کرنے کو ظاہری نیک لکھا جاتا ہے جب وہ پھر لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے تو اس ظاہری نیک کو بھی محو کر کے ریا کاری لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَذْمَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : اخْشَوْا اللَّهَ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعَذُّبٍ ، وَاعْمَلُوا اللَّهَ فِي غَيْرِ رِيَاءٍ وَلَا سَمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَكَلَّهُ اللَّهُ إِلَى عَمَلِهِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو، بغیر سزا کے خوف کے اور بے ریا اور خود نمائی کے عمل کرو۔ کیونکہ جو کوئی غیر خدا کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو خدا اس کو اس کے عمل کی سزا دے دیتا ہے۔ یعنی اس کا عمل بے جزا رہتا ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ جَعِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الرَّجُلِ يَعْمَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْخَيْرِ قِيَرَاهُ إِنْسَانٌ فَيُسِرُّهُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ ، مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ يَحِبُّ أَنْ يَنْظُرَ لَهُ فِي النَّاسِ الْخَيْرُ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ صَنَعَ ذَلِكَ لِذَلِكَ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ان سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو کوئی عمل خیر کرے اور اس کو کوئی دیکھے تو وہ خوش ہو۔ کہ اس کا کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ نیک کرتا ہے تو یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں پر اس کا انہار ہو لیکن شرط یہ ہے کہ یہ خیال نہ نظر کہ وہ نیک نہ کی گئی ہو کیوں کہ اس صورت میں ریا ہوگی خالص اللہ کے لئے نہ رہے گی۔

دوسو پینتالیسواں باب

طلب ریاست

((باب)) ۲۴۵

(مطلب الرئاسة)

۱۔ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فَقَالَ : إِنَّهُ يُحِبُّ الرِّئَاسَةَ ، فَقَالَ : مَا ذُنُوبَانِ ضَارِيَانِ فِي عَنَمٍ قَدْ تَفَرَّقَ رِجَاؤُهُمَا بِأَخَرٍ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ مِنَ الرِّئَاسَةِ .

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے دین میں ہوس ریاست اس سے زیادہ خوفناک و مفر ہے جتنی دوسری سمیڑوں کی موجودگی اس بکریوں کے لگے کے لئے جو اپنے چرواہے سے الگ ہو گیا ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ أَجْبِدِ أَبِي عَامِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ طَلَبَ الرِّئَاسَةَ هَلَكَ .

۲۔ حضرت ابو سعید اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہوس ریاست و حکومت کی وہ ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَهُؤُلَاءِ الرِّئَاسَةِ الَّذِينَ يَتَرَأَّسُونَ قَوْلَهُ مَا حَقَّقَتِ النَّعَالُ خَلْفَ رَجُلٍ إِلَّا هَلَكَ وَ أَهْلَكَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنے آپ کو ان رئیسوں سے بچاؤ جو ایک دوسرے پر سہکتے جانتے ہیں۔ واللہ جو ان کے پیچھے چلا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی اس نے ہلاک کیا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْبَعٍ وَ غَيْرِهِ رَفَعُوهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَلْعُونٌ مَنْ تَرَأَّسَ ، مَلْعُونٌ مَنْ هَمَّ بِهَا ، مَلْعُونٌ مَنْ حَدَّثَ بِهَا نَفْسَهُ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا ملعون ہے وہ جس نے ہنس ریاست باطلہ کی طعن ہے وہ جس نے اس کا ارادہ کیا۔ ملعون ہے وہ جس نے اپنے نفس سے اس کی بات چیت کی۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُبَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي نُوبَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَرَامُ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِيَّاكَ وَالرِّئَاسَةَ وَإِيَّاكَ أَنْ تَلْعَلَّ أَعْقَابَ الرِّجَالِ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ بِإِذَاكَ أَمَّا الْإِذَا فَثَلَاثَةٌ فَقَدْ عَرَفْتُهَا وَأَمَّا أَنْ أَلْعَلَّ أَعْقَابَ الرِّجَالِ فَمَا لَنَا مَا فِي يَدَيِ الْأَمَمَةِ وَطِئْتُ أَعْقَابَ الرِّجَالِ ؟ فَقَالَ لِي : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ؛ إِيَّاكَ أَنْ تَتَّبِعَ رَجُلًا دُونَ الْحُجَّةِ ، فَصَبَّ قَهْ فِي كُلِّ مَا قَالَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے گوریاست سے بچاؤ اور لوگوں کے پیچھے چلنے سے بچاؤ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا ریاست باطلہ کو تو میں نے بھی لیا لیکن لوگوں کے پیچھے نہ چلنے سے کیا مراد ہے ؟ اس کے سوا ہمارے پاس چارہ کار نہیں کہہ دو کہ سب معاش کے لئے ضرورت کرتا ضروری ہے فرمایا جو آپ نے بیان کیا ایسا نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ فرمایا جس کے سوا دوسرے کو اپنا رئیس معین نہ کرو۔ ورنہ اس کو ہر بات کی تصدیق کرنا پڑے گا اس طرح تمہارا مسئلہ منہاں کا سامنا ہوگا اور اگر فوری کر دو تو حکام باطل کہ توں کی تصدیق کرنا ہے اپنے گوریاست سے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِدْرِاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الثَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليہ السلام ، قَالَ لِي : وَجَّهَكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ لَا تَطْلُبَنَّ الرِّئَاسَةَ وَلَا تَكُنْ دُونَهَا وَلَا تَأْكُلْ بِهَا النَّاسَ فَيَقْبِرُوا اللَّهُ لَا يَهْدِي فِيمَا مَالًا يَقُولُ فِي أَفْسَانَا قَائِمُكَ مَوْقُوفٌ وَ مَسْئُوفٌ لَا مَخَالَةَ ، فَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا صَدَقْنَاكَ وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا كَذَّبْنَاكَ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے یہی دیکھ رہے ہو تھے ریاست کو طلب نہ کرو اور ظالم لوگوں کے پیچھے نہ چلو اور ہمارے ذریعے سے لوگوں کا دل نہ بگاڑو ہمارے بار سے ہیں وہ باتیں بیان نہ کرو جو ہم پہنچنے لئے خود نہیں کہتے ذریعے ہمارے اوصاف میں غلو نہ کرو درزیاست کے خدائے سامنے کھڑا ہونا ہے پس اگر تو سچا ہے تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو جھوٹا ہے تو ہم تیری تکذیب کریں گے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَمْنُونِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ ابْنِ مِشَاجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام يَقُولُ : مَنْ أَرَادَ الرِّئَاسَةَ هَاكَ .

۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ریاست باطل کا ارادہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَمْرِي لَا أَعْرِفُ خِيَارَ كُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ ؟ بَلَى وَاللَّهِ وَإِنَّ شِرَارَكُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوطَأَ عَقِبُهُ ، إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ كَذِّ ابْنِ أَوْعَاجِ بْنِ الزَّأَمِيِّ

۸۔ مترومایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں تمہارے نیک و بد وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے پیچھے چلیں یعنی خواہاں ریاست ہیں۔ ضرور ہے کہ ایسا شخص اپنے پیروں سے جھوٹ بڑے گا یا سچا عاجز رائے ہے (دوسروں کے کہنے پر چلے گا۔)

دوسو چھیالیسواں باب

اعمال آخرت کے سہار دُنیا کی گھات میں ہونا

۲۴۶ (باب)

(اِحْتِثَالِ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ يُونُسَ ، ابْنِ قَتِيْبَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَحْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ، وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ، وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَسِيرُ الْمُؤْمِنُ فِيهِمْ بِالتَّعَيَّةِ ، أَبِي يَقْتَرُونَ أُمَّ عَلِيٍّ يَجْتَرُونَ ، فِيهِ حَلَقَةٌ لَا تَبْحَثُ لَهُمْ فِتْنَةٌ تَمُرُّ أَلْحَبِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ

نے فرمایا جو لوگ دین کے حیلے سے دنیا کمانا چاہتے ہیں ان کے لئے ہلاکت ہو اور ان کے لئے بھی جو ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو دوسروں کو انصاف کرنے کی ہدایت دیتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جن میں رہ کر مومن تہیہ کرے کیا لوگ مجھے دھوکہ دیتے ہیں۔ مجھ کو اپنی جسارت دکھاتے ہیں میں نے قسم کھائی ہے کہ ان کو وہ سخت عذاب دیا گیا کہ اہل عقل حیران ہو جائیں۔

دوسو سینتالیسواں باب

اس کے بارے میں جو عدل کی تعریف کرے اور عمل خلافت ہو

۲۴۴ (باب)۔

﴿مَنْ وَصَفَ عَدْلًا وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَرِي ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : إِنْ [مِنْ] أَشَدَّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ عَمِلَ بِغَيْرِهِ .
۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ حسرت میں وہ شخص ہو گا جو انصاف کی تعریف کرنے کے باوجود اس کے خلاف عمل کرے ۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعَشِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : إِنْ [مِنْ] أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ عذاب میں وہ ہو گا جو انصاف کی تعریف اور عمل اس کے خلاف کرے ۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : إِنْ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ .
۳۔ ترجمہ اوپر ہو چکا ہے ۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْيَازَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَكَبِّبُوا فِيهَا لَهُمُ وَالْفَاوُونَ» قَالَ : يَا أَبَا بَصِيرٍ هُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلًا بِالسَّيِّئِ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اس آیت کے متعلق ان باطل معبودوں اور ان کے پیروؤں کو اندھے منجھن

میں ڈال دو۔ فرمایا اے ابوبکر یہ وہ لوگ ہیں جو عدل کی تعریف کرتے ہیں اور جب دوسرا کرتا ہے تو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

۵۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ حَنِيْفَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أبلغ شيعتنا أنه لن ينال ما عند الله إلا بعملٍ وأبلغ شيعتنا أن أعظم الناس حسرة يوم القيامة من وصف عدلائهم يخالفه إلى غيره .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ کوئی اللہ سے اجر نہ پائے گا بغیر عمل کے اور یہ کہ روز قیامت سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی جس نے عدل کی تعریف کی اور جب دوسرے نے عمل کیا تو اس کی مخالفت کی۔

دوسواں تالیسواں باب

لوگوں سے جھگڑا، خصومت اور لوگوں سے عداوت

(باب ۲۲۸)

۱۔ (المرآة والخصومة ومغاداة الرجال)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدْقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ وَالْخُصُومَةَ فَإِنَّهُمَا يُشْرِيَانِ الْقُلُوبَ عَلَى الْإِخْوَانِ وَيَتَبَيَّنُ عَلَيْهِمَا التَّفَاقُ .

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے کو جھگڑے اور خصومت سے بچاؤ یہ دونوں بھیائوں کے حق میں بیماری قلوب اور نفاق کو پیدا کرنے والے ہیں۔

۲۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَتَى بَابَ شَاءَ : مَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ ، وَخَشِيَ اللَّهَ فِي الْمَغِيبِ وَالْمَحْضَرِ ، وَتَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُجْبِقًا .

۲۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ تین چیزوں کے ساتھ جو کوئی اللہ سے ملے گا وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا اؤل جس کا خلق اچھا ہو، دوسرے جو لوگوں کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں حالتوں میں خدا سے ڈرے

تیسرے اگرچہ حق پر ہو پھر بھی لوگوں سے جھگڑانہ کرے۔

۳۔ وَبِأَنَّمَا يَقُولُ قَالَ : مَنْ نَصَبَ اللَّهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَوْثَاكَ أَنْ بَكَيْتَ الْأَنْتِقَالَ

۳۔ یہ سند ابن رسول اللہ نے فرمایا جو شخص جھگڑوں میں خدا کی جھوٹی قسم کھاتا ہے بہت جلد اس کا بھرم کھل جاتا ہے اور وہ اپنی قسم کے خلاف اظہار کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا مَارِيْنَ حَلِيمًا وَلَا سَقِيمًا ، فَإِنَّ الْحَلِيمَ يَغْلِبُكَ وَالسَّقِيمَ يُؤْذِيكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے : حلیم سے جھگڑا کرو نہ بیوقوف سے۔ حلیم تم کو نفرت کا نگا سے دیکھے گا اور احمق تم کو ستلنے پر تیار ہو جائے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي أَبِي عَمْرِو بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا كَادَ جَبَرُ بْنُ كَيْلٍ يَخْلُصُ بَأْسِي إِلَّا قَالَ : يَا أَعْمَى أَشَقُّ شَحَنَاءَ الرِّجَالِ وَعَدَاوَتَهُمْ

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب بھی جبر بن کیل میرے پاس آئے تھے مجھ سے کہا : اے عمی! اشق شحناء الرجال و عدائتہم۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ الْكَنَدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ جَبَرُ بْنُ كَيْلٍ : يَا أَعْمَى لِمَ تَقُولُ : إِيَّاكَ وَمَلَأَ حَاةَ الرِّجَالِ خَالٍ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے جبر بن کیل نے کہا اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُشَارَةَ فَإِنَّهَا تُؤْذِي الْمَعْرَةَ وَتُظْهِرُ الْمُعْوَرَةَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے کو شرائیز گفتگو سے بچاؤ کہ وہ باعث گنہگاری اور پوشیدہ عیب کو ظاہر کرانے کا سبب بنتا ہے۔

۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْمُودٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَاوِدِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْخُصُومَةَ ، فَإِنَّهَا تَشْغُلُ الْقَلْبَ وَتُورِثُ الْفَقَاقَ وَتَكْسِبُ الشَّائِبَ .
۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو خصومت سے بچاؤ کہ اس سے قلب متفکّر نہ ہو جائے نفس امارت سے پیدا ہوتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا كَادَ جَبْرِئِيلُ عليه السلام يَأْتِيَنِي إِلَّا قَالَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، شَحْنَاءُ آلِ جَالٍ وَعَدَاؤُهُمْ .
۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل جب میرے پاس آئے تو کہتا ہے اے محمد اپنے کو بچاؤ لوگوں کی خصومت اور عداوت سے۔

۱۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَدَّادِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا أَتَانِي جَبْرِئِيلُ عليه السلام قَطْرًا إِلَّا قَطْرًا قَاتِلًا قَوْلَهُ لِي : إِيَّاكَ وَمُشَادَّةَ النَّاسِ فَإِنَّهَا تَكْثُرُ الْمَوَدَّةَ وَتَنْهَبُ بِالْعَمَلِ .
۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے تو مجھے نصیحت کی اور انہی بات یہ ہوتی تھی کہ اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ (شر و گیزات نہ کیجئے) کیونکہ اس سے پوشیدہ عیب ظاہر ہوتے ہیں اور عزت باقی رہتی ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ الْقُضَلِيِّ بْنِ شاذَانَ ، حَبِيبَةَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا عَمِدَ إِلَيَّ جَبْرِئِيلُ عليه السلام فِي شَيْءٍ مَاعَمِدَ إِلَيَّ فِي مُعَاوَاةٍ آلِ جَالٍ .
۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل نے سب سے بڑا عہد مجھ سے لوگوں سے انہما عداوت کے متعلق کیا یعنی منافقوں سے بھی یہ لطف و مدار بردار کیا جلتے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ زَرَعَ الْعَدَاوَةَ حَصَلَ مَا يَبْدُو .
۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ زَرَعَ الْعَدَاوَةَ حَصَلَ مَا يَبْدُو .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے عداوت کو بویا اس نے عداوت کو کاٹا۔

دوسواں پنچاسواں باب غضب

۲۴۹ (بابُ الْغَضَبِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُوفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْغَضَبُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ : ذَكَرَ الْغَضَبُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَمَا يَرْضَى أَبَدًا حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ ، فَأَيُّ مَارَجَلٍ غَضَبٍ عَلَى قَوْمٍ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ مِنْ قَوَرِهِ ذَلِكَ ، فَإِنَّهُ سَيَنْهَبُ عَنْهُ رَجُلُ الشَّيْطَانِ ، وَأَيُّ مَارَجَلٍ غَضَبٍ عَلَى ذِي رَحِمٍ فَلْيَنْدُ مِنْهُ فَلْيَمْسَهُ ، فَإِنَّ الرَّحِمَ إِذَا مَسَّتْ سَكَتَتْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے غصہ کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا جو شخص غصہ زیادہ کرتا ہے وہ اس کا مادی ہو جاتا ہے۔ پھر بات بات پر غصہ کر کے وہ اپنے کو سستی جہنم بنا چھوڑتا ہے جس کسی کو لوگوں پر غصہ آئے تو اس کو چاہیے کہ اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے دوسو شیطان اس سے دور ہو جائے گا اور جس کو اپنے قربت دار پر غصہ آئے تو اس کو چاہیے کہ اس سے ہاتھ ملائے کیونکہ جب رشتہ دار کا جسم رشتہ دار سے ملتا ہے تو غصہ ساکت ہو جاتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْغَضَبُ يَفْتَنُ كُلَّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ ہر برائی کا گنج ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : أُنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رَجُلٌ

بَدَّيْ فَقَالَ : إِنِّي أَتُكُنُّ الْبَادِيَةَ فَعَلِمْنِي جَوَامِعَ الْكَلَامِ ، فَقَالَ : أَمْرُكَ أَنْ لَا تَغْتَضِبَ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْأَعْرَابِيُّ الْمَسْأَلَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى رَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى نَفْسِهِ ، فَقَالَ : لَا أَتَأَلَّ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا ، مَا أَمَرَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِالْخَيْرِ . قَالَ : وَكَانَ أَبِي يَقُولُ : أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ الْغَضَبِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَيَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَيَقْذِفُ الْمُحْصَنَةَ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس ایک بدو عرب آیا اور کہنے لگا میں ایک مرد صحرا نشین ہوں۔ مجھے ایسی نصیحت کیجئے جو بہت سی نصیحتوں پر حاوی ہو میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ غصہ نہ کرنا۔ اعرابی نے اپنا یہ سوال تین بار دہرایا حضرت نے وہی جواب دیا۔ اب اعرابی نے اپنے دل میں غور کیا اور کہنے لگا اس کے بعد اب میں رسول اللہ سے کوئی سوال نہ کروں گا کیونکہ حضرت نے مجھے امریک کا حکم دیا ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے غصہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں جو غصہ درہوت ہے وہ ایسے شخص کو قتل کر دیتا ہے جس کا قتل کرنا حرام ہو اور وہ زن عقیقہ پر تہمت لگاتا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُجَيْبٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : عَلِّمْنِي عِظَةً أَتَعِظُ بِهَا ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَا ، دَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي عِظَةً أَتَعِظُ بِهَا ، فَقَالَ لَهُ : انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ ، ثُمَّ أَعَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ : انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے تاکہ میں اس پر کار بند ہوں فرمایا جا اور غصہ نہ کر، راوی نے پھر وہی سوال کیا۔ حضرت نے تین بار پھر یہی جواب فرمایا جا اور غصہ نہ کر۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَرَّ اللَّهُ عَوْرَتَهُ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے غصہ کو روکے گا تو اللہ اس کی شرمگاہ کی پردہ پوشی کرے گا۔
۷۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ فِيمَا نَا حَاجِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى ﷺ : يَا مُوسَى أَمْسِكْ غَضَبَكَ عَمَّنْ مَلَكَكَ عَلَيْهِ أَكْفَتْ عَنْكَ غَضَبِي .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ خدا نے وقت مناجات موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ اپنے غصہ کو روکو

اس شخص سے جس پر اللہ نے تم کو قدرت دی ہے تاکہ میں تم سے اپنا غصہ روکوں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ بَعْضُ أَنْبِيَائِهِ : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي فِي غَضَبِكَ أَوْ كُرْكَ فِي غَضَبِي لَا أَمْحَقَكَ فِيمَنْ أَمْحَقَ وَارْضَ بِي مُنْتَصِراً فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے کسی نبی پر وحی کی کہ اے ابن آدم تو اپنے غصہ کے وقت مجھے یاد کر میں نے اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور تیری یاد بخوشہ کروں گا اور میرے انتقام پر راضی ہو کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنْهُ ، وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا ظَلِمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَأَرْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۹۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے آنا اور زیادہ ہے جب تیرے اوپر کوئی ظلم ہو تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ فِي التَّوَارِثِ مَكْنُوباً : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي حِينَ تَغْضَبُ اذْكُرْكَ عِنْدَ غَضَبِي ، فَلَا أَمْحَقَكَ فِيمَنْ أَمْحَقَ ، وَإِذَا ظَلِمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَأَرْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ ، فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۱۰۔ راوی کہتے ہیں، نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سنا کہ تورات میں لکھا ہے اے ابن آدم غصہ کے وقت تو مجھے یاد رکھ کہ میں نے اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور جب غصہ دالوں کہ نظر انداز کروں گا تو تیرے ساتھ ایسا کروں گا جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام بہ نیت تیرے انتقام کے زیادہ بہتر ہوگا۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي حُدَيْجَةَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ دَجُلُ اللَّيْثِيِّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي. قَالَ: أَذْهَبَ وَلَا تَغْتَضِبَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: قَدْ اكْتَفَيْتَ بِذَلِكَ، فَمَضَى إِلَى أَهْلِهِ فَاذْبَيْنَ قَوْمَهُ حَرْبٌ قَدْ قَامُوا صُفُوفًا وَلَبَسُوا السِّلَاحَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ لَيْسَ سِلَاحُهُ ثُمَّ قَامَ مَعَهُمْ، ثُمَّ ذَكَرَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَغْتَضِبَ» فَرَمَى السِّلَاحَ، ثُمَّ جَاءَ يَمْشِي إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ عَدُوُّ قَوْمِهِ، فَقَالَ: يَا هَؤُلَاءِ مَا كَانَتْ لَكُمْ مِنْ جِرَاحَةٍ أَوْ قَتْلٍ أَوْ ضَرْبٍ لَيْسَ فِيهِ أَثَرُ فَعَلَّتِي فِي مَالِي أَنَا وَفِيكُمْ هُوَ فَقَالَ الْقَوْمُ: فَمَا كَانَ فَهَوَلَكُمْ، نَحْنُ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْكُمْ، قَالَ: فَاصْطَلَحَ الْقَوْمُ وَذَهَبَ الْغَضَبُ.

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا مجھے کچھ تعلیم دیجئے فرمایا جاؤ اور غصہ نہ کرو اس نے کہا میرے لئے آپ کا یہ حکم کافی ہے اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا۔ وہاں معلوم ہوا کہ اس کی قوم آمادہ جنگ ہے صف بندی ہو چکی ہے اور لوگوں نے ہتھیار بدن پر سج لئے ہیں یہ حال دیکھ کر اس نے بھی اپنے بدن پر ہتھیار سجے اور ان کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوا تب اس کو رسول اللہ کا قول یاد آیا۔ غصہ نہ کرنا۔ فوراً اپنے بدن کے ہتھیار کھول ڈالے اور ان لوگوں کے پاس آیا جن سے دشمنی تھی اور ان سے کہا۔ لوگو اگر تم میں سے کسی کو زخم لگا ہے یا کوئی قتل ہوا ہے یا چوٹ کھائی ہے جس کا اب اثر نہ ہو تو میں اپنے مال سے دیت دینے کے لئے تیار ہوں میری قوم سے اس کا تعلق نہ ہو گا میں خود یہ وعدہ وفا کر دوں گا انھوں نے کہا جو تم کہہ رہے ہو یہ تمہارے ہی پاس رہے تم سے زیادہ یہ جو انمردی دکھانے کے اہل ہیں۔ پس اس کے بعد ان میں صلح ہو گئی اور غصہ دور ہو گیا۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ هَذَا الْغَضَبَ جَمْرَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَوْقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ وَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا غَضِبَ اخْمَرَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ وَدَخَلَ الشَّيْطَانُ فِيهِ، فَإِذَا خَافَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَلْزِمِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رِجَزَ الشَّيْطَانِ لَيَذْهَبُ عَنْهُ عِنْدَ ذَلِكَ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ یہ غصہ و غضب ایک شیطانی شرارہ ہے جو آدمی کے قلب میں آگ بھڑکا دیتا جب تم میں سے کوئی غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور شیطانی وسوسے انسان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں پس جو تم میں ان شیطانی وسوسوں سے ڈرتا ہے اس کو چاہیئے کہ زمین گیر ہو جائے یعنی اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اس صورت میں وسوسہ شیطانی اس سے دور ہو جائیگا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا (۱) عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الْغَضَبُ مَمْحَقَةٌ لِقَلْبِ الْحَكِيمِ، وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَمْلِكْ غَضَبَهُ لَمْ يَمْلِكْ عَقْلَهُ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ ایک عقلمند کے قلب سے بہت سی صلاحیتوں کو مٹا دیتا ہے جو اپنے غصہ پر قابو نہیں رکھتا وہ اپنی عقل پر قابو نہیں رکھتا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَفَّ نَفْسَهُ عَنْ أَغْرَاضِ النَّاسِ أَقَالَ اللَّهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص لوگوں کی ناموس کی حفاظت نہ کرنے سے اپنے نفس کو نہیں روکتا۔ خدا روز قیامت اس کے عیوب شمار کریگا اور جو لوگوں سے اپنے غصے کو روکے رہتا ہے خدا روز قیامت اس پر عذاب نہیں کرے گا۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے غصہ و غضب کو لوگوں سے روکتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نہیں کرتا۔

دوسو پچاسواں باب

حسد

(بَابُ الْحَسَدِ) ۲۵۰

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنْ الرَّجُلُ لَيَأْتِي بَأْسِي بَادِيَةً فَيَكْفُرُ وَإِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَلُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کہ ہر جلدی میں (بی فکرانہ طور پر) ہو جاتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور حسد ایمان کو اس طرح کھا کر خاک کر دیتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاجِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : إِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ كُلَّ الْإِيمَانِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حسد ایمان کو اسی طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ ذَاوَدَ الرَّقِيقِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ : اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَخْشَوْهُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا إِنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ كَانَ مِنْ قُرَائِمِهِ السَّبْعِ فِي الْيَلَادِ ، فَخَرَجَ فِي بَعْضِ سَبْعِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَصِيرٌ وَكَانَ كَثِيرَ الْكُزُومِ لِعِيسَى ؑ ، فَلَمَّا أَتَتْهُ عِيسَى إِلَى الْبَحْرِ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ بِصِحَّةٍ يَقْبِئُ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى ظَهْرِ الْمَاءِ فَقَالَ الرَّجُلُ الْقَصِيرُ جِبْنَ نَظَرُ إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ جَارُهُ : بِسْمِ اللَّهِ ، بِصِحَّةٍ يَقْبِئُ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى الْمَاءِ وَلِجَقَ بِعِيسَى ؑ ، فَدَخَلَهُ الْعُجْبُ بِتَقْسِيهِ . فَقَالَ : هَذَا عِيسَى رُوحُ اللَّهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ ، فَمَا فَضْلُهُ عَلَيَّ ؟ قَالَ : فَرَمِسْ فِي الْمَاءِ فَاسْتَنْتَ بِعِيسَى فَتَنَّاوَلَهُ مِنَ الْمَاءِ فَأَخْرَجَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : مَا قُلْتَ يَا قَصِيرُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : هَذَا رُوحُ اللَّهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ عُجْبٌ ، فَقَالَ لَهُ عِيسَى : لَقَدْ وَصَّيْتَ نَفْسَكَ فِي غَيْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ فِيهِ فَمَقَمَكَ اللَّهُ عَلَى مَا قُلْتَ فَنَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا قُلْتَ ، قَالَ : فَنَابَ الرَّجُلُ وَغَادَى إِلَى مَرْتَبَتِهِ النَّبِيِّ وَضَعَهُ اللَّهُ فِيهَا ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَخْشَوْهُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں شہروں کی سیر کرتا تھا ایک بار وہ سیر کے لئے چلے تو ان کے اصحاب میں سے ایک کو تاہ قد ان کے ساتھ چلا یہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریائے کنارے پہنچے تو خدا کی ذات پر پورا یقین رکھتے ہوئے ہم اللہ پر بھی اور پانی پر چلنے لگے۔ مگر کو تاہ قد نے جب یہ دیکھا تو اس نے بھی پورے یقین کے ساتھ بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جاملہ۔ اب اس کے دل میں غرور نے جگہ پائی۔ کہنے لگا جس طرح حضرت عیسیٰ روح اللہ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں۔ لہذا ان کو تجھ پر کیا فضیلت، یہ خیال آتے ہی وہ پانی میں بیٹھنے لگا پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فریاد کی آپ نے اس کو پانی سے نکالا اور فرمایا تو نے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے دل میں کہا جس طرح عیسیٰ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں اس طرح غرور میرے اندر داخل ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو نے اپنے دل میں وہ سوچا جس کا تو اہل نہیں۔ اس لئے خدا تجھ سے ناخوش ہوا۔ اب تو اللہ سے توبہ کر، چنانچہ اس نے توبہ کی خدا نے اس کی توبہ قبول کر کے پھر وہی مرتبہ دے دیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَادَ الْقُرْآنُ يَكُونُ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: قریب ہے کہ قرآن کفر ہو جائے۔ (جو احتیاج خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو) اور قریب ہے کہ حسد قضا و قدر کو قوی کرے یعنی محسود کی نعمت زیادہ ہو۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : آفةُ الدِّينِ الْحَسَدُ وَالْعُجْبُ وَالْفَخْرُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کے لئے آفت حسد ہے غور ہے اور فخر ہے۔

۶ - يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِطِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ ﷺ : يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَا تَحْسِدَنَّ النَّاسَ عَلَى مَا آتَيْتَهُمْ مِنْ فَضْلِي وَلَا تَمْدَنَّ عَيْنَكَ إِلَى ذَلِكَ وَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ ، فَإِنَّ الْحَايِدَ سَاحِطٌ لِنَعْمِي ، صَادٌ لِقَسَمِي الَّذِي قَسَمْتُ بَيْنَ عِبَادِي وَمَنْ يَكْ كَذَلِكَ فَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنِّي .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے فرزند عمران میں نے اپنے فضل سے جو کچھ لوگوں کو دیا ہے اس پر حسد نہ کرو اس کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھاؤ اور اپنے نفس کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ کیوں کہ حاسد میری نعمت پر غصہ کرنے والا ہے اور روکنے والا ہے اس تقسیم کو جو میں نے اپنے بندوں میں کہہ دیا اس شخص نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُتَّقِرِيِّ ، عَنْ فَصِيلِ بْنِ عِيَّازٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغِيظُ وَلَا يَحْسِدُ وَالْمُنَافِقُ يَحْسِدُ وَلَا يَغِيظُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مومن غیظ کرتا ہے حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غیظ نہیں کرتا (غیظ یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت دیکھ کر خدا سے دعا کرے کہ جس طرح اسے دی ہے مجھے بھی دے اور حسد یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے۔)

دوسواکیاون وال باب

عَصَبِيَّةٌ

(بَابُ الْعَصِيَّةِ) ۲۵۱

۱۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الثُّعْمَانِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَارِثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تَعَصَّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے تعصب (بے جا طرفداری) یا اس کی وجہ سے تعصب کیا گیا تو ایمان کی رسی اس کی گردن سے نکلی گی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، وَدُرَّسْتُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تَعَصَّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ .

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ حَرَدٍ مِنْ عَصِيَّةٍ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ أَغْرَابِ الْجَاهِلِيَّةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تعصب ہو گا خدا اسے جاہل عربوں کے ساتھ پیشور کرے گا۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ خُضَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَعَصَّبَ عَصِيَّةَ اللَّهِ بِعَصَابَةٍ مِنْ نَارٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی کی بے جا طرفداری کر کے اسے بڑھانا چاہتا ہے تو اللہ اس طرفداری کی سزا میں جہنم رسید کرتا ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مَفْوَّانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ غَامِرِ بْنِ السَّمِطِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ حِمِيَّةٌ غَيْرَ حِمِيَّةِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - وَذَلِكَ حِينَ أَسْلَمَ - غَضِبَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ السَّلَاةِ الَّذِي أَلْفِيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ تعصب نے کسی کو داخل جنت نہیں کیا مگر اس طرف داری جس کا ظہور حمزہ بن عبدالمطلب سے حمایت نبی میں ہوا جبکہ حمزہ نے اسلام قبول کیا اور یہ طرفداری اس وقت عمل میں آئی جب سجدہ الحرام میں آنحضرت پر کافروں نے وقت نماز آپ پر اوچھڑی پھینکی تھی۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَصَّالَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانُوا يَحْسَبُونَ أَنَّ إِبْلِيسَ مِنْهُمْ وَكَانَ فِي عِلْمِ اللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَاسْتَخَرَجَهَا فِي تَقْيِيدِ بِالْحِمِيَّةِ وَالْفَضْبِ فَقَالَ: دَخَلْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ملائکہ گمان کرتے تھے کہ ابلیس ان میں سے ہے اور علم الہی میں تھا کہ ان میں سے نہیں ہے پس جو نافرمانی اب اور اپنے نفس کی بیجا طرفداری کا جذبہ اس کے اندر تھا وہ اس نے ظاہر کر دیا یہ کہہ کر کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو ٹھیک سے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْقَاسِمِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَقْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ﷺ عَنِ الْعَصِيَّةِ، فَقَالَ: الْعَصِيَّةُ الَّتِي يَأْتُمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا أَنْ يَرَى الرَّجُلَ شِرَارَ قَوْمٍ خَيْرًا مِنْ خِيَارِ قَوْمٍ آخَرِينَ وَلَيْسَ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُعَيِّنَ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ.

۷۔ زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے عصیت کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا عصیت یہ ہے کہ اس سے صاحب عصیت گنہگار قرار پائے یا اس طور کہ اپنی قوم کے شر ترین آدمی کو دوسری قوم کے نیک لوگوں میں شمار کرے اپنی قوم کے کسی شخص کو دوست رکھنا عصیت نہیں۔ بلکہ ازراہ تعصب اپنی قوم کے کسی ظالم کی مدد کرنا تعصب ہے۔

دوسو باون واں باب

کبر

(باب الکبر) ۲۵۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَكِيمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَدْنَى الْإِلْحَادِ ، فَقَالَ : إِنَّ الْكِبْرَ أَذْنَاهُ .

۱۔ حکیم سے مروی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ کم الہاد کے متعلق۔ فرمایا اس کا پتہ درجہ کبر ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكِبْرُ قَدْ يَكُونُ فِي شِرَارِ الشَّائِسِ مِنْ كُلِّ جَنْبٍ ، وَالْكَبْرُ رِذَاءُ اللَّهِ ، فَمَنْ نَارَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِذَاءَهُ لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا تَعَالًا ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَسُودًا ، تَلَفَّطَ السَّرَقِينَ فَقَبِلَ لَهَا ، تَنَحَّيْتُ عَنْ طَرِيقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ : إِنَّ الطَّرِيقَ لَمَعْرُضُ قَوْمٍ يَهَابُ الْقَوْمَ أَنْ يَتَنَاوَلَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : دَعُوها فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ کبر بڑا آدمیوں میں ہر طرح کا ہوتا ہے اور کبر روانے الہی ہے اس بارے میں جو خدا سے نزاع کرے گا خدا اس کو پستی میں ڈال دے گا رسول اللہ مدنیہ کے ایک راستہ سے گزر رہے تھے ایک جشی عورت راستے میں گوبر اٹھا رہی تھی اس سے کہا کہ رسول اللہ کے راستے سے ہٹ جا۔ اس نے کہا راستہ کشادہ ہے ایک شخص نے چاہا کہ اسے راستہ سے ہٹا دے حضرت نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو یہ کبر پسند ہے (یعنی اگر جبراً ہٹاؤ گے تو یہ نامناسب الفاظ استعمال کرے گی۔)

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : الْعِزُّ رِذَاءُ اللَّهِ ، وَالْكَبْرُ إِزَادَةُ ، فَمَنْ تَنَاوَلَ شَيْئًا مِنْهُ أَكْبَهُ اللَّهُ فِي جَهَنَّمَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے عزت اللہ کا رواد ہے اور کبر اس کی

ازاد ہے ہیں جو کوئی اس کے لئے ان میں سے کسی چیز کا دعویٰ کرے گا خدا اس کو اوندھے منہ جہنم میں داخل کر دے گا۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مَقْبَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْكِبَرُ رِذَاةُ اللَّهِ وَالْمُنْكَسَرُ نَزَاعُ اللَّهِ رِذَاةً .

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کبر اللہ کی ادائیگی اور شکرا اور شکر اور شکر اپنے اس بارے میں خدا سے نزاع کرتا ہے

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ لَيْثِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْكِبَرُ رِذَاةُ اللَّهِ ، فَمَنْ نَزَعَ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ أَكَبَتْ اللَّهُ فِي النَّارِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کبر اللہ کی ادائیگی پس جس نے اس میں اللہ سے نزاع کیا خدا اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

۶۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْعَبْدُ مَنْ فِي قَلْبِهِ وَيَتَأَلَّذُ بِهِ مِنْ كِبَرٍ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو جعفر ابو عبد اللہ علیہما السلام نے کہ عبت میں نہیں داخل ہوگا وہ شخص جس کے دل میں ایک دوسرا برا بھی کبر ہوگا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْكِبَرِ ، قَالَ : فَاسْتَرْجِعْ ، قَالَ : مَا لَكَ تَسْتَرْجِعُ ؟ قُلْتُ : لِمَا جِئْتُ مِنْكَ فَقَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَقْصِبُ ، إِنَّمَا أَغْنِي الْجُحُودَ ، إِنَّمَا هُوَ الْجُحُودُ .

۷۔ امام محمد باقر امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے کہا جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک دانہ کے برابر بھی کبر ہوگا اور ای کتبہ میں نے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہ فرمایا یہ کہیں کہا میں نے کہا آپ سے سن کر فرمایا۔ ایسا نہیں ہے جیسا تیرا خیال ہے ہماری مراد انکار امامت سے کہ وہ گویا انکار ربوبیت ہے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْكِبَرُ أَنْ تَعْصِيَ النَّاسَ وَتَسْمَعَ الْحَقَّ .

۸۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سب سے بزرگ کر یہ ہے کہ لوگوں کو حقیر سمجھے اور حق بات کو بیوقوفی سے نہتے

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَفِیْنِ بْنِ عَمِیْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰی بْنِ أَعِیْنٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِنْ أَعْظَمَ الْكِبْرُ عَمَصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا عَمَصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعُنُ عَلَى أَهْلِهِ ، قَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ نَارَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِدْآءً .

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سب سے بڑا کبر یہ ہے عَمَصُ الْخَلْقِ اور سَفَهُ الْحَقِّ میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ امام نے فرمایا حق بات کہے، نہ پہچانا، اہل حق پر طعن کرنا جس نے ایسا کیا اس نے خدا سے جھگڑا کیا اس کی راکہ بارے میں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : قَالَ : إِنْ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيَا لِلْمُتَكَبِّرِينَ يُقَالُ لَهُ : سَقَرٌ ؛ شَكَأَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شِدَّةَ حَرِّهِ وَوَسَّأَهُ أَنْ يَأْخُذَ لَهُ أَنْ يَنْتَفَسَ فَيَنْتَفَسَ فَأَحْرَقَ جَهَنَّمَ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جہنم میں ایک دادی ہے متکبروں کے لئے جس کا نام سَقَر ہے اللہ سے اس نے اپنی حرارت کو بیان کر کے سانس لینے کی اجازت چاہی، اجازت ملے یہ اس نے سانس لی تو جہنم میں آگ بھڑک اٹھی۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ ؛ عَنْ أُخْبِیْهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام يَقُولُ : إِنْ الْمُتَكَبِّرِينَ يُجْعَلُونَ فِي صُورِ الدَّيْرِ ؛ يَتَوَطَّأُهُمُ الْإِنْسُ حَتَّى يَمُوتَ عَنْ اللَّهِ مِنْ الْعِصَابِ .

۱۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا متکبر لوگ روز قیامت چیتوں کی صورت میں بنادئے جائیں گے لوگ صاب سے فارغ ہونے تک ان کو پیروں سے کچلیں گے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰی ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْكِبَرُ ؟ فَقَالَ : أَعْظَمُ الْكِبَرِ أَنْ تَسْفَهُ الْحَقَّ وَتَقْصُ النَّاسَ ، قُلْتُ : وَمَا سَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعُنُ عَلَى أَهْلِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے پوچھا کبر کیا ہے فرمایا اعظم کبر یہ ہے کہ حق کو سفاہت بتایا جائے

اور لوگوں کو امن سمجھا جائے رادوی نے پوچھا سفر امن کیلئے فرمایا حق سے جہالت اختیار کرنا اور اس کے اہل پر طعن کرنا۔

۱۳۔ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنِّي أَكِلُ الطَّعَامَ الطَّيِّبَ وَأَشُمُّ الرِّيحَ الطَّيِّبَةَ وَأَرْكُبُ الدَّابَّةَ الْفَالِحَةَ وَيَتَجَمُّعُنِي الْغُلَامُ فَتَرَى فِي هَذَا شَيْئًا مِنَ النَّجَسِ فَلَا أَفْعَلُهُ؟ فَأُطْرَقَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا الْجَبَّارُ الْمَلْعُونُ مَنْ غَمَصَ النَّاسَ وَجَبَلَ الْحَقَّ، قَالَ عُمَرُ: فَقُلْتُ: أَمَّا الْحَقُّ فَلَا أَجْهَلُهُ وَالْغَمَصُ لَا أَدْرِي مَا هُوَ؛ قَالَ: مَنْ حَقَّرَ النَّاسَ وَتَجَبَّرَ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ الْجَبَّارُ.

۱۳۔ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں اچھا کھانا کھاتا ہوں اچھی خوشبو سونگھتا ہوں اچھے کھڑے پر سوار ہوتا ہوں غلام میرے پیچھے چلتا ہے کیا اس میں کوئی بات تکبر کی ہے کہ میں اسے ترک کر دوں حضرت نے سر جھکا لیا پھر فرمایا۔ جبار ملعون وہ ہے جو لوگوں کو بیوقوف سمجھے اور حق سے انکار کرے۔ رادوی نے کہا میں حق سے انکار نہیں کرتا۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ غمص کیلئے فرمایا جو لوگوں کو حق پر جانے اور ان کے ساتھ تکبر کا برتاؤ کرے یہ ہے جبار۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ غَاسِمِ بْنِ حُدَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُرْكَبُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ: شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ جَبَّارٌ وَمَقِيلٌ مُخْتَالٌ.

۱۴۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے روز قیامت نہ تو اللہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو صالحین میں شمار کرے گا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اولی بوزھا زنا کار، دوسرے ظالم بادشاہ، تیسرے قیصر تکبر۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ: عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ يَوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ الشَّيْخُ يَعْقُوبُ عليه السلام دَخَلَهُ عَنِ الْمَلِكِ: فَلَمْ يَنْزِلْ إِلَيْهِ: فَهَبَطَ جَبْرَائِيلُ عليه السلام فَقَالَ: يَا يَوْسُفُ ابْسُطْ رَا حَتَكَ فَخَرَجَ مِنْهَا نُورٌ سَاطِعٌ: فَصَادَفَ فِي جَوْ السَّمَاءِ: فَقَالَ يَوْسُفُ: يَا جَبْرَائِيلُ مَا هَذَا النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ رَا حَتِي؟ فَقَالَ: نُورُ عِبَادَةِ التَّوْبَةِ: مِنْ عَقَبِكَ عَقُوبَةُ لِمَا لَمْ تَنْزِلْ إِلَى الشَّيْخِ يَعْقُوبَ فَلَا يَكُونُ مِنْ عَقَبِكَ نَبِيٌّ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوسف علیہ السلام کے پاس جب یعقوب علیہ السلام آئے تو عزت لوگیت

کا لحاظ کرتے ہوئے وہ تخت سے اترے جبریل نازل ہوئے اور کہا۔ اے یوسف اپنی ہتھیلی کھولو۔ کھولی تو ایک نور اس سے نکلا جس سے آئن آسمان روشن ہو گیا۔ یوسف نے پوچھا اے جبریل یہ نور میری ہتھیلی سے کیسا خارج ہوا۔ فرمایا نبوت تمہاری نسل سے نکلے گی کیوں کہ تم یعقوب کی تعظیم کے لئے تخت سے نہیں اترے اب تمہاری نسل میں کوئی نبی نہ ہوگا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ راۃ العقول شرح اصول کافی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام توضیح :- کانت سے نہ اترنا ازراۃ کبریا اپنے باپ کو حقیر سمجھنے کی غرض سے نہ تھا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی ذوات مقدسہ ایسی باتوں سے دور رہے۔ بلکہ مصر کے شاہانہ قواعد کی رو سے چونکہ بادشاہ کا کسی کے لئے تخت سے اترنا عوام الناس کی نظر میں باعث ذلت و توہین تھا لہذا یوسف علیہ السلام نے علی قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا کیا تھا جس سے مقصود اصول سیاست کو برقرار رکھنا تھا مگر چونکہ باپ کی تعظیم ایک نبی کے لئے اس سے زیادہ اہم تھی اور ملکی مصلحت اس سے کم درجہ پر تھی لہذا یہ نعل ترک ادلی میں تھا اور چونکہ انبیاء سے ترک ادلی پر بھی مواخذہ ہو جاتا ہے لہذا قدرت نے نبوت کا سلسلہ ان کی اولاد میں ختم کر دیا۔ لیکن اس کو تکبر نہیں کہا جاسکتا۔ تکبر سے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اپنے مصالح کو خدا ہی بہتر جانتا ہے جس طرح آدم علیہ السلام سے ترک ادلی ہوا تو ان کو جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا حالانکہ ان کو پیدا ہی خلیفۃ الارض ہونے کے لئے کیا گیا تھا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ لَدَوْنِي رَأْسِهِ حَكَمَةً وَ مَلَكٌ يُنْصَحُهَا ، فَإِذَا تَكَبَّرَ قَالَ لَهُ : ائْتِئْضِعْ وَصَمَكَ اللَّهُ فَلَا يَزَالُ أَعْظَمَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَصْغَرَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ وَإِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ : ثُمَّ قَالَ لَهُ : ائْتِئْضِعْ نَفْسَكَ اللَّهُ فَلَا يَزَالُ أَصْغَرَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَرْفَعَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ .

۱۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر بندہ کے سر میں ایک لجام ہوتی ہے جس کو فرشتہ پکڑے رہتا ہے جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتہ پکڑ لے کیا تو نے اللہ کی وضع اختیار کی ہے جو کوئی اپنے کو بڑا سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا قرار پاتا ہے اور جو متواضع ہوتا ہے اللہ اس کا ترہ بلند کرتا ہے پھر کتبہ بلند ہو اللہ تجھے بلند کرے جو کوئی اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے اللہ لوگوں کی نگاہوں میں اسے بلند کرتا ہے۔

۱۷۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ : عَنْ النَّهْدِيِّ : عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعْبٍ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنِّدِ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ أَحَدٍ بَيْنَهُ إِلَّا

مِنْ ذَلَّةٍ يَجِدُهَا فِي نَفْسِهِ : وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْ تَجَبَّرَ إِلَّا لِدَلَّةٍ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کوئی آدمی تکبر نہیں کرتا مگر اس دلالت کا وجہ ہے جسے وہ اپنے نفس میں پاتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کوئی تکبر و جبر کرنے والا اگر ایسا کرے تو اس کے لئے وہ اپنے نفس میں دلالت محسوس کرتا ہے۔

دوستو ترپنواں باب عجب

(بَابُ الْعُجْبِ) ۲۵۳

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ : عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَيَابٍ : قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَلِمَ أَنَّ الدُّنْيَ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعُجْبِ وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا ابْتَدَى مُؤْمِنٌ بِدُنْيٍ أَبَدًا .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے دلوں کا گناہ اس کی خود پسندی سے بہتر ہے اگر ایسا نہ ہو تو مومن گناہ میں کبھی مبتلا نہ ہو۔

۲۔ عَنْ عَنْهُ : عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَلَّاحٍ : عَنْ أَجْبِدِ أَبِي غَالِبٍ : عَنْ رَجُلٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : مَنْ دَخَلَ الْعُجْبَ هَلَكَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے اندر خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ : عَنْ أَبِي الْعَتَنِ عليه السلام : قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ الْعُجْبِ الَّذِي يُفْسِدُ الْعَمَلَ : فَقَالَ : الدُّنْيَ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَزِيَنَ لِلْعَبْدِ سَوْءُ عَمَلِهِ قِيَرَاءَ حَسَنًا فَيُعْجِبُهُ وَيَحْسِبُ أَنَّهُ يَحْسِنُ صُنْعًا وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِلَّهِ عَلَيْهِ فَيَدَامَنُ .

۳۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے عیب کے متعلق پوچھا جس سے عمل فاسد ہو جاتا ہے۔ فرمایا عیب کے درجات ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے برے عمل کو اچھا سمجھے اور مغرور ہو کر یہ گمان کرے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے دوسرے یہ کہ عبادت کا اپنے رب پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا احسان اس پر ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الرَّجُلُ لَيْدُنْبُ الذَّنْبِ فَيَتَّقِمْ عَلَيْهِ وَيَمَلِّ الْعَمَلَ فَيَسْرُ ذَلِكَ فَيَتَرَأَخِي عَنْ حَالِهِ يَلَاكَ فَلَا أَنْ يَكُونَ عَلَى حَالِهِ تِلْكَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ مَادَّ حَلِّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہہ کرنا ہے پھر اس پر نام تو ہے پھر کوئی اور عمل کر لے گا اور اس پر خوش ہو جائے اور خود پسندی اس سے ظاہر ہوتی ہے پس اگر وہ اپنے سے پہلے ہی مذمت و لے حال پر باقی رہتا تو اس کو بہتر حال سے بہتر ہوتا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ فَرْدَاثٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَلْقَى إِلَهُمُ عَابِدًا عَابِدًا لَمْ يَكُنْ مَسْلُوكًا : فَقَالَ : وَيْلَ لِي يَسْأَلُ عَنْ مَلَايَةِ : وَ أَنَا أَصْدَقُ اللَّهُ مَذْكَرًا وَ كَذًا ، قَالَ : وَ كَيْفَ بَكَوْكَ ؟ قَالَ : أَبْكِي حَتَّى تَجْعَلَ دُمُوعِي ، فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ : فَإِنْ خُفِّحَكَ وَأَنْتَ حَائِثٌ أَفْضَلَ مِنْ بَكَائِكَ وَأَنْتَ مُدْبِلٌ ، إِنْ الْمُدْبِلُ لَا يَصْدُقُ مِنْ عَمَلِهِ شَيْءٌ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک عالم ایک عابد کے پاس آگیا اور اس سے پوچھا آپ کو نماز کا کیا حال ہے اس نے کہا اچھا جیسے کہ نماز کا کیا پوچھا میں اللہ کی عبادت اس میں طرح کرتا ہوں۔ پوچھا کیا کیا حال ہے اس نے کہا کہ دشواری سے روزناموں عالم نے کہا تمہارا رہنما ایسی حالت میں کہ تم خدا سے ڈرتے افضل ہوتا تمہاری بگاڑ سے۔ دراصل تمہاری بگاڑ سے تم مسرور اور خود پسند ہو رہے تمہاری خود پسندی تمہارے کسی عمل کو اپنا پر نہ جانے دے گی۔

۶۔ عَنْهُ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : دَخَلَ رَجُلَانِ الْمَسْجِدَ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ فَاسِقٌ فَخَرَجَا مِنَ الْمَسْجِدِ وَالْفَاسِقُ صِدِّيقٌ وَالْعَابِدُ فَاسِقٌ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْعَابِدُ الْمَسْجِدَ مُدْبِلًا يَمَارِيهِ يَدْبِلُ بِهَا فَتَكُونُ فِكْرَتُهُ فِي ذَلِكَ وَ تَكُونُ فِكْرَةُ الْفَاسِقِ فِي التَّسَدُّمِ عَلَى فُسْقِهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَسَاسَعٌ مِنَ الذُّنُوبِ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ دو شخص مسجد میں داخل ہوئے ایک ان میں عابد تھا اور دوسرا فاسق، وہ عباد کے مسجد سے نکلے۔ فاسق اپنے ایمان میں سچا تھا اور عابد فاسق تھا اس طرح کہ جب عابد مسجد میں داخل ہوا تو وہ اپنی عبادت پر مغرور تھا اور اس کی سوچ بچار اسی بارے میں تھی اور فاسق اپنے فسق پر نام تھا اور اس نے اپنے گناہوں کے شعلہ خدا سے استغفار کیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَهُوَ خَائِفٌ مُشْفِقٌ ثُمَّ يَعْمَلُ شَيْئًا مِنْ الْبِرِّ فَيَدْخُلُهُ شِبْهُ الْعُجْبِ بِهِ ؟ فَقَالَ : هُوَ فِي خَالِهِ الْأَوَّلَى وَهُوَ خَائِفٌ أَحْسَنُ خَالًا مِنْهُ فِي خَالِ عُجْبِهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص ایک کام کرتا ہے درآنما کہ وہ خوف زدہ ہے پھر ایک نیک کام کرتا ہے جس سے اس میں خود پسندی پیدا ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا اس کی پہلی خوف کی حالت اس خود پسندی سے بہتر ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : بَيْنَمَا مُوسَى عليه السلام جَالِسًا إِذْ أَقْبَلَ إِبْلِيسُ وَعَلَيْهِ بُرْشٌ ذُو الْوَأْنِ ، فَلَمَّا دَانِمَ مُوسَى عليه السلام حَلَعَ الْبُرْشُ وَقَامَ إِلَى مُوسَى فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا إِبْلِيسُ ، قَالَ : أَنْتَ فَلَا قَرَبَ اللَّهِ ذَاكَ قَالَ : إِنِّي إِنَّمَا جِئْتُ لِأَسَلِّمْ عَلَيْكَ لِمَكَانِكَ مِنَ اللَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ مُوسَى عليه السلام : قُمَا هَذَا الْبُرْشُ ؟ قَالَ : بِهِ أَخْتَلِفُ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ ، فَقَالَ مُوسَى : فَأَخْبِرْنِي يَا ذَا نَبِ الدُّنْيَا إِذَا أَدْنَبَ ابْنُ آدَمَ اسْتَحْوَذَتْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : إِذَا أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ وَاسْتَكْبَرَتْ عَمَلُهُ وَصَغُرَ فِي عَيْنِهِ ذَنْبُهُ .

وَقَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِذَاوُدَ عليه السلام : يَا ذَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ وَانْذِرِ الصَّادِقِينَ قَالَ : كَيْفَ أَبَشِّرُ الْمُذْنِبِينَ وَانْذِرِ الصَّادِقِينَ ؟ قَالَ : يَا ذَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ أَنِّي أَقْبِلُ التَّوْبَةَ وَأَغْفُو عَنِ الذَّنْبِ وَانْذِرِ الصَّادِقِينَ أَلَّا يَعْجِبُوا بِأَعْمَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ أَنْصَبُ لِلْحِسَابِ إِلَّا هَلَكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک روز بیٹھے تھے کہ ابلیس ایک اونٹنی رنگ بزرگ کی ٹوپی پہنے ہوئے آیا اور جناب موسیٰ کے قریب آکر ٹوپی اتار لی اور ان کو سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا

ابلیس، فرمایا تو ہے ابلیس خدا تجھ سے دور رکھے۔ اس نے کہا میں تو آپ کو سلام کرنے آیا تھا بسبب آپ کی قربت کے جو خدا سے آپ کو حاصل ہے۔ جناب موسیٰ نے کہا یہ ٹوٹی کسی ہے اس نے کہا میں اس سے بنی آدم کے قلوب اچک لیتا ہوں۔ جناب موسیٰ نے کہا وہ گناہ تباہی آدی کرتا ہے اور تو اس پر غالب آجاتا ہے اس نے کہا جب اس کا نفس خود پسند ہو جاتا ہے اور وہ زیادہ عمل کر کے گناہ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ داؤد علیہ السلام سے خدا نے کہا۔ اے داؤد گنہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقیوں کو ڈراؤ، انھوں نے کہا یہ دونوں صورتیں کیسے ہوں۔ فرمایا گنہگاروں سے کہو میں توبہ کا قبول کرنے والا ہوں اور گناہوں کا بخشتہ والا اور صدیقین کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال پر مغرور نہ ہوں کیوں کہ جس کو میں روز حساب پر دوں گا وہ ہلاک ہو جائے گا

دوسو چوٹواں باب

محبت دنیا اور اس کی حرص

((باب)) ۲۵۴

﴿حُبِّ الدُّنْيَا وَالْغَيْرِصَ عَلَيْهِمَا﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ دُرُسْتِ بْنِ أَبِي مَتَّوْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، وَهَشَامٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: رَأْسُ كُلِّ حَاطِيَةِ حُبِّ الدُّنْيَا.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر گناہ کی اصل بنیاد حب دنیا ہے

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا دُثِّبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَمٍّ قَدْ فَارَقَا رِعَاؤَهَا، أَحَدُهُمَا فِي أَوَّلِهَا وَالْآخَرُ فِي آخِرِهَا بِأَقْسَدَ فِيهِمَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ دو کھجور کے بھیڑیوں کا بکریوں کے ایک گلہ کے آگے پیچھے ہونا میں کا چرواہا اس دنیا سے جدا ہو گیا ہو اس سے زیادہ نقصان رساں دنیا کی محبت اور دین اسلام میں ریاست کی خواہش ہے

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي أَنْتُوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا دُثِّبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَمٍّ لَيْسَ لَهَا رَاجِعٌ، هَذَا فِي أَوَّلِهَا وَهَذَا فِي آخِرِهَا بِأَشْرَعَ فِيهِمَا مِنْ حُبِّ

الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُؤْمِنِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مال دنیا کی محبت اور دین اسلام میں حکومت کی خواہش اس سے زیادہ خطرناک ہے جو اس نکل کے لئے ہو جس کا چرواہا اپنی بکریوں سے جدا ہو گیا ہو۔ اور ایک شکایتی بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُبٍ الْحَرَّازِ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يُدِيرُ ابْنَ آدَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَعْيَاهُ جَنَمَ لَهُ عِنْدَ الْمَالِ فَآخَذَ بِرَقَبَتِهِ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اولاد آدم کا رخ ہر حرام چیز کی طرف موڑ دیتا ہے اور جب آدمی اسے در ماندہ بنا دیتا ہے تو ان کے لئے اس کی کہیں گاہوں میں بیٹھتا ہے پھر جب وہ محبت مال میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی گردن پکڑ لیتا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) مَنْ لَمْ يَتَعَزَّ بِعِزِّ اللَّهِ تَقَطَّعَتْ نَفْسُهُ حَسْرَاتٍ عَلَى الدُّنْيَا وَمَنْ أَتْبَعَ بَصَرَهُ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ كَثُرَ حَمَمُهُ وَلَمْ يَشْفِ عَيْظُهُ وَمَنْ لَمْ يَرْحَمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ نِعْمَةٌ إِلَّا فِي مَطْعَمٍ أَوْ مَشْرَبٍ أَوْ مَلْبَسٍ فَقَدْ قَصَرَ عَمَلُهُ وَدَنَا عَذَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تقدیر الہی پر صبر نہیں کرتا تو اس کا نفس مال دنیا کی محبت میں پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور جو اپنی آنکھ لگائے رہتا ہے ان چیزوں کی طرف جو لوگوں کے پاس ہے تو اس کا غم زیادہ ہوتا ہے اور اس کا عقہہ فرو نہیں ہوتا اور جو خدا کی نعمت صرف کھانے پینے اور لباس ہی میں جانتا ہے تو اس کا عمل کوتاہ ہو جاتا ہے اور عذاب اس سے قریب ہو جاتا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ عَنْ أَبِي ذَكْبَجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ ، عَنْ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ ؛ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع) قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) : إِنَّ الدُّنْيَا وَالْبَدَنَ أَهْلُكَمَا مَنْ كَانَ قَبْلَكَمَا وَهُمَا مُهْلِكَاكَمَا .

۶۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ دینار و درہم نے تم سے پہلوں کو بھی ہلاک

کیا اور وہ تمہیں سبکی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَثَلُ الْحَرَبِصِ عَلَى الدُّنْيَا مَثَلُ دَوْدَةَ الْقَرِ ، كُلَّمَا أَرْدَادَتْ مِنَ الْقَرِ عَلَى نَفْسِهَا لَمَّا كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمًّا . وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَغْنَى الْغَنِيِّ مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحَرِصِ أَسِيرًا ، وَ قَالَ : لَا تَشْعِرُوا قُلُوبَكُمْ الْإِسْتِغَالِ بِمَا قَدْ فَاتَ فَتَشْفَلُوا أَذْهَانَكُمْ عَنِ الْإِسْتِغَادِ لِمَا لَمْ يَأْتِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں حرص کی مثال ریشم کے کیڑے کی سی ہے کہ جس قدر اپنے اوپر تنہا جاتا ہے اسی قدر اس سے نکلنا بعید ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غم سے مر جاتا ہے اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا سب سے زیادہ غمی وہ ہے جو اسیر حرص نہ ہو اور فرمایا اور جو چیز فوت ہو گئی لینے جاتی رہی اس کی طرف دل نہ لگائے تاکہ جو چیز ابھی نہیں آئی ہے اپنی توبت نہ کر اس کے متعلق کھو بیٹھو یعنی کار آخرت سے بے خبر ہو جاؤ۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعًا عَنِ الْعَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْغَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَنَّى الْأَعْمَالُ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَفْضَلُ مِنْ بُقِضِ الدُّنْيَا قَانَ لِذَلِكَ لَشَعْبًا كَثِيرَةً وَلِلْمَمَامِ شَعْبٌ قَاوُلٌ مَا عَصَى اللَّهَ بِهِ الْكِبَرُ : مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ جِنِّ أَتَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ثُمَّ الْجِرْمُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَ حَوَا عليهما السلام جِنِّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا : وَ كُلَا مِنْ جَنَّتَ شَيْئًا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ، فَأَخَذَا مَا لَا حَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ ، فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَى دُيُوتِهِمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَ هِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ آخَاهُ فَقَتَلَهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ النِّسَاءِ وَ حُبُّ الدُّنْيَا وَ حُبُّ الرِّئَاسَةِ وَ حُبُّ الرِّاحَةِ وَ حُبُّ الْكَلَامِ وَ حُبُّ الْعُلُوِّ وَ الثَّرْوَةِ ، فَصِرَتْ سَبْعَ خِصَالٍ فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا أَمْسَ كُلِّ حَبِطَةٍ وَ الدُّنْيَا دُنْيَا إِنْ دُنْيَا بِالْأَعْيُنِ وَ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ

۸۔ حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بیش خدا کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت کے بعد افضل عمل دنیا سے بعض رکھنا ہے کیونکہ اس کی بہت سی شائقین ہیں اور گناہوں کی بھی بہت سی صورتیں ہیں

سب سے پہلے معصیت خدا کرنے والی چیز بکتر ہے جس کا اظہار ابلیس سے ہوا جبکہ اس نے سہمہ آدم سے انکار کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اس کے بعد حرص ہے اور وہ آدم و حوا کا ترک اولیٰ ہے۔ خدا نے ان سے کہا تھا کہ جو چاہو کھاؤ۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے پس انھوں نے اس چیز کو اختیار کیا جس کی ان کو ضرورت نہیں تھی پس خدا نے قیامت تک کے لئے اس حرص کو ذریت آدم میں داخل کر دیا اس کے بعد حسد ہے اور وہ آدم کے بیٹے (قایل) کا گناہ تھا۔ جس نے اپنے بھائی سے حسد کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ ان میں شافعیں پھوٹیں عورتوں کی محبت، دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت کی محبت، کلام کی محبت، بلندی اور ثروت کی محبت، یہ سب مل کر سات ہو گئیں اور یہ سب جمع ہو گئیں حب دنیا میں انبسیار اور علمائے ان چیزوں کو پہچانتے ہوئے کہا ہے کہ محبت دنیا تمام خطاؤں کا گھر ہے۔ اور دنیا اولیٰ اور پست ہے اور دنیا ملعونہ ہے۔

۹۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ الْمُنْقَرِي ، عَنْ حَنْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي مُنَاخَاؤِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى إِنَّ الدُّنْيَا ذَارُ عَقُوبَةٍ ، عَاقَبْتُ فِيهَا آدَمَ عِنْدَ خَطِيئَتِهِ وَ جَعَلْتُهَا مَلْعُونَةً ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا كَانَ فِيهَا لِي ، يَا مُوسَى إِنَّ عِبَادِي السَّالِحِينَ زَهَدُوا فِي الدُّنْيَا بِقَدْرِ عِلْمِهِمْ وَ سَائِرِ الْخَلْقِ رَغِبُوا فِيهَا بِقَدْرِ جَهْلِهِمْ وَمَا مِنْ أَحَدٍ عَظَمَ مَا فَقَرَتْ عَيْنَاهُ فِيهَا وَلَمْ يُحَقِّرْهَا أَحَدٌ إِلَّا انْتَفَعَ بِهَا .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جناب موسیٰ سے وقتِ مناجات خدا نے کہا۔ اے موسیٰ دنیا عذاب کا گھر ہے آدم نے اپنی خطا کا خمیازہ بھگتا میں نے دنیا کو ملعون قرار دیا ہے اور ملعون ہے ہر وہ چیز جو اس میں ہے صرف وہ نہیں جو میری خوشنودی کے لئے کی جائے اے موسیٰ میرے نیک بندوں نے دنیا سے بقدر اپنے علم کے دنیا کو ترک کیا اور عام لوگوں نے بقدر اپنی جہالت کے اس کی طرف رغبت کی اور جس نے دنیا کو حقیر سمجھا اس نے فائدہ پایا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَلِيمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا ذُنُوبَانِ ضَارِيَانِ فِي عَمَلٍ قَدْ فَارَقَهَا رِعَاؤُهَا ، وَاحِدٌ فِي أَوَّلِهَا وَهَذَا فِي آخِرِهَا بِاقْتَدَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الدَّالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مال اور اسلام میں ریاست کی محبت اس سے زیادہ خطرناک ہے جو بکریوں کے اس گلہ کو پیش آئے۔ حسن کا چرواہہ اس سے جدا ہو گیا ہو اور ایک بکرو کا بھیڑ یا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ اصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ حَمِيدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُهَاجِرِ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : مَرَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى قَرْيَةٍ قَدَّمَتْ أَهْلَهَا وَطَبَّرَهَا وَدَوَّابُهَا فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَمُوتُوا إِلَّا بِسُخْطِهِ وَلَوْ مَاتُوا مُتَغَرِّبِينَ لَنَدَّافُنَا ، فَقَالَ الْحَوَارِيُّونَ : يَا رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ! ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُخَيِّبَهُمْ لَنَاقِضِي رُؤْيَا مَا كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ فَتَجَنَّبَهَا ، فَدَعَا عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ قُدُودِي مِنَ الْجَوِّ أَنْ : نَادَاهُمْ ، فَقَامَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ عَلَى شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ : يَا أَهْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ فَاجَابَهُ مِنْهُمْ مُجِيبٌ : لَبَّيْكَ يَا رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ، فَقَالَ : وَيَحْكُمُ مَا كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ ؟ قَالَ : عِبَادَةُ الطَّاغُوتِ وَحُبُّ الدُّنْيَا مَعَ خَوْفٍ قَلِيلٍ وَأَمَلٍ بَعِيدٍ وَغَفْلَةٍ فِي لَهْوٍ وَلَعِبٍ ، فَقَالَ : كَيْفَ كَانَ حُجُوكُمْ لِلدُّنْيَا ؟ قَالَ : كَحَبِّ السَّيِّئِ لِأَمِيهِ ، إِذَا أَقْبَلَتْ عَلَيْنَا فَرَحْنَا وَسَرَرْنَا وَإِذَا دَبَّرَتْ عَنَّا بَكَيْنَا وَخَرْنَا ، قَالَ : كَيْفَ كَانَتْ عِبَادَتُكُمْ لِلطَّاغُوتِ ؟ قَالَ : الطَّاعَةُ لِأَهْلِ الْمَعَاصِي ، قَالَ : كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِكُمْ ؟ قَالَ : يَتَنَالِلَةُ فِي عَاقِبَةٍ وَ أَصْبَحْنَا فِي الْهَآوِيَةِ ، فَقَالَ : وَمَا الْهَآوِيَةُ ؟ فَقَالَ : سَيِّئٌ قَالَ : وَمَا سَيِّئٌ ؟ قَالَ : جِبَالٌ مِنْ جَمْعٍ تُوَقَّدُ عَلَيْنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَمَا قُلْتُمْ وَمَا قِيلَ لَكُمْ ؟ قَالَ : قُلْنَا رُدُّنَا إِلَى الدُّنْيَا فَتَزْهَدْ فِيهَا قِيلَ لَنَا كَذَبْتُمْ ، قَالَ : وَبِحَاك كَيْفَ لَمْ يُكَلِّمْنِي غَيْرُكَ مِنْ بَيْنِهِمْ ؟ قَالَ : يَا رُوحَ اللَّهِ إِنَّهُمْ مُلْجَمُونَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ بِأَيْدِي مَلَائِكَةِ غِلَظٍ شِدَادٍ وَإِنِّي كُنْتُ فِيهِمْ وَلَمْ أَكُنْ مِنْهُمْ ، فَلَمَّا نَزَلَ الْعَذَابُ عَمَّنِي مَعَهُمْ فَأَنَا مَمْلُوقٌ بِشَعْرَةٍ عَلَى شَفْرِ جَهَنَّمَ لَا أَدْرِي أَوْ كُنْتُ فِيهَا أَمْ أَنْجُو مِنْهَا ، فَالْتَمَتَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ فَقَالَ : يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ أَكُلَ الْخَبْرِ الْيَاسِ بِالْمِلْحِ الْجَرِيشِ وَالتَّوَمُّ عَلَى الْمَزَايِلِ خَيْرٌ كَثِيرٌ مَعَ عَاقِبَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ایک گاؤں کی طرف سے گزرے جس کے باشندے ، پرندے اور چوپائے مر گئے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ عذاب الہی سے مرے ہیں اگر جدا جدا مرتے تو دفن کئے جاتے۔ حواریوں نے کہا۔ اے روح اللہ، اے کلمہ اللہ، خدا سے دعا کیجئے کہ لوگ ہمیں جواب دیں اور ہم معلوم کریں کہ ان کے اعمال کیا تھے تاکہ ہم ان سے اجتناب کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ اُنق سے آواز آئی کہ ان کو پکار دو حضرت عیسیٰؑ رات کے وقت ایک ٹیلہ پر گئے اور فرمایا۔ اے گاؤں کے رہنے والے ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ لیکن اے روح اللہ، اے کلمہ اللہ، فرمایا وائے ہو تم پر تمہارے کیا اعمال ایسے تھے کہ تم پر عذاب آیا اس نے کہا ہم نے شیطان کی عبادت کی تھی اور دنیا کی محبت میں خون خدا بہت کم رہا تھا اور امیدیں طولانی ہو گئی تھیں اور لہو وعب میں دن گزارتے تھے فرمایا حب دنیا کس حد تک تھی اس نے کہا مجھے ایک بچہ کو اپنی ماں کی ہوتی ہے جب دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی تو ہم خوش ہوتے جب روگردانی کرتی تو ہم روتے اور رنجیدہ ہوتے

فرمایا تمہاری شیطانی عبادت کا کیا حال تھا اس نے کہا ہم نے گنہگاروں کی اطاعت کی تھی فرمایا پھر انجام کیا ہوا۔ اس نے کہا رات کو ہم عافیت سے بچے اور صبح کو جہنم رسید ہوئے۔ پوچھا بادید کیا ہے اس نے کہا سچین، پوچھا سچین کیا ہے اس نے کہا وہ چنگاریوں کے بہا رہیں جو قیامت تک ہمارا دیر لکے شعلے بھڑکتے رہیں گے۔ فرمایا پھر تم نے خدا سے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے کہا یا اللہ ہمیں دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اسے ترک کریں۔ ہم سے کہا گیا۔ تم بھولے ہو فرمایا وائے ہوتجھ پر، تیرے علاوہ کسی اور نے کلام کیوں نہ کیا اس نے کہا اے روح اللہ ان کے ذہنوں پر آگ کی لگام چڑھی ہوئی ہے جو سخت گیر ملائکہ کے ہاتھوں میں رہتی ہے۔ میں ان کے درمیان تھا لیکن شیطان کا پجاری نہ تھا جب عذاب نازل ہوا تو میں بھی اس لئے پیدھ میں آگیا کہ ان کے درمیان سے نکل کیوں نہ کیا اب ہم سر کے بالوں سے جہنم کے کنارے لٹکے ہوئے ہیں نہیں معلوم اس میں گریں گے یا پک جائیں گے۔ اب حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اولیائے خدا سو کھی روٹی بد مزہ تمک سے کھانا اور کوڑے گھر پر سونا بہتر ہے دنیا و آخرت کی عافیت کے لئے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ بَابَا مِنْ أُمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ مِثْلَهُ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے جس امر دنیا کا دروازہ کھولا ہے اس پر اسی طرح حرم کا دروازہ کھول دیا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُثَيْدٍ ، عَنْ الْمُتَمَرِّقِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تَرْذُقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تَرْذُقُونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ ، وَيَلَكُمْ عُلَمَاءُ سَوْءٍ ، الْأَجَرُ تَأْخُذُونَ ، وَالْعَمَلُ تَضَيِّعُونَ ، يُوْثِقُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يُقْبَلَ عَمَلُهُ وَ يُوْثِقُ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ ضَبِيقِ الدُّنْيَا إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ ، كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ هُوَ فِي مَسِيرِهِ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَا وَ مَا يَصْرُفُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْقُمُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم دنیا کے حصول میں سعی کرتے ہو حالانکہ

اس میں رزق بے محنت خدا تمہیں دیتا ہے اور آخرت کے لئے عمل نہیں۔ حالانکہ وہاں بے عمل کو کوئی رزق نہیں دیا جاتا۔ دے ہو تم پر، اسے علمائے سوتہم اجر چاہتے ہو اور عمل کو ضائع کرتے ہو۔

تقریب ہے کہ صاحبِ عمل کا عمل قبول کیا جائے اور تقریب ہے تم دنیا کی تنگی سے نکل کر قبر کی تاریکی میں چلے جاؤ۔

کیا حال ہو گا ان اہل علم کا جنہیں آخرت کی طرف جانا چاہیے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہیں جو چیز ان کے لئے محبوب ہے وہ نفس والی چیز میں تغیر پیدا کرنے والی نہ ہوگی۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَدِّ بْنِ عَمْرٍو - فِيمَا أَعْلَمَ - عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَدَّادِ ، عَنْ حَرِيسٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، وَعَدِّ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا لَمْ يَهْمُهُ إِلَّا بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے دوری ہے اس بندہ کے لئے جو اپنے شکم و مشرگاہ کے سوا فکر آخرت کرتا ہی نہیں۔

۱۵۔ عَدُّ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَنْغُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَاللَّهُ نِيَا أَكْبَرَ هَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَقْرَيْنِ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتْ أَمْرَهُ وَلَمْ يَنْدَلْ مِنَ اللَّهِ نِيَا إِلَّا مَا قَسَمَ اللَّهُ لَهُ وَ مَنْ أَصْبَحَ وَ أَمْسَى وَالْآخِرَةُ أَكْبَرَ هَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ الْغِنَى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص فکر دنیا میں صبح و شام رہتا ہے اللہ فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے معاملات کو ہر گز تندرہ کر دیتا ہے اور وہ دنیا سے اتنا ہی پاتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہے اور جو کوئی فکر آخرت میں صبح و شام گزارتا ہے خدا اس کے قلب کو مطمئن بنا دیتا ہے اور اس کے معاملات میں اس کو سکون عطا کرتا ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَدِّ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرُوطٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَثُرَ أَشْيَاكَهُ بِاللَّهِ نِيَا كَانَ أَشَدَّ لِحَسْرَتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهَا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کا انہماک دنیا کی طرف زیادہ ہوتا ہے ویسے جلنے کا غم اسے اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَنْغُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِاللَّهِ نِيَا تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِثَلَاثِ خِصَالٍ : هَمٌّ لَا يَمُتِي ، وَأَمَلٌ لَا يَنْدُرُكَ ، وَرَجَا لَا يَمُوتُ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس کا دل دنیا کی طرف متوجہ ہو تا ہے اس کے لئے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں غم اس سے دور نہیں ہوتا اپنی آرزو پاتا نہیں امید اس کی پوری ہوتی نہیں۔

دوسو پچپن وال باب طع

۲۵۵ (باب الطمع)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ تَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک مومن کے لئے کس قدر قبیح ہے یہ بات کہ وہ ایسے امر کی طرف راعب ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، بَلَغَ بِهِ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَشَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا لَهُ طَمَعٌ يَقْوَدُ وَيَشَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ.

۲۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے میں نے پوری نیکی کو جمع دیکھا اس امر میں کہ قطع حرص کی جائے اس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمُتَقَرِّي، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّمَرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ فِي قَلْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہما السلام نے سب سے بُرا وہ بندہ ہے جس کی قاعدہ طمع ہو اور برا ہے وہ بندہ جس کی رغبت اس چیز کی طرف ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ رَشِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَامٍ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: [مَا] الَّذِي يُثَبِّتُ الْإِيمَانَ فِي الْعَبْدِ؟ قَالَ: الْوَرَعُ، وَالَّذِي يُخْرِجُهُ مِنْهُ؟ قَالَ: الطَّمَعُ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا بندہ میں ایمان کو ثابت رکھنے والی کیا چیز ہے فرمایا گناہوں سے پرہیز میں نے کہا اور ایمان سے خارج کرنے والی کیا چیز ہے فرمایا طمع۔

دوسو چھپٹن واں باب خرق

(بَابُ الْخُرْقِ) ۲۵۶

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ: عَنْ أَبِيهِ: عَنْ حَدَّثَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ قُيِّمَ لَهُ الْخُرْقُ حُجِبَ عَنْهُ الْإِيمَانُ.

۱۔ سنا یا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کے افعال میں ناہمواری ہے ایمان ۲۱ سے پوشیدہ ہے۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى: عَنْ عَلِيِّ بْنِ التُّعَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْمٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الْخُرْقُ خَلْقًا يُرَى مَا كَانَ شَيْءٌ مِنْهَا خَلَقَ اللَّهُ أَفْصَحَ مِنْهُ.

نہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول خدا نے اگر ناہمواری افعال آدمی کی شکل میں پیدا کی جاتی تو اس سے زیادہ بد صورت کوئی دوسری شکل نہ ہوتی۔

دوسو ستاون واں باب سوء خلق

((بَابُ سُوءِ الْخُلُقِ) ۲۵۷)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

۱۔ قَالَ : اِنْ سَوَّاءُ الْخَلْقِ لَيَقْعِدُ الْعَمَلُ كَمَا يَقْعِدُ الْخَلُّ الْعَسَلُ

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بد خلقی عمل نیک کو اس طرح خراب کرتی ہے جیسے سرکشہد کو۔

۲۔ عَنِ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَبَى اللَّهُ عَنْ وَجَلٍ لِصَاحِبِ الْخَلْقِ الشَّيْءُ ، بِالتَّوْبَةِ قَبْلُ : وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : لَا بُدَّ اِذَا غَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَقَعَ فِي ذَنْبٍ اَعْظَمَ مِنْهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبدہ اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا نے انکار کیا ہے صاحب خلق سورتی توبہ قبول کرتے ہیں کسی نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ کیوں۔ فرمایا جب وہ ایک گناہ کرتا ہے تو توبہ کرتا ہے پھر اس سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ اصْحَابِنَا ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : اِنْ سَوَّاءُ الْخَلْقِ لَيَقْعِدُ الْاِيْمَانُ كَمَا يَقْعِدُ الْوَدَلُ الْعَسَلُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بد خلقی ایمان کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکشہد کو۔

۴۔ عَنْهُ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَرْبُوعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : مَنْ بَاءَ خَلْقَهُ عَذَابَ نَفْسِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبدہ اللہ علیہ السلام نے جس کے اخلاق خراب ہیں اس کا نفس عذاب میں ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ اصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى بَعْضِ اَنْبِيَائِهِ : الْخَلْقُ الشَّيْءُ يَقْعِدُ الْعَمَلُ كَمَا يَقْعِدُ الْخَلُّ الْعَسَلُ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبدہ اللہ علیہ السلام نے فرمایا بد خلقی عمل نیک کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکشہد کو بگاڑ دیتا ہے۔

دوسواٹھاون وال باب

سفر (جلد ششم ہرجانا، گالیاں دنیا اور تند مزاجی ظاہر کرنا)

(بَابُ السَّفَرِ) ۲۵۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ مُزَاقٍ ، عَنْ الْقُصَلِيِّ بْنِ أَبِي قُرَّةٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ السَّفَرُ حُاقٌّ لِلْيَمِّ ، يَسْتَبِيلُ عَلَى مَنْ (هُوَ) دُونَهُ وَيَخْصَعُ لِمَنْ (هُوَ) فَوْقَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ سفر عادت بد ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے سے
پست پر غصہ کرتا ہے اور اپنے مرتبہ سے زیادہ اپنے کو دکھاتا ہے اور اپنے سے بڑے کے سامنے اظہار عاجزی کرتا ہے

۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ ، عَنِ الْحَاجَّبِيِّ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَسْفَهُوا قَانَ أَيْمَتَكُمْ لَيْسُوا بِسَفَهَاءَ .
وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ كَافَا السَّفِيهَ بِالسَّفِيهِ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا آتَى إِلَيْهِ حَيْثُ اخْتَلَفَتْ مِثَالُهُ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سبکی اور حماقت کی باتیں نہ کرو کیوں کہ تمہارے آئندہ سبک سر اور
اجتناب نہ سیکھو اور حضرت نے بھی فرمایا جو احسن کو حماقت سے بدل دے گا تو وہ راضی ہو اس بات پر کہ اختلاف نہ نعل کی پیروی کرے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْبٍ ، عَنِ الْحَسَّانِيِّ ، عَنْ
أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَلَنِ فَقَالَ : الْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ ، وَوَزْرُهُ وَوَزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ
مَا لَمْ يَتَعَدَّ الْمَظْلُومُ .

۳۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسے دو شخصوں کے بارے میں فرمایا جو ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے
ان میں ابتدا کرنے والا زیادہ ظلم کرنے والا ہے دوسرے کے گناہ کا بار بھی اسی پر ہو گا جب تک کہ مظلوم حد سے نہ گزرے .

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَعْنَوَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْغَاسِقِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
عليه السلام قَالَ : إِنْ أَبْغَضَ خَلْقُ اللَّهِ عَبْدًا اتَّقَى النَّاسُ لِسَانَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن خدا وہ ہے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈریں۔

دوسواں سٹھواں باب

بذار (زبان درازی)

۲۵۹ (بَابُ الْبَذَاءِ)

۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ، عَنْ أَبِي الْقَمْرَاءِ، عَنْ أَبِي صَبْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: [إِنَّ] مِنْ عَلَامَاتِ شُرُكِ الشَّيْطَانِ الَّذِي لَا يَشْكُ فِيمَا أَنْ يَكُونَ فَتَعَانَا، لَا يُبَالِي مَا قَالُوا وَلَا مَا قِيلَ بِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بے شک ایک علامت اس کی کہ شیطان اس شخص کے باپ کے جماع میں شریک تھا ہے کہ وہ بد گو ہے اور گفت گوی کے وقت اس پر غور نہیں کرتا کہ کیا کہا اور کس کے بارے میں کہا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ لَا يُبَالِي مَا قَالُوا وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَفَتَى أَوْ شُرَكَ شَيْطَانٍ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا بکا اور اس کے لئے کیا کہا گیا تو سمجھ لو کہ وہ نازا زادہ ہے یا وقت جماع شیطان اس کے باپ کے ساتھ شریک جماع تھا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيٍّ، قَلِيلِ الْحَيَاءِ، لَا يُبَالِي مَا قَالُوا وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ إِنْ فَتَقْتَهُ لَمْ تَجِدْهُ إِلَّا لَعْنَةً أَوْ شُرَكَ شَيْطَانٍ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي النَّاسِ شُرُكُ شَيْطَانٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا تَرَأَوْا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَوَشَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ، وَعَدُوَّهُمْ

قَالَ : وَسَأَلْ دَجُلٌ فَقِيهًا : هَلْ فِي النَّاسِ مَنْ لَا يُبَالِي بِمَا قَبِلَ لَهُ ؟ قَالَ : مَنْ تَعَرَّضَ لِلنَّاسِ بِشَمِّهِمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَا يَنْتَرُكُونَهُ ، فَذَلِكَ الَّذِي لَا يُبَالِي بِمَا قَالُوا وَلَا مَا قَبِلَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے جنت کھرام کیا ہے ہر اس شخص پر جو بدگو، بد زبان اور کجیاد والا ہے اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا اور نہ اس کی پروا کرتے ہیں کہ اس کے لئے کیا کہا گیا ہے۔ پس اگر تم اس کے حالات کی جستجو کر گئے تو معلوم ہو گا کہ وہ یا تو زنا زادہ ہے یا اس کے لفظ میں شیطان شریک ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے فرمایا کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں بڑھلا سوتا ہے کہ خدا نے شیطان سے فرمایا تو آدمیوں کے مال اور اولاد میں ان کا شریک بن دیتے ہیں وہی کرنے والوں کی سزا جہنم ہے اور امام نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک فقیہ سے پوچھا کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو پروا نہ کریں کہ ان کے لئے کیا کہا گیا ہے نہ بڑا جو لوگوں کو یہ جانتے ہوئے گالیاں دیتا ہے کہ وہ بھی اس کو گالیاں دیں گے تو یہی ان کا لالہ بالی بن ہے کہ اپنے کہنے کی پروا نہ دوسروں کے کہنے کی۔

۴۔ عَمَّا بَيْنَ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، بِرَفْعِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاجِسَ الْمُتَمَتِّعِينَ .

۴۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ دشمن جانتا ہے اس کو جو نہ برا کہنے کی پروا کرے اور نہ برا سننے کی۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نُعْمَانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : كَانَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام صَدِيقٌ لَا يَنْكَأُ يُعَارِقُهُ إِذَا ذَهَبَ مَكَانًا فَيَسْتَمُتُّهُ بِمَشْيِهِ مَعَهُ فِي الْحَدَّائِينَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ سِنْدِيٌّ يَمْشِي خَلْفَهُمَا إِذَا انْفَتَحَ الرَّجُلُ يُرِيدُ مُلَامَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَمٌ يَرَاهُ فَلَمَّا نَظَرَ فِي الرُّابِعَةِ قَالَ : يَا أَبْنَ الْفَاعِلَةِ أَتَيْنَ كُنْتُ ، قَالَ : فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَدَهُ فَصَلَكَ بِهَا جَبْهَةَ نَفْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ تَقْنِغًا مَهْ ؟ قَدْ كُنْتُ أَرَى أَنَّ لَكَ وَدْعًا فَإِذَا الْبَيْسَ لَكَ وَدْعٌ ، فَقَالَ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّ أُمَّةً سِنْدِيَّةً مُشْرِكَةٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ وَكَاحًا ، تَنَحَّ عَنِّي ، قَالَ : فَمَا رَأَيْتُهُ يَمْشِي مَعَهُ حَتَّى قَرَأَ الْمَوْتَ بَيْنَهُمَا .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحًا تَحْتَجِزُونَ بِهِ مِنَ الزَّوَانِ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک دوست تھا جہاں کہیں آپ جاتے وہ آپ کے ساتھ جاتا تھا ایک روز حضرت کے ساتھ کفش و دزدوں کی طرت سے گزرا اس کا ایک غلام ہندی پیچھے آ رہا تھا اس

شخص نے تین بار مکرر کر اپنے غلام کو دیکھا تو موجود نہ پایا جو کھی بار دیکھا تو موجود پایا۔ کہنے لگا اور زنا زادے تو کہاں تھا حضرت نے پرس کر مانتے پر ہاتھ مارا اور نہ پایا۔ سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زنا کی تہمت لگاتا ہے۔ میں تو تجھے پرہیزگار جانتا تھا اب پتہ چلا کہ ایسا نہیں ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں اس کی ماں سند یہ مشرک تھی فرمایا تجھے کیا معلوم نہیں کہ ہر امت کا نکاح اسلام میں جائز سمجھا گیا ہے مجھ سے دور ہو۔ راوی کہتا ہے تادم مرگ پھر حضرت کے ساتھ اس کو نہ دیکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر گز وہ کا نکاح زنا سے روکتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ ابْنِ أَدِيْنَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ الْفُحْشُ لَوْ كَانَ مِثْلًا لَكَانَ مِثَالِ سَوْءٍ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بدگوئی کا اگر کجیہ بنایا جاتا تو وہ بدترین صورت کا ہوتا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَدَّعَا اللَّهُ أَنْ يَرُدَّ قَدْ غَلَامًا ثَلَاثَ سِنِينَ فَلَمَّا رَأَى أَنَّ اللَّهَ لَا يُجِيبُهُ قَالَ : يَا رَبِّ أَبْعِدْ أُنَامِكَ فَلَا تَسْمَعْنِي أَمْ قَرِيبُ أَنْتَ مَسِيٌّ فَلَا تُجِيبُنِي قَالَ : فَأَنَاءَ آتَ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ : إِنَّكَ تَسْعَوُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنْذُ ثَلَاثِ سِنِينَ بِلِسَانٍ يَذِيْقُ وَقَلْبٍ غَابَ غَيْرَ يَقِيٍّ وَنِسْفَةِ غَيْرِ صَادِقَةٍ ، فَأَقْلَعَ عَنْ بَذَائِكَ وَلَبِثَ قَلْبُكَ وَلَتَحْمَسُ يَسْتِكَ ، قَالَ : فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ فَوَلَدَ لَهُ غُلَامٌ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے خدا سے دعا کی کہ تین سال کے اندر اس ایک لڑکا دے جب اس نے دیکھا کہ اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرتا تو کہنے لگا۔ اے میرے رب کیا تو مجھ سے دور ہے کہ میری بات نہیں سنتا یا قریب ہے اور میری دعا قبول نہیں کرتا خواب میں کسی کہنے والے نے اس سے کہا۔ تو تین سال سے ناشائستہ زبان میں اور سرکش اور ناپرہیزگار دل سے اور گھوٹی نیت سے دعا کر رہا ہے۔ ان باتوں کو چھوڑ اپنے دل کو اللہ سے ڈرا اور اپنی نیت کو درست کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس نے ایسا ہی کیا پھر خدا سے دعا کی۔ خدا نے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَكَرَّرَ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، بدگوئی خدا سے اور ایمان سے دوری ہے اور یہ دوری جہنم کی

لے جانے والی ہے۔

۹۔ وَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبَدَأُ مِنَ الْخَفَاءِ وَالْجَفَاءِ فِي النَّارِ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے بندوں میں بدترین بندہ وہ ہے جس کی بدگوئی کی وجہ سے اس کی مجاست مکروہ قرار پاتی ہے۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ الْحَسَنِ الصَّقِيلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْفُحْشَ وَالْبَدَأَ وَالسَّلَاطَةَ مِنَ الْتِفَاقٍ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حد سے بڑھتا بدگوئی اور زبان کی تیزی تفاق ہے۔

۱۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَنِيَّ وَالسَّائِلَ الْمُلْحِفَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا دشمن رکھتا ہے حد سے تجاوز کرنے والے بدگو کو اور اس میں ہی سناں کو جو بغیر حق ہوئے پڑے ہی نہیں۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّيرٍ ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمْتَلِئًا لَكَانَ مِثْلًا سَوًّا ،

۱۲۔ فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جناب عائشہ سے ، اے عائشہ حد سے تجاوز کرنے والے کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو سب سے بُرا مجسمہ ہوتا۔

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ مَنْ فَحَّشَ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ بَرَكَهَ رِزْقِهِ وَوَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ وَأَفْسَدَ عَلَيْهِ مَعِيشَتَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت نے جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بدزبانی کی خدا اس سے رزق کی دولت اٹھا لیتا ہے اور اس کا کام اسی کے سپرد کر دیتا ہے اور فاسد کر دیتا ہے اس پر اس کی روزی۔

۱۴۔ عَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَسَّانٍ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لِي مُبْتَدَأًا: يَا سَمَاعَةُ مَا هَذَا الَّذِي كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ جَمَالِكَ؟ أَيْتَاكَ أَنْ تَكُونَ فَخْصًا أَوْ صَخَابًا أَوْ لَعْنًا؟ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ، إِنَّهُ ظَلَمَنِي، فَقَالَ: إِنْ كَانَ ظَلَمَكَ لَقَدْ أَرَبَيْتَ عَلَيْهِ إِنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ فِعَالِي وَلَا أَمْرٍ بِهِ شَيْعَنِي، اسْتَغْفِرُ رَيْكَ وَلَا تُعَدُّ، قُلْتُ: اسْتَغْفِرُ اللَّهَ؛ وَلَا أَعُودُ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے کلام کی ابتداء کر کے فرمایا اے سماعہ تیرے اور تیرے شرابان کے درمیان یہ معاملہ ہوا اپنے کو بدگوئی، زیادہ بلند آواز سے بولنے اور زیادہ طعن کرتے سے بچا۔ میں نے کہا اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا تیرا ظلم اس سے زیادہ ہوا یہ ہمارا طریقہ کار نہیں اور نہ میں اپنے شیعوں کو اس کا حکم دیتا ہوں۔ خدا سے استغفار کرو اور پھر ایسا نہ کرنا۔ میں نے کہا میں توبہ کرتا ہوں اور پھر ایسا نہ کروں گا۔

دوسو ساٹھواں باب

وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے

((بَابُ مَنْ يُتَّقَى شَرُّهُ)) ۲۶۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَذَا يَوْمَ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَسْأَلُ أَخُو الْعَشِيرَةِ، فَحَاسَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَتْ الْبَيْتَ وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلرَّجُلِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَبَشَرَهُ [إِلَيْهِ] يُحَدِّثُهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا أَنْتَ تَذَكِّرُهُذَا الرَّجُلَ بِمَا ذَكَرْتَهُ بِهِ إِذَا أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ بِوَجْهِكَ وَبَشَرَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ.

۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ایک روز خانہ جناب عائشہ میں تھے کہ ایک شخص نے اذن طلبی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ قبیلہ کا بد آدمی جناب عائشہ اٹھ کر اندر چلی گئیں اور حضرت نے اسے بلایا جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی کے ساتھ بات چیت کی۔ جب وہ چلا گیا تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کے لئے ایسا کیا فرمایا تھا لیکن جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی سے بات چیت کی۔ نہ فرمایا یہ بدترین

اومی زبان در از بدگو ہے اور ان میں سے ہے جس کی بدزبانی سے اس کی ہم نشینی بڑی معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَرُّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ شَرِّهِمْ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے روز قیامت خدا کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہیں جن کی تعظیم ان کے شر سے بچنے کے لئے کی جاتی ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ :
مَنْ خَافَ النَّاسَ لِسَانَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈرتے ہوں اس کی جگہ جہنم میں ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ؛
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَرُّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ شَرِّهِمْ .
۴۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے روز قیامت بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی تعظیم لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے کریں۔

دوسواکسٹھ وال باب

بغی (زیادہ رومی)

(بَابُ الْبَغْيِ) ۲۶۱

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْشَّعْرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَعْجَلَ الشَّرَّ عُقُوبَةَ الْبَغْيِ

۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے۔ بغاوت کا عذاب سب سے جلد آنے والا ہے شر ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَقُولُ إبْلِسُ لِجَنُودِهِ : أَتَقْوَابِيْنَهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ ، فَاتَّهَمَا يَعْدِلَانِ عِنْدَ اللَّهِ الشَّرَّكَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے بنی آدم کے درمیان حسد اور بغاوت پیدا کرو کیونکہ یہ دونوں اللہ کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔

۳۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ مَسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام كَتَبَ إِلَيْهِ فِي كِتَابٍ : أَنْظُرْ أَنْ لَا تَكَلِّمَنَّ بِكَلِمَةٍ بَغْيٍ أَبَدًا وَإِنْ أَعْجَبَتْكَ نَفْسُكَ وَعَشِيرَتُكَ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے خط میں لکھا کہ کبھی زبان سے سرکشی کی بات نہ کہو۔ اگرچہ تمہارا نفس اور قبیلہ تمہیں تعجب میں ڈالے۔

۴۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ وَيَعْقُوبَ السَّرَّاجِ ، جَمِيعًا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبَغْيَ يَقُودُ أَصْحَابَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنْ أَوَّلَ مَنْ بَغَى عَلَى اللَّهِ عَنَاقُ بَنِي آدَمَ ، فَأَوَّلُ قَتِيلٍ قَتَلَهُ اللَّهُ عَنَاقُ وَكَانَ مَجْلِسُهَا جَرِيئًا فِي جَرِيْبٍ وَكَانَ لَهَا عَشْرُونَ إِبْصَعًا فِي كُلِّ إِبْصَعٍ ظُفْرَانِ جُنْدٍ الْمُنْجَلِينَ فَسَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَسَدًا كَالْبَيْلِ وَثُبًا كَالْبَعِيرِ وَ نَسْرًا مِثْلَ الْبَغْلِ ، فَفَتَلْنَهَا وَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ الْجَبَابِرَةَ عَلَى أَفْضَلِ أَحْوَالِهِمْ وَأَمْرًا مَا كَانُوا .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے لوگو! بغاوت اپنے لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچ لے جاتی ہے سب سے پہلے جس نے خدا سے بغاوت کی وہ عناق بنت آدم تھی۔ سب سے پہلے جس کو خدا نے قتل کیا وہ عناق تھی وہ اتنی بھاری بھرکتی کہ کئی جرید زمین بیٹھنے کے لئے درکار تھی اس کی بیس انگلیاں تھیں ہر انگلی میں دو ناخن تھے درستی جیسے اللہ نے اس پر اپنی جیسے شیر کو ادب جیسے بھیڑیے کو خچر جیسے گدھ کو مسلط کیا انھوں نے اس کو قتل کر دیا اور اللہ نے قتل کیا جباروں کو ان کے بہترین حالات اور امن کی صورت میں۔

دوسو باسٹھواں باب

(بَابُ الْفَخْرِ وَالْكِبَرِ) ۲۶۲

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ

سالم ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام : عَجَبًا لِلْمُتَكَبِّرِ الْفَخُورِ ، الَّذِي كَانَ بِالْأَمْسِ نُظْفَةً ثُمَّ هُوَ غَدًا حَبِثَةٌ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے تعجب ہے اس تکبر اور فخر کرنے والے پر جو گزشتہ کل ایک نطفہ تھا اور آئندہ کل مردار بن جائے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : آفَةُ الْحَسْبِ الْإِفْخَارُ وَالْعُجْبُ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے حسب کے لئے فخر اور گھنڈاقت ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانٍ ، عَنْ عَقِبَةَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَنَا عَقِبَةُ بْنُ بَشِيرٍ الْأَسَدِيُّ وَأَنَا فِي الْحَسْبِ الصَّخِيمِ مِنْ قَوْمِي قَالَ : فَقَالَ : مَا تَمَنَّ عَلَيْنَا بِحَسَبِكَ ؟ إِنَّ اللَّهَ رَفَعَ بِالْإِيمَانِ مَنْ كَانَ النَّاسُ يُسَمُّوهُ وَضِعًا إِذَا كَانَ مُؤْمِنًا وَوَضَعَ بِالْكَفْرِ مَنْ كَانَ النَّاسُ يُسَمُّوهُ شَرِيفًا إِذَا كَانَ كَافِرًا ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ قَتْلٌ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِالتَّقْوَى

۳۔ عبد عقبہ ابن بشیر اسدی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں عقبہ بن بشیر اسدی ہوں میں لمحاظ نسب اپنے قبیلہ میں صاحب عظمت ہوں۔ حضرت نے فرمایا اس سے ہر پر کیا احسان جاتا ہے جس مومن کو لوگ ذلیل مانتے تھے اللہ نے اس کے ایمان کے سبب اس کا مرتبہ بلند کیا اور وہ کافر جس کو لوگ شریف سمجھتے تھے خدا نے اس کے کفر کے سبب ذلیل کیا سو اسے تقویٰ کے کسی کو کسی پر نفیلت نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عِيسَى بْنِ الصَّخَّالِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : عَجَبًا لِلْمُخْتَالِ الْفَخُورِ ، وَإِنَّمَا خُلِقَ مِنْ نُظْفَةٍ ثُمَّ يَعُودُ حَبِثَةً وَهُوَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ لَا يَنْدَرِي مَا يَصْنَعُ بِهِ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گھنڈی تکبر پر تعجب ہے وہ نطفہ سے تو پیدا کیا گیا ہے اور مرنے پر مردار بن جائے گا اور ان دونوں حالتوں کے درمیان جو اس پر گزرے گی اسے وہ کیا جائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً . فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ :
أَمَّا إِنَّكَ غَايِرُهُمْ فِي النَّارِ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا ابن فلان
بن فلان ہوں یہاں تک کہ نوپشتوں کے نام لگائے۔ رسول اللہ نے فرمایا تو ان کا رسواں فی النار ہے (وہ خود بھی کافر
اور اپنے کا فر اجداد پر فخر کر رہا تھا)۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ :
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : آفَةُ الْحَسْبِ الْإِفْتِخَارُ .

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حب لب کی آفت فخر کرنا ہے۔

دوسرے سہواں باب قساوت قلب

(بَابُ الْقَسْوَةِ) ۲۶۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ ، قَالَ :
فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى لَا تَطْوِلْ فِي الدُّنْيَا أَمْلَكَ فَيَقْسُو قَلْبُكَ وَالْفَاسِي
الْقَلْبِ مِنْبِي بَعِيدٌ .

۱۔ امام نے فرمایا خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ اے موسیٰ دنیا میں اپنی امیدوں کو طولانی نہ بناؤ۔ ورنہ تمھارا
دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل آدمی تمھ سے دور ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَبِيسٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَبْدَ فِي أَصْلِ الْخَلْقَةِ كَافِرًا لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُحِبِّبُ اللَّهُ إِلَيْهِ الشَّرَّ
فَيَقْرُبُ مِنْهُ فَأَبْلَاهُ بِالْكِبَرِ وَالْجَبَرِيَّةِ فَسَأَلَ قَلْبُهُ وَنَاءَ خَلْقُهُ وَغَلَطَ وَجْهُهُ وَظَهَرَ فُحْشُهُ وَ قَلَّ حَيَاؤُهُ

وَكَشَفَ اللَّهُ سِتْرَهُ وَرَكِبَ الْمَخَارِمَ فَلَمْ يَتَرَعْ عَنَّا ، ثُمَّ رَكِبَ مَعَاصِيَ اللَّهِ وَ أَبْنَصَ طَاعَتَهُ وَ وَكَّتْ عَلَى النَّاسِ ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْخُصُومَاتِ ، فَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَاطْلُبُوا هَامِيَتَهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا۔ پس وہ نہیں مارتا اینکہ اللہ شدہ کو اس کے لئے محبوب بنا دیتا ہے پس وہ اس سے قریب ہو جاتا ہے پھر خدا اس کو مبتلا کر لے کر جبر پسندی میں لہذا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے عادت خراب ہو جاتی ہے اور ترش رو بن جاتا ہے بدگوئی کرنے لگتا ہے۔ اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور خدا اس کے بھید کھول دیتا ہے وہ محرمات بجالاتا ہے وہ ان سے نکل نہیں پاتا اور معاصی کا ارتکاب کئے چلا جاتا ہے اور اللہ کی اطاعت کو دشمن رکھتا ہے اور لوگوں پر حملہ کرتا ہے اور جھگڑوں سے سیر نہیں ہوتا۔ پس تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اس سے عافیت کے طالب نہ ہو۔

توضیح :- اس حدیث کے اس جملہ سے ”جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا“ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے مومن پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے کافر۔ تو اس سے جبر لازم آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک مجازی صورت ہے بایں طور کہ خدا خلق کے رقت جانتا تھا کہ فلاں شخص کفر اختیار کرے گا پس گویا اس کو کافر پیدا کیا یہ ایک مجازی نسبت ہوئی یا خلق یہاں یعنی تقدیر (اندازہ) اور بعض معنی میں معاصی کا تعلق اسی تقدیر سے ہے اسی طرح شر کو محبوب کرنا بھی مجازی نسبت ہے بایں طور کہ خدا نے بد اعمالی کی وجہ سے اپنی توفیق کو اس سے سلب کر لیا اور اس کے نفس کا تعلق شیطان سے ہو جانے کی بنا پر اس نے شر کو محبوب رکھا۔ یہ نسبت ایسی ہے جیسی اس آیت میں حَبِيبٌ اِلَيْكُمْ اَلْاِيْمَانُ وَرَزَيْنَا فِي قُلُوبِكُمْ وَكُذِّبَكُمْ اَيْكُمْ اَلْكَفْرُ وَانْفُسُوقٌ وَاِلْحِيَاثٌ ، علم و اندازہ الہی مقتضی جبر نہیں کیونکہ کوئی کافر یا اختیار خود اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا ہوتا ہے خدا اپنے علم ذاتی سے اس وقوع نفل سے پہلے جان لیتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النُّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَمَتَانِ : لَمَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمَةٌ مِنَ الْمَلِكِ ، فَلَمَةُ الْمَلِكِ : الرِّقَّةُ وَالْفَقْمُ وَلَمَةُ الشَّيْطَانِ السُّهُوُ وَالْقَسْوَةُ .

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ دریافت کرنا دو طرح کا ہے ایک کا تعلق شیطان سے ہے اور دوسرے کا فرشتہ سے، فرشتہ سے معلومات رقت قلب اور فہم کو پیدا کرتا ہے اور شیطان سے لینا فراموشی اور قسادت کو پیدا کرتا ہے۔

دوسو چونسٹھواں باب

ظلم

(باب الظلم) ۲۶۴

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنِّمِ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الظُّلْمُ ثَلَاثَةٌ : ظَلَمَ يَغْفِرُ اللَّهُ وَظَلَمَ لَا يَغْفِرُهُ اللَّهُ وَظَلَمَ لَا يَدْعُهُ اللَّهُ ، فَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ ، فَالْقِرْكَ وَ أَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي يَغْفِرُهُ فَظَلَمَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ ، وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَدْعُهُ فَالْمُدَايَنَةُ بَيْنَ الْعِبَادِ

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ظلم تین طرح کا ہے ایک وہ جسے اللہ بخش دے گا دوسرا وہ جسے نہ بخشے گا تیسرا وہ جسے اللہ نہ چھوڑے گا جو جرم اللہ نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور جو ظلم بخش دے گا وہ انسان کا ظلم ہے اپنے نفس پر ان معاملات میں جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور جس کو بے فیصل کئے نہ چھوڑے گا وہ ظلم ہے بندوں کا بندوں پر اس میں انصاف کرے گا

۲۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ مُعْتَدٍ ، عَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ رَبَّكَ لَيَلْمِزُ صَادِقًا» قَالَ : قَنْطَرَةٌ عَلَى الصِّرَاطِ لَا يَجُوزُ هَا عَبْدٌ بِمُظْلَمَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ”بے شک تمہارا رب کین گا، میرے کہ مراد پر ایک بل ہوگا جس کو وہ بندہ عبور نہ کر سکے گا جس پر کوئی مظلم ہوگا۔“

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَعَبِيدِ اللَّهِ الطَّوِيلِ عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنْشِئْ لِي أَذْلًا وَالْيَا هَذَا زَمَنُ الْحِجَاجِ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَهْلِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَدَّتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : لَا حَتَّى تَوَدِّيَ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ .

۳۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا میں حجاج کے زمانہ سے آج تک برسرِ حکومت ہوں پس آیا میری توبہ قبول ہوگی یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا نہیں ہوگی جب تک تو ہر صاحب حق کا حق ادا

نہ کر دے۔

۴۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِیْسٰی، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ
الْحَمِیدِ، عَنْ الْوَلِیدِ بْنِ صَبِیحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مَظْلَمَةٍ أَشَدَّ مِنْ مَظْلَمَةِ لَا یَجِدُ
مُنَاجِبَهَا عَلَيْهَا عَوْنًا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی مظلوم (حق الناس) اس سے بدتر نہیں کہ ایسے شخص کا حق لیب
جلے جس کا کوئی مددگار خدا کے سوا نہ ہو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ دُرِّسَتْ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ
عَنْ عِیْسٰی بْنِ بِشْرِ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِیِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ
ﷺ الْوَفَاةَ ضَمَّنِي إِلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِيَّ أَوْصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي ﷺ جِئَنَ حَضْرَتَهُ
الْوَفَاةَ وَبِمَادَّ كَرَّانَ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ، قَالَ: يَا بَنِيَّ إِثَّاكَ وَظَلَمَ مَنْ لَا یَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِرًا إِلَّا اللَّهُ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو
مجھے چھاتی سے لگایا اور فرمایا۔ بیٹا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں جو میرے باپ نے اپنی موت کے وقت مجھے کی تھی۔ فرمایا
تھا بیٹا اپنے کو اس پر ظلم کرنے سے بچاؤ جس کا مددگار اللہ کے سوا کوئی نہ ہو۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ خَافَ الْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا ہے امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو قصاص سے ڈرے گا
وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرے گا۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مَقْوَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ:
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَنْوِي ظُلْمَ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَذْنَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا لَمْ يَسْغُفْكَ دَمًا أَوْ
يَأْكُلْ مَالَ يَنْتِمِ حَرَامًا.

۷۔ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے جو اس طرح صبح کرے کہ کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو تو خدا اس

دن کے کل گناہ بخش دے گا بشرطیکہ کسی کو قتل نہ کیا ہو یا کسی یتیم کا مال حرام طریقہ سے نہ کھایا ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ : عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْمُ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ مَا اجْتَرَمَ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے اس صبح کی کہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
مَنْ ظَلَمَ مَظْلَمَةً أَخَذَ بِهَا فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی کا حق لے لے گا اس کا بدلہ لیا جائے گا اس کے نفس سے اس کے مال سے یا اس کی اولاد سے ۔

۱۰۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظلم سے بچو کیوں کہ وہ روز قیامت کی تاریکی ہے

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، [عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى] عَنْ مَتَّوْبٍ ، عَنْ هِشَامِ
ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .
۱۱۔ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَظْلِمُ بِمَظْلَمَةٍ إِلَّا أَخَذَهُ اللَّهُ بِهَا فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي بَيْنَهُ
وَبَيْنَ اللَّهِ فَإِذَا تَابَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ہزارہ ظلم کسی کا حق لیتا ہے اس کا بدلہ اس کے نفس یا مال سے لیا جاتا ہے اور ظلم جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے اگر توبہ کرے گا تو خدا بخش دے گا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مُبْتَدِئًا : مَنْ ظَلَمَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ [أَوْ عَلَى عَقِبِهِ] أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ قُلْتُ : هُوَ يَظْلِمُ فَيَسْلُطُ اللَّهُ عَلَى عَقِبِهِ أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ ؟ أَوْ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَلَيَخْشَى الَّذِينَ لَوْ تَرَ كُؤَامَ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّتَهُ ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کلام کی ابتداء ابنی طرف سے کر کے جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا تو خدا اس پر یا اس کی اولاد پر یا اولاد کی اولاد پر کسی کو مسلط کرے گا رادی نے کہا یہ کیسے ظلم کرے کوئی اور بدلہ لیا جائے اولاد سے۔ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے (سورہ نمر) اور ان لوگوں کو ڈرنا اور خیال کرنا چاہئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (نہیں) بچے چھوڑ جاتے تو ان پر کس قدر ترس آتا پس ان کو درغیب بچوں پر سختی کرنے میں ڈرنا چاہئے۔

توضیح :- مرآۃ العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔ سائل کو بعید معلوم ہوا اس صورت کا وقوع نہ کر مٹانی عدل جان کہ حضرات نے اسے جواب دیا کہ اس کی صورت وہی ہے جو خدا نے سورہ ناسر میں یتیموں کے بارے میں بیان کی ہے تاکہ لوگ یتیموں پر ظلم کرنے سے ڈریں (چونکہ سائل میں لم سمعہ کی قابلیت نہ تھی۔ لہذا صرف وقوع کی صورت بیان کر دی یا یہ کہا جائے کہ حضرت نے سائل کے استبعاد کو بدلیل انی بیان کیا اور دلیل ثنی کو ترک کیا۔ فرمایا اب رہا ظلم کا اس بارے میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فعل الم بالغیر لطف خدا ہو۔ دوسروں پر جب کہ الم پہنچنے والے کو دو چند عوض اس الم کا ملے اور جب وہ الم کے بدلے پر خود کرے تو اس الم پر راضی ہو جائے جیسے بچوں کی بیماری ماں باپ کے لئے اڑو یا داجر کا باعث ہو تو وہ اس پر راضی ہوں ممکن ہے کہ یہ صورت ہو کہ عادت الہیہ یہ ہو کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا اور ظلم سے یتیم کا مال کھائے گا تو اللہ اس کی اولاد کو اس قسم کے ظلم میں مبتلا کرے گا۔ لطف الہی ہوگا ہر اس شخص کے لئے جو اس صورت کو مشاہدہ کرے یا اس کی صداقت کو کسی خبر دینے والے سے سنے تو وہ یتیم وغیرہ پر ظلم کرنے سے رک جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اولاد سے بدلہ دنیا میں لینا اور آخرت میں مواخذہ کرنا ممکن ہے اس کا سبب ہو جائے تو لوگ آپس میں صلح کر لیں اور گناہوں سے باز رہیں ہمیں معلوم ہے کہ ظالموں کی اولاد اگر اپنے باپ دادا کی دولت پالیتی ہے تو اسی طرح فتنہ و فساد برپا کرتی ہے جس طرح ان کے باپ دادا نے کیا تھا لہذا اولاد سے بدلہ لینے کی صورت میں جو خوف ہوگا وہ ان کی اصلاح کا باعث ہوگا اس صورت میں کسی پر ظلم نہ ہوگا

علامہ طباطبائی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ رادی کے لئے اشکال پیدا ہوا ہے کہ اللہ کی طرف

سے اس کا وقوع کیسے ہو گا امام علیہ السلام نے اس کا جواب آیت سے دیا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ ایک کے فعل میں دوسرے کو دھوکہ دینا ظلم ہے تو یہ دوسرا اشکال ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ امور کو بنیہ مرتبہ میں دوسرے اسباب سے جو اسباب جن دُفع احوال سے علاوہ ہیں جیسے صفات والدین اور جسمانی اور روحانی خصوصیات کا اکثر اوقات اولاد میں بطور وراثت پایا جانا وغیرہ۔ خدا نے فرمایا ہے جو مصیبت تم پر آئی ہے وہ تمہاری ہی پیدا کی ہوئی ہے اور جسمانی تعلق جمع کرے گا تمام آباد اجداد اولاد کو ایک ہی جیسیدہ رایت کے نیچے کیونکہ آخر والے انہی عادات کو رکھنے والے تھے جو اول والے تھے۔

اولاد سے بدلے کا خوف ظالم و مظلوم دونوں کے لئے لطف الہی ہے ظالم دے گا اس سے کہ اس کے فعل سے اس کی اولاد تک کو صدمہ پہنچے گا اور اولاد سے چونکہ فطری محبت ہوتی ہے لہذا وہ ظلم سے رکے گا اور مظلوم کو انتقام کے متعلق تسلی ہوگی۔

۱۴۔ عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى نَبِيِّهِ مِنْ أَنْبِيَائِهِ فِي مَمْلَكَةِ جَبَّارِينَ أَنْ أَمَّتْ هَذَا الْجَبَّارُ فَقُلَّ لَهُ : وَأَنْتَبِهِي لَمْ أَسْمِعْكَ عَلَى سَفَكِ الدِّمَاءِ وَاتِّخَاذِ الْأَمْوَالِ وَإِنَّمَا اسْتَمْلَكْتَ لِنَفْسِكَ عَنِّي أَصَوَاتِ الْمَظْلُومِينَ فَأَنْتَبِهِي لَمْ أَدْعَ ظُلَامَتَهُمْ وَإِنْ كَانُوا كُفَّارًا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے ایک نبی سے جو ایک جابر بادشاہ کی حکومت میں تھے فرمایا تم اس جابر کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں نے تجھے لوگوں کے خون بہانے اور لوگوں کا مال غصب کرنے کے لئے حکومت نہیں دی بلکہ اس لئے دی ہے کہ ظالموں کی زیادتی تک نہ پہنچے۔ میں ان پر ظلم کو نظر آنا نہ کروں گا چلے وہ کافر ہی ہوں۔

۱۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي سَبْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ أَكَلَ مَالَ أَخِيهِ ظُلْمًا وَلَمْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ أَكَلَ جَدَّةَ مِنَ السَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا جو اپنے بھائی کا مال ظلم سے کھائے گا اور اسے واپس نہ دے گا وہ روز قیامت آگ کی چنگاریاں کھائے گا۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ لَهُ وَالرَّاضِي بِهِ شَرُّكُمْ ، ثَلَاثَتُهُمْ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ظلم کرنے والا اس کا مددگار اور اس پر راضی ہونے والا تینوں اس ظلم میں شریک ہیں۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ : أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ الْعَبْدُ لَيْكُونُ مَظْلُومًا فَمَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَكُونَ ظَالِمًا .

۱۸۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک بندہ مظلوم ہو کر جب ظالم کے لئے ہمیشہ بددعا ہی کرتا رہتا ہے اور اس میں حد سے تجاوز کرتا ہے تو خود ظالم بن جاتا ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَدَّ ظَالِمًا يَظْلِمُهُ سَلْطَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ فَإِنْ دَعَا لَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ وَلَمْ يَأْجِرْهُ اللَّهُ عَلَى ظُلَامَتِهِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو ظالم کو اس کے ظلم کرنے میں معذور جانتا ہے خدا اس پر ایک ظالم کو مسلط کرتا ہے پس اگر وہ خدا سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور اس کے مظلوم پر کوئی اجر نہ ملے گا۔

۱۹۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَا أَتَصَرَّ اللَّهُ مِنْ ظَالِمٍ إِلَّا بِظَالِمٍ ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَكَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا .

۱۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا ظالم کے عوض ظالم کو ظالم سے نکرادیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ہم ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر بنا دیتے ہیں۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوَلَكِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ ظَلَمَ أَحَدًا فَقَاتَلَهُ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللَّهَ لَهُ فَإِنَّهُ كَفَّارَةٌ لَهُ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو ظالم کسی کا مال لے اور پھر رد کرنے کے لئے اسے نہ پائے تو چاہیے کہ اس کے لئے اللہ سے استغفار کرے کہ یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلْبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ

الْمُرَوِّذِي، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَسْبَحَ وَهَوَّلَايَهُمْ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرْتُ لَهُ مَا أَجْتَرَمَ.

۲۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو صبح کرے ایسے حال میں کسی پر ظلم کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو انفق اس کے گناہ بخش دے گا

٢٢ - عَدَدَيْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي مَدَارِأَوْ بَيْنَهُمَا وَمَعَامَلَةٍ ، فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ كَلَامَهُمَا قَالَ : أَمَا إِنَّهُ مَا ظَنَرُ أَحَدٌ بِخَيْرٍ مِنْ ظَنَرٍ بِالظُّلَمِ أَمَا إِنَّ الْمَظْلُومَ يَأْخُذُ مِنْ دِينِ الظَّالِمِ أَكْثَرِمِمَّا يَأْخُذُ الظَّالِمُ مِنْ مَالِ الْمَظْلُومِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَفْعَلِ الشَّرَّ بِالنَّاسِ فَلَا يَنْكُرُ الشَّرُّ إِذَا فُعِلَ بِهِ ، أَمَا إِنَّهُ إِتْمَايَ حَبِيبِ بْنِ آدَمَ مَا يَزْرَعُ وَلَيْسَ يَحْصِدُ أَحَدٌ مِنَ الْمَرْحُورِ حُلُوءًا وَلَا مِنَ الْحُلُومِ أَوْ فَا صَطْلَحَ الرَّجُلَانِ قَدْ لَانَ يَقُومَا .

۲۲۔ ابنِ عبیرت مروی ہے کہ دو شخص اپنے جھگڑاؤں کو بیان کرنے کے لئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے حضرت نے دونوں کا کلام سن کر فرمایا: نیکی میں کسی نے اس سے زیادہ فتنہ نہیں پائی جتنی مظلوم نے اپنا ظالم سے مقابلہ مظلوم ظالم کے دین سے اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے جتنا ظالم مظلوم کے مال سے پاتا ہے۔ پھر فرمایا جو دوسروں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو اگر اس کے ساتھ برائی کی جلتے تو اسے بُرا نہ سمجھے۔ بے شک آدمی جو برتا ہے وہی کاٹکے کوئی کرناوے بیچ کر بکر میٹھا پھل نہیں کھائے گا اور نہ میٹھا بکر کرناوے پھل، یہ سن کر انھوں نے انھن سے پہلے صلح کر لی۔

٢٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ خَافَ الْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ .

۲۳۔ جو قصاص سے ڈرتا ہے اسے چلبیٹے کہ ظلم سے رک جائے۔

دوسو پينسٽھ وال باب

خواہشوں کی پیروی

(بَابُ اتِّبَاعِ الْهَوَىٰ) ۲۶۵

١ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْوَاهِدِ قَالَ :

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اخَذُوا أَهْوَاءَ كَمَا تَخَذُونَ أَعْدَاءَ كَمَا فَلَيْسَ شَيْءٌ أَعْدَى لِلْوَجَالِ مِنْ اتِّبَاعِ أَهْوَائِهِمْ وَحَصَائِدِ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنی بدخواہشوں سے اس طرح بھوجیے اپنے دشمنوں سے بچتے ہو کوئی شے انسان کے لئے خواہشوں کی پیروی اور زبان کا ترجمان لگانے سے زیادہ دشمن نہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عِزِّي وَ جَلَالِي وَ عَظَمَتِي وَ كِبَرِيَّائِي وَ نُورِي وَ عَلَوِّي وَ ارْتِفَاعُ مَكَانِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَاءَ عَلَى هَوَايَ إِلَّا شَتَّ عَلَيْهِ أَمْرُهُ وَ لَبَسَتْ عَلَيْهِ دُنْيَا وَ شَغَلَتْ قَلْبَهُ بِهَا وَلَمْ آوِزْ مِنْهَا إِلَّا مَا قَدَرْتُ لَهُ ، وَ عِزِّي وَ جَلَالِي وَ عَظَمَتِي وَ نُورِي وَ عَلَوِّي وَ ارْتِفَاعُ مَكَانِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَاءَ عَلَى هَوَايَ إِلَّا اسْتَحْفَظْتُهُ مَلَائِكَتِي وَ كَفَلْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِينَ رِزْقَهُ وَ كُنْتُ لَهُ مِنْ وَدَا وَ تِجَارَةٍ كُلِّ تَاجِرٍ وَ أَتَتْهُ الدُّنْيَا وَ هِيَ رَاغِمَةٌ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قسم اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت اور کبریائی کی اور اپنے نور اور بلند درجہ اور مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں اس امر کو پراگندہ کر دیتا ہوں اور دنیاوی معاملات میں پھنسا دیتا ہوں اور اس کا دل دنیا کی طرف لگا دیتا ہوں اور اس کو نہیں دیتا مگر اتنا ہی جتنا اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اور قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت کی اور اپنے نور اور علو مرتبت کی اور اپنی مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ میری مرضی پر اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے تو میرے ملائکہ سموات اس کی نگرانی کرتے ہیں اور آسمان و زمین اس کے رزق کے کفیل بھی ہوتے ہیں مگر میرا معاملہ اس کے ساتھ دیا ہی ہوتا ہے جیسے ہر تاجر کا سودا گری میں کہ جتنا دوا اتنا لو۔ دنیا جو ذلیلہ ہے اس کے پاس آتی ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَائِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ اثْنَيْنِ اتِّبَاعَ الْهَوَى وَ طَوْلَ الْأَمَلِ أَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَإِنَّهُ يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طَوْلُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے۔ میں دو باتوں سے تم کو ڈراتا ہوں ایک خواہش کی پیروی دوسرے آندوؤں کا پھیلنا، خواہشوں کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہے اور خواہشوں کا زیادہ ہونا آخرت بھلا دیتا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اتَّقِ الْمُرْتَقَى السَّهْلَ إِذَا كَانَ مُتَحَدِّدٌ وَغَرًّا .

قال : وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا تَدْعِ النَّفْسَ وَهَواها فَإِنَّ هَواها [في] رذالها ، وَتَرْكُ النَّفْسِ وَمَاتَهْوَى أَذالها ؛ وَكَفَّ النَّفْسَ عَمَّا تَهْوَى دَوَاها .

۴۔ نفس اور اس کی خواہشات کو دعوت نہ دو کیونکہ خواہشات نفس (کی پیروی) میں ہلاکت ہے اور نفس اور اس کی خواہشات ترک کرنے سے نفس کو تکلیف پہنچتی ہے نفس کو خواہشات سے روکا اس کا علاج ہے۔

دو سو چھیاسٹھواں باب مکر و غدر و فریب

(باب) ۲۶۶

﴿ الْمَكْرُ وَالْفِتْنَةُ وَالْغَدَبَةُ ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَوْلَا أَنَّ الْمَكْرَ وَالْغَدَبَةَ فِي النَّارِ لَكُنْتُ أَمُكَّرَ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے اگر مکر و فریب کی سزا جہنم نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ مکر کر رہا ہوتا۔

۲۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ ، عَنْ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَجِبُ كُلُّ غَايِرٍ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - بِإِمَامٍ مَا يَلِي شِدْقَهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ وَيَجِبُ كُلُّ نَاكِثٍ بَيْعَةٍ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ غدر کرنے والا روز قیامت اپنے امام کے ساتھ

اس طرح آئے گا کہ اس کی باپھنگ ہوگی اور اس طرح وہ داخل دوزخ ہوگا اور ہر وہ جس نے امام منصومین من اللہ کی بیعت توڑی ہوگی وہ بصورت مجذوم داخل دوزخ ہوگا۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ التَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ كَرَّ مُسْلِمًا .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہم میں سے نہیں ہے وہ مسلمان جو کرے۔

۴۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَرَبَتَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْكٌ عَلَى جَنَّةٍ، اقْتَتَلُوا ثُمَّ اصْطَلَحُوا، ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الْمَلَائِكَةِ غَدَرِ بِصَاحِبِهِ فَجَاءَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَهْرُوكَ مَعَهُمْ بِلَاكِ الْمَدِينَةِ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا يَتَّبِعِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْدِرُوا وَلَا يَأْمُرُوا بِالْغَدْرِ وَلَا يَقَاتِلُوا مَعَ الَّذِينَ غَدَرُوا وَلَكِنَّهُمْ يَقَاتِلُونَ الْمَشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدُوهُمْ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِمْ مَا عَاهَدَ عَلَيْهِ الْكُفَّارُ

۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جب سوال کیا کسی نے ان دو قریبوں کے متعلق جو کافران حربی کے تحت حکم تھے ان میں سے ہر ایک کا بادشاہ الگ تھا پہلے ان دونوں نے جنگ کی پھر صلح کر لی۔ پھر ایک بادشاہ نے دوسرے سے بے وفائی کی اور وہ مسلمانوں کے پاس آیا اور ان سے صلح کر کے کہنے لگے کہ وہ اس کے ساتھ ہو کر دوسرے بادشاہ سے جنگ کریں۔ حضرت نے فرمایا مسلمانوں کو عذر نہ کرنا چاہیے اور نہ دوسروں کو عذر کا حکم دینا چاہیے مگر کرنے والوں کے ساتھ ان کو لڑنا نہ چاہیے ہاں مشرکوں کو جہاں چاہیں قتل کریں اور کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ پر ہر بنا ضروری نہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَجِبُ كُلُّ غَايِبٍ بِإِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا لَا شَدَقَهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر فرد کرنے والا اپنے امام کے ساتھ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کا پچھائیڑا ہوگا اور اسی حالت میں وہ داخل جہنم ہوگا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ عَمِّهِ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ : عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرَفٍ : عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ قُبَاةٍ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ

يَوْمَ وَهُوَ يُخْطَبُ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَوْلَا كَرَاهِيَةُ الْفَتْرِ كُنْتُ مِنْ أَدْمَى النَّاسِ، أَلَا إِنَّ لِكُلِّ عَدُوٍّ فَجْرَةً وَلِكُلِّ فَجْرَةٍ كُفْرَةٌ؛ أَلَا وَإِنَّ الْفُجُورَ وَالْفُجْيَانَةَ فِي النَّارِ.

۶۔ الحسن بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک روز منبر کوفہ پر اپنے خطیب میں فرمایا: لوگو! عذر کرنا ناپسندیدہ نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ دشمنوں پر بلا لانے والا ہوتا آگاہ ہو کہ ہم عذر کرنے والے کے لئے معافی میں بے پردائی ہے اور یہ بے پردائی کفر ہے اور عذر دے پر دائی اور خیانت کا تیجہ ہم رسید ہو رہا ہے۔

دوسرے سٹھواں باب کذب

(بَابُ الْكُذْبِ) ۲۶۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي النَّعْمَانِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا النَّعْمَانِ لَا تَكْذِبْ عَلَيْنَا كَذِبَةً فَتَسْلُبَ الْحَنِيفِيَّةَ، وَلَا تَطْلُبَنَّ أَنْ تَكُونَ رَأْسًا فَتَكُونَ ذَنْبًا، وَلَا تَسْتَأْكِلِ النَّاسَ بِمَا فَتَفْتَقِرُ؛ فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ لِمَخَالَةٍ وَمَسْئُولٌ، فَإِنْ صَدَقْتَ صَدَقْنَاكَ وَإِنْ كَذَبْتَ كَذَّبْنَاكَ.

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ابو نعمان سے ہم پر کوئی جھوٹ نہ بول ورنہ دین سے خارج ہو جائے گا اور سرداری کے خواستگار نہ ہو ورنہ بھیڑیا بن کر لوگوں پر ظلم کر دے گا اور ہماری مداحی بہ غلو کر کے لوگوں کا مال نہ کھاؤ ورنہ محتاج ہو جاؤ گے۔ تم روز قیامت پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ پس اگر تم نے ہمارے متعلق سچ کہا ہے تو ہم تصدیق کریں گے اور جھوٹ کہا ہے تو ہمیں بھٹلائیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ حَدِّثِهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ لَوْلِيهِ اتَّقُوا الْكُذْبَ، الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كُلِّ جِدٍّ وَهَزَلٍ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَذَبَ فِي الصَّغِيرِ اجْتَرَى عَلَى الْكَبِيرِ، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَصَدَّقُ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ صِدْقًا وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ كَذِبًا أَبَا.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین نے اپنی اولاد سے کہا۔ کذب سے بچو۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ معقول بات چیت ہو یا دل لگی کیوں کہ جب آدمی چھوٹے جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے تو بڑے بڑے جھوٹ بولنے لگتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی ہمیشہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو مدد دینا لکھتا ہے اور جب ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے تو کذاب لکھتا ہے۔

۳۔ عَنْ عُمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمَلَ لِلشَّرِّ أَفْعَالًا وَجَمَلَ مَغَائِبِهَا تِلْكَ الْأَفْعَالُ الشَّرَابُ ؛ وَالْكَذِبُ شَرُّ مِنَ الشَّرَابِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے شر باتوں پر تائید ڈالے ہیں ان تالوں کی کھچیاں شراب کو قرار دیا ہے اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَكَرِيَّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْكَذِبَ هُوَ خَرَابُ الْإِيمَانِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جھوٹ ایمان کی خرابی کا سبب ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمْعًا ، عَنِ الْوُثَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : الْكَذِبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنَ الْكِبَائِرِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا و رسول پر جھوٹ بولنا گناہانِ کبیرہ سے ہے

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِيانَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكْذِبُ الْكَذَّابُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ الْمَلَائِكَةُ ، ثُمَّ الْبَشَرُ ، ثُمَّ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَاذِبٌ .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کاذب کو سب سے پہلا جھٹلانے والا اللہ ہے پھر وہ دو فرشتے جو اس کے ساتھ رہتے تھے پھر وہ خود جانتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔

۷- عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، [عَنْ أَبِي] ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ يَهْلِكُ بِالْبَيِّنَاتِ وَيَهْلِكُ أَتْبَاعُهُ بِالشُّبُهَاتِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ بہت زیادہ دروغ گو ظاہر بظاہر دلائل سے ہلاک ہوتا ہے اور اس کے پیروں شُبہات میں پڑ کر ہلاک ہوتے ہیں

۸- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ آيَةَ الْكَذَّابِ بَيِّنٌ يُخْبِرُكَ خَبَرُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِذَا سَأَلْتَهُ عَنْ حَرَامٍ أَلَّهِ وَحَلَالٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جھوٹے کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ وہ تجھے آسمان زمین اور مشرق و مغرب کی خبریں بیان کریگا اگر تو حرام و حلال کے متعلق پوچھے گا تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔

۹- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَسْوُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ لَطَطِيرُ الشَّائِمِ ؛ قُلْتُ : وَأَيُّنَا لَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ ؟ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ ذَهَبَتْ إِتْمَا ذَلِكَ الْكُذْبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ .

۹۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے میں نے کہا ہم میں ایسا کون ہے جو کبھی جھوٹ نہ بولے۔ فرمایا اس سے مراد خدا اور رسول اور ائمہ پر جھوٹ بولنا ہے۔

۱۰- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ذَكَرَ الْخَائِكُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَلْعُونٌ فَقَالَ : إِنَّمَا ذَلِكَ الَّذِي يَحْكُمُ الْكُذْبَ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ ﷺ .

۱۰۔ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک جولاہے کا ذکر کیا کہ وہ ملعون ہے فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ کا تانا بانا بنتا ہے۔

۱۱- عِدَّةٌ مِنْ اصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِي ؛ عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ : لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتَرَكَ الْكُذْبَ مَزَلَهُ وَجَدَهُ .

۱۱۔ اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ ایمان کا مزہ نہیں چکے گا جب تک اس کی ہوا حقیقت، ہر ایک صورت میں جھوٹ کو ترک نہ کرے گا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْكَذَّابُ هُوَ الَّذِي يَكْتُمُ فِيهِ الشَّيْءُ ، قَالَ : لَا ، مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ وَلَكِنَّ الْمَطْبُوعَ عَلَى الْكُتُبِ

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ سائل نے پوچھا کہ کیا ہر جھوٹے کے لئے ایمان سے بے نصیبی ہے فرمایا نہیں یہ اس کے لئے ہے جس نے جھوٹ پسندیدہ خاطر بنا لیا ہو۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُضْلِعُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس کا جھوٹ زیادہ ہو گا اس کی آبرو جاتی رہے گی۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَنْبَغِي لِلزَّجَلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ الْكَذَّابِ ، فَإِنَّهُ يَكْتُمُ حَتَّى يَجِيءَ بِالصِّدْقِ فَلَا يَصْدُقُ

۱۴۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے مروی مسلمان کو چاہیے کہ وہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے برادرانہ تعلقات ترک کر دے۔ کیوں کہ جب سچی بات اس کے سامنے آتی ہے تو وہ تصدیق نہیں کرتا۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ مِمَّا أَعَانَ اللَّهُ [يَه] عَلَى الْكَذِّابِينَ النَّسَبَانِ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ زیادہ جھوٹ بولنے والوں پر اللہ نسیان کو غالب کر دیتا ہے۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ : صِدْقٌ وَكُذْبٌ وَإِسْلَاحٌ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : قِيلَ لَهُ : جُعِلَتْ

فَإِذَا مَا الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ؟ قَالَ: تَسْمَعُ مِنَ الرَّجُلِ كَلَامًا يَبْلُغُهُ فَتَحْبِثُ نَفْسَهُ فَتَلْقَاهُ فَنَقُولُ: سَمِعْتُ مِنْ فُلَانٍ قَالَ فَبَيْنَكَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا وَكَذَا؛ خِلَافَ مَا سَمِعْتُ مِنْهُ.

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کہ کلام تمہیں یہی پہنچ، جھوٹ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا پوچھا گیا لوگوں کے درمیان اصلاح کی کیا صورت ہے فرمایا جب تم کسی سے ایسی بات سوجھو کہ وہ دل گرفتہ ہو گیا ہو تو تم اس سے کہو کہ میں نے تو تمہارے بارے میں اس اس طرح کلمہ خیر کہتے سنا ہے جو اس کے بالکل خلاف ہے جو تم نے سنا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَمَلَةَ بْنِ عُمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّقَلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّمَا قَدُّوْا بَيْنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِي يُوْسُفُ عليه السلام: «أَيُّهَا الْعَبِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ»؛ فَقَالَ: «وَاللَّهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كَذَبَ» وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَأَسَالُ لَوْهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطَفِقُونَ»؛ فَقَالَ: «وَاللَّهِ مَا فَعَلُوا وَمَا كَذَبَ» قَالَ: فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «مَا عِنْدَكُمْ فِيهَا يَا صِقَلُ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: مَا عِنْدَنَا فِيهَا إِلَّا التَّسْلِيمُ. قَالَ: فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ أَحَبُّ أَتْنَيْنِ وَأَبْغَضُ أَتْنَيْنِ أَحَبُّ الْخَطَرِ فِيمَا بَيْنَ الصَّغِيرَيْنِ وَأَحَبُّ الْكِذْبِ فِي الْإِصْلَاحِ وَأَبْغَضُ الْخَطَرِ فِي الطَّرَفَاتِ وَأَبْغَضُ الْكِذْبِ فِي غَيْرِ الْإِصْلَاحِ» إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام إِنَّمَا قَالَ: «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا» إِرَادَةَ الْإِصْلَاحِ وَدَلَالَةً عَلَى أَنَّهُمْ لَا يَفْعَلُونَ؛ وَقَالَ يُوْسُفُ عليه السلام إِرَادَةَ الْإِصْلَاحِ.

۱۷۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قول کے متعلق "اے قافلہ والو تم جو رہو" کہ اللہ نہ وہ جو رہتے اور نہ یوسف نے جھوٹ بولا، اور حضرت ابراہیم کے اس قول کے متعلق فرمایا بلکہ ان کے بڑے نے ایسا کیلئے اگر وہ بولیں تو ان سے پوچھ لو کہ نہ انھوں نے کیا تھا نہ ابراہیم نے جھوٹ بولا۔ راوی سے حضرت نے پوچھا اے متقیل تمہارا کیا خیال ہے اس نے کہا سوائے مان نیسے کے اس میں چارہ کار کیا ہے فرمایا خدا دو باتوں کو دوست رکھتا ہے اور دو کو دشمن رکھتا ہے۔ دو کو وہ مشکبرانہ رفتار کو اس وقت دوست رکھتا ہے جبکہ میدان جنگ میں دونوں طرف سے صف آرائی ہو اور دوست رکھتا ہے کذب کو اصلاح بین الناس کے علاوہ اور دشمن رکھتا ہے متکبرانہ رفتار کو شہر کے علی کو چوں میں اور دشمن رکھتا ہے کذب کو غیر اصلاحی امور میں۔ ابراہیم علیہ السلام نے جو فرمایا کہ ان کے بڑے نے کیلئے اس سے متعبد وہ ان کافروں کی اصلاح تھی تاکہ وہ اقرار کریں کہ تم میں یہ طاقت نہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو فرمایا تو یہ بھی اصلاح حال کے ارادہ کی بنا پر تھا۔

۱۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي مُخَلَّدٍ السَّرَاجِ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَسَنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ كَذِبٍ مَسْئُولٌ عَنْهُ صَاحِبُهُ يَوْمًا إِلَّا [كَذِبًا] فِي ثَلَاثَةِ: رَجُلٌ كَايِدٌ

فِي حَرْبِهِ قَبْلَهُ مَوْضُوعٌ عَنْهُ ، أَوْ رَجُلٌ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَلْقَى هَذَا بِغَيْرِ مَا يَلْقَى بِهِ هَذَا ، يُرِيدُ بِذَلِكَ
الْإِصْلَاحَ مَا بَيْنَهُمَا ، أَوْ رَجُلٌ وَعَدَاهُ شَيْئًا وَهُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَنْتَمِ لَهُمْ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر جھوٹ کے متعلق ایک دن سوال کیا جائے گا مگر تین شخصوں سے

اول دشمن سے حرب میں ازراہ فریب جھوٹ بولنا۔ دوسرے لوگوں میں اصلاح کے لئے جھوٹ بولنا ایک سے مل کر کچھ کہنا اور
دوسرے سے مل کر کچھ۔ تاکہ ان کے درمیان مصالحت ہو جائے اور تیسرے وہ جو اپنے اہل سے کسی چیز کا وعدہ کرے اور
پھر اسے پورا نہ کر سکے۔ تو ان کو دل شکنی سے بچانے کے لئے جھوٹ بول دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ؛ عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيِّ مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَدِيثٍ ، فَقُلْتُ لَهُ
جُعِلَتْ فِدَاكَ أَلَيْسَ رَعَمْتُ لِي السَّاعَةَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ : لَا ، فَعَظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : بَلَى وَاللَّهِ
رَعَمْتُ : فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ مَا رَعَمْتُ ، قَالَ : فَعَظَمَ عَلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلَتْ : فِدَاكَ بَلَى وَاللَّهِ قَدْ قُلْتُهُ ، قَالَ :
نَعَمْ قَدْ قُلْتُهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ كُلَّ دَعْمٍ فِي الْقُرْآنِ كِذْبٌ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کچھ بات چیت کی۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں
کیا آپ نے میرے متعلق ایسا ایسا گمان ابھی نہیں کیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ میرے اوپر یہ بات شاق گزری۔ میں نے کہا۔ واللہ
میرا گمان تو یہی ہے فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تو نے گمان کیا ہے میرے اوپر یہ سحرانا شاق ہوا۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا
ہوں آپ نے یہ فرمایا تھا۔ فرمایا میں نے ضرور کہا تھا۔ لیکن تو یہ نہیں جانتا کہ قرآن میں گمان (دعوے) باطل کذب ہے (یعنی میرے
قول سے تو نے غلط نتیجہ نکالا۔)

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ
قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : إِذَا كُفَّ وَالْكِتَابُ فَإِنَّ كُلَّ رَاجٍ طَالِبٍ وَكُلِّ
خَائِفٍ هَارِبٍ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امیر المومنین فرمایا کرتے تھے کہ اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ ہر امیدوار ثواب الہی اچھے افعال کا طلب گار ہوتا ہے اور ہر وہ جو عذاب سے ڈرتا ہے افعالِ بد سے بھاگتا ہے۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا كِتَابَ عَلَى مُصْلِحٍ، ثُمَّ تَلَا: «أَيُّهَا الْبُعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ»، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كَتَبَ، ثُمَّ تَلَا: «دَبْلُ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ»، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا فَعَلُوهُ وَمَا كَتَبَ.

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ”اے قافلہ والو تم چور ہو۔“ پھر فرمایا اللہ نہ وہ چور تھے نہ یوسف جھوٹ بولے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی۔ ”بلکہ یہ فعل ان کے بڑے نے کیا ہے اگر یہ بولیں تو پوچھ لو۔“ پھر فرمایا نہ بڑے بت نے یہ کیا تھا نہ ابراہیم جھوٹ بولا۔

دوسواڑسٹھواں باب

دو لسانین (دو زبان والا)

(بَابُ ذِي اللِّسَانَيْنِ) ۲۶۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَوْنِ الْقَلَانِسِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَنْعَسُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَقِيَ الْمُسْلِمِينَ بِوَجْهِينِ وَلِسَانَيْنِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ لِسَانَانِ مِنَ نَارٍ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مسلمانوں سے دو رخ اور دو زبانوں سے ملے گا روز قیامت اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَنْسُ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَكُونُ ذَا وَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ، يُطْرَبُ^(۱) أَحَامُ شَاهِدًا وَيَأْكُلُهُ غَائِبًا إِنْ أُعْطِيَ حَسَدُهُ إِنْ ابْتُلِيَ خَدَلُهُ.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے بڑا وہ بندہ ہے محمد و رو اور دوزبان والا ہو۔ جب دوست کے ہاتھ آئے تو اس کی تعریف کرے اور غائب ہو تو اسے کھا جائے اگر اسے عطا کیا جائے تو حسد کرے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے بے مدد کے چھوڑ دے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ : يَا عِيسَى لِيَكُنْ لِسَانُكَ فِي السَّيْرِ وَالْعَلَانِيَةِ لِسَانًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ قَلْبُكَ ، إِنِّي أَحَدُكَ نَفْسًا وَكَفَى بِي خَبِيرًا ، لَا يَصْلَحُ لِسَانَانِ فِي فَمٍ وَاحِدٍ وَلَا سَيِّفَانِ فِي عَمَدٍ وَاحِدٍ وَلَا قَلْبَانِ فِي صَدْرٍ وَاحِدٍ ، وَكَذَلِكَ الْأَذْهَانُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام سے اے عیسیٰ ظاہر و باطن میں ایک زبان ہونی چاہیے اور ایسے ہی تمہارا دل ہو میں تم کو تمہارے نفس سے ڈراتا ہوں اور میں خبر رکھنے کے لئے کافی ہوں ایک منہ میں دوزبان ایک نیسام میں دو تلواریں اور ایک سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اذہان میں دنیسا و آخرت دونوں کے ارادے ۔

دوسوا نہترواں باب

ہجرت

(کسی سے غصہ سے بات کرنا)

(بَابُ الْهَجْرَةِ) ۲۶۹

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ فِي وَصِيَّةِ الْمُفَصَّلِ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ : لَا يَفْتَرِقُ رَجُلَانِ عَلَى الْهَجْرَانِ إِلَّا أُنْجِبَ أَحَدُهُمَا الْبِرَاءَةَ وَاللُّغْمَةَ وَرُبَّمَا اسْتَحَقَّ ذَلِكَ كِلَاهُمَا ، فَقَالَ لَهُ مُعْتَبِرٌ : جَمَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَذَا الظَّالِمُ فَمَا بِالْمُظْلُومِ ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ لَا يَدْعُو أَخَاهُ إِلَى صِلَتِهِ وَلَا يَتَقَامَسُ لَهُ عَنْ كَلَامِهِ ، سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : إِذَا تَنَازَعَ اثْنَانِ فَمَا زَادَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَلَيرْجِعِ الْمُظْلُومُ إِلَى صَاحِبِهِ

حَتَّى يَقُولَ لِصَاحِبِهِ: أَيُّ أَحَبِّي أَنَا الظَّالِمُ، حَتَّى يَقْطَعَ الْهَجْرَانِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَكَمَ عَدْلٌ يَأْخُذُ لِمُظْلَمٍ مِنَ الظَّالِمِ.

۱۔ رادی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر دو شخص آپس کی دوستی کو قطع کرتے ہیں تو ایسے دو آدمی کچھ ترک تعلق کریں غصہ سے بات کر کے، ان میں سے جو ظالم ہوگا خدا و رسول اس سے بری اور ان کی لعنت کا مستحق ہوگا اور بعض اوقات دونوں ہوں گے۔ آپ کے غلام معتب نے کہا۔ اس میں مظلوم کا کیا قصور، فرمایا یہ ہے کہ اس نے اپنے دوست سے صلہ رحم کیوں نہ کیا۔ اور اس کے کلام سے چشم پوشی کیوں نہ کی۔ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا جب دو شخص جھگڑا کریں اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرے تو مظلوم کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ میں ظالم ہوں تاکہ دونوں کے درمیان جو قطع تعلق ہو گیا ہے وہ ختم ہو جائے چونکہ اللہ تعالیٰ حاکم و عادل ہے اس لئے وہ مظلوم کا بدلہ ظالم سے لے لیا

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَثَعْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلَاثِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غصہ تین روز سے زیادہ نہ رہنا چاہیے ورنہ وہ عداوت بن جائے گا۔

۳۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَصْرُمُ ذَوِي قَرَابَتِهِ مِمَّنْ لَا يَعْرِفُ الْحَقَّ؟ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَصْرُمَهُ!

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کہ اپنے قرائب و اولاد سے اس بنا پر قطع تعلق کرتا ہے کہ وہ حق کو امر امت، کو نہیں پہچانتے۔ فرمایا اس کے سزاوار ہے کہ ترک تعلق نہ کرے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَازِمٍ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يَلْقُبُ شَلْقَانُ وَكَانَ قَدْ صَبَّرَهُ فِي نَفْقَتِهِ وَكَانَ سَيِّئَ الْخُلُقِ فَهَجَرَهُ، فَقَالَ لِي يَوْمًا: يَا مُرَازِمُ [وَأُتِيْتُ بِعِيسَى؟] فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: أَصَبَّتْ لَا خَيْرَ فِي الْمُهَاجَرَةِ.

۴۔ مرزوم بن حکیم سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب سے ایک شخص شلقان نامی تھا جس کا نفقہ امام کے ذمہ تھا اور

وہ مروید فو تھا مرازم نے اس سے غصہ میں ترک تعلق کیا حضرت نے ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اسے مرازم! بیٹے سے بولو چالو میں نے کہا بہتر، فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ترک تعلق میں بہتری نہیں ہے۔

۵۔ عُمَدِیْنُ یَحْنٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَعَطِیِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُولُ : قَالَ أَبُو عَلِيٍّ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَيْمُنَا مُسْلِمٌ تَهَاوَرَا فَمَكْنَا ثَلَاثًا لَا یَصْطَلِحَانِ إِلَّا كَانَا خَارِجَیْنِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ یَكُنْ بَيْنَهُمَا وَلَا یَةُ قَايِمُهُمَا سَبَقَ إِلَى كَلَامِ أَحَبِهِ كَانَ السَّابِقُ إِلَى الْجَنَّةِ یَوْمَ الْحِسَابِ .

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہر دو مسلمان جو غصہ میں ہم کلامی کے بغیر تین دن رہیں اور صلح نہ کریں گے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان دوستی نہ رہے گی جو کوئی ان میں سے سب سے پہلے اپنے بھائی سے کلام کرے گا وہ روز قیامت پہلے جنت میں جائے گا۔

۶۔ عَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَیْرٍ، عَنْ ابْنِ أَدِیْنَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الشَّیْطَانَ یُعْرِی بَيْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا لَمْ یَرْجِعْ أَحَدُهُمْ عَنْ دِیْنِهِ؛ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ اسْتَلْقَا عَلَى قَعَاءٍ وَآمَدَدَا، ثُمَّ قَالَ : فَرُتْ، فَرَجَمَ اللَّهُ أَمْرًا أَلْفَ بَیْنٍ وَلَیْتَنِی أَنَا، یَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ تَأَلَّفُوا وَتَعَاطَفُوا .

۶۔ سرایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شیطان عداوت ڈالتا ہے مومنین کے درمیان جب تک وہ اپنے دین سے برگشتہ نہ ہوں۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو اپنے کام سے نارغ ہو کر آرام سے لیٹ جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے میں کامیاب ہو گیا اللہ رحم کرے اس پر جو ہمارے دو دوستوں کے درمیان محبت قائم کر لے۔ اے مومنو! ایک دوسرے سے محبت کرو اور ہر بانی کا برتاؤ کرو۔

۷۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْضُوطٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ التَّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بصیر، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا یَزَالُ إبْلِسُ فَرِحًا مَا اُتِيَ مِنَ الْمُسْلِمَانِ؛ فَإِذَا التَّقَا صَلَّكَتْ رُكْبَتَاهُ وَتَحَلَّكَتْ أَوْصَالُهُ وَنَادَى یَا وَیْلَهُ، مَا لِقَیِّ مِنَ النَّبُورِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسلمان آپس میں بنا بر غصہ کے ہم کلام نہیں ہوتے تو شیطان خوش ہوتا ہے اور جب وہ ملتے ہیں تو اپنے گھٹنے پیٹ لیتا ہے اور اس کے بدن کے جھڈ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور پرخ کر کہتا ہے ہائے

یسی بات کو سامنے لے۔

دوسو ستر وال باب

قطع رحم

(نسبی رشتہ سے قطع تعلق)

(بَابُ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ) ۲۷۰

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَسَ ، عَنْ مَسْعَدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي حَدِيثٍ أَلَّا إِنْ فِي النَّبَاغِضِ الْحَالِاقَةُ ، لَا أَغْنِي حَالِاقَةُ الشَّعْرِ وَلَيْكُزْ حَالِاقَةُ الدِّينِ .

اس فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا آگاہ ہو کہ آپس میں بغض رکھنا سرمنہ والی ہے لیکن اس سے میری مراد سرمنہ والا نہیں بلکہ دین کا سرمنہ والا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُذَيْنِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ حَدِيثِهِ مَنُودٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اتَّقُوا الْحَالِاقَةَ فَإِنَّهَا تُهْمِبُ الرِّجَالَ ؛ قُلْتُ : وَمَا الْحَالِاقَةُ ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الرَّحِمِ .

۲۔ نشرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حالتہ سے بزرگوں کو ارادۃ تسلیم ہے لوگوں نے پوچھا حالہ کیا ہے فرمایا وہ قطع رحم کرنا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ إِخْوَتِي وَبَنِي عَمِّي قَدْ صَبَّغُوا عَلَيَّ الدَّارَ وَالْجَاوِزِي مِنْهَا إِلَى بَيْتٍ وَلَوْ تَكَلَّمْتُ أَخَذْتُمْ مَافِي أَيْدِيهِمْ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : اصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجًا قَالَ : فَأَنْصَرَفْتُ وَوَقَعَ الْوَبَاءُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ [وَمِائَةً] فَمَاتُوا وَاللَّهُ كَلَّمَهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛ قَالَ : فَخَرَجْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَا خَالَ أَهْلَ بَيْتِكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَدِمْنَا وَاللَّهُ كَلَّمَهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛

فَقَالَ: هَؤُلَاءِ مَنَعُوايْكَ وَبَعُثُوايْكَ وَإِنَّكَ وَقَطْعَ رَحِمِهِمْ بَيَّرُوا أَتَجِبُ أَنَّهُمْ بَقُوا وَأَنْتُمْ ضَبَعُوا عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَاللَّهِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے کہا کہ میرے بھائی اور چچا زاد بھائی میرے دشمن ہو گئے ہیں اور انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور میں دوسرے گھر میں چلا گیا ہوں۔ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو جبرائیل انھوں نے کیا ہے اسے واپس کر لیتا۔ حضرت نے فرمایا صبر کر اللہ عتق رب کثادگی عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر چلا آیا۔ ۳۱۵ھ میں دہلی پہنچا وہ سب مر گئے اس کے بعد میں حضرت کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے خاندان والوں کا کیا حال ہے میں نے کہا سب مر گئے کوئی باقی نہیں رہا فرمایا یہ اسی کا نتیجہ ہے جو انھوں نے تمہارے ساتھ کیا تھا اور قطع رحم کر کے تم پر ظلم کیا تھا کیا تم چاہتے تھے کہ وہ زندہ رہتے اور تم کو تنگ کئے جلتے۔ میں نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

۴۔ عَنْهُ؛ عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهَا أَبَدًا حَتَّى يَرَى وَبِالْهَنِّ: الْبَقَى وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ، يُبَارِزُ اللَّهُ بِهَا، وَإِنْ أَعْجَلَ الطَّاعَةُ ثَوَابًا لِمِثْلَةِ الرَّحِمِ لَوْ أَنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجَارًا فَيَتَوَاصِلُونَ فَتَنِيهِمْ أَمْوَالُهُمْ وَيَسْرُونَ وَإِنَّ الْيَمِينُ الْكَاذِبَةَ وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ لَتَنِدَّانِ الذِّ يَارِ بِلَا قَعٍ مِنْ أَهْلِهَا وَتَقُلُّ الرَّحِمُ وَإِنْ تَقُلُّ الرَّحِمُ انْقِطَاعُ النَّسْلِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کا وبال دیکھے بغیر انسان دنیا سے اٹھتا ہی نہیں۔ ایک بغاوت (اللہ در رسول سے) دوسرے قطع رحم، تیسرے جھوٹی قسم کہ یہ اللہ سے جنگ ہے اور سب سے زیادہ جلد ثواب دلانے والی چیز صلہ رحم ہے اگر کچھ لوگ فاجر ہوں اور صلہ رحم کریں تو ان کے اعمال میں زیادتی ہوگی اور وہ صاحب ثروت ہو جاتے ہیں اور جھوٹی قسم کھانا اور قطع رحم کرنا۔ گھروں کو اس کے اہل سے خالی کر کے اجاڑ دیتے اور رشتہ داری کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ نقی رحم انقطع نسل ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّدِّيِّ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ؛ عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَاذِدِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَتَوَكَّلَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَقَارِبَهُ؛ فَقَالَ لَهُ: اكْظِمْ غَيْظَكَ وَافْعَلْ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ؛ فَقَالَ: أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُمْ فَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ.

۵۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور اپنے اعوان کی شکایت کی۔ فرمایا اپنے غم نہ کوئی جاؤ اور نیک کرو۔ اس نے کہا وہ تو ایسا عمل کرتے ہیں فرمایا۔ کیا تم بھی ان کی مثل ہونا چاہتے ہو تا کہ خدا تمہاری طرف

نہ دیکھے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَقْطَعْ رَحِمَكَ وَإِنْ قَطَعَتْكَ .

۱۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: تم قطع رحم نہ کرو اگر تم قطع رحمی کر دگے تو ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ الشَّامِيِّ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الذَّنُوبِ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْكُؤَاءِ الْبَشْكَرِيُّ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْتَكُونُ ذُنُوبٌ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَبِلَكَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ ، إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَجْتَمِعُونَ وَيَتَوَاسُونَ وَهُمْ فَجْرَةٌ قَبِرَ رُفُقَهُمُ اللَّهُ وَإِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَنْفَرُ قَوْمٌ وَيَقْطَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَحْرِمُهُمُ اللَّهُ وَهُمْ أَتَقِيَاءُ .

۸۔ ابو حمزہ شامی سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن سے موت جلد آجاتی ہے۔ عید اللہ بن کوء نے کہا۔ اے امیر المومنین کیا ایسے بھی گناہ ہیں جن سے جلد موت آجائے۔ فرمایا۔ ہاں۔ اور وہ قطع رحم ہے جس خاندان کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں تو اگرچہ وہ بدکار ہوں اللہ ان کے رزق میں برکت دیتا ہے اور جس گھروں میں متفرق ہوتے ہیں اور قطع رحم کرتے ہیں تو اللہ ان کو محروم کر دیتا ہے پہلے پرہیزگار ہوں

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتْ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ .

۸۔ سفویا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب لوگ قطع رحم کرتے ہیں تو ان کی دولت اشراک کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔

دوسوا کہترواں باب

عقوق

(نافرمانی والدین)

((بَابُ الْعُقُوقِ)) ۲۷۱

۱۔ عُمَدِیْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَدِیْنِ عِیْسٰی ، عَنْ عُمَدِیْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَدِیْدِ بْنِ حَکِیْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَالَ : أَدْنَى الْعُقُوقِ أَقْوَى ، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ .
۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ نافرمانی کم سے کم ماں باپ سے ات کہتہ ہے اگر خدا کے علم میں کوئی اور چیز اس سے بھی منع کرتا ہے۔

۲۔ عَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ۑ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۑ : كُنْ بَارًا وَافْتَصِرْ عَلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتَ غَاقًا [فَقَطًّا] فَاقْتَصِرْ عَلَى النَّارِ .
۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے بنو اگر جنت درکار ہے اور نافرمان بنو اگر دوزخ میں جانا چاہتے ہو۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ صَالِحِ الْحَدَّادِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُشِفَ غِطَاءُ مَنْ أُعْطِيَ الْجَنَّةَ فَوَجَدَ رِجْلَهَا مَنْ كَانَتْ لَهُ رَوْحٌ مِنْ مَسْبُورَةٍ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ إِلَّا صِيفٌ وَاحِدٌ ، قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : الْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ .
۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت جنت کے پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا جائے گا جس کی وجہ سے ایک جان رکھنے والا پانسو برس کی راہ سے اس کی خوشبو سونگھ لے گا سوائے ایک گروہ کے۔ راوی نے پوچھا یہ کون لوگ ہوں گے فرمایا والدین کے نافرمان برادر۔

۴۔ عَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَالَ :
۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت جنت کے پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا جائے گا جس کی وجہ سے ایک جان رکھنے والا پانسو برس کی راہ سے اس کی خوشبو سونگھ لے گا سوائے ایک گروہ کے۔ راوی نے پوچھا یہ کون لوگ ہوں گے فرمایا والدین کے نافرمان برادر۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَوْقَ كُلِّ ذِي بَرٍّ، حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بَرٌّ، وَإِنْ فَوْقَ كُلِّ عَقُوبٍ عَقُوبٌ فَاجْتَنِبْ يَقْتُلَ الرَّجُلُ أَحَدَ الْوَالِدَيْنِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ عَقُوبٌ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا، ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ قتل کیا جائے ایک شخص راہِ خدا میں، پس جب راہِ خدا میں قتل ہو تو اس سے بڑھ کر نیکی نہیں اور ہر نافرمانی کے اوپر ایک نافرمانی ہے یہاں تک کہ قتل کرے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو۔ ایسا کرے گا تو اس سے بڑھ کر کوئی نافرمانی نہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمْرٍة، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَظَرَ إِلَى أَبِيهِ نَظْرَ مَوْتٍ وَهُمَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے والدین پر غضبناک نظر ڈالی۔ دراصل انھوں نے اس پر ظلم کیا ہو تو بھی اس کی نگاہ قبول نہ ہوگی۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرَاطٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كَلَامِهِ: إِنَّا كُمْ وَعُقُوبُ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تَوَجُّدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَلَا يَجِدُهَا عَائِي وَلَا قَاطِعٌ رَحِيمٌ وَلَا شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌ إِذَا أَرَادَ حَيْلَةً، إِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے کلام کے درمیان بچاؤ اپنے کو والدین کی نافرمانی سے، جنت کی خوشبو جو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھیں جائے گی۔ عاق انسان اس کو نہ سونگھ جائے گا اور نہ قاطعِ رحیم اور نہ بوڑھا زانی اور نہ وہ جو اپنے زیرِ جامہ کو تکبر سے کھینچے۔ بے شک کبر خدا ہی کے لئے ہے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْإِلَادِ [السَّلَمِيِّ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ عَلِمَ اللَّهُ شَيْئًا أَذْنِي مِنْ أَقْبَلْنِي عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَذْنِي الْعُقُوبِ وَمِنْ الْعُقُوبِ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى الْوَالِدَيْنِ فَيَجِدَ النَّظَرَ إِلَيْهِمَا.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر خدا کے علم میں ان سے کم کوئی کلمہ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا اور نافرمانی میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو غصہ میں گھور کر دیکھے۔

۸۔ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ:

إِنَّ أَبِي نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ وَمَعَهُ ابْنُهُ يَمْشِي وَالْإِبْنُ مُنْكِىءٌ عَلَى ذِرَاعِ الْأَبِ ! قَالَ : فَمَا كَلِمَةُ أَبِي ؟
مَقَالَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا جا رہا تھا یہ شخص اس طرح کہ بیٹا اس کے ہاتھ پر تکیہ کئے ہوئے تھا امام نے فرمایا کہ مرتے دم تک میرے والد نے اس بیٹے سے کلام نہ کیا

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَدْرَأَ الْعَفْوَاقِ أَتَى ، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ أَيْسَرَهُ لَنَهَى عَنْهُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نافرمانی کی ، وہی صورت یہ ہے کہ ماں باپ کے لئے اُت کہا جائے ، اگر علم خدا میں اس سے کم کوئی لفظ ہوا تو وہ اس سے بھی منع کرتا۔

دوسو بہتر وال باب

الانتفاء
(دوسروں کے مقابل نسب پر فخر)

(بَابُ الْإِنْتِفَاءِ) ۲۷۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
كُفِّرَ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ، اللہ سے کفر کیا اس شخص نے جس نے کسی کے نسب سے بیزاری ظاہر کی اگر وہ نسب ضعیف ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ،
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كُفِّرَ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، وَابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ رِجَالٍ
شَتَّى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا : كُفِّرَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ الْإِنْتِفَاءُ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۳۔ فرمایا ابی عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر کسی نے بوجہ نسب کسی سے بیزاری کا اظہار کیا تو اس نے کفر باللہ کیا اگرچہ نسب ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔

دوستو ہترواں باب مسلمانوں کو اذیت اور حقیر سمجھنا

(باب) ۲۷۳

﴿مَنْ آذَى الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَقَرَهُمْ﴾

۱۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَيَأْذَنَ بِحَرْبٍ مِنِّي مَنْ آذَى عَبْدِي الْمُؤْمِنَ وَلِيَامَنَ غَضَبِي مَنْ أَكْرَمَ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ ؛ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ خَلْقِي فِي الْأَرْضِ فِيمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاجِدٌ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ لَأَسْتَفْنَيْتُ بِعِبَادَتَيْمَا عَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقْتُ فِي أَرْضِي وَلَقَامَتِ سَبْعُ سَمَاوَاتٍ وَارْتَضَيْنَ بِمَا وَاجَعْتُ لَهُمَا مِنْ إِيْمَانَيْهِمَا أُنْسًا لِيَحْتَاجَانِي إِلَى النَّاسِ سِوَاهُمَا .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی) مجھ سے جنگ کے لئے آمادہ ہوا وہ جس نے بندہ مومن کو اذیت دی اور میرے غضب سے بے خوف ہوا جس نے میرے بندہ مومن کی عزت کی، اگر روئے زمین پر مشرق و مغرب کے درمیان میری کوئی مخلوق بھی سوائے ایک مومن اور امام عادل کے نہ رہے تو میں ان دونوں کی عبادت کے سبب تمام مخلوقات ارض کی عبادت سے بے پروا ہوں گا ان دونوں کی وجہ سے سات آسمان اور زمینیں قائم رہیں گی ان کے ایمان سے انس رکھنے کی وجہ سے وہ اپنے غیر کے انس کے محتاج نہ ہوں گے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ الْمُغْسَلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ : أَيُّ الصَّدُودِ لَا وَلِيَّائِي فَيَقُومُ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ لَحْمٌ ؛ فَيَقَالُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آذَوْا الْمُؤْمِنِينَ وَنَبَّوْا لَهُمْ وَعَانَدُوهُمْ وَعَشَقُوهُمْ فِي دِينِهِمْ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہ اس ہیں رکاوٹ پیدا

کرنے والے میرے دوستوں کے معاملہ میں پس کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کے چہروں پر گوشت نہ ہو گا ان کے لئے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مومنوں کو ستایا ان سے تعصب برتا، دشمنی کی، ان پر ظلم کیا۔ حکم ہو گا انہیں جہنم میں ڈالو۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ؛ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ آرَضَ لِمَخَارِبَتِي.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کرے مجھ سے جنگ پر تیار ہوا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ حَقَرَهُمُوهَا مَسْكِينًا أَوْ غَيْرَ مَسْكِينٍ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَاقِرًا لَهُ مَا قَاتَا، حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ مَحَقَرَتِهِ إِيَّاهُ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن مسکین یا غیر مسکین کو حقیر سمجھا خدا اس کو ذلیل کرے گا اور اس پر غضب ناک رہے گا جب تک وہ اس مومن کی حقارت سے باز نہ آئے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ؛ عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ آرَضَ لِمَخَارِبَتِي، وَأَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي.

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے (حدیث قدسی میں) کہتا ہے جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوا اور میں ہر شے سے زیادہ اپنے اولیاء کی نصرت کرنے والا ہوں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ نَابَذَنِي مَنْ أَدَلَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے میرے بندہ

مومن کو ذلیل کیا اس کلمہ کھلا مجھ سے دشمنی مل لی۔

۷. مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَ لِمُعَارِبَتِي وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُجِبَهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يُنْطَلِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أُجِبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ ، وَمَا تَرَدَّدَتْ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّ دِي عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ .

۸۔ راوی کہتے ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا کہتا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا اور میرا تقرب بندہ نے اس چیز سے حاصل کیا جو مجھے زیادہ محبوب ہے یعنی جو میں نے اس پر واجب کیا ہے اسے پورا کر کے اور وہ اس تقرب کو زیادہ کر لے تاکہ میں اسے دوست رکھوں اور جب میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں ہوتا ہوں اس کا حق سامع جس وہ سنتا ہے اور جس باصرہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور جس ناطقہ جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ حملہ کرتا ہے یعنی یہ چاروں باتیں میرے حکم کے بموجب سرزد ہوتی ہیں پس جو عداوت مجھ سے کرتا ہے۔ قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے دیتا ہوں اور میں اپنا حکم نہیں ہٹاتا۔ مگر موت مومن کے لئے جب بندہ مرنا نہیں چاہتا تو میں اس کو آزدہ کرنا نہیں چاہتا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَا رَبِّ مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ ؟ قَالَ : يَا عَبْدُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَ لِي بِالْمُعَارَبَةِ وَأَنَا أُسْرِعُ شَيْءًا إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي وَمَا تَرَدَّدَتْ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّ دِي عَنْ وَفَاءِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ ؛ وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يَصْلَحُهُ إِلَّا الْفَنِي وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ ، وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يَصْلَحُهُ إِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ وَمَا يَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُجِبَهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ إِذَا سَمِعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يُنْطَلِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أُجِبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ .

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول خدا معراج کو تشریف لے گئے تو اللہ سے کہا تیرے نزدیک مومن کا کیا حال ہے۔ فرمایا۔ اے محمد جو کوئی میرے دوست کی امانت کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوتا ہے میں اپنے اولیاء کی نصرت کے لئے ہر شے سے زیادہ جلدی کرنے والا ہوتا ہوں میں جس کا ذکر کرنے والا ہوں اس سے نہیں پھرتا میں اس پھرتے کے جوقاً مومن کے متعلق ہوتا ہے جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں اس کی آزدی کو ناپسند کرتا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کی دوستی حال مالدار بنانے میں ہوتی ہے اگر میں ان کی اس حالت کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ مومن ایسے ہیں کہ ان کی دوستی حال فقر میں ہوتی ہے اگر میں اس صورت حال کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں۔ بندہ کے تقرب کے لئے میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ ادا کرے اپنے فرائض کو۔ جب وہ فرض کے بعد نفل سے تقرب چاہتا ہے تو میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے میرے کان بن جاتے ہیں اور آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے میری آنکھیں اور زبان جس سے وہ بولتا ہے میری زبان بن جاتی ہے اور اس کے ہاتھ جن سے وہ جھک کر تلبہ پکارتا ہے ہوجلتے ہیں میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے اسے دیتا ہوں۔

توضیح :- شہوات اور اراذل سے خالی کر لیتا ہے اور اس کی عقل و روح اور سامع اور مشاعر پر محبت الہی جلوہ نکلن ہو جاتی ہے۔ اور اپنے تمام امور خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور خدا کے ہر فیصلہ پر راضی ہو جاتا ہے تو خدا تعریف کرتا ہے اس کی عقل اور قلب اور تمام قوتوں میں اور ان تمام امور کو وہ انجام دیتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔ بندہ اپنے مولا کی مشیت کے مطابق ہر کام کرتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَمَا تَشَاءُونَ لَا تَعْثَرُوا عَلَيْهِمْ جَاہِلَتُمْ بِهِ جَاہِلَتُمْ بِهِ جَاہِلَتُمْ بِهِ اور اس آیت کی تائید میں وارد ہوا ہے کہ وہ جانتا ہے داخلہ خواہش میں معاون حکم و اسرار میں آئندہ اخبار میں۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے مومن کا قلب خدائے رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جن طرف اسے چاہتا ہے پھرا دیتا ہے اور اسی طرح خدا کا تعریف تمام اعضاء و جوارح میں ہوتا ہے جیسا کہ اپنے رسول سے فرمایا ہے یہ خاک تم نے مشرکین کی طرف نہیں پھینکی ہے (و لا معصیت اذ رعیت و لکن اللہ رحمٰن) اور فرماتا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ فید اللہ فوق اید یھم۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ فید اللہ فوق اید یھم۔ اس بناء پر ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت، اب مطلب واضح ہو گیا حدیث بالا میں ان الفاظ کا میں اس کے کان، آنکھ، زبان اور ہاتھ بن جاتا ہوں اسی طرح تمام اعضاء و جوارح مرد عارف کے نور ربانی سے قضا بار ہو جاتے ہیں

اور تمام اعضاء کی حرکت موتوں ہو جاتی ہے تدبیر الہی پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ فیفسد فی اللیسدی۔
 اور محقق طوسی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ہے عارف جب معاملات دنیا سے اپنے نفس کو قطع کر لیتا ہے اور
 حق سے اتصال کر لیتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کی ہر قدرت اس قدرت کے بحر محبت میں ڈوبی ہوئی ہے جو
 متعلق ہے تمام مقدورات سے اور ہر علم غرق ہے اس علم میں جس سے موجودات کی کوئی شے پوشیدہ نہیں اور
 اس کا ہر ارادہ مستغرق ہو جاتا ہے اس ارادہ میں جس سے ممکنات کی ہر شے وجود میں آتی ہے اس منزل پر حق اس
 کی بصر بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان بن جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی قدرت بنتا ہے جس
 سے وہ کام کرتا ہے اور علم بنتا ہے جس سے وہ جانتا ہے پس اس حالت میں عارف کامل فی الحقیقت احدی
 الہیہ سے آراستہ ہو جاتا ہے۔

۹۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ اسْتَدَلَّ مُؤْمِنًا وَاسْتَحَقَّرَهُ لِقَلَّةِ ذَاتِ يَدَيْهِ وَلِقَفْرِ شَهْرَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ :

۹۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ جس نے بندہ مومن کو ذلیل کیا اور اس کی عزت و تکرارستی کے سبب اسے ذلیل و حقیر
 جانا اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام مخلوق کے سامنے اسے مشہور کرے گا یعنی بدی کی علامت اس کے چہرہ پر نمایاں کر کے لوگوں
 پر ظاہر کر دیتا ہے

۱۰۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَقَدْ أَسْرَى رَبِّي بِِّي فَأَوْحَى إِلَيَّ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَوْحَى وَشَاقَنِي [إِلَى] أَنْ قَالَتُ بِي : يَا عَمْرُو أَدُلِّي بِي وَلَيْسَ فَقَدْ أَرَصَدَنِي بِالْمُحَارَبَةِ ، وَمَنْ حَارَبَنِي حَارَبْتَهُ ، قُلْتُ : يَارَبِّ وَمَنْ وَلَيْكَ هَذَا ، فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَنْ حَارَبَكَ حَارَبْتَهُ ، قَالَ بِي : ذَلِكَ مَنْ أَخَذْتُ مِيثَاقَهُ لَكَ وَلَوْ صَبَّحْتَ وَلَيَّزَّ بَيْنَكُمَا بِالْوِلَايَةِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ شب معراج پس پردہ خدا نے مجھ پر وحی کی جو
 چاہا اور پھر مجھ سے بے واسطہ کلام کیا۔ اسے محمدؐ جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی
 میں بھی اس سے جنگ کروں گا میں نے کہا اسے میرے رب یہ تیرا کون دوست ہے یہ تو میں نے جان لیا کہ جو تجھ سے جنگ کرے گا تو بھی
 اس سے جنگ کرے گا لیکن وہ دوست کون ہے یہ نہیں جانا۔ فرمایا۔ میں نے روز است تمہاری اور تمہارے دہی اور تمہاری
 اولاد کی ولایت کا عہد لیا ہے (جو اس کے خلاف کرے گا وہی دشمن ہے)۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ اسْتَذَلَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَاتَرَدَّتْ فِي شَيْءٍ أَنَا فَأَعْلَهُ كَتَرَدُّ دِي فِي عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، إِنِّي أُحِبُّ لِقَاءَهُ فَيَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُونِي فِي الْأَمْرِ فَاسْتَجِبْ لَهُ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے میرے بندہ مومن کو ذلیل کیا تو وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا۔ میرا تردد کسی شے جس کا میں فاعل ہوں ایسا نہیں جیسا اس بندہ مومن کے متعلق جس کی نفاک میں دوست رکھتا ہوں اور وہ موت سے کراہت کرتا ہے میں اس کو اس سے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں جو امر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اسے قبول کر لیتا ہوں۔

دوسو چوتھروں باب

ان لوگوں کے بارے میں جو دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں

((بَابُ ۲۷۴))

«مَنْ طَلَبَ عَثَرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَوْرَاتِهِمْ»

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَضْلِ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاجِهُ الرَّجُلَ عَلَى الذَّنْبِ فَيُحْصِي عَلَيْهِ عَثَرَاتِهِ وَذَلَّتْهُ لِيُعْصِفَهُ بِهَا يَوْمًا مَا۔

۱۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے کفر سے زیادہ قریب یہ ہے کہ کوئی کسی کو دینی بھائی بنائے پھر اس کی غلطیوں اور لغزشوں کو شمار کرے تاکہ کسی روز ان کی وجہ سے ان پر ظلم کرے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَخْلُصْ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ لَا تَتَّبِعُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ تَعَالَى عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ.

عَنْهُ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليہ السلام مِثْلَهُ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے وہ لوگو جو صرف زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان غلوں کے ساتھ ان کے دل میں نہیں ہیں ان کے لئے اللہ کی خدمت نہ کرو ورنہ خدا تمہارے پوشیدہ عیب نکال کھڑا کرے گا اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرَانِ يُوَاخِي الرَّجُلَ الْجَلَّ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِي عَلَيْهِ عَثْرَاتِهِ وَزَلَاتِهِ لِمَعْنِيَةٍ بِهَا يَوْمَانَا .

۳۔ اس کا ترجمہ حدیث اول میں گزرا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَسْلَمْ بِقَلْبِهِ لَا تَتَّبِعُوا عَثْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَثْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَفْضَحْهُ .

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے دل سے قبول نہ کیا مسلمانوں کی لغزشیں تلاش نہ کرو جو ایسا کرے گا اللہ اس کے عیب ظاہر کر دے گا اور وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَطْلُبُوا عَثْرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ مَنْ تَتَّبَعَ عَثْرَاتِ أَخِيهِ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَاتِهِ وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَثْرَاتِهِ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ .

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومنین کی خطاؤں کو تلاش نہ کرو جو اپنے بھائی کی غلطیاں تلاش کرے گا اللہ اس کی غلطیاں اجاگر کر دے گا اور جس کی غلطیاں خدا نے اجاگر کیں تو چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِي الرَّجُلَ الْجَلَّ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِي عَلَيْهِ زَلَاتِهِ لِبُعِيرَةٍ بِهَا يَوْمَانَا .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر سے کس قدر قریب ہے یہ کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر ان کی خطاؤں کو جمع کرے تاکہ اس کو عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

۷۔ عَنْهُ؛ عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ يُؤَاجِي لِرَجُلٍ وَهُوَ يَحْفَظُ [عَلَيْهِ] زَلَّاتِهِ لِيَعِيرَهُ بِهَا يَوْمَ مَا.

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے زیادہ خدا سے دور رہنے والی بات یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر اس کی غلطیاں یاد کرے اس لئے کہ ایک دن اسے عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

دوسو پچتر وال باب

مذمت سرزنش مومن

(بَابُ التَّعْيِيرِ) ۲۷۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَنْتَبَ مُؤْمِنًا أَنْتَبَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کو سرزنش کرے گا خدا اس کو دنیا و آخرت میں سرزنش کرے گا۔

۲۔ عَنْهُ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَدَاعَ فَاحِشَةً كَانَ كَمُبْتَدِيهَا وَمَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِشَيْءٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى كَبَهُ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے بد کام کو شہرت دی وہ اس کی مانند ہے جس نے اس کی ابتداء کی اور جس نے کسی کام پر مومن کو سرزنش کی۔ مرنے سے پہلے وہ اس کا مرتکب ہو گا۔

۳۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِدَنِّ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى كَبَّةً .

۳۔ جس نے مومن کو کسی فعل پر سرزنش کی۔ وہ مرنے سے پہلے اس کا مرتکب ہو گا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ بِمَا يُؤْنِسُهُ أَتَبَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کو سرزنش کرنے آئے گا اللہ دنیا و آخرت میں اسے سرزنش کرے گا۔

دوسو چھتر واں باب غیبت و بہتان

(بَابُ ۲۷۶)

۱۱ (الْغَيْبَةُ وَالْبَهْتُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْغَيْبَةُ أَسْرَعُ فِي دِينِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْأَكْلَةِ فِي جَوْفِهِ . قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ أَنْتَظَارَ الصَّلَاةِ عِبَادَةٌ مَا لَمْ يُحَدِّثْ ، يَقِيلَ : يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُحَدِّثُ ؟ قَالَ : الْإِغْتِيَابُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ غیبت مرد مسلمان کے دین کو اس طرح ہلاک کرتی ہے جس طرح سرطان کسی کے پیٹ میں ہوا اور اسے ہلاک کر دے اور یہ بھی فرمایا کہ مسجد کے اندر انتظار نماز میں بیٹھنا عبادت ہے جب تک نیا امر واقع نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا۔ فرمایا غیبت گوئی نہ ہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا رَأَتْهُ عَيْنَاهُ وَ سَمِعَتْهُ أُذُنَاهُ فَهُوَ مِنَ الدِّينِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : دَانَ الدِّينَ

يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الْأَنْبِيَاءِ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کے بارے میں ہر وہ بات کہہ دی جو آنکھ سے دیکھی یا کان سے سنی ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے وہ اس بات کو درست رکھتے ہیں کہ مومنوں کے متعلق بُری باتیں مشہور کریں ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۳۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْجَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : هُوَ أَنْ تَقُولَ لِأَخِيكَ فِي دِينِهِ مَا لَمْ يَفْعَلْ وَتَبْتَ عَلَيْهِ أَمْرًا قَدْ سَرَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ فِيهِ حَدٌّ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غیبت کے متعلق پوچھا فرمایا وہ یہ ہے کہ تم اپنے دینی بھائی کے متعلق وہ بات بیان کرو جو اس نے نہ کی ہو اور ایسا اس کے لئے ثابت کرو جس کو اللہ نے چھپایا ہو اور اس پر حد شرعی نہ لگائی گئی ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا كَثَارَةُ الْأَغْيَابِ قَالَ : تَسْتَغْفِرُ اللَّهُ لِمَنْ أَعْتَبْتَهُ كُلَّمَا ذَكَرْتَهُ .

۴۔ حضرت رسول خدا سے کسی نے پوچھا کہ غیبت کا کفارہ کیا ہے فرمایا جس کی تم نے غیبت کی جب بھی اس کی یاد آئے اس کے لئے خدا سے استغفار کرو۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ بَهَتَ مُؤْمِنًا أَوْ مُؤْمِنَةً بِمَا لَيْسَ بِهِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي طَبِئَةِ خَبَالٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ ، قُلْتُ : وَمَا طَبِئَةُ الْخَبَالِ ؟ قَالَ : صَدِيدُ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوجِ الْمُؤْمِنَاتِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن یا مومنہ پر تہمت رکھی خدا اسے روز قیامت طہیت خبال سے اٹھائے گا پوچھا طہیت خبال کیا ہے فرمایا وہ بیپ ہے جو زنا کار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيانٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَا تَعْلَمُهُ إِلَّا بِحُجَّى الْأَوْزَقِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ خَلْفِهِ بِمَا هُوَ فِيهِ وَمَا

عَرَفَهُ النَّاسُ لَمْ يَقْبَهُ وَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْ خَلْقِهِ بَعَاثَهُ نَارُ النَّارِ إِنَّ اسْبَابَهُ وَمَنْ ذَكَرَهُ
يَمَالِسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتْ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو کس کی پس پشت ایسی بُرائی بیان کرے جو لوگوں میں مشہور ہوگی ہو اور
اس نے کی بھی ہو تو اس نے غیبت نہ کی اور جو ایسی بُرائی بیان کرے جو اس نے کی ہو مگر مشہور نہ ہوئی ہو تو یہ غیبت
ہوگی اور جس نے ایسی بات بیان کی جو اس نے کی نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سَبَابَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْغَيْبَةُ أَنْ تَقُولَ فِي أَخِيكَ مَا سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ أَمَّا الْأَمْرُ
الظَّاهِرُ فِيهِ وَنُلُوحُ الْحِدَّةِ وَالسَّجَلَةُ فَلَا : وَالْبَهْتَانُ أَنْ تَقُولَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں بُری بات کہو جس کو اللہ نے چھپایا
ہو۔ لیکن جو غیبت کہم کھلا ہو جیسے تم مزارعی یا جلد بازی تو وہ غیبت نہیں۔

دوسو ستھتراواں باب نقل سخن ہر مومن

(باب ۲۷۷)

(الرِّوَايَةُ عَلَى الْمُؤْمِنِ)

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :
قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ رَوَى عَلَى مُؤْمِنٍ رِوَايَةً يُرِيدُ بِهَا شَيْئَهُ وَهَدَمَ مَرْوَعَتَهُ لِيَسْقُطَ مِنْ أَعْيُنِ
النَّاسِ أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْ وَلَايَتِهِ إِلَى وَلَايَةِ الشَّيْطَانِ فَلَا يَقْبَلُهُ الشَّيْطَانُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کے متعلق ایسی روایت بیان کرے جس سے اس کے
عیب ظاہر ہوں اس کی مروت ختم ہو جائے اور لوگوں کی نگاہوں میں اس کا وقار ختم ہو جائے تو اللہ اس کو اپنی ولایت سے
نکال کر ولایت شیطان میں داخل کرے اور شیطان بھی اس کو قبول نہیں کرتا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : تَغْنَبِي سِفْلِيهِ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَنْهَبُ ، إِنَّمَا هِيَ إِذَا عُنِيَ بِرَوٍ .

۲۔ عبد اللہ سنی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سے کہا کیا عورت مومن، مومن پر حرام ہے فرمایا: ہاں میں نے کہا اس سے مراد آپ کی اندریں شرمگاہیں ہیں۔ فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد کسی مومن کا راز کھولنا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْحَدِيثِ وَعَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ ، قَالَ : مَا هُوَ أَنْ يَنْكَشِفَ قَتَرِي ، لَهُ شَيْئًا إِذَا مَا هُوَ أَنْ يَرَوِيَ عَلَيْهِ أَوْ تَغْنَبِي .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عورت مومن، مومن پر حرام ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ شرمگاہ کھول کر اس کو کوئی حقد و بغض دیکھ لے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کرے جس سے اس کا عیب ظاہر ہو۔

دوسواہتر وال باب شّمات

(بَابُ الشَّمَاتَةِ) ۲۷۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنَّهُ قَالَ : لَا تُبْنِي الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرَحِمَهُ اللَّهُ وَيَسِيرَ هَابِكَ ، وَقَالَ : مَنْ شَمَّتْ بِمُصِيبَةٍ نَزَلَتْ بِأَخِيهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اپنے بھائی کی مصیبت پر اہل رنجوشی نہ کرو۔ ورنہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور وہ مصیبت تم پر نازل ہو جائے گی اور یہ بھی فرمایا۔ جو اپنے بھائی کی مصیبت پر شّمات کرے گا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

دوسو آنسی وال باب

سباب (گلیارا)

(باب السباب) ۲۷۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُؤْمِنِ كَالْمَشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مومن کو گالی دینے والا اپنے کی ہنم کے کنارے پہنچنے والا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ عَمِّي، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قُصَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْيِهِ نَعَصَةٌ، وَحَرَمَةُ مَالِهِ كَحَرَمَةِ دَمِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مومن کو گالی دینے والا سب سے بڑا فاسق ہے اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا معصیت ہے اور اس کے مال کا احترام اسی طرح لازم ہے جیسے اس کے خون کا احترام لازم ہے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاءُ أَنْ قَالَ: لَا تَسُبُّوا النَّاسَ فَتَكْسِبُوا الْعَدَاوَةَ بَيْنَهُمْ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کچھ ہدایت فرمائیے۔ پس محمد باقر کے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے آپس میں عداوت پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ ابْنُ مَعْبُودٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ﷺ، فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَاتَرَانِ قَالَ: الْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ، وَوَرَرُهُ وَوَرُضَاحِهِ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يَمْتَنِدْ إِلَى الْمَظْلُومِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں تو ابتداء کرنے والا زیادہ ظالم ہوگا اس کا اور اس کے دوسرے کا گناہ اس پر ہوگا جب تک وہ مظلوم سے معافی نہ مانگے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا شَهِدَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ بِكُفْرٍ قَطُّ إِلَّا بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ شَهِيدَ (بِهِ) عَلَى كَافِرٍ صَدَقَ وَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا دَجَّعَ الْكُفْرَ عَلَيْهِ، فَإِيَّاكُمْ وَالطُّغْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک آدمی اگر دوسرے کے کفر کی گواہی دے تو ان میں ایک کافر ہوگا اگر جس کے متعلق کفر کی گواہی دی ہے وہ کافر ہے تب تو یہ سچا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو کفر اس کی طرف رجوع کرے گا۔ پس اپنے کو مومن پر طعن کرنے سے بچاؤ۔

۶۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنْ اللَّعْنَةُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّتْ فَإِنْ وَجَدَتْ مَسَاعًا وَارْجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی کس پر لعن کرتا ہے تو اگر وہ مستحق لعن ہے تو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اگر نہیں تو لعن کرنے والے کی طرف جاتی ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنْ اللَّعْنَةُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّتْ بَيْنَهُمَا فَإِنْ وَجَدَتْ مَسَاعًا وَارْجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا.

۷۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ لعنت جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے تو گھومتی ہے دونوں کے درمیان اگر وہ صحیح ہے تو تھیر ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف عود کرتی ہے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ الْمُسَلِّبِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ: أَيْ هَرَجَ مِنْ وَلَا يَشِدُّ وَإِذَا قَالَ: أَنْتَ عَدُوٌّ كَفَرًا أَحَدُهُمَا، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ مُؤْمِنٍ عَمَلًا وَهُوَ مُعْتَمِرٌ عَلَى أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ سَوَاءً.

۸۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جب کوئی کسی مومن بھائی کے متعلق کوئی بری بات کہتا ہے تو اس کی ولایت سے خارج ہو جاتا ہے اور جب کہتا ہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو گا اور اللہ کسی ایسے مومن کے عمل کو قبول نہ کرے گا جس کے دل میں اپنے مومن بھائی کی طرف سے بدی چھپی ہو۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ رِئِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْقُضَيْبِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَطْمَعُ فِي عَيْنِ مُؤْمِنٍ إِلَّا مَاتَ بِشَرِّ مِيتَةٍ وَكَانَ قَعِينًا أَنْ لَا يَرُجَعَ إِلَى خَيْرٍ .

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کو اس کے سامنے طعنہ دیا وہ بدترین موت مرے گا اور اس کا سزاوارد ہو گا کہ امریک کی طرف رجوع نہ کرے۔

دوسوا سی وال باب تہمت و بدگمانی

(باب ۲۸۰)

«الْتَّهْمَةُ وَسُوءُ الظَّنِّ»

۱۔ یٰلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ، عَنْ اَبِیہِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُمَرَ الْیَمَانِیِّ ، عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ عليه السلام قَالَ : اِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ اَخَاهُ اَثَمَاتُ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِہِ کَمَا یَثْمُکُ الْبَلُحُ فِي الْمَاءِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن اپنے مومن بھائی پر تہمت لگاتا ہے تو ایمان اس کے دل میں اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے تمک پانی میں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ اصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِہِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ یَزِيدٍ ، عَنْ اَبِیہِ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ اتَّهَمَ اَخَاهُ فِي حَقِّہِ فَلَا حُرْمَةَ بَيْنَهُمَا وَمَنْ غَامَلَ اَخَاهُ بِمِثْلِ مَا غَامَلَ بِهِ النَّاسُ فَهُوَ بَرٌّ مِمَّا يَنْتَعِلُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے دینی بھائی پر تہمت لگائی تو ان دونوں کے درمیان حرمت باقی

نہ رہے گی اور جس نے اپنے مومن بھائی سے وہ برتاؤ کیا جو مخالف لوگ کرتے ہیں تو وہ اپنے دعوے ایمانی سے الگ ہو جائیگا۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كِتَابٍ : سَمِعْتُ أَمْرَ أَخِيكَ عَلَى أَحْسَنِهِ حَتَّى تَأْتِكَ مَائِدَتُكَ مِنْهُ ، لَا تَطْشُرَ بِكَلِمَةٍ
خَرَجَتْ مِنْ أَخِيكَ ، أَوْ تَجِدَلَهَا فِي الْخَمْرِ ، حَتَّى تَجْلِسَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے برادر مومن سے بہترین جواب دو کہ
جب تک اس سے ایسا امر سرزد نہ ہو جو تمہیں عاجز بنادے اور اپنے بھائی سے بدگمان نہ ہو جب تک تم اسے کلمہ نہ کہو۔

دوسواکیاسی واں باب

اس کے بارے میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے

(بَابُ ۲۸۱)

«مَنْ لَمْ يَنْصَحْ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ»

۱۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الثُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَلَمْ
يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی کسی مومن بھائی کی حاجت برادری میں
سعی تو کرے لیکن اسے نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا و رسول سے خیانت کی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ
سَمِعَتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَيْمَنُ مُؤْمِنٍ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَلَمْ يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

۲۔ ترجمہ ادھر گزرا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ تَحْمَدِ بْنِ حَسَّانٍ
جَمِيْعًا ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُصْبِحِ بْنِ هِلْفَامٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ :

يَقُولُ : أَيْمًا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا اسْتَعَانَ بِوَ رَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِهِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يَبَالِغْ فِيهَا بِكُلِّ جَهْدٍ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ أَبُو بَصِيرٍ : قُلْتُ : لَا بِي عَبْدَ اللَّهِ ﷺ : مَا تَعْنِي بِقَوْلِكَ : وَالْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : مِنْ لَدُنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى آخِرِهِمْ .

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے اصحاب میں سے اگر کسی نے کوئی طالب امداد چاہا اور وہ اس کی پوری طرح امداد نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ اور مومنین سے خیانت کی۔ ابوبصیر نے کہا۔ آپ کی مومنین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا امیر المومنینؑ سے امام آخر تک۔

۴۔ عَنْهُمَا جَمِيعًا ، عَنْ تَعْدِيْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ ثُمَّ لَمْ يَنْصَحْهُ فِيهَا كَانَ كَمَنْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَكَانَ اللَّهُ حَصْمَهُ .

۴۔ راوی نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جس نے برادر مومن کی حاجت براری میں سعی کی اور اس کو نصیحت نہ کی وہ اس کی مش ہے جس نے اللہ و رسولؐ سے خیانت کی۔ اللہ اس کا دشمن ہے۔

۵۔ عَنْهُمَا جَمِيعًا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَزِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اسْتَشَارَ أَخَاهُ فَلَمْ يَمْحِضْ مَحْضَ الرَّأْيِ سَلَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَأْيَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے برادر مومن سے مشورہ کرے اور وہ سچی رائے اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : أَيْمًا مُؤْمِنٌ مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کی حاجت براری کے لئے چلے اور اس کو نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت نہ کی۔

دوسو بیاسی وال باب

خلف وعدہ

(بَابُ خُلْفِ الْوَعْدِ) ۲۸۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: وَعْدَةُ الْمُؤْمِنِ أَخَاهُ نَذْرٌ لَا كَفَّارَةَ لَهُ، فَمَنْ أَخْلَفَ فَيُخْلِفِ اللَّهُ بَدَأَ وَلِيَمَقْتَبِهِ تَعَزَّزَ مَنْ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَعْلَمُونَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن سے مومن کا وعدہ کرنا ایک قسم کی نذر ہے جس کا کفارہ نہیں جس نے وعدہ کے خلاف کیا اس نے اللہ سے خلف و عک کی ابتداء کی اور خدا کی دشمنی پر آمادہ ہوا۔ خدا سوزا اقص میں فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، خدا کے نزدیک سب سے بڑی دشمنی کی بات یہ ہے کہ جو کہو اسے پورا نہ کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْعَقَرِ قُوفِيٍّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُفِ بِإِذَا وَعَدَ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ جب وعدہ کرے اسے پورا کرے۔

دوسو تراسی وال باب

اس کے بار میں جس سے برادر مومن ملے آئے اور وہ نہ ملے

(بَابُ) ۲۸۳

(مَنْ حَبَبَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنِ)

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، وَعِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ

جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الْمُصْطَلِيِّ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَيُّهَا
مُؤْمِنُونَ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ مَرَّبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ مَا يَنْزِلُ
السُّورُ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةَ أَلْفِ غَامٍ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن برادر مومن کے اذن دخول سے مانع ہو اللہ اس کے اور جنت
کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کر دے گا ایک دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ایک ہزار برس کی راہ کا ہوگا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ
أَرْبَعَةُ قَبْرَيْنِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَتَى وَاحِدُهُمُ الثَّلَاثَةَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي مَنْزِلٍ أَحَدِهِمْ فِي مُنَاطَرَةٍ بَيْنَهُمْ
فَقَرَعَ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْغُلَامُ فَقَالَ : أَتَيْتُ مَوْلَاكَ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ هُوَ فِي الْبَيْتِ فَارْجِعَ الرَّجُلُ
وَدَخَلَ الْغُلَامُ إِلَى مَوْلَاهُ فَقَالَ لَهُ : مَنْ كَانَ الَّذِي قَرَعَ الْبَابَ ؟ قَالَ : كَانَ فُلَانٌ فَقُلْتُ لَهُ : لَسْتُ فِي
الْمَنْزِلِ فَسَكَتَ وَلَمْ يَكْتُمِرْ وَلَمْ يَلَمْ غُلَامُهُ وَلَا اعْتَمَ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِرُجُوعِهِ عَنِ الْبَابِ وَأَقْبَلُوا فِي حَدِيثِهِمْ
فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ بَكَرَ إِلَيْهِمُ الرَّجُلُ فَأَصَابَهُمْ وَقَدْ خَرَجُوا يُرِيدُونَ ضَيْعَةً لِبَعْضِهِمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ
وَقَالَ : أَنَا مَعَكُمْ ؟ فَقَالُوا لَهُ : نَعَمْ وَلَمْ يَتَذَكَّرُوا إِلَيْهِ وَكَانَ الرَّجُلُ مُحْتَاجًا ضَعِيفَ الْحَالِ ، فَلَمَّا
كَانُوا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا عِمَامَةٌ قَدْ أَظْلَمَتْهُمْ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَطَرٌ ، فَبَادَرُوا فَلَمَّا اسْتَوَتْ الْعِمَامَةُ عَلَى
رُؤُسِهِمْ إِذَا نَادٍ يَنَادِي مِنْ جَوْفِ الْعِمَامَةِ أَيُّهُمْ النَّارُ خُذِيهِمْ وَ أَنَا جَبْرِئِيلُ رَسُولُ اللَّهِ ، فَإِذَا نَادَى مِنْ
جَوْفِ الْعِمَامَةِ قَدْ اخْتَلَطَتِ الثَّلَاثَةُ النَّفَرُ وَبَقِيَ الرَّجُلُ مَرْعُوبًا يَعْجَبُ مِمَّا نَزَلَ بِالْقَوْمِ وَلَا يَدْرِي
مَا السَّبَبُ ؟ فَارْجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَقِيَ يُوْسَعَ بْنَ نُؤْبٍ عليه السلام فَأَخْبَرَهُ الْخَبْرَ وَمَا رَأَى وَ مَسَامِعَ ، فَقَالَ
يُوْسَعُ بْنُ نُؤْبٍ عليه السلام : أَنَا عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ أَنْ كَانَ عَنْهُمْ رَاضِيًا وَ ذَلِكَ يَفْعَلُهُمْ بِكَ ، فَقَالَ :
وَمَا يَفْعَلُهُمْ ؟ فَقَدْ نَهَى يُوْسَعُ فَقَالَ الرَّجُلُ : فَأَنَا أَجْعَلُهُمْ فِي حِلٍّ وَ أَعْمُو عَنْهُمْ ، قَالَ : لَوْ كَانَ هَذَا
قَبْلَ لَنْتَقِمَهُمْ فَأَمَّا السَّاعَةُ فَلَا ، وَعَسَى أَنْ يَنْتَقِمَهُمْ مِنْ بَعْدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا اسے محمد بن سنان زمانہ نبی اسرائیل

میں چار شخص مومنین میں سے تھے ان میں سے ایک تین سے ملنے آیا۔ وہ ایک گھر میں باتیں کر رہے تھے اس شخص نے دق الباب کیا
ایک غلام نکلا اس نے کہا تیرا آقا کہاں ہے اس نے کہا وہ تو گھر پر نہیں ہیں وہ شخص لوٹ گیا۔ غلام جب آتے کے پاس آیا تو اس نے
دق الباب کی تو اس نے کہا تھا اس نے کہا فلاں نے، میں نے کہہ دیا آپ گھر پر نہیں ہیں یہ سن کر وہ چپ رہا اور نہ پروا کی

اور نہ غلام کو سزائش کی اور نہ ان میں سے کسی کو اس بات کا رنج ہوا۔ دوسرے علی الصباح وہ شخص پھر آیا اور ان سے ملا وہ کسی کے گھیت پر جانے کا ارادہ کر رہے تھے اس نے سلام کیا اور کہا کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں انہوں نے کہا تھا اس سے معافی نہ مانگی۔ یہ شخص مرد محتاج تھا راہ میں جا رہے تھے کہ بادل سر پر چھایا۔ وہ سمجھے بارش آ رہی ہے چال تیز کی جب بادل ان کے سر میں پر چھایا تو اس کے اندر سے ایک منادی نے ندا کی اے آگ ان کو پکڑ لے میں جبریل اللہ کا رسول ہوں ناگاہ آگ بادل سے نکلی اور ان تینوں کو جلا دیا۔ وہ شخص اس حادثہ سے خوف زدہ اور متعجب باقی رہا۔ اسے پتہ نہ چلا کہ اس کا سبب کیسے شہر کے اندر آیا تو حضرت یوشع بن نون سے ملاقات ہوئی۔ اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا ان سے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا تجھے معلوم نہیں یہ ان پر خدا کا غصہ تھا اس عمل پر جو انہوں نے تیرے ساتھ کیا تھا اس نے کہا وہ کیسا عمل تھا حضرت یوشع نے بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے خدا کے لئے ان کو معاف کر دیا۔ فرمایا یہ معافی پہلے ہوتی تو ان کے لئے فائدہ بخش ہوتی اب تو آخرت ہی میں کام آئے گی۔

۳۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ مُنْصَبِلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَيْمًا مُّؤْمِنٍ كَانَ يَبْنُو وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ ضَرَبَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سَوْرٍ ، غَلِظَ كُلُّ سَوْرٍ مَسِيرُهُ أَلْفَ غَامٍ [مَا بَيْنَ الشُّوْرِ إِلَى الشُّوْرِ مَسِيرَةُ أَلْفِ غَامٍ] .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک مومن دوسرے مومن سے ملنا پسند نہ کرے تو اس کے اور جنت کے درمیان ستر دیواریں حائل ہوں گی اور ہر دیوار ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی اور ایک کا فاصلہ دوسری سے ہزار سالہ راہ کی مسافت پر ہوگا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ ، عَنْ غَالِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَعُولُ فِي مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِمًا زَائِرًا [أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ] وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ ؛ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ ؛ قَالَ : يَا أَبَا حَمْزَةَ أَيْمًا مُّسْلِمٍ أَتَى مُسْلِمًا زَائِرًا أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ أَقْلُتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ ؛ قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَا حَمْزَةَ .

۴۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے کہا۔ اگر ایک مسلمان مسلمان کے پاس آتا ہے اس سے ملاقات کر کے کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے اور وہ اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے اور وہ اجازت نہیں دیتا اور گھر میں سے نہیں نکلتا تو آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ اے ابو حمزہ جو ایسا کرے

گا اس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے جب تک وہ ملیں نہیں۔ میں نے کہا اللہ کی لعنت ہوگی۔ نہ پایا ہاں۔ لے لے ابو حمزہ۔

دوسو چوراسی واں باب

اس کے بارے میں جس سے اس کا بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے

۲۸۴ (باب)

«(مَنْ اسْتَعَانَ بِهِ اخُوهُ فَلَمْ يُعِنْهُ)»

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ؛ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَهْبَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ بَحَلَ بِمَعُونَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَالْقِيَامَ لَهُ فِي حَاجَتِهِ [إِلَّا] ابْتَلِيَ بِمَعُونَةٍ مِنْ يَأْتُمُ عَلَيْهِ وَلَا يُوَجِّرُ

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی کی اعانت یا اس کی حاجت بر لانے میں بخل کرے گا تو وہ مبتلا ہوگا ایسے شخص کی مدد پر جس کی مدد سے وہ گناہگار ہوگا اور اس نیک کا کوئی اجر نہ پائے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ شِيعَتِنَا أَتَى رَجُلًا مِنْ إِخْوَانِهِ فَاسْتَعَانَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ فَلَمْ يُعِنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ إِلَّا بِتَلَاؤِ اللَّهِ يَأْنٍ يَقْضِي حَوَائِجَ غَيْرِهِ مِنْ أَعْدَائِنَا يُعَذِّبُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں اگر کسی کے پاس کوئی برادر مومن آئے اور اپنی کسی ضرورت میں مدد چاہے اور وہ مدد کرنے کے قابل ہونے کے مدد نہ کرے تو خدا اس سے سلب توفیق کر کے ہمارے دشمنوں میں سے کسی کی مدد کرتا ہے تاکہ اسے روز قیامت تک عذاب میں مبتلا رکھے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ الْخَطَّابِ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ سَدِيدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمْ يَدْعُ رَجُلٌ مَعُونَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يَسْغَى فِيهَا وَيَوَاسِيَهُ إِلَّا ابْتَلِيَ بِمَعُونَةٍ مِنْ يَأْتُمُ عَلَيْهِ وَلَا يُوَجِّرُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی برادرِ مومن کی اعانت اور اس کے بارے میں سعی و ہمدردی چھوڑ دیتا ہے خدا اس کو ایسے شخص کی اعانت میں مبتلا کرے جس کی اعانت گناہ ہو اور کوئی اجر نہ رکھے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ [أَخِيهِ] أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيرٌ بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلَايَةَ اللَّهِ عَنْهُ وَجَلَّ

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس اس کا مومن بھائی بعض حالات میں طالبِ پناہ ہو اور وہ باوجود قدرت اسے پناہ نہ دے تو وہ ولایتِ خدا سے خارج ہو جاتا ہے۔

دوسو پچاسی واں باب

جو کوئی برادرِ مومن نہ خود کوئی چیز دے نہ دوسرے کو دینے دے

(باب) ۲۸۵

۵ (مَنْ مَنَعَ مُؤْمِنًا شَيْئًا مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ) ۵

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ أَحَقِّقٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَنَعَ مُؤْمِنًا شَيْئًا مِمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ أَقَامَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْوَدًّا وَجْهَهُ مَزْرُوقًا عَيْنَاهُ مَقْلُوبَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ قِيَالًا: هَذَا الْخَائِنُ الَّذِي خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ يَوْمَرُهُ إِلَى النَّارِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کو باوجود قدرت رکھنے نہ خود کوئی شے دے اور نہ دوسروں سے دلائے تو وہ روزِ قیامت اس طرح محسوس ہوگا کہ کالا منہ نیلی آنکھیں دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے لوگ پوچھیں گے یہ کون ہے کہا جائے گا یہ خائن ہے جس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت کی پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔

۲۔ اِبْنُ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا يُونُسُ مَنْ حَبَسَ حَقَّ الْمُؤْمِنِ أَقَامَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمْسِمِائَةَ غَامٍ عَلَى رَجُلَيْهِ حَتَّى يَسْبِلَ عَرَفَهُ أَوْدَمُهُ وَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ : هَذَا الظَّالِمُ الَّذِي حُبَسَ عَنْ اللَّهِ حَقُّهُ قَالَ : فَيُؤْتَحَّجُّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ .

۲۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے یونس جس نے حق مؤمن کو روکا۔ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت پانچ سو سال تک کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ پسینہ یا خون (بہاؤ گاہ) اس کے پیروں سے بہے گا اور ایک منادی ندا کرے گا یہ وہ ہے جس نے اللہ کا حق روکا۔ پھر وہ چالیس روز سزائے کرنے کے بعد دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ مُقْصِلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ ذَارُ فَاحْتِاجَ مُؤْمِنٍ إِلَى سُكْنَاهَا فَسَمِعَهُ إِثَارَهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مَالًا لِي كَتَبَنِي أَبَدَلْتُ عَبْدِي عَلَى عَبْدِي بِسُكْنَى الدَّارِ الدُّنْيَا وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا يَسْكُنُ جَنَانِي أَبَدًا .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کے پاس گھر تھا اور برادر مؤمن اس گھر کا محتاج ہو اور وہ اس کو راتش کے لئے نہ دے تو خدا فرماتا ہے اے میرے ملائکہ! اس میرے بندے نے میرے بندے کو دنیا میں گھر نہ دیا۔ مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم ہے کہ میں اس کو اپنی جنت میں ہرگز جگہ نہ دوں گا۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَانْتَهَاهِي رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ فَإِنَّ قَبْلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا مِنْ نَارِ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَغْفُورٌ لَهُ أَوْ مُعَذِّبٌ ، فَإِنْ عَنَدَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ خَالًا قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَصَدَ إِلَيْكَ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيرٌ إِلَيْهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَطَعَ وَلايَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى .

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی برادر مؤمن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی رحمت ہے اس نے اس محتاج کو اس کے پاس بھیجا اگر اس نے اس کی ضرورت پوری کر دی تو اس کی ہماری اور اللہ کی مدد حاصل ہوئی اور اگر اس کو رد کر دیا تو نہایت اس کو بہالانے پر قدرت تھی تو خدا اس پر ایک آزد ہا مسلط کرے گا۔ آگ کا بنا ہوا جو روز قیامت اس کو نوچتا رہے گا مغفور ہو یا معذب اور اگر طالب عذر خواہ تو اور برسال ہوگا اور یہ بھی فرمایا جو کسی کے پاس کسی خاص مصیبت میں طالب پناہ ہو کر آئے تو وہ باوجود قدرت مدد نہ کرے تو اللہ کی مدد اس سے منقطع ہو جائے گی۔

دوسو چھپاسی وال باب

جو مومن کو ڈرائے

((باب) ۲۸۶)

﴿مَنْ أَخَافَ مُؤْمِنًا﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ نَظَرَ إِلَى مُؤْمِنٍ نَظْرَةً لِيُخِيفَهُ بِهَا أَخَافَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کسی مومن کو خوفزدہ کرنے کی نیت سے دیکھے تو اس کو اللہ اس دن خوف زدہ بنائے گا جس روز سوائے اس کی پناہ کے کوئی پناہ نہ ہوگی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخَفَافِ ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَوَّعَ مُؤْمِنًا بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَلَمْ يَصِبْهُ فَهُوَ فِي النَّارِ ؛ وَمَنْ رَوَّعَ مُؤْمِنًا بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَأَصَابَهُ فَهُوَ مَعَ فِرْعَوْنَ وَآلِ فِرْعَوْنَ فِي النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کسی مومن کو بادشاہ سے ڈرائے تاکہ اس پر کوئی مصیبت آجائے پس اگر وہ محفوظ رہے تب تو ڈرائے والا جہنم میں جائے گا اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچ گئی تو وہ فرعون اور آل فرعون کے ہمراہ جہنم میں جائے گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَعَانَ عَلَى مُؤْمِنٍ بِسَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : آوَسَ مِنْ رَحْمَتِي .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن کے خلاف دراسی بھی کوشش کریگا روز قیامت اس کی پشائی پر لکھا ہوگا میری رحمت سے مایوس۔

دوستى والى باب

چغل خورى

(باب النَّمِيمَةِ) ۲۸۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا أُتَيْتُكُمْ بِشَرِّكُمْ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الْمَشَاوُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمَقْرُوقُونَ بَيْنَ الْأَجْبَةِ ، الْبَاغُونَ لِلْبِرَاءِ الْمَعَايِبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بدترین انسان کون ہے لوگوں نے کہا۔ فرد یا رسول اللہ فرمایا چغل خور، لوگوں میں جدائی ڈالنے والا، معاصی سے بری ہونے سے بغاوت کرنے والا۔

۲۔ عُثْمَانُ بْنُ بَحْثِی ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمِيْسٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَحَرَّمَةٌ الْجَنَّةُ عَلَى الْقَتَاتَيْنِ الْمَشَاتَيْنِ بِالنَّمِيمَةِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حرام ہے جنت باتوں پر کان لگانے والے چغل خوروں پر۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمِيْسٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْإِسْهَاقِيِّ ، عَنْ ذَكْوَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شَرُّكُمْ الْمَشَاوُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمَقْرُوقُونَ بَيْنَ الْأَجْبَةِ ، الْمُتَبَغُونَ لِلْبِرَاءِ الْمَعَايِبَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا بدترین انسان چغل خور، اجاب میں نفرت ڈالنے والے اور لگتا ہوں کی برأت سے بغاوت کرنے والے۔

دوسواٹھواسی وال باب

افشائے راز

((بَابُ الْإِذَاعَةِ)) ۲۸۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَمِّرَ أَقْوَامًا بِالْإِذَاعَةِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَاذْجَاهَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِنَّا كُنْمْ وَالْإِذَاعَةُ .

۱۔ راوی کتب ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے سزائش کی ہے منافقوں کو افشائے راز کے متعلق اپنے اس قول میں "جب اللہ کے لئے کوئی معاملہ امن یا خوف کا ہو تو ہے تو وہ اس کو افشا کر دیتے ہیں" پس اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ جَدَّ نَاحِصًا .
قال : وَقَالَ لِمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ : الْمَذْبُوعُ حَدِيثُنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جس نے ہمارا افشائے راز کیا ایسا ہے گویا ہمارے حق سے انکار کیا اور معلى بن خنيس سے فرمایا ہماری بات کو دوسروں (مخالفوں) سے بیان کرنے والا اس سے انکار کرنے والے کی مانند ہے۔

۳۔ يُونُسُ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا سَلَبَهُ اللَّهُ الْإِيمَانَ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا اللہ نے اس کے ایمان کو سلب کر لیا۔

۴۔ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا قَتَلْنَا مَنْ أَذَاعَ حَدِيثَنَا قَتَلَ خَطْلًا وَلَكِنْ قَتَلْنَا قَتْلَ عَمْدٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو جہرؓ اللہ علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا انشاء کیا۔ اس نے ہم کو غلام نہیں بلکہ خدا قتل کیا۔

۵۔ یونس، عَنِ الْمَلَأِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: يُحْشَرُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَدَى دَمًا فَيَنْدَفِعَ إِلَيْهِ شِبْهُ الْمَجْجَةِ أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ قَبَالَ لَهُ: سَهْمُكَ مِنْ دَمِ فَلَانٍ، فَقَوْلُ: يَادَبَّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّكَ قَبَضْتَنِي وَمَا سَفَكْتَ دَمًا فَقَوْلُ: بَلَى سَمِعْتُ مِنْ فَلَانٍ رَوَايَةً كَذَابًا كَذَا، فَرَوَيْتَهَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ حَتَّى صَارَتْ إِلَى فَلَانٍ الْجَبَّارِ فَقَتَلَهُ عَلَيْهَا وَهَذَا سَهْمُكَ مِنْ دَمِهِ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس نے کسی کانٹوں نہ بہا یا ہر گاہ اس کی طرف ایک جماعت بنانے کا ارادہ کیا اس سے بڑی کوئی چیز بڑھا کر کہا جائے گا۔ یہ ہے یہ حصہ فلاں کے خون بہانے کے سلسلے میں وہ کہے گا۔ پروردگار! آج تامل ہے کہ میرے دم تک میں نے کسی کانٹوں نہ بہا یا تھا خدا فرمائے ہاں لیکن تو نے فلاں سے بات سنی تھی تو نے اس کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسروں سے بیباک کیا وہ نقل ہوئے ہرستہ فلاں ظالم تک پہنچی جس نے اس کو قتل کر دیا لہذا یہ میرا حصہ ہے اس کے خون سے۔

۶۔ یونس عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّالٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَلَاهِيهِ الْآيَةَ: «وَالَّذِينَ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ» قَالَ: وَاللَّهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَلَا ضَرَبُوهُمْ بِسَيفِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ سَمُوا أَحَادِيثَهُمْ فَأَذَاعُوهَا فَأُخِذُوا عَلَيْهَا فَقُتِلُوا فَصَارَ قَتْلًا وَاعْتِدَاءً وَمَقْصِيَةً.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلمذ کی کہ یہ سزا ان کو اس لئے دی گئی ہے کہ وہ آیات الہی سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کو بے گناہ قتل کرتے تھے اس لئے کہ وہ نافرمان تھے حد سے تجاوز کرنے والے پھر فرمایا واللہ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا نہ تلواروں سے مارا تھا بلکہ انھوں نے انبیاء سے احادیث سن کر انشاءے را کیا تھا جس پر وہ پکڑے گئے اور قتل کئے گئے یہ بھی قتل ہی تھا اور حد سے تجاوز کرنا اور عصیت میں مبتلا ہونا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَقْتُلُونَ النَّبِيَّاءِ بِغَيْرِ حَقٍّ» فَقَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِسَيفِهِمْ وَلَكِنْ أَذَاعُوا سِرَّهُمْ وَأَفْشَوْا عَلَيْهِمْ فَقُتِلُوا.

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ وہ انبیاء کو بے گناہ قتل کرتے تھے واللہ انھوں

نے تلواروں سے قتل نہیں کیا۔ اپنے انبیاء کے بھید لوگوں پر ظاہر کئے اور افشائے راز کئے جس کی بنا پر وہ قتل کئے گئے

۸۔ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَمِّ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ قَوْمًا بِالْإِذَاعَةِ، فَقَالَ: «وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَأَيُّكُمْ وَالْإِذَاعَةُ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی ہے لوگوں کو افشائے راز پر جیسا کہ فرماتا ہے جب ان کے سامنے کوئی معاملہ امن یا خوف کا آیا تو انھوں نے افشا کر دیا۔ اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا فَهُوَ كَمَنْ قَتَلَنَا عَمْدًا وَلَمْ يَقْتُلْنَا خَطَاً.

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہمیں ضرر پہنچانے کے لئے ہمارے معاملات کا کوئی چیز افشا کیا تو گویا عموماً اس نے ہم کو قتل کیا ہے کہ خطاؤں۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَاوِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مُذْبِغُ السِّرِّ شَاكٍ بِوَقَائِلِهِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَافِرٌ وَمَنْ تَمَتَّكَ بِالْمَرْوَةِ الْوُثْقَى فَهُوَ نَاجٍ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: التَّسْلِيمُ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے رازوں کا افشا کرنے والا ہمارا امامت میں شک کرنے والا ہے اور نا اہلوں سے اس کا بیان کرنے والا کافر ہے اور جس نے خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ نجات پانے والا ہے میں نے پوچھا عروۃ الوثقی کیلئے فرمایا ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْكُوفِيِّينَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابَلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الدِّينَ دَوْلَتَيْنِ دَوْلَةَ آدَمَ - وَهِيَ دَوْلَةُ اللَّهِ - وَدَوْلَةُ إِبْلِيسَ: فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ عِلَانِيَةً كَانَتْ دَوْلَةُ آدَمَ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَانَتْ دَوْلَةُ إِبْلِيسَ، وَالْمُذْبِغُ لِمَا أَرَادَ اللَّهُ سِتْرَهُ مَا رِقُّ مِنَ الدِّينِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں دو حکومتیں قرار دی ہیں حکومتِ آدم

اور حکومت الیسی۔ جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت علانیہ ہو یعنی حاکم عادل کی حکومت میں، تو یہ حکومت آدم ہے اور جب چاہتا ہے کہ لوگ چھپ کر حکومت کریں (ظالم حکمران کے خوف سے) تو یہ الیسی حکومت ہے، ایسی بات کا ظاہر کرنے والا جسے خدا چھپانا چاہے اپنے دین کا برباد کرنے والا ہے۔

۱۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ اسْتَفْتَحَ نَهَارَهُ بِإِذَاعَةِ سِرِّ نَا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ حَزْرَ الْحَدِيدِ وَضَبَقَ الْمَخَاسِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ہمارے بھید کا ظاہر کرے والا ہے۔ تو خدا اس پر مسلط کرے کہ وہ لوہے کو اور تگ قید خانوں کو۔

دوسو نو اسی واں باب

معصیت خدا کے ساتھ اطاعت مخلوق کرنا

(باب) ۲۸۹

﴿مَنْ أَطَاعَ الْمَخْلُوقَ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْفَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ طَلَبَ رِضَا النَّاسِ يَسْخَطِ اللَّهُ جَعَلَ اللَّهُ خَامِدَهُ مِنَ النَّاسِ دَامًا .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی رضا چاہی خدا اس کی تعریف کرنے والے کو اس کی برائی کرنے والا بنا دیتا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ طَلَبَ مَرْضَاةَ النَّاسِ يَمَاسْخِطِ اللَّهُ كَانَ خَامِدَهُ مِنَ النَّاسِ دَامًا وَمَنْ آثَرَ طَاعَةَ اللَّهِ بِغَضَبِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ عِدَاوَةَ كُلِّ عَدُوٍّ ، وَحَسَدَ كُلِّ حَاسِدٍ ، وَبَغْيَ كُلِّ بَاغٍ وَكَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ نَاصِرًا وَظَمِيرًا .

۲۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی کیا۔ اللہ اس کے مداح کو جس کا مذمت کرنے والا بنادے گا اور جس نے اللہ کی اطاعت میں مخلوق کو ناراض کیا۔ اللہ ہر دشمن کی عداوت سے ہر حاسد کے حسد سے اور ہر باغی کی بغاوت سے اسے بچائے گا اور اس کا فرد و دودگا رہوگا۔

۳۔ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى الْخَسَنِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : عَظَمِي يَحْرُقِينَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ : مَنْ خَاوَلَهُ أَمْرًا يَمُصِّبُهُ اللَّهُ كَانَ أَقْوَتَ لِمَا يَرَجُو وَأَسْرَعَ لِمَجْبِيءٍ مَا يَخْذَرُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے حضرت نے تحریر فرمایا۔ جو نصیحت خدا کا قصد کرے گا وہ سب سے زیادہ کھونے والا ہوگا اپنی امید کا اور جس چیز سے ڈرتا ہے بہت جلد اس کے سلسلے آئے گی۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ ثَمَّانِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ ثَمَّانِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لِأَدِيبٍ لِمَنْ ذَاكَ بِطَاعَةِ مَنْ عَصَى اللَّهَ ، وَلِأَدِيبٍ لِمَنْ ذَاكَ بِقُرْبَةِ بَاطِلٍ عَلَى اللَّهِ ، وَلِأَدِيبٍ لِمَنْ ذَاكَ بِجُحُودِ شَيْءٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ توفیق بندہ کی اطاعت سے قریب ہو اس کا دین گیا جو باطل سے جاملتا اس کا دین بلی گیا اور جس نے کسی آیت کا کلمہ آیات الہیہ سے انکار کیا اس کا دین بھی ضعت ہوا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، عَنْ أَبِيهِ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ [الْأَنْصَارِيِّ] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَرْضَى سُلْطَانًا يَسْخَطُ اللَّهَ خَرَجَ مِنْ دِينِ اللَّهِ .

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا جس نے فرقی سلطان محال کرنے کے لئے خدا کا غضب مول زیادہ دین سے خارج ہوا۔

دوسو نوے والی باب دنیا میں گناہوں کی سزا (باب)

۲۹۰

(فِي عَقُوبَاتِ الْمُعَاصِي الْعَاجِلَةِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعًا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ

عَبْدُ اللَّهِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَمْسٌ إِنْ أَدْرَكْتُمُوهُنَّ قَعَقُوا بِاللَّهِ مِنْهُنَّ : لَمْ تَنْظُرُوا الْمَاجِئَةَ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يَعْلَمُوا هَا الْإِظْهَرُ فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَصْلَابِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا ، وَلَمْ يَنْقُضُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أَخَذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمُؤُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ ، وَلَمْ يَمْنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا مَنَعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا ، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَأَخَذُوا بِبَعْضِ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ، وَلَمْ يَحْكُمُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ [عَمْرٌ وَجَلَّ] إِلَّا أَحْمَلَ اللَّهُ عَمْرٌ وَجَلَّ بِأَسْمِهِمْ بَيْنَهُمْ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ سے پناہ مانگو (۱) جب کسی قوم میں بالاعلان زنا ہونے لگے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جو ان کے اسلاف کے لئے نہ تھیں (۲) کم نہ تو لا جائے کم ناپا جائے در نہ خط سالی نمودار ہوگی اور خرچ میں سختی ہوگی بادشاہ ظلم کرے گا (۳) زکوٰۃ نہ روکی جائے در نہ بارش رک جائے گی چوپائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ رہے گا اور پھر خدا کو اور عہد رسالت کو نہ توڑیں در نہ خدا ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دے گا اور ان کو کچھ مال نہ دے گا (۴) جو احکام اللہ نے نازل کئے ہیں ان کے خلاف فیصلہ نہ کرو ورنہ اللہ ان کے خوف و ہراس پیدا کر دے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمْعاً عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا ظَهَرَ الزَّيْفُ مِنْ بَعْضِي كَثْرَةُ وَتِ الْفَجَاءَةِ وَإِذَا طُعِفَ الْمِكْيَالُ وَالْمِيزَانُ أَخَذَهُمُ اللَّهُ بِالسِّنِينَ وَالنَّقْصِ وَإِذَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ مَنَعَتِ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا مِنَ الزَّرْعِ وَالنِّمَارِ وَالْمَعَادِينِ كُلِّهَا وَإِذَا جَارُوا فِي الْأَحْكَامِ تَعَاوَنُوا عَلَى الظُّلْمِ وَالْعَتْوَانِ وَإِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَإِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ خُطِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَمْ يَتَّبِعُوا الْأَحْيَارَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُرَادَهُمْ فَيَدْعُو خِيَارَهُمْ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کی کتاب میں میں نے دیکھا جب میرے بعد زنا کا زور ہوگا تو مرگ مفاہات زیادہ ہوگی اور جب لوگ کم تو لیں اور ناپیں گے تو خط سالی ہوگی اور جب زکوٰۃ نہ دیں گے تو کھیتی اور پھلوں کی برکت اٹھ جائے گی اور جب احکام میں جو رکریں گے تو ظلم و بغاوت میں باہم مددگار ہوں جب نقص عہد کریں گے تو اللہ ان کا دشمن ان پر مسلط کرے گا اور جب قطع رحم کریں گے تو ان کے اسواں شریروں کے ہمنام میں آجائیں گے اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں گے اور میرے اہلبیت کی پیروی نہ کریں گے تو خدا ان پر شریروں کو مسلط کرے گا وہ نیکیوں کو پکاریں گے مگر وہ جواب نہ دیں گے۔

دوسوا گیانوے وال باب

گنہگاروں سے ہم نشینی

(باب) ۲۹۱

(مُجَالَسَةُ أَهْلِ الْعَصَابِ)

۱۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ ، عَنْ أَبِي زُبَايْدَةَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَتَّبِعِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَجْلِسَ مُجَالِسًا يُضَيِّقُ اللَّهُ فِيهِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى تَقْيِيدِهِ .
 اے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے موسیٰ کو کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ ایسے جلسے میں نہ بیٹھے جس میں لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوں اور ان کو باز رکھنے پر قادر نہ ہوں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدُوٍّ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ نَجْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَا لِي رَأَيْتُكَ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ خَالِي ، فَقَالَ : إِنَّهُ يَقُولُ فِي اللَّهِ قَوْلًا عَظِيمًا ، يَسِفُّ اللَّهَ وَلَا يُوصِفُ ، قَامًا جَلَسَتْ مَعَهُ وَتَرَكْنَاهُ وَإِنَّمَا جَلَسْتُ مَعَهُ وَتَرَكْتُهُ ؟ فَقُلْتُ : هُوَ يَقُولُ مَا شَاءَ ، أَيُّ شَيْءٍ عَلَيَّ مِنْهُ إِذَا لَمْ أَقُلْ مَا يَقُولُ ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : أَمَا تَخَافُ أَنْ تَنْزِلَ بِهِ بَقْمَةً فَتُحِبِّبَ لَكَ جَمِيعًا أَمَا عَلِمْتَ يَا نَجْمُ أَنَّ مَنْ أَصْحَابِ مُوسَى عليه السلام وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ فِرْعَوْنَ فَلَمَّا جَلَسَتْ حَيْلُ فِرْعَوْنَ مُوسَى تَخَلَّفَ عَنْهُ لِيُطِيبَ أَبَاهُ فَيُلْحِقَهُ بِمُوسَى فَمَضَى أَبُوهُ وَهُوَ رَأِئِمَةٌ حَتَّى بَلَغَا طَرَفَا بَيْنَ الْبَحْرِ فَقَرِئَا جَمِيعًا فَأَتَى مُوسَى عليه السلام الْخَبَرَ فَقَالَ : هُوَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَكِنَّ النَّفْسَ إِذَا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ لَهَا عَمَلٌ فَأَرَبَ الْمَذِيبُ وَفَاعَ .

۲۔ جعفری راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سنا انھوں نے مجھ سے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو عبد الرحمن بن یعقوب کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ میں نے کہا وہ میرا دوست ہے حضرت نے فرمایا وہ خدا کی تعریف اس کے غیر وصف کے ساتھ کہتے ہیں یا تو تم اس کے ساتھ رہو ہمیں چھوڑ دو یا ہمارے ساتھ رہو اس کو چھوڑ دو میں نے کہا وہ جو چاہے مجھ سے کیا تعلق جو وہ کہتا ہے میں نہیں کہتا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اگر کوئی عذاب اس پر نازل ہو تو تم بھی اس کی پیٹ میں آجاؤ کیا تمہیں علم نہیں کہ ایک شخص اصحاب موسیٰ میں ایسا تھا جس کا باپ فرعون کے

ساتھ تھا جب شکر فرعون موسیٰ سے جا ملا تو شکر موسیٰ سے نکلا تا کہ اپنے باپ کو نصیحت کرے اور وہ فرعون کو چھوڑ کر موسیٰ سے جا ملے۔ وہ اپنے باپ کے پاس آیا اور مذہب بالاد کے ابطال میں معاون کیا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں بائیں کرتے دریا کے کنارے پہنچے اور وہ دونوں ڈوب گئے۔ جب جناب موسیٰ کو معلوم ہوا تو فرمایا اس پر رگتِ خدا ہو گی۔ لیکن خدا جب نازل ہوتا ہے تو گنہگار کے جو قریب ہوتا ہے وہ بھی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجْهَبُوا أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَا تَجَالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَ النَّاسِ كَوَاجِدٍ مِنْهُمْ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَمْ يَأْتِ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بدعت پسندوں کے مصاحب نہ بنو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سے جانیں گے رسول اللہ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اور اپنے ہم نشین کے۔

۴۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الرَّيْبِ وَالْبِدْعِ مِنْ بَعْدِي فَأُظْهِرُوا الْبِرَاءَةَ مِنْهُمْ وَأَكْثِرُوا مِنْ سَبِّهِمْ وَالْقَوْلِ فِيهِمْ وَالْوَقِيعَةَ وَبَاهِنُوهُمْ كَيْلًا يَطْمَعُوا فِي الْفَسَادِ فِي الْإِسْلَامِ وَيَعْتَدُّهُمْ النَّاسُ وَلَا يَتَقَلَّمُوا مِنْ يَدِهِمْ يَكْتَسِبُ اللَّهُ لَكُمْ بِذَلِكَ الْحَسَنَاتِ وَيَرْفَعُ لَكُمْ بِهِ الدَّرَجَاتِ فِي الْآخِرَةِ.

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم احکامِ شرع میں شک کرنے والوں اور بدعت پسندوں کو میرے بعد دیکھو تو ان سے اپنی برأت ظاہر کرو اور اپنے دل میں اکثر ان کو برا کہو اور ان کے مذہب کے ابطال میں گفت گو کرو تا کہ وہ اسلام میں فساد برپا کرنے کی طمع نہ کریں اور لوگوں کو ان سے ڈراؤ اور ان سے بدعات کو نہ سیکھو یا عمل کرنے پر اللہ تمہارے لئے حسنات لکھے گا اور آخرت میں تمہارے درجات بلند کرے گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِمْسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يُونُسَ عَنْ مِثْرَبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَتَّبِعُنِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يُؤَخِي الْفَاجِرَ وَلَا الْآحَقَّ وَلَا الْكَذَّابَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسلمانوں کو نہیں چاہیے کہ وہ بدکار آدمی سے بھان چاہے کریں اور نہ احمق اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے۔

۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا صَعِدَ الْمَنِيرَ قَالَ: يَتَّبِعِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاجَهَةَ ثَلَاثَةٍ: الْمَاجِنِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ؛ فَأَمَّا الْمَاجِنُ فَيَزِيئُ لَكَ فِعْلُهُ وَيَجِبُ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعْبِنَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَمَعَارِكَ، وَمَقَارِنُهُ جَفَاءٌ وَقَسْوَةٌ، وَمَدْخَلُهُ وَمَخْرَجُهُ عَلَيْكَ عليه السلام وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَلَا يُرْجَى لِصِرْفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَوْ أَجِدَ نَفْسَهُ وَرَبِّمَا أَرَادَ مَقْعَتَكَ فَضَرَكَ قَمُونَهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَسُكُونُهُ خَيْرٌ مِنْ نُطْقِهِ وَبَعْدَهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ، وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْتَنُكَ مَعَهُ عَيْشٌ يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ، كُلَّمَا أَفْنَى أَحَدُ نَفَقَتِهَا بِأُخْرَى حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يَصْدَقُ وَيَغْرِی بَيْنَ النَّاسِ بِالْعِدَاوَةِ فَيَضَيِّبُ السَّخَائِمَ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَانظُرُوا لَا تَنْفُسَكُمْ.

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے برسرِ منبر نہ فرمایا یہ مسلمان کے لئے سزاوار ہے کہ پرہیز کرے حدیث سے تین شخصوں کی اقل وہ جسے اپنے قول و فعل کی پرواہ نہ ہو۔ دوسرے احمق، تیسرے بہت زیادہ جھوٹا۔ پہلا شخص اپنے فعل کو تمہاری نظر میں زینت دے گا اور تم کو اپنے جیسا بنانا پسند کرے گا اور تمہارے اہل دین اور اہل قیامت تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی ہم نشینی ظلم اور سنگدلی ہے اور اس کا تمہارے پاس آنا جانا باعثِ شرم ہے دوسرے احمق یہ تمہیں کوئی اچھا مشورہ نہ دے گا اور تم سے کسی بڑی کو دفع نہ کرے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش کرے۔ بسا اوقات تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا۔ لیکن پہنچا دے گا نقصان اس کا مرنا زندگی سے بہتر ہے اس کی خاموشی بطق سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے تیسرے بہت زیادہ جھوٹا اس کا تمہارے ساتھ رہنا درست نہیں، وہ تمہاری بات دوسروں سے بیان کرتا ہے اور دوسروں کی تم سے جب کوئی عجیب بات ختم کرتا ہے اگر سچ بھی ہو تب بھی تو اس میں بھی جھوٹ ملا دیتا ہے اور لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر دیتا ہے اور ان کے سینوں میں حسد اور کینہ کا بیج بوتا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کر لو تا کہ تم میں حسد اور کینہ پیدا نہ ہو جائے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَدَاوٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا: يَا بَنِيَّ انْظُرْ حَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَاقِبْهُمْ فِي طَرَبٍ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: إِثْنَاكَ وَمُصَاحِبَةُ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ يَمْنَرُ لَكَ السَّرَابَ يَقْرُبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبَاعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِثْنَاكَ وَمُصَاحِبَةُ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ بِأَثَمِكَ بِأَكْلَةٍ أَوْ أَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ. وَإِثْنَاكَ وَمُصَاحِبَةُ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَحْذِلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِثْنَاكَ وَمُصَاحِبَةُ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيُضِرُّكَ

وَإِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْفَاطِجِ لِرَحِمِهِ قَاتِي وَحَدَّثَهُ مَلْعُونًا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «قَهْلَ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ هـ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ وَقَالَ : «الَّذِينَ يَتَّقُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» وَقَالَ فِي الْبَقَرَةِ : «الَّذِينَ يَتَّقُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ» .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ مجھ سے علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا۔ یا نبی قسم کے لوگوں پر نظر رکھو نہ تو ان کے پاس بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کرو اور نہ راہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ مثل سراب کے ہے وہ بعید کو تمہیں قریب بتائے گا۔ قریب کو دور۔ اپنے کو فاسق سے بچاؤ کہ وہ مال دنیا یا اس سے بھی کم قیمت چیز پر تمہارے دین کو بیچ ڈالے گا اور اپنے کو نبیل کی محبت سے بچاؤ کہ وہ اپنے مال سے تمہیں محروم رکھے گا۔ جبکہ تم کو اس کی شدید امتحان ہوگی اور احمق محبت سے بچو کیونکہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے اور عداوت پیدا کرے نقصان، اور اپنے کو صالح الرحم سے بچاؤ میں نے کتاب خدا میں اس کو تین جگہ ملعون یا ملع یا ملع اول غفر قریب جب تم کو حکومت مل جائے گی تو روئے زمین پر فساد برپا کر دے گی اور قطع رحم کر دے گی یہ لوگوں پر خدا کی لعنت ہے خدا نے ان کو اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے وہ خدا سے کئے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے ملنے کا حکم دیا ہے ان سے قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے اور سورہ بقرہ میں فرمایا ہے وہ جہاد اپنی کو ختم کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اصل کی جگہ قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہی خسارہ پانے والے ہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْعَرَفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يَكْفُرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا إِلَى آخِرِ آيَاتِهِ فَقَالَ : إِنَّمَا عَنِ يَهُدَا : [إِذَا سَمِعْتُمْ] الرَّجُلَ [الَّذِي] يَجْعَدُ الْحَقَّ وَيَكْذِبُ بِهِ وَيَقْعُ فِي الْأَيْمَةِ فَقُمْ مِنْ عَيْدِهِ وَلَا تَتَّعِدْهُ ، كَأَنَّا مِنْ كَانَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ تم پر کتاب میں یہ نازل ہوا ہے جب تم کتاب خدا کو سنو گے تو اس کا انکار کر دو گے اور مذاق اڑاؤ گے الخ۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم کسی کے متعلق یہ سنو کہ اس نے حق سے انکار کر دیا ہے اور جھوٹ بولنا ہے اور انہم علیہم السلام کے متعلق بری باتیں کہتا ہے تو تم اس کے پاس سے اٹھ کر پھرتے ہو اور قیصر جو کچھ ہو۔ اس کے پاس نہ بیٹھو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ابْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا يَنْتَقِصُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يُعَابُ فِيهِ مُؤْمِنٌ

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لانے والا ایسے جلسے میں نہیں بیٹھتا جہاں امام کے نقائص بیان ہوں یا مومن کے عیب۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقُومُ مَكَانَ رِيَّةٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان لانے والا ایسے وہ نہایت اور شک کی جگہ کسی کھڑا نہ ہوگا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ فِي مَجْلِسٍ يُعَابُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يَنْتَقِصُ فِيهِ مُؤْمِنٌ .

۱۱۔ ترجمہ میں دیکھئے۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي وَعَمِّي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ مَجَالِسٌ يَمَقُّنَهَا اللَّهُ وَيُرْسِلُ نِقْمَتَهُ عَلَى أَهْلِهَا فَلَا تَقَاعِدُوهُمْ وَلَا تَجَالِسُوهُمْ مَجْلِسًا فِيهِ مَنْ يَصِفُ لِسَانُهُ كَذِبًا فِي قِتْلَاءٍ ، وَمَجْلِسًا ذُكِرَ أَعْدَاؤُنَا فِيهِ جَدِيدٌ وَذُكِرْنَا فِيهِ بَعْدُ ، وَمَجْلِسًا فِيهِ مَنْ يَصْدَعُنَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ، قَالَ : ثُمَّ ثَلَاثُ أَهْوَاءَ اللَّهِ عليه السلام ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ كَانَتْ فِيهِ . أَوْ قَالَ [فِي] كَفَيْهِ . : «وَلَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسْبُوا اللَّهَ عَدُوًّا يَغِيرُ عَلَيْهِمْ» . «وَأِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ» . «وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِنُفِثُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ» .

۱۲۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے تین جلسے ہیں جن کو اللہ دشمن رکھتا ہے اور اس میں شرکت کرنے والوں پر عذاب نازل

کر لے لہذا تم ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو اور ان سے محبت نہ کرو اول وہ مجلس جس میں کوئی اپنے چھوٹے قوت سے اور بڑے
ظن و قیاس بیان کر لے اور وہ مجلس جس میں دشمنوں کا ذکر تازہ سمجھا جاتا ہو اور ان کی مدح ہو رہی ہو اور ہمارا ذکر ہڑاتا
سمجھا جاتا ہو اور ہماری مذمت کی جاتی ہو دوسرے وہ مجلس جس میں ہمارے ذکر سے لوگوں کو روکا جاتا ہو ورنہ اس کا کیا تمہارے
علم میں یہ بات ہو۔ پھر حضرت نے فی الفور تین آیتیں پڑھیں گویا آپ کی زبان یا ہاتھ ہی میں تھیں۔ ”تم لوگوں کے باطل معبودوں
کو گالیاں نہ دو۔ ورنہ وہ تمہارے خدا کو از روئے چہلات گالیاں دیں گے جب تم دیکھو گے کہ لوگ ہماری آیات میں قیاس و
ظن سے کام لے کر انرا پردازی کر رہے ہیں تو وہاں سے ہٹ جاؤ تاکہ اس موضوع کو چھوڑ کر کسی اور گفت کو کرنے لگیں اور دوسری بات
نہ کہو جس سے تمہاری زبانیں چھوٹ سے موصوف ہوں اپنی رائے سے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ ورنہ تم اللہ پر انرا پردازی کر دے

۱۳۔ وَبِذَا الْإِسْنَادِ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمْعِيُّ
قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا ابْتَلَيْتَ بِأَهْلِ النَّسَبِ وَمَجَالِسِهِمْ فَكُنْ
كَأَنَّكَ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى تَقُومَ فَإِنَّ اللَّهَ يَمْقَنْهُمْ وَيَلْعَنُهُمْ، فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ يَخُوضُونَ فِي ذِكْرِ إِمَامٍ
مِنَ الْأَئِمَّةِ فَقُمْ فَإِنَّ سَخَطَ اللَّهِ يَنْزِلُ هُنَاكَ عَلَيْهِمْ .

۱۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جب تم نا صبیوں میں پھنس جاؤ اور مجبوراً ان کے پاس بیٹھنا ہو تو اس
طرح اپنے وہاں سے اٹھنے تک بے چین رہو گویا تم چلتے پھرتوں پر بیٹھے ہو کیوں کہ خدا ایسے لوگوں کا دشمن ہے اور ان پر لعنت کرنا
اور جہ دیکھو کہ وہ تمہارے کسی امام کی مذمت کر رہے ہیں تو وہاں سے کھڑے ہو جاؤ کیوں کہ اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَبَّاجِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ عِنْدَ سَبَابِ لَاؤِلِيَاءِ اللَّهِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ تَعَالَى .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو اولیائے خدا کو گالیاں دے رہا ہو اس
نے اللہ کی نافرمانی کی۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ فِي مَجْلِسٍ يَسُبُّ فِيهِ إِمَامًا مِنَ الْأَئِمَّةِ، يَقْعُدُ
عَلَى الْإِتِّصَابِ فَلَمْ يَمْعَلْ أَلَسَهُ اللَّهُ الذِّلَّ فِي الدُّنْيَا وَعَذَابُهُ فِي الْآخِرَةِ وَكَلْبُهُ صَالِحٌ مَأْمُونٌ بِهِ عَلَيْهِ
مِنْ مَعْرِفَتِنَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ایسی مجلس میں بیٹھے گا جہاں امام کو گالیاں دی جاتی ہوں اور وہ انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے انتقام نہ لے تو دنیا و آخرت میں خدا سے ذلت کا لباس پہنائے گا اور اپنی بہترین نعمت جو ہماری معرفت ہے اسے سلب کرے گا۔

۱۶۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَنَحْنُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ التَّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: عَلِيُّ بْنُ التَّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ الْيَمَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ أُمِّ الطَّوِيلِ وَقَفَ بِالْكَنَاسَةِ ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: فَيَقُولُ: مَعَاشِرَ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ إِنَّا بُرَاءُ مِمَّا تَسْمَعُونَ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ سَبٌّ لِعَنْةِ اللَّهِ وَنَحْنُ بُرَاءُ مِنْ آلِ مَرْوَانَ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ، ثُمَّ يَخْفِضُ صَوْتَهُ فَيَقُولُ: مَنْ سَبَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَلَا تَقَاعِدُوهُ، وَمَنْ شَكَّ فِيمَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَلَا تُفَاتِحُوهُ، وَمَنْ أَحْتَاجَ إِلَى مَسْأَلَتِكُمْ مِنْ إِخْوَانِكُمْ فَقَدْ خُنِمُوهُ، ثُمَّ يَقْرَأُ: إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَعِينُوا يَفْتَرُوا إِلَهًُا كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَقَقًا.

۱۶۔ راوی کہتے ہیں نے محمد بن ابی امام الطویل کو کنا سے (محلہ کوٹہ) میں کھڑا دیکھا جو با آواز بلند کہہ رہا تھا۔ اے دوستانِ خدا جو تم سنتے ہو میں اس سے بری ہوں جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اس پر خدا کی لعنت اور ہم نیز اس میں اولاد مروان سے اور جس سے یہ کہہ رہا ہے کہ وہ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر اس نے آواز کو دھیم کر کے کہا جو علی کو گالیاں دے اس کے پاس مت بیٹھو اور جو ہمارے مذہب اور ائمہ میں شک کرے۔ بات نہ کر و اور جو مومن بھائی تم سے سوال کرے اور تم نے قبل سوال اسے نہ دیا تو تم نے خیانت کی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ہم نے ظالموں کے لئے آگ تہیاب کی جس سے اگر گھرے ہوگی اور جب پیاسے ہو کر سفر یا کریں گے تو ان پر پھلکا ہوا آئینہ جیسا پانی دیا جائے گا جو ان کے چہرے بھون دے گا کیسا بڑا پینل ہے اور کیسی بری بے نیکی کی جگہ ہے۔

دوسو بالوے وال باب

اصناف مردم

((باب)) ۲۹۲

((اصناف الناس))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ سُلَيْمٍ مَوْلَى طَرِبَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامٌ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: النَّاسُ عَلَى سِتَّةِ أَصْنَافٍ:

قَالَ: قُلْتُ أَتَأْتِي لِي أَنْ أَكْتُبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ فُلْتُ: مَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: أَكْتُبُ أَهْلَ الْوَعِيدِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلَ النَّارِ وَأَكْتُبُ مَا آخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: وَخِشْيُ مِنْهُمْ قَالَ: وَأَكْتُبُ مَا آخَرُونَ مَرَجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ^(۱) قَالَ: وَأَكْتُبُ إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ، وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ مَا وَلَيْكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَ عَنْهُمْ قَالَ: وَأَكْتُبُ أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ قَالَ قُلْتُ: وَمَا أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ؟ قَالَ: قَوْمٌ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ؛ فَإِنْ أَدْخَلْنَاهُمُ النَّارَ قَبِلُوا بِذُنُوبِهِمْ وَإِنْ أَدْخَلْنَاهُمُ الْجَنَّةَ فَبَرَحْتُمْ.

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ چھ قسم کے ہیں میں نے کہا اجازت ہو تو میں لکھ لوں۔ فرمایا ضرور میں نے کہا لکھوں۔ فرمایا لکھو اہل وعدہ وعید جو جنت والے ہیں اور دوزخ والے اور لکھو ایک گروہ وہ ہے جس نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور نیک و بد اعمال کو ملا دیا میں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا وہ، وہ ہیں جو گناہوں سے وخت کرتے ہیں اور گناہوں سے ان کی نیکیاں زیادہ ہیں۔ فرمایا لکھو ایک گروہ بخشش الہی کے امیدواروں کا ہے خدا چاہے گا تو ان پر عذاب کرے گا اور چاہے گا تو ان کی توبہ قبول کرے گا اور فرمایا لکھو ایک گروہ ضعیف الاعتقاد مردوں، عورتوں اور بچوں کا ہے جو اپنی عقل کی کمزوری سے نہ گناہ سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں یعنی نہ تو وہ کفر سے بچنے کی اہلیت رکھتے ہیں نہ راہِ راست پر گناہ کی ممکن ہے خدا ان کے گناہ معاف کر دے اور لکھو ایک گروہ اصحابِ اعراف کا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں اگر وہ دوزخ میں جائیں گے تو اپنے گناہوں کی بدولت اور اگر جنت میں جائیں گے تو اللہ کی رحمت سے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيَّارِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: النَّاسُ عَلَى سِتِّ فِرَقٍ، يُؤْوِلُونَ كَلِمَهُمْ إِلَى ثَلَاثِ فِرَقٍ: الْإِيمَانِ وَالْكَفْرِ وَالضَّلَالِ، وَهُمْ أَهْلُ الْوَعْدَيْنِ الَّذِينَ وَعَدَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ: الْمُؤْمِنُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْمُسْتَضْعِفُونَ وَالْمَرَجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَالْمُعْتَرِفُونَ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا وَأَهْلُ الْأَعْرَافِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں کے چھ گروہ ہیں جن کے تین فریقے ہیں ایمان والے، کفر والے، ضلالت والے وعدہ وعید والے ہیں لوگ ہیں جن سے اللہ نے جنت و دوزخ کا وعدہ کیا ہے مومن ہیں کافر ہیں ضعیف ایمان ہیں اور امر خدا کے امیدوار ہیں چاہے ان کو عذاب دے یا توبہ قبول کرے اور ایک گروہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا ہے جنہوں نے اچھے اور

بڑے اعمال کو ملنا رکھا ہے اور ایک گروہ اہل اعراف کا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں لوگوں کو اولاً تین فرقوں میں تقسیم کیا۔ ایمان، کفر اور ضلال، پھر اہل توضیح :- ضلال کو چار قسموں میں کیا اس طرح چھ فرقے ہو گئے۔

اول۔ جن سے جنت کا وعدہ ہے وہ مومنین ہیں جو اللہ و رسول اور تمام مہاجر بہ الرسول پر زبان و قلب سے ایمان لائے اور اپنے اعضاء و جوارح سے اللہ کی اطاعت کی۔

دوم۔ اہل وعید و اتار اور وہ کافر ہیں جنہوں نے اللہ و رسول اور مہاجر بہ النبی میں سے کسی چیز کا بھی زبان اور قلب سے انکار کیا اور حق سمجھ کر فرائض کو ترک کیا۔

سوم۔ مستضعف وہ ہیں جنہوں نے عدم قابلیت کی وجہ سے ایمان کی طرف ہدایت نہ پائی جیسے لڑکے دیوانے یا احمق اور وہ جس تک دعوت اسلام نہ پہنچی۔

چہارم۔ امراہی کے امیدوار یہ وہ ہیں جن کے لئے حکم قیامت پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر سے توبہ کی۔ اور اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام نے ان کے قلوب میں جڑ نہیں پکڑی اور وہ اللہ کی کچھ عبادت نہ کر پائے اور مر گئے نہ ایمان ہی مستحکم ہوا نہ کفر ہی چھوٹا۔ اہل ضلال سب مرحوم لایم اللہ میں ہیں۔

پنجم۔ فاسق المؤمنین جنہوں نے نیک و بد عمل کو غلط ملط کر دیا پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ممکن ہے خدا ان کی توبہ قبول کرے۔

ششم۔ اصحاب اعراف یہ وہ لوگ ہیں جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں اس لئے ان کے لئے نہ صرف جنت ہے نہ دوزخ، وہ اعراف میں رہیں گے جب تک اللہ و امروں میں سے ایک کو ترجیح نہ دے یہ اس کی مشیت پر موقوف ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ ذَرَّارَةَ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَحُمْرَانُ - أَوْ أَنَا وَبَكَيْرٌ - عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّا نَمُدُّ الْمِطْمَارَ قَالَ : وَمَا الْمِطْمَارُ؟ قُلْتُ : التُّرَابُ قَمَنَ وَاقْتَمْنَا مِنْ عَلَوِي أَوْ غَيْرِهِ تَوَلَّيْنَاهُ وَمَنْ خَالَفَانِي عَلَوِي أَوْ غَيْرِهِ بَرَّئْنَا مِنْهُ ، فَقَالَ لِي : يَا ذَرَّارَةُ قَوْلُ اللَّهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ ، قَائِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَعْيِمُونَ حَبْلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلَهُ» أَيْنَ الْمُرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ؟ أَيْنَ الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرُ سَيِّئًا؟ أَيْنَ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ أَيْنَ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ؟

وَزَادَ حَمَّادٌ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ : فَأَرْتَفَعَ صَوْتُ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَوْتِي حَتَّى كَادَ يَسْمَعُهُ مَنْ

عَلَى بَابِ الدَّارِ

وَزَادَ فِيهِ جَمِيلٌ ، عَنْ ذُرَّارَةَ : فَلَمَّا كَثُرَ الْكَلَامُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ لِي : يَا ذُرَّارَةُ حَقًّا عَلَى اللَّهِ
أَنْ لَا يَدْخُلَ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ .

۳۔ ذرارہ نے کہا میں اور عمران یامیں اور کبیر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ میں نے کہا ہم مدد دیتے ہیں علماء سے (دہ دوری جس کو دیکھا معمار یہ دیکھتا ہے کہ کون اینٹ آگے ہے کون پیچھے)۔ حضرت نے پوچھا علماء کیلئے کہا تو میں جو ہم سے موافق ہوتا ہے علوی ہو یا غیر علوی ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ہمارے خلاف ہو علوی ہم اس پر تبرا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ ذرارہ اللہ کے قول سے زیادہ سچا ہے کہاں جائیں گے وہ لوگ جن کے لئے خدا فرماتا ہے اور ضعیف الاعتقاد مرد عورتیں اور لڑکے جو نہ مگر ایسی سے بچنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں اور کہاں جائیں گے وہ لوگ جو امر خدا کے امیدوار ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے نیک و بد کو ملا دیا ہے اور اصحاب اعراف اور مرفقہ القلوب (مطلب یہ ہے کہ زکارہ نے اسام ناس کو دو قسموں میں محدود کر دیا تھا حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا دو اور قسمیں بھی بیان کی ہیں۔

حمدانے اس حدیث میں اتنا اضافہ اور کیلئے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی آواز بلند ہوئی اور میری بھی یہاں تک کہ جو دروازہ پر تھے انہوں نے سن لی اور جمیل نے ذرارہ سے نقل کیا ہے کہ جب میرے اور حضرت کے درمیان بات بڑھی تو حضرت نے فرمایا اے ذرارہ اللہ کو یہ تو ہے کہ وہ اہل ضلال کو داخل جنت کر دے (توبہ کے بعد)

اس حدیث سے ذرارہ کی قدر ثابت ہوتی ہے اور سوائے ادب کی دلیل ہے لیکن چونکہ وہ صاحب توضیح - علمت و جلالت و رفعت تھے اور ان کی فضیلت پر لوگوں کا اجماع اور احادیث آئمہ بھی اس پر دال ہیں لہذا حدیث کے آخری ٹکڑے کی طرف توجہ نہ کی جائے گی ممکن ہے اس قسم کی باتیں کمال معرفت حاصل ہونے سے پہلے ہوتی ہوں یا ان کی عادت زور سے بولنے اور سخت کرنے کی ہوا اور اپنے نفس پر قابو نہ رکھتے ہوں اور یہ گفت گو برائے شک نہ ہو بلکہ ان کا قصد اس مسئلہ میں مخالفین سے مناظرہ کرنے کے لئے ثبوت حاصل کرنا اور نفاذ کی کیفیت سے آگاہ ہونا ہو یا امر دین میں وہ حد درجہ ہوں اور حضرات آئمہ سے شدید محبت رکھتے ہوں اور کسی مخالف امام کا جنت میں داخل ہونا جائز نہ جانتے ہوں۔

دوسو ترانوے وال باب

کفر

(بَابُ الْكُفْرِ) ۲۹۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِيعِيِّ

قَالَ: قُلْتُ: لَا يَا عَبْدَ اللَّهِ ﷺ: سُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَرًا بِغَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ فَرَائِضَ مُوجِبَاتٍ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ تَرَكَ فَرِيضَةً مِنَ الْمُوجِبَاتِ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا وَجَحَدَهَا كَانَ كَافِرًا وَأَمَرَ [رَسُولُ اللَّهِ] بِأُمُورٍ كُلُّهَا حَسَنَةٌ فَلَيْسَ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عِبَادَةً مِنَ الطَّاعَةِ بِكَافِرٍ، وَلَكِنَّهُ تَارَكَ لِلْفَضْلِ، مَنَقُوصٌ مِنَ الْحَيْرِ.

۱۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، کیا سنت رسول اور فرائض خدا برابر ہیں۔ فرمایا خدا نے جو فرائض رکھے ہیں وہ بندوں پر لازم ہیں جو کوئی ان میں سے ایک فرائض ترک کرے گا اور سنت نہ کرے گا اور اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے اور جن امور کا رسول اللہ نے حکم دیا ہے وہ حسنات ہیں پس جو کوئی بعض اس چیز کا جس میں اطاعت کا حکم اللہ نے دیا ہے تارک ہو جائے تو وہ کفر نہیں بلکہ فضیلت کا تارک اور نیکی میں کمی کرنے والا ہوگا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرْبِ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: وَاللَّهِ إِنَّ الْكُفْرَ لَا قَدَمَ مِنَ الشِّرْكِ وَأَحَبُّ وَأَعْظَمُ، قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ جِبْنِ قَالَ اللَّهُ لَهُ: اسْجُدْ لِأَدَمَ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ، فَالْكَفْرُ أَكْبَرُ مِنَ الشِّرْكِ فَمَنْ أَحْدَرَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكِبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ وَمَنْ نَصَبَ دِينَ غَيْرَ دِينِ الْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ مُشْرِكٌ.

۲۔ زرارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کفر شرک سے کہے ہیں اور اس سے زیادہ بڑا کفر حضرت نے کفر ابلیس کا ذکر کیا کہ جب خدا نے سجدہ آدم کے لئے اس سے کہا تو اس نے انکار کیا۔ پس کفر شرک سے بڑا ہوا یا نہیں جس نے نافرمانی الہی کی حرات اور اس کی اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر آمادہ ہوا وہ کافر ہے اور جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی دین نکال کر اکیادہ مشرک ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: ذَكَرَ عِنْدَهُ سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ: إِنَّهُمْ يُشْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ مِنْ حَارِبٍ عَلَيْهِمَا مُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنََّّهُمْ كُفَرَاءُ، ثُمَّ قَالَ لِي: إِنَّ الْكُفْرَ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ جِبْنِ قَالَ لَهُ: اسْجُدْ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ، وَ قَالَ: الْكُفْرُ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ، فَمَنْ اجْتَرَى عَلَى اللَّهِ فَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكِبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ يَسْتَحِقُّ كُفْرًا.

۳۔ زرارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے سالم بن ابی حفصہ

اور اس کے اصحاب کا ذکر آیا کہ وہ اس کے لشکر میں کرتیوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی وہ مشرک تھے حضرت نے فرمایا تو وہ یہ گمراہ کرتے ہیں کہ وہ کافر تھے پھر منسوب کیا کفر تو مشرک سے کیوں بدتر ہے پھر کفر ابلیس کا بھی ذکر کیا جب اس سے کہا سجدہ کرتا تو اس نے انکار کیا حضرت نے فرمایا کفر مشرک سے آگے ہے جس نے نافرمانی خدا کی برأت کی اور اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر اصرار کیا تو وہ کافر ہے یعنی احکام الہی کو خیر سمجھنے والا کافر ہے۔

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَقِينٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا» قَالَ : «إِمَّا أَخَذَ فَهُوَ شَاكِرٌ وَإِمَّا تَارَكَ فَهُوَ كَافِرٌ».

۴۔ عمران بن اعین سے روایت ہے کہ مجھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اس کو مراد مستقیم کی طرف ہدایت کیا اب وہ چلے شکر گزار ہو چاہے کافر ہو۔ فرمایا اگر اس نے راہ خدا کو اختیار کیا تو شاکر ہے اور ترک کیا تو کافر ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ» قَالَ : «تَرَكَ الْعَمَلَ الَّذِي أَمَرَ بِهِ» وَفِي ذَلِكَ أَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ وَنَحْوَهَا غَيْرَ ذَلِكَ وَالْأَشْعَلُ.

۵۔ ابن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے ایسا عمل ترک کیا جس کا اقرار کر چکا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز کو بغیر بیماری یا خاص مشغولیت کے ترک کیا۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَنِ الْكُفْرِ وَالْيَمْرُوكِ أَتَيْنَاهُمَا أَوَّلًا؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : «مَا عَهْدِي بِكَ تَخَاصُمَ النَّاسِ قُلْتُ : أَمَرَنِي جِشَامُ بْنُ سَالِمٍ أَنْ أَشْأَلَكَ عَنْ ذَلِكَ» فَقَالَ لِي : «الْكُفْرُ أَقْدَمُ وَهُوَ الْجُحُودُ» قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا ابْلِيسَ ابْنِي وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ».

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کفر و مشرک میں کون مقدم ہے حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ میں نے تو تمہیں لوگوں سے مباحثہ کرتے نہیں دیکھا مطلب یہ ہے اس مسئلہ کا تعلق تو مناظرہ سے ہے اور تم مناظر نہیں کرتے۔ میں نے کہا جشام بن سالم نے یہی سوال کوئے کر مجھ سے کہا۔ فرمایا کفر مشرک سے آگے ہے کیونکہ وہ انکار ہے آیات الہی

سے خدا فرماتا ہے شیطان نے سجدہ سے انکار کیا تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَدْخُلُ النَّارَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا وَاللَّهِ ، قُلْتُ فَمَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ : لَا إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ تَدْرُدْ عَلَيْهِ مِرَادًا قَالَ لِي أَيْ زُرَّادَةُ إِنِّي أَقُولُ : لَا ، وَأَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَأَنْتَ تَقُولُ : لَا ، وَلَا تَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ .

قَالَ فَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : قُلْتُ فِي نَفْسِي : شَيْخٌ لَا يَعْلَمُ لَهُ بِالْخُصُومَةِ . قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا زُرَّادَةُ مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَقَرَّ لَكَ بِالْحُكْمِ أَتَقْتُلُهُ ؟ مَا تَقُولُ فِي خَدَمِكَمْ وَ أَهْلِيكُمْ أَتَقْتُلُهُمْ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : أَنَا - وَاللَّهِ - الَّذِي لَا يَعْلَمُ لِي بِالْخُصُومَةِ .

۸۔ زراره سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا مومن جہنم میں جائے گا فرمایا خدا کو قسم نہیں۔ پوچھا کیا صرف کافر ہی جائے گا۔ فرمایا نہیں مگر جس کو اللہ چاہے جب میں نے بار بار حضرت سے یہی سوال کیا تو فرمایا۔ اسے زراره میں کہتا ہوں نہیں اور جس کو اللہ چاہے تم کہتے ہو نہیں، مگر یہ نہیں کہتے جس کو اللہ چاہے۔ راوی اقل کہتا ہے زراره نے فحج سے بیان کیا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ امام علیہ السلام بڑھے ہو گئے ہیں ان کو مہرین مخالف سے مناظرہ کا علم نہیں، نہ عقلی دلیل کی بیان کی نہ نقلی حضرت نے پھر مجھ سے کہا۔ تم کیا کہتے ہو۔ اس کے بارے میں جس نے تم کو آقا مان لیا ہو کیا تم اس کو قتل کر دو گے اور کیا کہتے ہو اپنے نوکروں اور خاندان والوں کے متعلق کیا تم انھیں قتل کر دو گے تب میں نے کہا مناظرہ کا علم مجھ ہی کو نہ تھا۔

توضیح۔ علامہ مجلسی نے مرقاة العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مومن سے مراد و شیعوہ ہے جو گناہان کبیرہ سے اعتقاد کرتا ہو اور صغیرہ پر امرار نہ ہو اور کافر سے مراد وہ ہے کہ جس کے عقائد میں خلل ہو مگر توحید و نبوت و امامت و قیامت کے بارے میں بظنہ عقیدہ رکھتا ہو اور اتمام حجت اس پر ہو سکے اس کی عقل کے کامل ہونے کی وجہ سے۔ ان دونوں کے درمیان اور لوگ بھی ہیں وہ امامیہ لوگ جو گناہان کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں متضعفین اور وہ لوگ ہیں جن پر حجت تمام نہیں ہوئی ان لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے کا احتمال ہے اور نہ ہونے کا بھی۔ یہ گروہ مومن و کافر درمیان واسطہ نہیں زراره واسطوں کا منکر تھا وہ یہ نہیں مانتا تھا کہ کافر و مومن کو واسطہ میں داخل کرے اور بعض کومنین ہیں اور بعض کوفریں میں شامل کرے۔ اس کے نزدیک جہان نوز تھا مومن کا دوزخ میں جانا اور ادھر غیر مومن کا جنت میں جانا۔ اسی لئے اس نے شیعوہ ہونے کے بعد شادی نہ کی کیونکہ وہ اپنے مخالفوں کو کافر جہان تھا۔ اور اس کا تمکک لیکن آیت سے، ان آیتوں سے تھا۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَبَشَرِكُمْ

امام بوڑھے ہیں اور علم نہیں رکھتے چونکہ زبان سے نہ تھا بلکہ صرف دل میں یہ خیال آیا تھا لہذا اہل مواخذہ نہیں
قطعا یہ ہے کہ امام نے سونے کا کفر کے درمیان کچھ اور لوگوں کو بطور وسالطہ کے بتایا کیونکہ مخالفین میں
بعض احکام میں حکم مسلمین میں ہوتے ہیں اور اگرچہ وسالطہ کا ذکر کیا گیا ان کے غیر ہوں تو بخلافہ الناس
ہوں گے اور آخر میں جو حضرت نے سمجھایا اس کی توضیح یہ ہے کہ اگر غیر شریعی کافر ہو تو اس کے نوکرا کبھی کافر
ہوں گے پس اگر اس صورت میں ان کا آتہ ہونا قبول نہ کرے گا تو خلافت اجماع اسلام اور علی رسول ہوگا
اور اگر ان کا آتہ ہونا قبول کرے گا اور قتل نہ کرے گا تو یہ حکم الہی کے خلاف ہوگا۔ اِنَّ الْكَافِرِيْنَ لَا كُوْنُ لَهُ
فُتُوْهُ اَوْ اَنَّا اَنْتُمْ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَفْخَرُ بَ الْكَافِرِيْنَ اِنَّ اَبَ مَقْصِدُ يَہ ہے کہ جب زرارہ کی نظر میں صرف
وہی صورتیں ہیں سونے کا کفر تو اس تیسری صورت میں کیا ہوگا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
- وَسُئِلَ عَنِ الْكُفْرِ وَالْيُتْرُكِ أَتَيْنَهُمَا أَقْدَمُ ؟ . فَقَالَ : الْكُفْرُ أَقْدَمُ . وَذَلِكَ أَنَّ إِبْلِيسَ أَوَّلَ مَنْ كَفَرَ
وَكَانَ كُفْرُهُ خَيْرَ شَيْءٍ لَّوْلَاهُ لَمْ يَتَّخِ إِلَى عِبَادَةِ تَعَالَى إِلَهًا دَعَى إِلَى ذَلِكَ ، بَعْدَ قَاتِلِهِ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جب اس سے سوال کیا گیا کہ کفر و شرک میں کون قدم
ہے فرمایا کفر اذریہ اس لئے کہ ابلیس نے سب سے پہلے کفر کیا اور اس کا یہ کفر غیر شرک بالقرنہ تھا اس نے اس سے پہلے دعوت
شرک نہیں دی تھی۔ ایسا بعد میں کیا جس سے وہ مشرک قرار پایا۔

۹۔ هَارُونُ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَسُئِلَ مَا بَالُ الرَّأْيِ
لَا تُسَمِّيهِ كَافِرًا وَتَارِكَ الصَّلَاةِ قَدْ سَمَّيْتَهُ كَافِرًا وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ ؟ . فَقَالَ : لِأَنَّ الرَّأْيَ وَمَا
أَشْبَهَهُ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ لِمَكَانِ الشَّهْوَةِ لِأَنَّهَا تَغْلِبُهُ ، وَتَارِكَ الصَّلَاةِ لَا يَتْرُكُهَا إِلَّا اسْتِخْفَافًا بِهَا وَذَلِكَ
لِأَنَّكَ لَا تَجِدُ الرَّأْيَ يَأْتِي الْمَرْءَ إِلَّا وَهُوَ مُسْتَلَذٌّ لِأَنَّهُ يَأْتِيهِ إِسْهَافًا قَاصِدًا إِلَيْهَا ، وَكُلُّ مَنْ تَرَكَ
الصَّلَاةَ قَاصِدًا إِلَيْهَا فَلَيْسَ يَكُونُ قَصْدُهُ لِتَرْكِهَا اللَّذَّةَ ، فَإِذَا نَفَعَتِ اللَّذَّةُ وَقَعَ اسْتِخْفَافًا وَإِذَا وَقَعَ
الْإِسْتِخْفَافُ وَقَعَ الْكُفْرُ .

قَالَ : وَسُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَقِيلَ لَهُ : مَا فَرْقُ بَيْنَ مَنْ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ فَرَزَنَى بِهَا أَوْ خَمِرٍ
فَشَرِبَهَا وَبَيْنَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ حَتَّى لَا يَكُونَ الرَّأْيَ وَشَارِبِ الْخَمْرِ مُسْتَحْفَافًا كَمَا يَسْتَحْفَافُ تَارِكَ
الصَّلَاةِ ؟ وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ وَمَا الْعِلَّةُ الَّتِي تَفَرِّقُ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ : الْحُجَّةُ أَنَّ كَلَامًا أَدَخَلْتَ أَنْتَ

تَنَسَّكَ فِيهِ لَمْ يَدْعَكَ إِلَيْهِ دَاعٍ وَلَمْ يَغْلِبْكَ غَالِبٌ شَبَّهَ بِمِثْلِ الرِّقَابِ وَشَرِبَ الْحَمْرَ وَأَتَتْ دَعْوَتَ تَنَسَّكَ إِلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ وَلَيْسَ تَمَّ شَهْوَةٌ قَبْلَهُ إِلَّا تَجَنَّاهُ يَعْبُدُ وَهَذَا قَوْلُ مَا يَتَّبِعُهُمَا .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا، کیا وجہ ہے کہ آپ زانی کو کافر نہیں کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں۔ فرمایا زانی وغیرہ غلبہ شہوت سے ایسا کہتے ہیں اور تارک الصلوٰۃ نماز کو ترک نہیں کرتا مگر استغنائاً زانی جب کسی عورت کے پاس جاتا ہے تو مقصد حصول لذت ہوتا ہے برخلاف تارک الصلوٰۃ کے کہ اسے ترک میں لذت نہیں ملتی بلکہ وہ استغنائاً ایسا کرتا ہے کیونکہ جب لذت کی نفی ہوئی تو استغنائاً واقع ہوا۔ اور استغنائاً ہوا تو کفر ہوا اور جعفر سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ ترک شخص نے ایک عورت کو دیکھا اور اس نے زنا کیا یا شراب پی۔ کیا فرق ہے اس اور تارک الصلوٰۃ کے درمیان اور اس پر کیا دلیل ہے کہ ان کا حکم جدا جدا ہے فرمایا جب تو نے نماز کو ترک کیا تو کسی شہرت کا غلبہ نہ تھا مثل زنا اور شراب کے اور تو نے ترک صلوٰۃ میں اپنے نفس کو خود آماد کیا کوئی شہرت نہ تھی اور یہ استغنائاً ہے یہی فرق ہے دونوں کے درمیان۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَكْبَةَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ شَاكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ فَهُوَ كَافِرٌ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جس کو اللہ اور اس کے رسول میں شک ہوا وہ کافر ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ حَارِثٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ شَاكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : كَافِرٌ . قُلْتُ : فَمَنْ لَكَ فِي كَثْرِ الشَّاكَةِ فَهُوَ كَافِرٌ ؟ فَأَمْسَكَ عَنِّي فَرَدَّدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاسْتَبْتُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ .

۱۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص شک کرے رسالت رسول میں اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا وہ کافر ہے میں نے کہا جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے اس کے لئے کیا حکم ہے یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے میں نے تین بار یہ سوال دہرایا تو حضرت کے چہرہ پر آثار غضب نمودار ہوئے۔ غالباً ترک جواب اس لئے ہو کہ یہ تفصیل وار نہیں اور تاسا عدہ کلیہ نہیں ہے نہ کفر میں نہ عدم کفر میں۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَكْبَةَ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ابْنِ بَكْبَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِزَاةٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ : مَنْ تَرَكَ الْعَمَلَ الَّذِي أَوْفَى بِهِ ، قُلْتُ : فَمَا مَوْضِعُ تَرْكِ الْعَمَلِ ؟ حَتَّى يَدْعَاهُ جَمْعٌ ؟ قَالَ : مِنْهُ الَّذِي يَدْعُو إِلَى الْفَلَاحِ مِنْ مَعْمِدِ الْأَيْمَنِ شَكٌّ وَلَا مِنْ عِلَّةٍ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا، فرمایا جس نے اس عمل کو ترک کیا جس کا وہ اقرار کر چکا ہے میں نے پوچھا کہ ترک عمل کی وہ کیا صورت ہے جسے ہم چھوڑ دیں۔ فرمایا ان تارکوں میں ایک وہ ہے جو قصداً تارک نماز ہے نہ نشہ کی وجہ سے نہ کسی بیماری کی وجہ سے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَكِيمٍ، وَحَمَّادٍ، عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: فَقَالَ لِي: مَا هُمْ؟ قُلْتُ: مَرْجِيَّةٌ وَقَدْرِيَّةٌ وَحَرُورِيَّةٌ. فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ تِلْكَ السَّيِّئَةَ الْكَافِرَةَ. اللَّهُمَّ كَذِّبْ لِي لَنَا عَبْدَ اللَّهِ عَلَى شَيْءٍ.

۱۳۔ ابو مسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے اہل بصرہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے لوگ ہیں۔ میں نے کہا مرجیہ و قدریہ و حروریہ ہیں فرمایا۔ خدا لعنت کرے ان کا فرد مشرک ملتوں پر جو کسی طرح اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

توضیح: یہ وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین علیہ السلام کو خلافت میں آخری درجہ دیتے ہیں اور یہ عقیدہ کہتے ہیں کہ ایمان کے ہونے سے معصیت نقصان نہیں پہنچاتی، قدریہ، وہ ہیں جو تعزیریوں کے قائل ہیں اور یہ کہ ہمارے افعال ہماری غفلت ہی ہیں خدا کی معصیت و تنبیہت و ارادہ کو اس میں دخل نہیں۔ حروریہ، فرقہ خوارج جو قریہ صمد را کی طرف منسوب ہے اور کوفہ کے قریب ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ، عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مُسْلِمَةَ الْبَازِ، عَنِ الْفَضْلِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَعِنْدَهُ رَجُلٌ فَلَمَّا قَعَدْتُ قَامَ الرَّجُلُ فَخَرَجَ، فَقَالَ لِي: يَا فَضْلُ مَا هَذَا عِنْدَكَ؟ قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: حَرُورِيَّةٌ. قُلْتُ: كَافِرٌ. قَالَ: إِي وَاللَّهِ مُشْرِكٌ.

۱۴۔ فضیل راوی ہیں کہ میں ابی جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کے پاس ایک آدمی موجود تھا جب میں آیا تو وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا امام علیہ السلام نے فرمایا اے فضیل تمہارے پاس کیا ہے، میں نے کہا، وہ کیا ہے ارشاد فرمایا وہ حروری عقیدہ کا آدمی ہے میں نے عرض کیا وہ کافر ہے ارشاد فرمایا خدا کی قسم وہ مشرک ہے۔

۱۵۔ عَنِ ابْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ شَيْءٍ يَجُزُّهُ الْإِقْرَارُ وَالتَّسْلِيمُ، وَالْإِيمَانُ وَكُلُّ شَيْءٍ يَجُزُّهُ الْإِنْكَارُ وَالْجَحْدُ وَهُوَ الْكُفْرُ.

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ ہر وہ شے جو اقرار و تسلیم کو کہنے پر ایمان ہے اور ہر وہ شے

بہ انکار اور جو پیش کر لائے وہ کفر ہے۔

۱۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُجْبٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَابٌ فَتَحَهُ اللَّهُ ، دَنَ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا .

۱۶۔ ابو حمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ علی علیہ السلام وہ دروازہ ہے جسے اللہ نے کھولا ہے۔

جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، وَأَبْنِ سِنَانٍ ، وَسَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طَاعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام دَلٌّ وَمَعْصِيَتُهُ كُفْرٌ بِاللَّهِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُ طَاعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام دَلًّا وَمَعْصِيَتُهُ كُفْرًا بِاللَّهِ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام يَحْمِلُكُمْ عَلَى الْحَقِّ فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ دَلَّكُمْ وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُ كَفَرْتُمْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۷۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کی اطاعت نہ تو ہے قدا کے نزدیک اور ان کی معصیت کفر باللہ ہے کسی نے پوچھا کیسے فرمایا علی تم کو حق کی طرف سے ہاتھیں گے، اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو عن رب اللہ تم شکستہ فرمائی قرار پاؤ گے اور اگر نافرمانی کی تو اللہ سے کفر کر دے۔

۱۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُجْبٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحُسَيْنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْهُدَى ، فَمَنْ دَخَلَ مِنْ بَابِ عَمِيٍّ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ فِيهِمُ الْمَشِيقَةُ .

۱۸۔ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ علی ہدایت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اس میں داخل ہونا ہدایت کا ہے اور اس سے خارج ہونے والا کفر اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا تو وہ ان لوگوں کے گروہ میں ہے جن کا معاملہ مشیت ایزد کے متعلق ہے۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُجْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَوْ أَنَّ الْعِبَادَ إِذَا جَهِلُوا وَقَفُوا وَلَمْ يَجْحَدُوا لَمْ يَكْفُرُوا .

۱۹۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا بندے اگر نہ جانتے ہوں تو اپنی رائے زنی میں توقف کریں اور انکار و بوسیت نہ کریں اور کافر نہ ہوں۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ يَسَافَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليہ السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ تَعَالَى نَصَبَ عَلِيًّا عليہ السلام عَلَمًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَ مَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَمَنْ نَصَبَ مَعَ شَيْئًا كَانَ مُشْرِكَا وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِعَدَاوَتِهِ دَخَلَ النَّارَ .

۲۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے علی کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علامت بنا لیا ہے پس جس نے ان کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی شے کو قائم کیا وہ مشرک ہے جس نے ان کی ولایت کا اقرار کیا وہ داخل جنت ہوا اور جس نے ان سے عداوت کی وہ داخل جہنم ہوا۔

۲۱۔ يُونُسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليہ السلام قَالَ : إِنْ عَلِيًّا عليہ السلام بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَمَنْ دَخَلَ بَابَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْ بَابِهِ كَانَ كَافِرًا ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَشْيِئَةُ

۲۱۔ ابی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا علی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں جس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو خارج ہوا وہ کافر ہو اور داخل ہوا نہ خارج اس کی بجات کا معاملہ مشیت الہی پر موقوف ہے۔

دو سو چورائے وال باب

وجوہ کفر

(بَابُ وَجُوهِ الْكُفْرِ) ۲۹۴

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الرِّبَيرِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَخْبِرْنِي عَنْ وَجُوهِ الْكُفْرِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ : الْكُفْرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ :
فَمِنْهَا كُفْرُ الْجُحُودِ ، وَالْجُحُودُ عَلَى جِهَيْنِ ، وَالْكَفْرُ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ ؛ وَكَفْرُ الْبِرَاءَةِ ؛

وَكُفْرُ النِّعَمِ .

فَأَمَّا كُفْرُ الْجُحُودِ فَهُوَ الْجُحُودُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ : لَا رَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَهُوَ
قَوْلُ صِنْفَيْنِ مِنَ الرَّاغِبَةِ يُقَالُ لَهُمْ : الدَّهْرِيَّةُ وَهُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ «وَمَا يَهْدِيكُمُ إِلَّا اللَّهُ هُ» وَمُؤَدِّينَ
وَصُغُوهُ لَا تُفْسِدُهُمْ إِلَّا سِحْرَانِ عَلَى غَيْرِ تَبَيُّنٍ مِنْهُمْ وَلَا تَحْقِيقٍ لَشَيْءٍ مِمَّا يَقَاوُونَ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :
«إِنَّهُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ» أَنَّ ذَلِكَ كَمَا يَقُولُونَ . وَقَالَ : «إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ» يَعْنِي بِتَوْحِيدِ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ بَدَأَ أَحَدُ وَجُوهِ الْكُفْرِ .

وَأَمَّا الْوَجْهُ الْآخَرُ مِنَ الْجُحُودِ عَلَى مَعْرِفَةٍ وَهُوَ أَنَّ يَجْحَدَ الْجَا حِدُ وَهُوَ
يَعْلَمُ أَنَّهُ حَقٌّ ، قَدْ اسْتَقَرَّ عِنْدَهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا»
وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا وَقُلْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا
بِهِ فَلَعَنَ اللَّهُ عَلَى الْكَافِرِينَ» فَهَذَا تَقْسِيرُ وَجْهَيْ الْجُحُودِ .

وَالْوَجْهُ الثَّالِثُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ النِّعَمِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُحْكِي قَوْلُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا مِنْ
فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَشْكُرَ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ،
وَقَالَ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ»^(٨) ، وَقَالَ : «فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ
وَأَشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ» .

وَالْوَجْهُ الرَّابِعُ مِنَ الْكُفْرِ تَرْكُ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا أَخَذْنَا
مِيثَاقَكُمْ لَآتِفِكُمْ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تُشْهَدُونَ» ثُمَّ
أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فِرْقَانَكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَإِنْ يَأْتُواكُمْ آسَارُ تَفَادَوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ
بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ ، فَكَفَرَهُمْ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَتَسْبِيهِ إِلَى الْإِيمَانِ
وَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُمْ وَلَمْ يَفْعَلْ مِنْهُمْ فَقَالَ : «فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا جِزْيُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ» .

وَالْوَجْهُ الْخَامِسُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ الْبِرَاءَةِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحْكِي قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

وَكُفِّرْنَا بَكُمْ وَبِدَائِبِنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَّهُ، يَعْنِي تَبَرَّأْنَا مِنْكُمْ، وَ قَالَ يَذْكُرُ إِبْلِيسَ وَتَبَرَّأَهُ مِنْ أَوْلِيَائِهِ مِنَ الْإِنْسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : وَإِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَ كُفْمُونِ مِنْ قَبْلُ، وَ قَالَ : إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَلَكِنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، يَعْنِي يَتَبَرَّأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ .

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کتاب خدا میں وجود کفر کیا کیا ہیں۔ فرمایا۔ ایمان میں پانچ صورتیں ذکر کی گئی ہیں لیکن ان میں کفر جو ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں اور تیسرے کفر ہے کہ اللہ جو حکم دیا ہے اس سے انکار کرے اور کفر برات اور کفر نعم کفر جو ہے مراد ہے انکار ربوبیت باری تعالیٰ اور وہ یہ کہنا ہے کہ نہ رب ہے نہ جنت و دوزخ ہے اور یہ قول ان زندیقوں کا ہے جن کو دہرہ کہا جاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ یہ دین انھوں نے خود اپنے لئے بنا کر کھڑا کیا ہے جس کا نہ کوئی ثبوت ہے نہ کوئی تحقیقی بات، انہی لوگوں کے لئے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ کفر کر چکے اے رسول چاہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ ایمان لانے والے نہیں یعنی توحید انہی پر ایک وجہ کفر تو یہ ہوئی دوسری وجہ انکار معرفت ہے اور وہ یہ ہے کہ انکار کرنے والا انکار کرے کسی ایسے امر کا جس کو وہ حق جانتا ہے اور اس کے نزدیک ثابت ہے۔ خدا ان کے متعلق فرماتا ہے۔ انھوں نے اس سے انکار کیا۔ حالانکہ ان کے نفسوں کو یقین تھا ظلم اور اپنے تکبر کا، اور اللہ فرماتا ہے جو رسول کے آنے سے فسق کے طالب تھے ان لوگوں پر جو دین موسیٰ میں کافر ہو گئے تھے لیکن جب وہ رسول آیا ہے تو ریت کے ذریعے پہچان چکے تھے تو انکار کر دیا۔ کافروں پر خدا کی لعنت، یہ تفسیر ہے جو دو کی دو صورتوں کی تیسری وجہ کفر نعم ہے خدا نے قول سلیمان کی حکایت یوں کی ہے یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزما کر میں شکر ادا کرتا ہوں یا کفر جو شکر کر تلے وہ اپنے نفس کے لئے اور جو کفر کر تلے ہے۔ تو میرا خدا غنی و کریم ہے اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہے اگر شکر کرو گے تو تمہاری نعمتوں کو زیادہ کر دوں گا۔ اور اگر تم نے کفر کیا تو میرا عذاب سخت ہے اور یہ بھی فرمایا۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور کافر نہ بنو۔ چوتھی وجہ ترک کرنا ہے احکام خدا کا۔ وہ فرماتا ہے اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم اپنے خون نہ بہاؤ اور اپنے لوگوں کو اپنے شہروں سے نہ نکالو تو تم نے اقرار کر لیا اور اس پر تم خود گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو کہ اپنی قتل کرتے ہو اور اپنے شہروں سے ایک گروہ کو جلا وطن کر دیتے ہو اور گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہو اور جب تمہارے پاس قیدی آتے ہیں تو ان کا فدیہ دے کر رہا کراتے ہو حالانکہ ان کا جلا وطن کرنا ہی تم پر حرام تھا۔ پس تم کتاب کے بعض احکام پر عمل کرتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس یہ ہے امر خدا سے انکار کی صورت اس نے ایسے لوگوں کو ایمان سے نسبت دی ہے اور اس کو قبول نہیں کیا اور نہ ایسا ایمان پیش کیا۔ خدا ان کو فائدہ دینے والا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ جو تم میں سے ایسا کرنے والے ہیں ان کی سزا دنیا میں رسوائی اور روز قیامت خدا میں مبتلا ہوں گے اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے نافل نہیں، کفر کی پانچویں صورت کفر برات ہے جیسا کہ قرآن میں حضرت ابراہیم کے قول کی حکایت

کی تہ ہے ہم نے تم سے انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت ظاہر ہوئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم خدا کے واحد پر ایمان نہ لاؤ۔ یعنی ہم نے تم سے برات ظاہر کر اور شیطان کے ذکر اور روز قیامت اس کا اپنے دوستوں سے تبرک کرنے کے متعلق فرماتا ہے انسان سے، تم نے جو دنیا میں مجھے خدا کا شریک بنایا میں اس سے بیزار ہوں اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم نے اللہ چھوڑ کر بتوں کو معبود بنایا۔ دنیا میں تمہاری دوستی ان سے رہی۔ اہمیت میں تم ایک دوسرے سے برات ظاہر کرتے ہو اور ایک دوسرے پر لعن کرتے ہو۔ یعنی ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرتے ہو۔

دوسو پچانوے واں باب

کفر کے ستون اور اس کی شاخیں

(باب ۲۹۵)

﴿دَعَائِمُ الْكُفْرِ وَشُعْبَةُ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَةَ، عَنْ أَبِي بَنِي عَبَّاسٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: بَنِي الْكُفْرِ عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمٌ: الْفِسْقُ وَالْفُلُؤُ وَالشَّكُّ وَالشُّبُهَةُ. وَالْفِسْقُ عَلَى أَرْبَعٍ شُعْبٍ: عَلَى الْجَفَاءِ، وَالْعَمَى، وَالْغَفْلَةِ، وَالْعَنُو، فَمَنْ جَفَا أَحَقَرَ الْحَقَّ، وَمَقَّتْ الْفُقَهَاءَ، وَأَصْرَعَ عَلَى الْجَنِّهِ الْعَظِيمِ، وَمَنْ عَمِيَ نَسِيَ الذِّكْرَ، وَاتَّبَعَ الظَّنَّ، وَبَارَزَ خَالِقَهُ، وَالْعَنَى عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ، وَطَلَبَ الْمَغْفِرَةَ بِلَا تَوْبَةٍ وَلَا اسْتِكَانَةٍ وَلَا غَفْلَةٍ، وَمَنْ غَفَلَ جَنَى عَلَى نَفْسِهِ، وَانْقَلَبَ عَلَى ظَهْرِهِ، وَحَسِبَ غَيْهَ رُشْدًا، وَغَرَّ تَهُ الْأُمَانِي، وَأَخَذَتْهُ الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ إِذَا قُضِيَ الْأَمْرُ، وَأَنْكَشَفَ عَنْهُ الْغُطَامُ وَبَدَأَهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ، وَمَنْ عَتَا عَنْ أَمْرِ اللَّهِ شَكَّ وَمَنْ شَكَّ تَعَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَذَلَّهُ سُلْطَانُهُ وَصَغَّرَهُ جَلَالُهُ كَمَا اغْتَرَّ بِرَبِّهِ الْكَرِيمَ وَقَرَّ ط فِي أَمْرِهِ.

وَالْفُلُؤُ عَلَى أَرْبَعٍ شُعْبٍ: عَلَى التَّعَمُّقِ بِالرَّأْيِ، وَالتَّنَازُعِ فِيهِ، وَالزَّيْغِ، وَالشَّقَاقِ؛ فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ يَنْبِ إِلَى الْحَقِّ وَلَمْ يَزِدْ إِلَّا عُرْفًا فِي الْقَمَرَاتِ وَلَمْ تَنْحَسِرْ عَنْهُ فِتْنَةٌ إِلَّا غَشِيَتْهُ أُخْرَى، وَانْحَرَقَ دِينُهُ فَهُوَ يَهْوِي فِي أَمْرِ مَرِيحٍ، وَمَنْ تَنَازَعَ فِي الرَّأْيِ وَخَاصَمَ شُهْرًا بِالْعُدْلِ مِنْ طُولِ اللَّجَاجِ وَمَنْ زَاغَ قَبَحَتْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ وَحَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ وَمَنْ شَاقَّ أَعْوَرَتْ عَلَيْهِ طَرْفُهُ وَاعْتَزَمَ عَلَيْهِ

أَمْرُهُ ، فَصَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجَهُ إِذْ لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ .
وَالشَّكُّ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْمَرِيَّةِ ، وَالْهَوَى ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْإِسْتِسْلَامِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
«فَبَاقِيَ آلَؤُذِيكَ تَتَمَادَى» .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : عَلَى الْمَرِيَّةِ ، وَالْهَوَى مِنَ الْحَقِّ ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْإِسْتِسْلَامِ لِلْجَهْلِ وَأَهْلِهِ .
فَمَنْ هَالَهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ نَكَصَ عَلَى عَقْبَيْهِ ، وَمَنْ أَمْتَرَى فِي سَبِيلَيْنِ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ ، وَسَقَهُ
الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَأَذْرَكَهُ الْآخَرُونَ ، وَوَلَّطَتْهُ سَنَابِلُ الشَّيْطَانِ ، وَمَنْ اسْتَسْلَمَ لِهَلَكَةِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَهُمَا ، وَمَنْ نَجَّاهُ مِنْ ذَلِكَ فَهِيَ فُضِّلَ الْيَقِينُ ، وَلَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ خَلْقًا أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ .
وَالشُّبْهَةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : إِعْجَابٌ بِالزَّيْنَةِ ، وَتَسْوِيلٌ لِلنَّفْسِ ، وَتَأَوُّلُ الْعُوجِ وَلَبْسُ الْحَقِّ
بِالْبَاطِلِ ، وَذَلِكَ يَأْتِي الزَّيْنَةَ تَصْنِيفٌ عَنِ الْبَيِّنَةِ وَأَنَّ تَسْوِيلَ النَّفْسِ يُقْجِمُ عَلَى الشَّهْوَةِ : وَأَنَّ الْعُوجَ
يَمِيلُ بِصَاحِبِهِ مِيلًا عَظِيمًا ، وَأَنَّ اللَّبْسَ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَذَلِكَ الْكُفْرُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعْبَتُهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر کی بنیاد چار ارکان پر ہے فسق، غلو، شک و شبہ،
فسق کی چار شاخیں ہیں جفا، عی، غفلت اور عتو، جفا کے یہ معنی ہیں کہ جفا کرنے والا امر حق کو حقیر سمجھتا ہے اور
عالمان دین کا دشمن ہوتا ہے اور گناہ عظیم پر اصرار کرتا ہے عی سے مراد یہ ہے کہ ذکر خدا کو بھول جاتا ہے اور ظن کی پیروی کرتا
ہے اور اپنے حقائق کا مقابلہ کرتا ہے اور اس پر شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ طلب مغفرت کرتا ہے بغیر توبہ کے اور بغیر استغفار
کے اپنی سستی اور غفلت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نقصان پہنچاتا ہے اور راہ حق میں بجائے چلنے کے چٹ لیتا جاتا ہے
اور اپنی گمراہی کو نیکی جانتا ہے امیدیں اسے دھوکہ دیتی ہیں اور حسرت و ندامت نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اور جب معاملہ ہو
چکتا ہے تو آنکھوں سے پردہ ہٹتا ہے تو اس پر وہ ظاہر ہوتا ہے جس کا اسے گمان نہ تھا۔ تنو سے مراد یہ ہے کہ وہ امر خدا کے
مقابل سرکشی دکھاتا ہے۔ شک کرنے میں اور جس نے شک کیا تو خدا اسے ذلیل کرنا ہے اپنی قوت سے اور حقیر بناتا ہے اپنے عزت و
جلال سے کیونکہ اس نے اپنے رب کریم کو دھوکا دیا اور اس کے معاملہ میں تفریط سے کام لیا۔

غلو کی چار صورتیں تعین بالرائے یعنی اپنی رائے سے مسائل دین میں دخل دینا اور لوگوں سے اپنی غلط رائے کی بنا
پر دیگر لوگوں کو رائے اور رائے سے مخالفت کا اظہار پس جس نے ایسا کیا وہ حق کی طرف رجوع نہیں کر سکتا اور وہ تارکین دین ہیں
دوبنہا ہی جلاجلے گا اور ایک فتنہ کے بعد دوسرا اسے گھیر لے گا اور دین اس کا تباہ ہو جائے گا اور ایک پریشان کن معاملہ
میں پڑ جائے گا اور جس نے مسائل دین میں خود رائے سے نزاع کیا اور خصوصیت کا اظہار کیا اور مخالفت کی تو وہ حماقت میں
مشہور ہو گا اپنے طولانی جھگڑے کی وجہ سے اور جس نے راہ حق سے کبھی اس کی نظریں نیکی بدی بن گئی اور بدی نیکی اور حق سے

رسول اور آدم کی مخالفت کی تو غیر مفید ہوئے اس کے لئے وہ راستے جو اس نے اختیار کئے۔ اور دشوار ہو گیا اس کا معاملہ، اس پر اور چونکہ اس نے راہِ مومنین کا اتباع نہ کیا۔ لہذا اس کو وہاں سے نکلنا دشوار ہو گیا۔ اور شک کی چار صورتیں ہیں مرتبہ، ہوتا تردد اور استسلام۔ مرتبہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے تم خدا کی کوئی نعمت کے بارے میں شک اور جھگڑا کر دو گے و دوسری روایت میں ہے اور حق بات سے خوف اور حق سے وحشت اور بچاوت اور اس کے اہل سے تعلق ہو جاتا ہے پس جو وحشت میں مبتلا ہو ان باتوں سے جو اس کے سامنے ہیں تو وہ اپنے پچھلے پاؤں پلٹ گیا اور جس نے اپنی رائے سے دینی امور میں جھگڑا کیا وہ شک میں جا پڑا۔ مومنین اولین نے چونکہ شک و خفاصت سے تعلق نہ رکھا۔ لہذا انھوں نے علم حق و ترقی کی اور آخر دل لے لکد کو ب میں آگئے اور جس نے اس کی بات مان لی۔ اس کی دنیا و آخرت تباہ۔ اور ہلاک ہوئی اور وہ چیز جو ان کے درمیان ہے جس نے اس سے نجات پائی وہ یقین کی فصیلت سے بہرہ ور ہوا اور خدا نے یقین سے کم کوئی چیز پیدا نہیں کی یعنی ابن یقین بہت کم ہیں۔

اور شبہ کی چار صورتیں ہیں اعجاب بالذین، تسوئل نفس، تاویل عروج اور لبس الحق بالباطل، شبہ یعنی حق کو باطل کی مثل بنانا ان میں پہلی چیز امر باطل کو قیاسات شعریہ پر آراستہ کرنا جو پلٹ دیتی ہے کھلی دلیل سے دوسرے فریب نفس جو آدمی کو شہوت سے مغلوب کر لے اور کچھ نہیں آدمی کو بری طرح مائل کرتی ہے اور لبس سے مراد تاریکیوں پر تاریکی ہے یہ ہے کفر اور اس کے ستون اور شاخیں۔

دو سو چھیانوے والی باب

صفت نفاق و منافق

(باب ۲۹۶)

«صِفَةُ النِّفَاقِ وَالْمُنَافِقِ»

قَالَ : وَالنِّفَاقُ عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمٍ : عَلَى الْهَوَى ، وَالْهَوَانِ ، وَالْحَفِيفَةِ ، وَالطَّمَعِ .
قَالَ هُوَ عَلَى أَرْبَعٍ شُعَبٍ : عَلَى الْبَغْيِ ، وَالْمُدُونِ ، وَالشَّهْوَةِ ، وَالطُّغْيَانِ ، فَمَنْ بَغَى كَثَرَتْ غَوَائِلُهُ وَتَحَلَّى مِنْهُ قَصِيرٌ عَلَيْهِ ، وَمَنْ اعْتَدَى لَمْ يَوْمَنْ بِوَأَيْقَعُوا لَمْ يَسْلَمْ قَلْبُهُ لَمْ يَمْلِكْ تَسَمُّعِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ لَمْ يَمْدِدْ تَسْمَهُ فِي الشَّهَوَاتِ خَاسَ فِي الْخِيبَاتِ ، وَمَنْ طَفَى مَلَّ عَلَى عَمْدٍ بِالْأُحْجَةِ .
وَالْهَوَانُ عَلَى أَرْبَعٍ شُعَبٍ : عَلَى الْفِرَاقِ ، وَالْأَمَلِ ، وَالْهَيْبَةِ ، وَالْمُطَالَةِ ، وَذَلِكَ بِأَنَّ الْهَيْبَةَ

تَرَدُّ عَنِ الْحَقِّ ، وَالْمُعَاطَلَةُ تَقَرِّطُ فِي الْعَمَلِ حَتَّى يُقَدِّمَ عَلَيْهِ الْأَجَلَ ؛ وَلَوْلَا الْأَمَلُ عِلْمَ الْإِنْسَانِ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ وَلَوْ عِلْمَ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ مَا تَخَفَاتَا مِنَ الْهَوْلِ وَالْوَجَلِ ، وَالْفِرَّةَ تُقَصِّرُ بِالْمَرءِ عَنِ الْعَمَلِ .

وَالْحَبِطَةُ عَلَى أَزْبَعِ شُعْبٍ : عَلَى الْكِبَرِ وَالْفَقْرِ وَالْحِمِيَّةِ وَالْمَصِيَّةِ ، فَمَنْ اسْتَكْبَرَ أَذْبَرَ عَنِ الْحَقِّ وَمَنْ فَخِرَ فَجَرَّ وَمَنْ حَيَّيَ أَصَرَ عَلَى الذُّنُوبِ وَمَنْ أَخَذَتْهُ الْمَصِيَّةُ جَارَ ، فَيُنْسِ الْأَمْرَ بَيْنَ إِذْبَارٍ وَفُجُورٍ وَإِصْرَارٍ وَجَوْرِ عَلَى الصِّرَاطِ .

وَالطَّمَعُ عَلَى أَزْبَعِ شُعْبٍ : الْفَرَحِ ، وَالْمَرْحِ ، وَاللَّجَاجَةِ ، وَالتَّكَاثُرِ ، فَالْفَرَحُ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللَّهِ ، وَالْمَرْحُ خَبْلٌ ، وَاللَّجَاجَةُ بَلَاءٌ لِمَنْ اضْطَرَّتْهُ إِلَى حَمْلِ الْأَثَامِ ، وَالتَّكَاثُرُ لَهْوٌ وَلَيْبٌ وَشُغْلٌ وَاسْتِبدَالُ الدُّنْيَا بِالدُّنْيَا هُوَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ .

فَذَلِكَ التَّفَاقُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعْبُهُ . وَاللَّهُ قَاهِرٌ فَوْقَ عِبَادِهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّ وَجْهُهُ وَأَحْسَنُ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَانْبَسَطَتْ يَدَاهُ وَوَسِعَتْ كُلُّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ وَطَهَّرَ أَمْرَهُ وَاشْرَقَ نُورُهُ وَفَاضَتْ بَرَكَتُهُ وَاسْتَضَاعَتْ حِكْمَتُهُ وَهَيَمَنَ كِتَابُهُ وَقَلَجَتْ حُجَّتُهُ وَخَلَصَ دِينُهُ وَاسْتَظْهَرَ سُلْطَانَهُ وَحَقَّتْ كَلِمَتُهُ وَأَقْسَطَ مَوَازِينُهُ وَبَلَغَتْ رُسُلُهُ ، فَجَعَلَ السَّيِّئَةَ ذَنْبًا وَالذَّنْبَ فِتْنَةً وَالْفِتْنَةَ دَنَسًا ، وَجَعَلَ الْحُسْنَى غُنًى وَالْعُسَى تَوْبَةً وَالتَّوْبَةَ طَهُورًا ، فَمَنْ تَابَ اهْتَدَى ، وَمَنْ أَفْتَنَّ غَوَى مَا لَمْ يَنْبِ إِلَى اللَّهِ وَيَعْتَرَفْ بِذَنْبِهِ ، وَلَا يَهْلِكْ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ .

اللَّهُ اللَّهُ فَمَا أَوْسَعَ مَالِدِيهِ مِنَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْبُشْرَى وَالْجِلْمِ الْعَظِيمِ وَمَا أَنْكَلَ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْأَنْكَالِ وَالْجَحِيمِ وَالْبَطْشِ الشَّدِيدِ ، فَمَنْ ظَفِرَ بِطَاعَتِهِ اجْتَلَبَ كَرَامَتَهُ وَمَنْ دَخَلَ فِي مَعْصِيَتِهِ ذَاقَ وَبَالَ يَفْمَتِهِ وَعَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ .

۱۔ یہ تمام ہے حدیث سابق کا نفاق کے چار ستون ہیں، پیروی خواہش نفس، سہل انکا، دوسروں کے سامنے اپنی فروتنی کے اظہار سے بچنا اور طبع، پیروی خواہش نفس کی چار صورتیں ہیں۔ بغاوت، ظلم، شہوت اور سرکشی، جس نے خدا و رسول سے بغاوت کی تو شیطان کی طرف سے اس کے ہلاک کرنے والے بہت ہو گئے اور توفیق الہی اس سے منقطع ہوئی اور شیطان سے اس کی یاری ہوئی اور جس نے حد سے تجاوز کیا تو لوگ اس کی بلاؤں سے محفوظ نہ رہے اور اس کا دل مسلمان نہ ہوا اور اس نے خواہشات نفسانی سے اپنے نفس کو نہ بچایا اور بدکرداریوں میں جا پھنسا اور جس نے معصیت پر اصرار کیا وہ دانستہ بلا کی جنت کے گمراہ ہوا اور ہونی کی چار صورتیں ہیں۔ غفلت، آرزو، کاپی اور مثال منول، یہ اس لئے ہے کہ کاپی حق سے ہٹاتی ہے اور مثال منول عمل کو دور رکھتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اگر آرزوئے زندگانی نہ ہوتی تو آدمی اپنا فرض جانتا اور جب جانتا

اور بے خوف مرنے اور غرہ کو تابہی عمل ہے۔

اور اپنے کفر و تنہی سے بچانا اس کی چار صورتیں ہیں۔ اپنی بزرگی کی ادعا اور شیخی کے ساتھ اپنی تعریف اور اپنی طرف داری اپنے سے نسبت رکھنے والوں کی طرف داری، پس جس نے مکبر کیا وہ حق سے پھر گیا اور جس نے گھمنڈ کیا وہ غابر ہوا جس نے اپنی بات کی بڑگی کی اس نے گناہوں پر اصرار کیا اور جس نے دوسروں کی طرف داری کی وہ راہ حق سے ہٹ گیا پس برے ہے وہ بآجواد بار و بخیر اور جور کے درمیان ہمو۔

اور طمع کی چار صورتیں ہیں۔ خوش ہونا ناجائز امور پر تکبر کی چال، مضطر ہونا طلب مال میں، مال دنیا کی زیادتی چاہنا حرام مال یا امور محرّمہ پر خوش ہونا عند اللہ ناپسندیدہ ہے اور اگر کر چلتا ہے تو توفی ہے اور طلب مال میں اضطراب بلا ہے جو بے فائدہ بناتی ہے گناہ کرنے پر اور تکاثر ہوا لعب ہے اور ایسا کام ہے جو نیکی کا بدل ادنیٰ چیز کے ساتھ ہو۔

یہ ہے نفاق اور اس کے ارکان اور شافعی اور خدا غالب ہے اپنے بندوں پر اس کا ذکر بلند ہے اس کی ذات اجل و ارفع ہے اور اس نے ہر شے کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے اور دست کشادہ (کریم) ہے اس کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کا حکم ظاہر ہے اس کی عظمت کا نور ہر جگہ چمکتا ہے اور اس کی برکت ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اور اس کی حکمت کے دلائل روشن ہیں اور اس کی کتاب میں ہر شے کا بیان ہے اور اس کی حجت ظاہر و باہر ہے اس کا دین اسلام خالص دین ہے اور قوت سب پر غالب ہے اور اس کا کلمہ سچا ہے اور اس کی جانچ پڑتال مبنی بر عدل ہے اس کے رسول ہدایت کے لئے آئے اور راہ حق نے تبلیغ احکام الہی کی پس خدا نے بدی کو گناہ قرار دیا اور گناہ کو فتنہ اور فتنہ کو ناپاکی اور نیکی اپنی رضامندی کا فعل قرار دیا اور توبہ کو رضا کا ذریعہ بنایا اور توبہ سے معافی سے بچنا ظاہر ہوا۔ پس جس نے توبہ کی ہدایت پائی اور جس نے فتنہ پر وازی کی وہ گمراہ ہوا جب تک خدا سے توبہ نہ کرے اور اپنے گناہوں کا مقدر نہ ہو اور اللہ کے مقابلہ کی جرأت نہیں مگر جو کہ جہنمی ہو۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، توبہ کے بعد اس کی رحمت میں بڑی وسعت ہے اور بشارت ہے مکمل کاروں کے لئے اور علم عظیم ہے اس گناہوں کے لئے اور کیا سخت ہے اس کے نزدیک عذاب جہنم اور اس کی پکڑ کتنی سخت ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اس کی بخشش حاصل کی اور جو معصیت میں داخل ہوا اس نے اس کے عذاب کا مزہ چکھا اور روز قیامت ندامت حاصل ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى . عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَّازَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمِيدِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ جَمْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْفَضْلِ قَالَ : كُنْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَشْأَلُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ : فَإِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَى يُرَاوُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا مَذْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَمَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا لَيْسُوا مِنَ الْكَافِرِينَ وَلَيْسُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ . يَطْهَرُونَ الْإِيمَانَ وَ يَصْبِرُونَ إِلَى

الْكَفَرِ وَالتَّكْذِيبِ لَعَنَهُمُ اللَّهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک مسئلہ کا جواب پوچھا حضرت نے تحریر فرمایا۔ منافق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور ان کے قریب کا رد کرتا ہے اور جب نماز پڑھتے ہیں الکل کے وہ لوگوں کو دکھا دے کے لئے کرتے ہیں۔ ریاکار ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں مذہب لوگ ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے جس کو اللہ مگر ہی میں چھوڑ دے پھر اسے صحیح راستہ نہیں ملتا۔ یہ منافق نہ تو کافر ہیں اور نہ مومن اور نہ مسلمان ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور عمل کا سرور کا سا ہے اور وہ امر حق کو جھٹلاتے ہیں۔ خدا کی ان پر لعنت ہو۔

۳۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَّوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقَ يَنْهَى وَلَا يَنْتَهِي وَيَأْمُرُ بِمَا لَا يَأْتِي وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اغْتَرَضَ - قُلْتُ يَا أَبَنَ رَسُولِ اللَّهِ وَمَا الْأَعْتَرَضُ ؟ قَالَ : الْإِلْتِفَاتُ - وَإِذَا رَكَعَ رُبَّضَ ، يُعْشِي وَهَمَّهُ الْعِشَاءُ وَهُوَ مُقَطَّرٌ وَيُصْبِحُ وَهَمَّهُ النَّوْمُ وَلَمْ يَسْهَرْ ، إِنْ حَدَّثَكَ كَذَبَكَ وَإِنْ ائْتَمَّنْتَ خَانَكَ وَإِنْ غَبْتَ اغْتَابَكَ وَإِنْ وَعَدَكَ أَخْلَفَكَ .

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے منافق دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا جس کا حکم دوسروں کو دیتا ہے اور خود بجا نہیں لاتا۔ جب نماز پڑھتا ہے تو اعتراف کرتا ہے راوی پوچھا یا بن رسول اللہ اعتراف کیا۔ فرمایا ادھر ادھر دیکھتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے تو بغیر سرائٹھٹے بیٹھ جاتا ہے شام کرتا ہے تو رات کے کھانے کی دھن ہوتی ہے حالانکہ وہ وعدہ سے نہیں ہوتا اور صبح اس طرح کرتا ہے کہ اس کا ارادہ ہونے کا ہوتا ہے حالانکہ رات کو جاگا نہیں، جب تم سے بات کرے گا تو نہیں جھٹلائے گا تم سے امین بناؤ گے خیانت کرے گا۔ اگر اس سے الگ ہو گے تو غیبت کرے گا اگر تم سے وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ جُمُهورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ بَحْرِ ، رَفَعَهُ مِثْلَ ذَلِكَ . وَزَادَ فِيهِ - إِذَا رَكَعَ رُبَّضَ وَإِذَا سَجَدَ تَقَرَّ ، وَإِذَا جَلَسَ شَفَرَ .

۵۔ اور امام زین العابدین علیہ السلام ہی کی سند سے عبد الملک نے حدیث سابقہ میں اتنا اضافہ اور کیلئے کہ جب رکوع کرتا ہے تو سویا ہوا معلوم ہوتا ہے اور سجدہ اس طرح کرتا ہے جسے پرندہ ٹھونگ مارے اور جب دو سجود کے درمیان بیٹھے تو ناقص نشست یعنی انفقہ دوسرے سجدہ میں چلا جائے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَثَلُ الْمَنَافِقِ مَثَلُ جَذَعِ النَّخْلِ أَرَادَ صَاحِبُهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ فِي بَعْضِ بَنَاتِهِ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي أَرَادَ ، فَحَوَّلَهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لَهُ فَكَانَ آخِرُ ذَلِكَ أَنْ أَحْرَقَهُ بِالنَّارِ

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا منافق کی مثال درخت کھجور کے اس تنہ کہ ہے جس کا مالک اپنے زیرِ تعمیر مکان میں ایک جگہ فٹ کرنا چاہے مگر وہ وہاں فٹ نہ ہو۔ پھر دوسری جگہ نصب کرنا چاہے وہ وہاں بھی فٹ نہ ہو آخر مجبور ہو کر جلادے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا زَادَ خُشُوعُ الْجَسَدِ عَلَى مَا فِي الْقَلْبِ فَهُوَ عِدْنَانِ تَفَاقُ

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی کی ریاضت بدن صفائی قلب سے زیادہ ہو۔ (جیسا کہ مکار صوفی کرتے ہیں) تو یہ ہمارے نزدیک تفاق ہے۔

دوستانوں سے وال باب شرک

(بَابُ الشِّرْكِ) ۲۹۷

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بُرَيْدِ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ آدَنِ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ بِهِ مُشْرِكًا ، قَالَ : فَقَالَ : مَنْ قَالَ لِلنَّوَاةِ : إِنَّهَا حَصَاةٌ وَلِلْحَصَاةِ : إِنَّهَا نَوَاةٌ ثُمَّ ذَانَ بِهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ ان سے کسی نے پوچھا کہ سے کس بات سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے؟ جو شخص مشرک کی گھٹلی کو سنگریزہ کہہ دے اور سنگریزہ کو گھٹلی اور اپنے اس من پر اپنے دین کی بنیاد رکھے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ آدَنِ مَا

يَكُونُ بِهِ الْإِنْسَانُ مُشْرِكًا ، قَالَ : فَقَالَ : مَنْ ابْتَدَعَ رَأْيًا فَاجَبَ عَلَيْهِ أَوْ ابْعَضَ عَلَيْهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ہم سے کم وہ کونسی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے فرمایا جس نے کوئی نئی رائے بطور حق و قیاس قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيلَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَاسْحَاقِ بْنِ عَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : يُطْبِيعُ الشَّيْطَانُ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ فَبُشْرُكَ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ”ان میں سے بہت سے ایمان نہیں لائے اور وہ مشرک ہی رہے کہ انھوں نے شیطان کی اطاعت اس طرح لا علمی میں کر کے انھیں پتہ ہی نہ چلا۔ پس اس سے شرک ان میں آگیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ صُرَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : بُشْرُكَ طَاعَةُ دُلُوسٍ بِشْرُكَ عِبَادَةٍ . وَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْذِرُ عَلَى حَرْفٍ » قَالَ : إِنَّ الْوَلَاةَ تَنْزِلُ فِي الرَّجُلِ ثُمَّ تَكُونُ فِي اتِّبَاعِهِ ثُمَّ قُلْتُ : كُلُّ مَن سَبَّ دَوْلَتَكُمْ شَقَّاهُو وَمَنْ يَعْذِرُ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ : نَعَمْ وَقَدْ يَكُونُ مُحَصًّا

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ”نہیں ایمان لائے اللہ پر ان میں سے اکثر مگر یہ کہ وہ مشرک بن رہے کہ اس سے مراد شرک طاعت ہے نہ کہ شرک عبادت اور اس آیت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت ایک کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ آیت نازل تو ہوئی تھی ایک شخص کے بارے میں لیکن اس کا مصداق وہ سب بنے جنھوں نے اس شخص کی پیروی کی میں نے پوچھا جو آپ کی جگہ دوسرے کو امام ماننے وہ بھی اس آیت کا مصداق ہے۔ فرمایا ہاں۔ بھی جوئی صورت بھی ہوتی ہے یعنی ایک شخص خود ہی ایسا کرتا ہے بغیر تابعین۔

۷۔ يُونُسَ ، عَنْ زَائِدِ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ حَسَّانِ الْجَمَّالِ ، عَنْ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَجْمَعُهُ يَقُولُ : أَمْرَ النَّاسِ بِمَعْرِفَتِنَا وَالرَّيِّ إِلَيْنَا وَالتَّسْلِيمِ لَنَا ؛ ثُمَّ قَالَ : وَإِنْ صَامُوا وَصَلُّوا وَشَهِدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَعَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ أَنْ لَا يَرُدُّوا إِلَيْنَا كَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر منہ پایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں

اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے شرک بن جائیں گے
یہ شرک اس معنی سے ہو گا کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کو خدا نے امام بنایا ہے لہذا ان کی اطاعت
توضیح :- فرض ہوئی پس ان کی بھائے دوسرے کے بنائے ہوئے کو امام تسلیم کیا تو گویا اس دوسرے
کو خدا کا شریک بنایا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ
قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَوْ أَنَّ قَوْمًا عَبْدُوا اللَّهَ وَحَدَهُ لَأَشْرَكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
وَحَجَّوُا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِنَفْسِنَا صَنَعَهُ اللَّهُ أَوْ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : الْأَصْنَعُ خِلَافَ
الَّذِي صَنَعَ ؟ أَوْ وَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ ، ثُمَّ تَلَاهِيهِ آيَةٌ فَلَا وَرَبَّكَ
لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فَعَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر کوئی قوم خدا کے وحدہ لا شریک کی عبادت کرے نماز پڑھے زکوٰۃ دے
حج بیت اللہ کرے اور ماہ رمضان کے روز رکھے پھر کسی چیز کے متعلق جس کو اللہ یا رسول اللہ نے بنایا ہو یہ کہہ دے کہ اس کے خلات
بنایا جاتا تو اچھا تھا یا ایسا خیال بھی ان کے دل میں گزرے تو وہ شرک ہو جائیں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "قسم ہے تیرے
رب کی وہ ایمان والے نہیں ہوں گے جب تک اپنے نزاعات میں تمہارے رسول حکم نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تو نہ کرے
اس سے اپنے نفسوں میں تشکی نہ پائیں اور تیرے فیصلے کو قبول بھی کر لیں" حضرت نے فرمایا۔ اور تمہارے لئے ہمساری بات کا
قبول کرنا لازم ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ مَسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اتَّخَذُوا أَجْنَابَهُمْ
وَرَهْبَانَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ» فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ
لَمَا أَجَابُوهُمْ وَلَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَامًا وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالًا فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ .

۸۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا انہوں نے اپنے
عالموں اور وریشوں کو خدا کی بجائے پسند کیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ واللہ انہوں نے اپنے نفسوں کی عبادت کی طرف ان
کو نہیں بلایا تھا اور ان کو ایسا کرتے تو وہ لوگ ان کی بات نہ مانتے بلکہ انہوں نے ان کے لئے حرام کو حلال کر دیا تھا اور حلال کو

اور ان کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَطَاعَ رَجُلًا فِي مَعْصِيَةٍ فَقَدْ عَدَّهُ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے معصیت خدا میں کسی کی اطاعت کی۔ اس نے اس کی عبادت کی۔

دوسواٹھانویس وال باب

شک

(بَابُ الشَّكِّ) ۲۹۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْعَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الْعَبَّادِ الصَّالِحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبِرْهُ أَنِّي شَاكُّ وَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَرَبْتُ أَرْضِي كَيْفَ تُحِبِّي الْمَوْتِي، وَأَنْبِي أُحِبُّ أَنْ تُرْسِي شَيْئًا، فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ مُؤْمِنًا وَاحِدًا أَنْ يَزِدَادَ إِيْمَانًا وَأَنْتَ شَاكُّو الشَّاكُّ لَأَخِيرُ فِيهِ، وَكَتَبَ إِنَّمَا الشَّكُّ مَا لَمْ يَأْتِ الْيَقِينَ فَإِذَا جَاءَ الْيَقِينَ لَمْ يَجُزِ الشَّكُّ، وَكَتَبَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَمَا جَدْنَا لِكَثْرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ» قَالَ: تَرَكْتُ فِي الشَّاكِّ.

۱۔ ارادوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ میں آپ کی امامت کے بارے میں شک کرنے والا ہوں۔ ابراہیم نے کہا تھا۔ پروردگار اب مجھے دکھلا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے پس میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ آپ تصدیق امامت کے لئے کوئی ایسی چیز دکھائیں جس سے میرا شک دور ہو حضرت نے جواب لکھا کہ ابراہیم علیہ السلام مومن تھے انھوں نے چاہا کہ ایمان زیادہ ہوا اور تم شک کرنے والے ہو اور شک میں بہتری نہیں اور یہ بھی لکھا۔ شک اس وقت تک رہتا ہے جب تک یقین نہ ہو اور جب یقین آجائے تو پھر شک باقی نہیں رہتا اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدا نے عزوجل فرمایا ہم نے ان میں سے اکثر کو غیر پر قائم نہ پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق پایا اور فرمایا یہ آیت شک کرنے والوں کے بارے میں ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: لَا تَرْتَابُوا فَتَشْكُوا وَلَا تَشْكُوا فَتَكْفُرُوا.

۲۔ محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں بائیں طرف تھا ذرا درہ داہنی طرف کہ ابوبصیر بھی آگئے کہنے لگے۔ اے ابوجہد اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اللہ کے متعلق شک کرتا ہو۔ فرمایا وہ کافر ہے انھوں نے کہا جو رسول کے بارے میں شک کرے اس کے لئے فرمایا اے ابوجہد (کنیت ابوبصیر) وہ بھی کافر ہے پھر ذرا درہ کا طرف رخ کر کے فرمایا۔ ربوبیت باری تعالیٰ اور رسالت محمد مصطفیٰ کو سمجھتے ہوئے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَصَّادٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام جَالِسًا عَنْ يَسَارِهِ وَ ذُرَّارَةُ عَنْ يَمِينِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا تَعُولُ فِيمَنْ شَكَّ فِي اللَّهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ يَا أَبَا نَجْمٍ ، قَالَ : فَشَكَّ فِي رَسُولِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ ، قَالَ : ثُمَّ التَفَتَ إِلَى ذُرَّارَةَ فَقَالَ : إِنَّمَا يَكْفُرُ إِذَا جَحَدَ .

۴۔ ابوالاسحاق خراسانی سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا شبہ کو امور دین میں داخل نہ دو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور شک میں نہ پڑو ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ : يَشْكُ .

۶۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابوجہد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ظلم سے اپنے ایمان کو نہیں ڈھانپا فرمایا ظلم سے مراد یہاں شک ہے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الشَّكَّ وَالْمَعْصِيَةَ فِي التَّائِبِ لَيْسَا مِتًا وَلَا إِلَيْنَا .

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے شک و معصیت کا نتیجہ و زخ ، ایسا شخص جو کہتا ہے نہ وہ ہماری بات ہے اور نہ اس کی ، رجوع ہماری طرف ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ شَكَّ فِي اللَّهِ بَعْدَ مَوْلِدِهِ عَلَى الْفِطْرَةِ لَمْ يَفِءْ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جو اللہ کی ربوبیت میں شک کرے اس کے بعد بھی کہ اس کی ولادت فطرت اسلام پر ہوئی ہو تو نیکی کو کسی نہ پائے گا

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَنْفَعُ مَعَ الشَّكِّ وَالْجَحْدِ عَمَلٌ .

۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شک اور انکار کے ہوتے عمل بیکار ہے ۔

۸۔ وَفِي وَصِيَّةِ الْمُفَضَّلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ شَكَّ أَوْطَانَ فَأَقَامَ عَلَى أَحَدِهِمَا أَحْبَبَ اللَّهُ عَمَلَهُ ، إِنْ حُجَّةَ اللَّهِ هِيَ الْحُجَّةُ الْوَاضِحَةُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ جس نے شک یا گمان کیا اور ان میں سے کسی ایک پر قائم رہا تو اللہ اس کے عمل کو فسطح کر لیتا ہے اللہ ہی کی حجت، محبت واضح ہے یعنی جب عقلی و نقلی دلائل ربوبیت باری تعالیٰ پر موجد رہیں تو پھر شک یا گمان کیسا۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَرْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا لَنَرَى الرَّجُلَ لَهُ عِبَادَةٌ وَاجْتِهَادٌ وَخُشُوعٌ وَلَا يَقُولُ بِالْحَقِّ قَوْلَ يَنْفَعُهُ ذَلِكَ شَيْئًا : فَقَالَ : يَا أَبَانَجْدٍ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ الْبَيْتِ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِ كَانُوا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ لَا يَجْتَهِدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً إِلَّا دَعَا فَاذْجَبَ وَإِنْ رَجُلًا مِنْهُمْ اجْتَهَدَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً : ثُمَّ دَعَا فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ فَأَتَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَشْكُو إِلَيْهِ مَا هُوَ فِيهِ وَيَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ قَالَ : فَتَنَظَّرَ عِيسَى وَصَلَّى ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا عِيسَى إِنَّ عَبْدِي أَتَانِي مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي أُوْتِي مِنْهُ ، إِنَّهُ دَعَانِي وَفِي قَلْبِهِ شَكٌّ مِنْكَ فَلَوْ دَعَانِي حَتَّى يَنْقَطِعَ غَمُّهُ وَتَنْتَوِّرَ أَنَامِلُهُ مَا اسْتَجَبْتُ لَهُ . قَالَ : قَالَتْ فَتِلْكَ إِلَيْكَ عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ : تَدْعُو رَبَّكَ وَأَنْتَ فِي شَكٍّ مِنْ نَبِيِّهِ ؟ فَقَالَ : يَا رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ قَدْ كَانَ وَاللَّهِ مَا قُلْتُ ، فَأَدْعُ اللَّهَ [لِي] أَنْ يَذْهَبَ بِهِ عَنِّي قَالَ : فَدَعَا لَهُ عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَثَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ قَبِلَ مِنْهُ وَ صَارَ فِي حَدِّ أَهْلِ بَيْتِهِ .

۹۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ایک شخص ایسا ہو جو عبادت گزار ہو، ریاضت کرتا ہو، فروتن ہو، یس کن آپ کی امامت کا قائل نہ ہو تو اس کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا اے محمد اس زمانہ کے خداوند بھی ویسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے زمانہ میں تھے ان میں سے ایک چالیس دن کا چلہ کر کے

دعا مانگی جو قبول ہوئی۔ دوسرے نے بھی وہی کیا اس کی دعا قبول نہ ہوئی اس نے حضرت سے شکایت کی اور دعا کی درخواست کی۔ آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور خدا سے دعا کی اللہ نے وحی کی۔ اے عیسیٰ یہ میرا بندہ اس دروازے جس سے اسے دیا جاتا۔ اُس نے مجھ سے دعا کی لیکن اس کے دل میں تمہاری رسالت کے متعلق شک تھا اگر اس حالت میں وہ دعا کرتا رہتا یہاں تک کہ اس کی گردن قطع ہو جاتی اور انگلی کی پور پور جدا ہو جاتی تب بھی اس کی دعا قبول نہ ہوتی۔ حضرت عیسیٰ نے اس سے کہا۔ تو نے رب سے دعا ایسی حالت میں کی جب کہ اس کے نبی کی نبوت میں تجھے شک تھا۔ اس نے کہا۔ اے روح اللہ کلمۃ اللہ آیا ہے تھا جیسا آپ نے کہا۔ اب آپ خدا سے دعا کریں کہ اس شک کو میرے دل سے دور کرے۔ حضرت نے دعا کی اس نے خدا سے دعا کی جو قبول ہوئی اور وہ اپنے اہل خاندان کے مرتبہ میں داخل ہوا۔

دوسونٹا نوے والی باب

ضلال

۲۹۹ ((بَابُ الضَّلَالِ))

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ هَاشِمِ صَاحِبِ الْبَرِيدِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَتَمِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْخَطَّابِ مُجْتَمِعِينَ فَقَالَ لَنَا أَبُو الْخَطَّابِ : مَا تَقُولُونَ فِيمَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ ؟ فَقُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ ، فَقَالَ أَبُو الْخَطَّابِ : لَيْسَ بِكَافِرٍ حَتَّى تَمُوتَ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ ، فَإِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ فَلَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ ، فَقَالَ لَهُ تَمِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ : سُبْحَانَ اللَّهِ مَا لَهُ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَجْعَدْ يَكْفُرُ ؟ أَلَيْسَ يَكْفُرُ إِذَا لَمْ يَجْعَدْ ، قَالَ : فَلَمَّا حَجَّجْتُ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ : إِنَّكَ قَدْ حَسَرْتَ وَغَابَا وَلَكِنْ مَوْعِدُكُمْ اللَّيْلَةُ ، الْحَجَرَةُ الْوُسْطَى بِمِثْنَى .

فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ اجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ وَأَبُو الْخَطَّابِ وَتَمِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ فَتَنَاوَلَ وَسَادَةَ فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ لَنَا : مَا تَقُولُونَ فِي حَدِيثِكُمْ وَنِسَائِكُمْ وَأَهْلِيكُمْ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قُلْتُ : بَلَى ! قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يَسْلُودُونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ؛ قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ [هَذَا الْأَمْرَ] فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَّا رَأَيْتَ أَهْلَ الطَّرِيقِ وَأَهْلَ الْمِيَاهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يُصَلُّونَ وَيُصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَّا رَأَيْتَ الْكَعْبَةَ وَالطَّوَافَ وَأَهْلَ الْيَمِينِ وَتَعَلَّقَهُمْ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا تَقُولُونَ فِيهِمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا قَوْلُ الْخَوَالِجِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرُكُمْ ، فَقُلْتُ : أَنَا : لَا ، فَقَالَ : أَمَّا إِنَّهُ شَرٌّ عَلَيْكُمْ أَنْ تَقُولُوا بِشَيْءٍ مَا لَمْ تَسْمَعُوهُ مِنَّا ، قَالَ : فَطَنْتُ أَنَّهُ يُدِيرُنَا عَلَى قَوْلِ الْخَوَالِجِ مُسْلِمٍ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں اور محمد بن مسلم اور ابو الخطاب ایک جگہ جمع ہوئے۔ ہم سے ابو الخطاب نے کہا کیا کہتے ہو اس شخص کے بارے میں جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا۔ میرے نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ ابو الخطاب نے کہا وہ کافر نہیں جب تک کہ عقل اور نقل دلائل سے اس پر حجت قائم نہ ہو۔ ہاں جب حجت قائم ہو جائے پھر بھی امام کو نہ پہچانے تب کافر ہو گا۔ محمد بن مسلم نے کہا اگر نہ پہچانے اور انکار بھی نہ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ کافر نہیں ہو گا جب تک انکار نہ کرے۔ جب میں حج سے فارغ ہوا تو امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا اور اس گفتگو سے آگاہ کیا۔ فرمایا تم کیلئے آئے۔ وہ دونوں غائب ہیں اچھا حج کے چرو والی رات کو مغنی میں ملنا۔ جب وہ رات آئی تو ہم سب جمع ہوئے حضرت نے اپنا تکیہ سینہ سے لگا کر فرمایا تم کیا کہتے ہو۔ اپنے نوکروں، عورتوں اور گھروالوں کے متعلق، کیا وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے ہیں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا وہ محمد رسول اللہ نہیں کہتے ہیں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا وہ کیا نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے میں نے کہا کرتے ہیں کیا وہ اس عقیدہ پر بھی ہیں جس پر تم ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے راہگیروں اور ان لوگوں کو راستوں میں کنوؤں کے مالک ہیں نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے۔ میں نے کہا کہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو معرفت امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے کعبہ میں طواف کرنے والوں اور اہل یمن کو اس کے پردوں سے پوشا نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے فرمایا کیا وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے۔ کیا نماز روزہ اور حج نہیں بجا لاتے، میں نے کہا بجا لاتے ہیں فرمایا کیا امت کے متعلق جو تمہارا عقیدہ ہے وہی ان کا ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم انھیں کیا سمجھتے ہو۔ میں نے جو معرفت امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ یہ عقیدہ خوارج

ہے کہ وہ اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے کیا میں تمہیں کچھ اور بتاؤں۔ میں نے کہا اب ضرورت نہیں فرمایا یہ تمہارے لئے بُری بات ہے کہ جو تم نے ہم سے نہیں سنا وہ بیان کرو۔ راوی کہتا ہے میں نے گمان کیا کہ حضرت قول محمد بن مسلم کی طرف مجھے پھینکا چاہتے ہیں۔

علامہ مجلس علیہ الرحمۃ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ سائن صاحب البرید کا عقیدہ یہ تھا

توضیح:

کہ امامت کی معرفت نہ رکھنے والا کافر ہے خواہ اس پر حجت قائم ہو یعنی اس نے ربوبیت کو دلائل عقلی و نقلی سے جان لیا ہو خواہ انکار کرے یا نہ کرے یعنی اس کے نزدیک مومن و کافر کے درمیان کوئی درجہ نہیں اور ابوالخطاب کا عقیدہ یہ تھا کہ کافر اس صورت میں ہوگا کہ حجت اس پر قائم ہو جائے انکار کرے یا نہ کرے ان دونوں کے درمیان واسطہ ہے اور غیر عارف قبل قیام حجت ہے اور محمد بن مسلم کا عقیدہ یہ تھا کہ جب انکار کرے تو کافر ہے اور نہ انکار کرے تو کافر نہیں، پس اس صورت میں بھی مومن و کافر کے درمیان ایک اور گروہ ہوگا جو نہ معرفت رکھنے والا ہو اور نہ انکار کرنے والا یہ لوگ مستضعف اور ضلال کہلاتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس باب میں ضال سے یہی مراد ہے اگرچہ اطلاق ضال کا لفظ عام معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی جو مسلمان متمسک بالحق نہ ہو اور کافر سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس پر دنیا میں احکام کفر جاری ہوں، مثلاً نجاست اور عدم جواز مباشرت و مناکح وغیرہ جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب کا حکم ہے ورنہ بعض کفار کے مستحق عقوبت ہونے اور داخل جہنم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ خوارج کا عقیدہ یہ تھا کہ کوئی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ، یا صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو تو کافر ہے اور اسلام سے خارج اور مستحق قتل، اسی لئے انھوں نے امیر المومنین کے قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ آپ حکیم پر راضی ہو گئے تھے حالانکہ حضرت راضی نہ تھے آپ کو اس پر مجبور کیا گیا تھا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ لفظ کفر مختلف معنی میں بولا جاتا ہے اور ہر ایک کے لئے جداگانہ احکام ہیں ایمان کی مختلف صورتوں کی طرح، کفر بعض صورتوں میں اسلام کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہے کہ احادیث میں جہاں کہیں لفظ کفر کا اطلاق کیا گیا ہو اور وہ قتل کا مستحق ہو یا اس سے مناکحت و مباشرت حرام ہو اور نہ ایسا ہے کہ آیات و احادیث میں سلب ایمان جس کا ذکر ہو اس کا جہنم میں ہمیشہ رہنا ضروری ہو کفر کا اطلاق ہوتا ہے اس شخص پر جو دین اسلام کی ضروریات سے انکار کرے ظاہر و باطناً جیسے شہادتین اور قیامت ایسے پر احکام کفر جاری ہوں گے۔ دنیا میں اور آخرت میں اس کے لئے عذاب جہنم ہوگا اہل کتاب نے ان کی نجاست اور عدم جواز مناکحت میں اختلاف کیا ہے اور لفظ کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے جس کے عقائد ایمانیہ میں غلط ہو لیکن اسلام کے لئے وہ ضروری نہ ہو جیسے امامت اور شہر شیعہ علماء میں یہ ہے کہ روز آخرت وہ حکم کفار میں ہوں گے اور مخلد فی النار ہوں گے جیسے مخالفین اور تمام فرقہ شیعہ سوائے امامیہ کے اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مخالفین

کی نجات جہنم سے ممکن ہوگی جیسے مستضعفین اور المرحوم لاملہ اللہ اور علامہ دیوبند نے ایک قول ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مخالفین کے لئے خلود فی النار ہوگا لیکن یہ قول حد درجہ ضعیف ہے کیوں کہ شیعوں کے نزدیک اصول دین میں یہ ہے اور رسول کی یہ حدیث متواتر ہے من کفارت ولم یعرف امام زمانہ مات میتة جاہلیتہ دجو اس حال میں مرا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور اسکی تائید میں برکت احادیث ہیں اب رہے دینی احکام جیسے طہارت و تناکح و توارث تو مشہور یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کا سا حکم ان پر ہوگا اور جناب سید مرتضیٰ اور ایک گروہ علمائے شیعہ کا خیال ہے کہ دینی معاملات میں سنی ان سے کافروں کا سا برتاؤ کیا جائے گا اور اخبار و احادیث سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن چونکہ علم الہی میں یہ بات تھی کہ مخالفین صاحبان حکومت ہوں گے اور شیعوں پر ان کو غلبہ حاصل ہوگا لہذا ان کے لئے دشمنوں سے مل جل کر رہنا لازم ہوگا لہذا ان کو اجازت دی گئی تمام دینی امور میں شرکت کی اور مخالفین پر تفسیر کے زمانہ میں اسلامی احکام جاری رہے البتہ قائم آل محمد علیہ السلام کے بعد ان کے کفار کے درمیان کوئی فرق نہ ہوگا اور ان مختلف احادیث کا جمع کرنا اس طرح ممکن ہوگا کہ کبھی اطلاق کفر متوہم ہے ان گناہان کبیرہ کے ارتکاب کرنے والوں پر جو توبہ نہیں کرتے اور گناہ کا دل پر کوئی اثر نہیں لیتے۔ احتمال ہے کہ ان پر طولانی مدت تک عذاب رہے لیکن جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں اور دنیا میں بجائے کفار کا حکم جاری ہونے کے بعض ایسے حقوق سے انھیں محروم کر دیا جائے جو مومنین سے مخصوص ہیں اور کبھی کافر کا لفظ اطلاق ہونا معاصی کے مرتکب پر۔ مختصر یہ لفظ کثیر معانی میں بولا جاتا ہے اور اس کے احکام جدا جدا ہیں شہید ثانی نے رسالہ حقائق الایمان میں تحریر فرمایا ہے کہ تمام علمائے امامیہ نے اہل خلافت کے کفر پر اتفاق فرمایا ہے اور اکثر نے حکم اسلام کا مسلک اختیار کیا ہے اور اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ کافر ہیں نفس امر میں اور ظاہر میں یہ نزاع لفظی ہے کیونکہ جو اسلام کے قائل ہیں انھوں نے اکثر احکام مسلمین کو ظاہر میں جائز رکھا ہے نہ کہ نفس الامر میں اس لئے ان کا دخول فی النار بیان کیا ہے اور جو باطناً و ظاہراً کافر ہونا بیان کرتے ہیں تو ان کے پاس دلیل نہیں۔ کیوں کہ لا الہ الا اللہ کہنے سے ان کا اسلام ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَمَا تَقُولُ فِي مَنْ كَفَّهِ النَّاسُ فَإِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مَا تَرَاهُ وَمَا تَرَوُ جُتَ قَطُّ، فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُنِي إِلَّا أَنِّي أَخْشَى أَنْ لَا تَجِدَ لِي مِنْكُمْ كَحْتَمَ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَقَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ وَأَنْتَ شَابٌّ، أَتَصْبِرُ؟ قُلْتُ: أَتُخَذُ الْجَوَارِي قَالَ: فَهَاتِ الْآنَ فِيمَا تَسْتَجِدُّ الْجَوَارِي؟ قُلْتُ: إِنَّ الْأَمَةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحَرَّةِ إِنْ رَأَيْتَنِي بِشَيْءٍ يَغْنُهَا وَأَعْتَزَلْتُهَا، قَالَ:

فَحَدَّثَنِي بِمَا اسْتَحْلَلْتَهَا ؟ قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ .

فَقُلْتُ لَهُ : فَمَا تَرَى أَتَزْوُجُ ؟ فَقَالَ : مَا أَبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ : مَا أَبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى جَهَنَّمَ يَقُولُ : لَسْتُ أَبَالِي أَنْ تَأْتِيَ مِنْ غَيْرِ أَمْرِكَ ، فَمَا تَأْمُرُنِي أَفْعَلُ ذَلِكَ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَزْوُجَ وَقَدْ كَانَ مِنْ أُمْرِ امْرَأَةٍ نَوْجَ وَامْرَأَةٍ لَوْطَ مَا قَدْ كَانَ ، إِنَّهُمَا قَدْ كَانَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ ، فَقُلْتُ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِي ذَلِكَ بِمَنْعٍ لَنِي إِسْمَاعِيلَ تَحْتَ يَدِهِ وَهِيَ مَقْرُوءَةٌ بِحُكْمِهِ ، مَقْرُوءَةٌ بِدِينِهِ قَالَ : فَقَالَ لِي : مَا تَرَى مِنْ الْخِيَانَةِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «فَخَانَتَاهُمَا» مَا يَعْنِي بِذَلِكَ إِلَّا الْفَاحِشَةَ وَقَدْ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَلَانَا ، قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْطَلِقُ فَأَتَزْوُجَ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَعَلَيْكَ بِالْبَلَاءِ مِنَ النِّسَاءِ ، قُلْتُ : وَمَا الْبَلَاءُ قَالَ : ذَوَاتُ الْخُدُورِ الْعِفَافُ .

فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ؟ قَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ رِبْعَةَ الرَّأْيِ ؟ فَقَالَ : لِأَوَّلِكِ الْمَوَاتِقِ اللَّوَابِي لَا يَنْصِبْنَ كُفْرًا وَلَا يُعْرِفْنَ مَا تَعْرِفُونَ ، قُلْتُ : وَهَلْ تَعُدُّوْنَ أَنْ تَكُونُوا مُؤْمِنَةً أَوْ كَافِرَةً ؟ فَقَالَ تَصُومُ وَتَصَلِّي وَتَسْمَعِي اللَّهَ وَلَا تَدْرِي مَا أَمْرُكُمْ ؟ فَقُلْتُ : قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْكُمْ كَافِرًا وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» لِأَوَّلِهِ لَا يَكُونُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا كَافِرٍ .

قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : قَوْلُ اللَّهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ يَا زُرَّارَةُ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرًا سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ» فَلَمَّا قَالَ «عَسَى» ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ؟ قَالَ : مَا تَقُولُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِلَّا الْمُسْتَغْنَيْنِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ جَبَلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا» إِلَى الْإِيمَانِ ، فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ؟ فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ . إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَبِمَ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ . وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ قِيَّاسُ نَوْعِهِمْ وَحَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

فَقُلْتُ : أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ فَقَالَ : انْزُرْ كَيْفَ تَرَاهُمْ اللَّهُ قُلْتُ : أَفَتَرَاهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَزَجُّهُمْ كَمَا أَرَاهُمْ اللَّهُ ، إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَاهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ .

وَلَمْ يَظْلَمْهُمْ، فَقُلْتُ: هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: [وَأَهْلُ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا الْكَافِرُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ. يَازَادَرَاهُ إِنِّي أَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ، أَمَّا أَنْتَ إِنْ كَبُرَتْ رَجَعْتَ وَتَحَالَكَ عَنْكَ عَقْدُكَ.

۲۔ زرارہ کا بیان ہے میں نے امام محمد یا قر علیہ السلام سے کہا آپ غیر شیعہ امامیہ میں شادی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں میں کہہ رہی ہوں۔ مگر اب تک شادی نہیں کی فرمایا رکاوٹ کیا ہے میں نے کہا میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگوں میں شادی کرنا میرے لئے حلال نہ ہو۔ آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا تم جوان آدمی بغیر عورت کے کیسے صبر کرو گے۔ میں نے کہا کنیزوں سے، فرمایا اپنی بات کو دہراؤ، بھلا اس صورت میں کنیز کیسے حلال ہو جائے گی میں نے کہا کنیز آزاد عورت کی طرح تو نہیں ہوتی۔ اگر مجھے اس کے عقیدہ میں شک ہوگا تو بچہ ڈالوں گا اس سے علیحدگی اختیار کر لوں گا تاکہ اس سے اولاد نہ ہو۔ فرمایا یہ بتاؤ وہ حلال کیسے ہوگی یہ سن کر لا جواب ہوا میں نے کہا آپ کی کیا رائے ہے کیا میں شادی کروں، فرمایا اگر تو کرے تو مجھے کیا پروا۔ میں نے کہا یہ بات تو سمجھ میں نہ آئی اس کی تو دو صورتیں ہیں ایک تو یہ میری بلد سے اگر بغیر حکم کے گنہگار ہو۔ دوسرے یہ کہ ٹھیک ہے کرے۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے حکم کے مطابق کر دوں۔ حضرت نے فرمایا نہیں عذر کیوں ہے جب اللہ کے رسول نے کی، نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کے متعلق قرآن میں ہے وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تحت میں تھیں۔ میں نے کہا۔ اللہ کے رسولؐ کو مجھ سے کیا نسبت، وہ ان کے قابو میں تھیں ان کے حکم کو ماننی تھیں ان کے دین کا اقرار کرتی تھیں۔ فرمایا کیا تم ان کی خیانت کو نہیں ملتے حالانکہ خدا فرماتا ہے ان دونوں نے خیانت کی۔

اور خیانت سے مراد ترنا یا چوری نہیں بلکہ شوہر کے دین سے برگشتہ ہونا ہے اور رسول اللہ نے بھی فلاں عورت سے شادی کی تھی میں نے کہا۔ خدا آپ کی حفاظت کرے تو آپ کی اجازت ہے کہ میں شادی کر لوں، فرمایا کر لیں تو بے وقوف عورت سے کر، فرمایا اس سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا پر وہ نشین اور پاک دامن، میں نے کہا کیا وہ سالم بن حفصہ (ایک زیدیہ فرقہ) فرقہ والی ہو جس کی حماقت اس سے ظاہر ہے کہ ایسا بکروچر بوز مذہب اختیار کیا ہے فرمایا نہیں۔

میں نے کہا پھر وہ ربیعہ والسا محقانہ مذہب کی ماننے والی ہو۔ فرمایا نہیں۔ میری مراد ان بالغ اور پر وہ نشین لڑکیوں سے ہے جنہوں نے دانستہ کفر اختیار نہ کیا ہو۔ وہ امر امامت کی معرفت تمہاری طرح نہ رکھتی ہوں۔ میں نے کہا کیا ایسا ممکن نہیں کہ کوئی مومن ہو یا کافر، فرمایا وہ روزہ رکھتی ہو نماز پڑھتی ہو۔ اللہ سے ڈرتی ہو لیکن یہ جانتی ہو کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پس کچھ تم میں مومن ہیں اور کچھ کافر واللہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی نہ مومن ہو نہ کافر، حضرت نے فرمایا تمہارا قول زیادہ سچلے یا خدا کا۔ اسے زرارہ کیا خدا کے اس قول پر تم نے غور نہیں کیا انھوں نے اچھے اعمال کو برے اعمال سے ملا دیا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے، میں نے کہا پس وہ یا تو مومن ہوں گے یا کافر فرمایا اچھا تم اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہو۔ مگر مردوں، عورتوں اور لڑکوں میں جو ضعیف ایمان ہیں وہ نہ کفر سے بچنے کا حیلہ جانتے

ہیں اور نہ ایمان کی طرف آنے کا راستہ پاتے ہیں پھر وہ یا مومن ہوں گے یا کافر پھر نوحی سے فرمایا۔ تم اصحاب اعراف کے متعلق کیا کہتے ہو میں نے کہا وہ بھی یا مومن ہوں گے یا کافر اگر جنت میں داخل ہوئے تو مومن اور دوزخ میں گئے تو کافر حضرت نے فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہیں نہ کافر اگر وہ مومن ہوتے تو مومن کی طرح جنت میں داخل ہوتے اور اگر کافر ہوتے تو کافر کی طرح دوزخ میں جلتے لیکن وہ گروہ ایسا ہے جس کا، نیکیان اور نگاہ برابر ہیں، پس ان اعمال بد نے بہشت میں جلنے سے روکا۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسا خدا نے فرمایا۔ میں نے کہا پھر بات وہی ہوئی کیا جنتی ہیں یا دوزخی، فرمایا تم بھی ان کو اسی طرح چھوڑو جیسے خدا نے دوار کھا ہے اگر چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اگر چاہے گا تو ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل کر دے گا میں نے کہا تو کیا خدا کا نعرہ کو جنت میں داخل کرے گا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا تو کیا جہنم میں صرف کا نعرہ دیا جائے گا میں نے کہا تو کیا خدا کا نعرہ کو جنت میں داخل کرے گا۔ اے ذرا راہ میں بار بار سمجھائے جاتا ہوں کہ کافروں کے علاوہ بھی جس کو اللہ چاہے مگر تم یہ کہتے ہی نہیں کہ جس کو اللہ چاہے آگاہ ہو کہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے اور یہ جوانی کا جوش دب جائے گا تو تم اس امر کی طرف پلٹو گے اور تمہارے دل کی گرہ کھل جائے گی یعنی تم ان لوگے کہ کافر اور مومن کے درمیان کئی درجات ہیں ان میں سے جس کو خدا چاہے گا جیسے بیوقوف مرد، عورت اور بڑے جن کو پوری معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

تین سو و ارباں باب

مستضعف

((بَابُ الْمُسْتَضْعَفِ)) ۳۰۰

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ ذُرَّارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ فَقَالَ: هُوَ الَّذِي لَا يَهْتَدِي حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ فَيَكْفُرُ وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَسْتَطِيعَ أَنْ يَكْفُرَ، فَهُمْ الْيَتِيمَانِ، وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عَقُولِ الْيَتِيمَانِ مَرْفُوعٌ عَنْهُمْ الْقَلَمُ

۱۔ ذرا راہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا مستضعف کون ہے فرمایا وہ لوگ ہیں جو نہ تو اتنی قوت و استطاعت رکھتے ہیں کہ کفر کی طرف مائل ہو کر کافریں و اقباس اور نہ اس قدر قلیل ہیں کہ حکمت قرآن سے ہدایت حاصل کریں نہ ان میں ایمان میں کامل ہونے کی قوت اور نہ کفر کی طرف لوٹ جانے کی طاقت، یہ گروہ اطفال کلبہ داران مردوں اور عورتوں کلبہ جس کی عقل بچوں کی سی

ہے یہ لوگ مروع القلم ہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمُسْتَغْفِرُونَ « الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا » قَالَ : لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْإِيمَانِ ، وَلَا يَكْفُرُونَ الصَّبِيَّانَ وَأَشْبَاهَ عَقُولِ الصَّبِيَّانِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ .

۲۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مستضعف کون ہیں فرمایا جن کی معلومات اتنی کم اور عقل اتنی کوتاہ ہے کہ نہ وہ اپنے سے کفر کو دفع کر سکتے ہیں اور نہ راہ حق کی ہدایت پاسکتے ہیں نہ ایمان والوں میں ہی ہیں نہ کافروں میں۔ وہ اطفال ہیں اور وہ مرد اور عورتیں جو کوتاہ عقلی میں لڑکوں کی مانند ہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَغْفِرِ ، فَقَالَ : هُوَ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ حِيلَةً يَدْفَعُ بِهَا عَنْهُ الْكُفْرَ وَلَا يَهْتَدِي بِهَا إِلَى سَبِيلِ الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَكْفُرَ قَالَ : وَالصَّبِيَّانُ وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عَقُولِ الصَّبِيَّانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مستضعفین وہ ہیں جو نہ کوئی حیلہ قوت رکھتے ہیں نہ راہ ہدایت پانے کی یعنی نہ وہ ایمان کے لئے کچھ کرتے ہیں نہ کفر کے لئے وہ اطفال ہیں اور اطفال جیسی عقل رکھنے والے مرد اور عورتیں۔

۴۔ عَمَّا بِنِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْدَبٍ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ السَّمْطِ الْجَبَلِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا تَقُولُ فِي الْمُسْتَغْفِرِينَ فَقَالَ لِي شَبَّهَا بِالْفَرَسِ : فَتَرَكْنِمُ أَحَدًا يَكُونُ مُسْتَضْعَفًا وَأَيُّنَ الْمُسْتَغْفِرُونَ ؟ قَوَّلَ اللَّهُ لَقَدْ مَشَى بِأَمْرِكُمْ هَذَا الْعَوَانِقُ إِلَى الْعَوَانِقِ فِي خُدُورِهِمْ وَتَحَدَّثُ بِهِ السَّقَايَاتُ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ .

۴۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ مستضعفین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں وہ خورق واضطراب کی صورت سے مشابہ ہے کیا تم متضعفین کو چھوڑ دو گے اور مستضعفین ہیں کہاں۔ واللہ تمہارا امیر امامت آیات محکمات سے ہر ایک پہنچ چکے یہاں تک کہ نوجوان لڑکیاں گھروں کے اندر اور پانی بھرنے والی عورتیں مدینہ کے محل کو چوں میں اس کا تذکرہ کرتی ہیں (پس جب حجت ان پر تمام ہو گئی تو پھر مستضعف کہاں رہے۔)

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ :

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الْمُسْتَظْفِينَ فَقَالَ : هُمْ أَهْلُ الْوَلَايَةِ ، فَقُلْتُ أَنِّي وَلَايَةٌ ؟ فَقَالَ : أَمَا إِنَّمَا لَيْسَتْ بِالْوَلَايَةِ فِي الدِّينِ وَلَكِنَّهَا الْوَلَايَةُ فِي الْمَنَاحَةِ وَالْمَوَارِثَةِ وَالْمَخَالِطَةِ وَهُمْ لَيْسُوا بِالْمُؤْمِنِينَ وَلَا بِالْكَفَّارِ وَمِنْهُمْ الَّذِينَ جَوَنُوا لِمُرَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں مستضعف کے متعلق ابو جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ اپنی دوستی ہیں۔ میں نے کہا کسی دوستی فرمایا اس سے مراد دینی دوستی نہیں بلکہ یہ صرف مناکحت میراث اور ہم نشینی کا جواز ہے وہ نہ مؤمن ہیں نہ کافر، ان میں سے کچھ مومن لا امر اللہ یعنی ان کے متعلق تاخیر کر گئی ہے قیامت تک پھر وہ چاہتے کھنٹے یا نہ کھنٹے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُنْتَهَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ الدِّينِ الَّذِي لَا يَسْتَعِ الْعِبَادَ جَهْلُهُ ، فَقَالَ : الدِّينُ وَاسِعٌ وَلَكِنَّ الْأَخْوَارِجَ ضَيَّقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ مِنْ جَهْلِهِمْ ، قُلْتُ : جَعَلْتَ فِدَاكَ فَأَخَذَ نِكَاحِي الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : بَلَى ، قُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْأَقْرَبُ بِمَا جَاءَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَتَوَلَّاهُمْ وَأُتِرَ مِنْ عَنِّي كَمْ وَمَنْ ذَكِبَ دِقَابَكُمْ وَتَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ وَظَلَمَكُمْ حَقَّكُمْ ، فَقَالَ : مَا جَعَلْتَ شَيْئًا ؟ هُوَ اللَّهُ الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : قُلْ سَلِمَ أَحَدٌ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ ؟ فَقَالَ : إِلَّا الْأَلْمَسْتَضْعَفِينَ قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : نِسَاؤُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتَ أُمُّ أَيْمَنَ ؟ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا كَانَتْ تَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

۶۔ راوی نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے دین کے ان مسائل کے متعلق پوچھا جن سے لوگوں کو جاہل نہ رہنا چاہیے فرمایا دین کے مسائل میں آسانی رکھی گئی ہے لیکن خارجیوں نے مسائل مشکوٰۃ وضع کر کے دین کو اپنے اوپر تنگ بنا لیا ہے اپنی جہالت سے میں نے کہا میں آپ کو اپنے دینی عقائد سناؤں فرمایا ضرور، میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور جو کچھ حضرت خدا کی طرف سے لئے ہیں اس کا اقرار اور آپ سے تولا اور بیزاری آپ کے دشمنوں سے اور آپ کی گردنوں پر سوار ہونے والوں، آپ پر حکومت کرنے والوں اور آپ کا حق غصب کرنے والوں سے فرمایا تم کسی چیز سے جاہل نہ رہو واللہ یہی ہمارا دین ہے میں نے کہا جس کو امر امامت کا عرفان ہو کیا وہ جہنمی ہے فرمایا نہیں بحر مستضعف، میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا تمہاری عورتیں اور اولاد، کیا تم نے اُمّ ایمن غور نہیں کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں وہ اہل جنت کے حالانکہ اس کی تمہاری ہی معرفت نہ تھی۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِسْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع : مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَظْفٍ .

۷۔ ابوالصیر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مذہبی خیالات کو جانتا ہے وہ مستضعف نہیں

۸۔ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ :
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي رُبَّمَا ذَكَرْتُ هَؤُلَاءِ الْمُسْتَضْعَفِينَ فَأَقُولُ : نَحْنُ وَهُمْ فِي مَنَازِلِ الْجَنَّةِ ؟
فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَفْعَلُ اللَّهُ ذَلِكَ بِكُمْ أَبَدًا ۱۰

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا بسا اوقات میں ان مستضعفوں کا ذکر کرتا ہوں

اور کہتا ہوں ہم اور وہ جنت کے یکساں درجات میں ہوں گے۔ فرمایا اللہ تمہارا ساتھ ایسا کہیں نہ کرے گا یعنی درجات مختلف ہوں گے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدَ ابْنِي الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ
يَعْقُوبَ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْخَثَرِ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَنَحْنُ عِنْدَهُ
جَعَلْتُ فِدَاكَ ، إِنَّا نَخَافُ أَنْ تَنْزِلَ بِذُنُوبِنَا مَنَازِلَ الْمُسْتَضْعَفِينَ ، قَالَ فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا يَفْعَلُ اللَّهُ ذَلِكَ
بِكُمْ أَبَدًا ۱۰

علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن ابي عمير ، عن رجل ، عن ابي عبد الله عليه السلام مثله .

۹۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام جعفر صادق سے ہماری موجودگی میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ہم اس سے ڈرتے
کہ ہمارے گناہوں کے باعث ہمیں مستضعفوں کا درجہ جنت میں ملے فرمایا خدا تمہارے ساتھ ایسا کہیں نہ کرے گا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .

۱۰۔ عَمْرِو بْنُ يَحْيَى نے فرمایا جس نے لوگوں کے مذہبی اختلافات کو جان لیا وہ مستضعف نہیں۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْوُودٍ
الْحُرَّاعِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الضَّعْفَاءِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :
الضَّعِيفُ مَنْ لَمْ تَرْفَعْ إِلَيْهِ حُجَّةٌ وَلَمْ يَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ ، فَأَدَا عَرَفَ الْاِخْتِلَافَ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .
۱۱۔ راوی کہتا ہے میرے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ضعیف کون ہے۔ حضرت نے مجھے لکھا میں پر حجت قائم ہوں

اور وہ مذہبی اختلافات کو نہ جانتا ہوا اگر اختلافات کو جان لے تو ضعیف نہیں۔

۱۲۔ ابی اصحابنا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ الْحَنَمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَادَةَ
إِمَامٍ مَسْجِدٍ ، هِلَالٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْتَضْعَفٌ ، أَبْلَغَ الرِّجَالِ جَالَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ النِّسَاءَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس زمانہ میں کوئی مستضعف نہیں رہے عورتیں سب حالت سے باخبر ہیں۔ ختم شد